احوال مظفر ابن منصور

۲ حاجی خراسانی کا اور اختصاص پانا اونکا الطاف سبحانی سے

مورخین کہتے ہیں کہ امیر غیاث الدین حاجی اوس زمانہ میں جب لشکر تاتار خراسان پر چڑھ کر
آیا وہ خراسان سے جو کہ اونکا مولد اور مسکن تھا بھاگ کر بسبب خوف تاتاریوں کی خطہ
یزد میں جا چھپا — امیر حاجی مذکور ایسا عظیم الخلقت اور موٹا آدمی تھا کہ جب شہر یزد
میں آیا اوسکے پہننے کی واسطے بازار میں موزوں کی تلاش کی گئی کوئی موزہ اوسکی پیر میں
نہ آیا سب سے بڑا پیر اور لمبا قد اور بھاری ڈیل تھا — اس امیر کی تین بیٹے تھے — ابوبکر
— محمد — منصور — دو لڑکے یعنی ابوبکر اور محمد حاکم یزد علاء الدولہ کی اوائل ایام میں
کہ جب ہلاکو خاں نے بغداد کا قصد کیا تھا نوکر ہو گئے تھے علاء الدولہ نے ابوبکر مذکور کو تین سو
سوار دیکر ہمراہ اردو خاں کی واسطے مقابلہ ہلاکو خاں کی روانہ کیا بعد فتح ہونے دار السلام کے
ایلچیان نے ابوبکر کی ہمراہ اور فوج کر کی سرحد مصر پر بھیجا وہاں جا کر اعراب خفاجہ سے
لڑائی کی اوس لڑائی میں ابوبکر مذکور مقتول ہوا — اور محمد مذکور اوسکا بھائی تا وقت
وفات سلک ملازمین علاء الدولہ میں منتظم رہا ان دونوں بھائیوں سے اولاد پیدا نہیں
ہوئی بے نسل فوت ہوئے — تیسرا لڑکا منصور ابن حاجی خراسانی جو اپنی باپ
کی خدمت اور ملازمت میں رہتا تھا اوسکی تین بیٹے پیدا ہوئے — امیر محمد — امیر علی
— امیر مظفر — امیر علی بے اولاد تھا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تھا امیر محمد گرچہ اپنے
سب بھائیوں سے چھوٹا تھا لیکن میدان جنگ میں تمام امثال اور اقران سے سبقت لیجاتا
تھا بموجب مصرعہ — ہر روز مرلی و ہر شب جائی — پھرتا اور سیاحی کرتا رہتا تھا
اسیطرح بادیہ پیمائی کرتے ہوئے ارغون خاں کی خدمت میں جا پہنچا اوسنے جب اسکی
شکل اور صورت دیکھی فوراً منصب سالاری اوسکو دیا — جب مسند خانی گیخاتو خاں
کی نشست سے زیب و زینت یافتہ ہوئے اوائل ایام میں امیر مظفر کو بڑا عروج روز بروز

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ غازان خان کے زمانہ مین امارت ہزاری مع طبل اور علم
کے اوسسی متعلق ہوئے اور آخر ماہ جمادالآخر سنہ ۷۰۰ ہجری مین امیر مبارز الدین محمد پیدا ہوا
اِسس لڑکے کی پیدا ہونی کی سبب سسی بہی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئے
تہے — اور بعد وفات پانے غازان خان کی الجاتیو سلطان نے امیر مظفر کی بہت
عزت کی اور بڑا رتبہ بڑہا دیا اور واسطی محافظت راہ کوہستان وابرقوہ اور ہرآت
اور مروکي اوسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر مذکور کبہی بادشاہ کی خدمت مین جاتا تہا اور
کبہی چین سسند پر اوڑاتا تہا سنہ ۷۱۳ تک کہ جس سال مین امیر مظفر فوت ہوا چین اور آرام کرتا رہا
اوسنی کوئی اور لڑکا سوائے مبارز الدین محمد کی نہ چہوڑا تہا البتہ ایک لڑکی بہی اوسکی
تہی جو ابوبکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد مین تہی جسکے شکم سسی شاہ سلطان پیدا ہوا
القصہ بعد وفات امیر مظفر مذکور کے اوسکا بیٹا امیر مبارز الدین سلطان الجاتیو کی خدمت
مین حاضر ہوا بہت انعام واکرام پایا بجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے
ملازمت مین رہا — جب سلطان محمد خدابندہ عالم بقا کو راہی ہوا — اور سلطان
ابوسعید نے پرتو التفات کا اوپر حال جہان کے لوگون کي ڈالا اوسوقت امیر مبارز الدین محمد
نی رخصت بادشاہ سسی واسطی محافظت راہون اور سڑکون کی جو کہ اوسکا عہدہ تہا
حاصل کرکے کوچ کیا درمیان سنہ ۷۱۹ ہجری کی ایک دفعہ سلطان ابوسعید سلطان کی خدمت
حاضر ہوا تہا بادشاہ نی حکومت شہر یزد کی بہی اوسکو دی — اسی سال مین جب
مبارز الدین نی سُنا کہ ایک جماعت مفسدون کی نے راہ یزد مین اور فساد برپا کر رکہا ہے
اوسوقت ساٹہ نفر پہلوانان خنجر گذار ہمراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب مخالفین کی ہوا
عبد الملک کی حوض پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین نشتر تیر
امیر محمد مظفر کی جوشن مین آکر لگی لیکن خدا تعالی نی اوسکی ایسی محافظت کی کہ تیرون سسی
بچ کر اور صحیح وسالم رہ کر فتح اور ظفر پائی — اون مفسدین کو مع اونکی سردار مسمی

بیان بعد ابوسعید کی جو گذرا

۴ گرفتار کر کے اردو بادشاہ میں بھیجدیا اوس سردار کو بیچ راہ میں قید کیا سلطان ابوسعید نے اوس جنگ اور لڑائی اور فتح سے خوش ہو کر انواع الطاف و اعطاف سے سربلند کیا (دمر لشکر پر) اسی اثنا میں ایک اور لڑائی اوسی سمت تصاقول سے ہوئی اوسمیں بھی امیر محمد غالب آیا علم فتح کا بلند کر کے نام پایا

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۵ ہجری و غیرہ سنہ ۷۳۷ تک

اس سال میں امیر محمد کو خدا تعالی نے ایک لڑکا بخشا اوسکا نام شاہ شرف الدین مظفر رکھا اور درمیان سنہ ۷۲۹ کے مبارز الدین مذکور نے سماۃ مخدوم شاہ بنت شاہ جہان سے نکاح کیا — اور سنہ ۷۳۳ ہجری میں جلال الدین شاہ شجاع اوس عورت سے پیدا ہوا اور سنہ ۷۳۴ ہجری میں امیر محمد ہمراہ شاہ شرف الدین مظفر کے ملازمت سلطان ابوسعید بہادر خان میں حاضر ہوا بادشاہ ایران نے ان دونوں بیٹے باپ کو منظور نظر ایسا کیا کہ موجب رشک اور حسد امرا اور ارکان دولت کا ہوا — اسی سال میں سلطان ابوسعید قشلاق بغداد کو گیا امیر محمد بھی سعادت اندوز ہمرکابی بادشاہ کا ہوا وہاں سے نجف اشرف میں جا کر مشرف اندوز زیارت مرقد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا ہوا پھر وہاں سے جانب یزد کی مراجعت فرمائے

اب شروع ہوا سنہ ۷۳۸ ہجری

اس سال میں درمیان ماہ جمادالاول کی امیر محمد مظفر کی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام قطب الدین محمود رکھا

بیان افراط و تفریط کا جو بعد وفات سلطان ابوسعید کی ہوئے

بیان پیر حسین جوبانی کا

کہتے ہین کہ بعد وفات سلطان ابو سعید بہادر خان کے ملک ایران مین ہر ایک حاکم اور صوبہ ۵
کی دلمین سودا خود سری اور استقلال کا پیدا ہوگیا تھا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود
شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ مین کر لی اور اوسکے بہائی امیر شیخ ابو اسحاق
نی جو کہ بسبب کثرت مکارم اور وفور جود کے شہرہ آفاق تہا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا
کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی نکلکر اوسسی ملاقات
کی وقت ملاقات کے اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجالاکر
کلمات محبت آمیز سسی اوسکی دلکا غبار دہو یا بعد چند روز کی شیخ اسحاق نی جانب کرمان کے
حرکت کری پہر جانب یزد کی مراجعت کی بعد سننی اس خبر وحشت اثر کے امیر محمد اوسکی مقابلہ
کے واسطی بارادہ جنگ نکلا لیکن بسبب توجہ شیخ یا علی عمران قدس سرہ کی صلح ہوگئے
اور امیر شیخ ابو اسحاق سرحد یزد سسی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین جوبانی اور امیر محمد مظفر کا معہ بیان اور واقعات کی اب شروع ہوا ۷۴۲ھ ہجری

واضح ہو کہ امیر پیر حسین جوبانی نے بارادہ تسخیر شیراز کوچ کرکی امیر محمد مظفر سسی استمداد
چاہئی مبارز الدین نی اوسکی التماس قبول کرکی بعد عہد و پیمان کی بہت سپاہ اپنے
ہمراہ لیکر یزد سسی کوچ کیا اصطخر فارس مین دونون کی ملاقات ہوئی — امیر
مسعود شاہ یہہ خبر پاکر جانب کازرون کی چلا گیا مبارز الدین نے بہی باستصواب امیر
پیر حسین کی دشمنون کا تعاقب کرنا مناسب جان کر اوسکا پیچہا کیا جب وہ بہی کازرون
مین پہنچا جمعیت دشمن مین تفرقہ پڑگیا اور امیر مسعود شاہ بغداد کی جانب بہاگ کر امیر
شیخ حسن بزرگ کی خدمت مین خواہان پناہ ہوا امیر محمد مظفر نے اوسوقت جانب
اردوی امیر پیر حسین کی مراجعت کی اسکا ئی سسی دونون مانند برق وباد کی مجتمع ہوکر شیراز

بیان پیر حسین جوبانی کا

۶ پہر گئے وہاں جاکر شہر یاوہ کی باہر ڈیرا کیا اور محاصرہ شہر کا کرکے ارادہ لڑنے کا کیا
بعد از شہر کی بیچ بچاؤ کرنے کی تدبیر کی خیال سے قاضی مجد الدین اسمعیل نے بھی کی ہوکر اکابر
رہا اور فضلا شیراز سی تہا درمیان میں پڑکر صلح کروادی امیر پیر حسین جوبانی بحشمت لشکر منصور کے
اقبال اور کامرانی سی داخل شہر ہوا شہر میں جاتی ہے ولایت کرمان کی جہات مبارز الدین

اب شروع ہو سنہ ۱۴۷ ہجری

اسی سال میں امیر مبارز الدین بہت لشکر اپنی ہمراہ لیکر جانب کرمان کی روانہ ہوا ملک
قطب الدین نیک روز چونکہ اون ایام میں حاکم مملکت کرمان کا تہا واسطے بہاگ کر ہرات
کی طرف بہاگ گیا اور مبارز الدین شہر میں داخل ہوکر واسطے آسایش اور آرام
رعیت کی سپاہ مجمع کو متفرق کردیا اور قطب الدین نیک روز حاکم کرمان کی جو ہرات کو
بہاگ آیا تہا چند روز وہاں قیام کرکے اوس شہر کی حاکم داؤد نامی سے سپاہ غور کی اپنی
مدد کو لیکر پہر جانب کرمان کی کوچ کیا مگر اوسکی کوچ کا یہہ طور تہا کہ دن کو چپ جاتا رات کو
طے مسافت کرتا اسیطور سے چار فرسخ جانب کرمان کی گیا تہا کہ مبارز الدین کو دشمن کی پہنچنے
کی خبر ہوگئی لیکن اوسکے پاس جمعیت آدمیوں کی واسطے لڑائی کے نہ تہی اسلیے راتوں رات
جانب یزد سرحد کی بہاگ گیا دوسری روز قطب الدین نیک روز سپاہ ہمراہ ملک داؤد کی
داخل شہر کرمان ہوکر ملک کا بندوبست پہر نئے سرسی کیا — اور امیر محمد نے انار سرحد یا
لشکر بہت جمع کرکے دوسری دفعہ ارادہ فتح کرمان کا کیا ماہ ۱۲ جمادی چڑہا کر لیگیا اور لڑائی
بہت بہاری ہوئی اوس روز شاہ شرف الدین مظفر اور شاہ سلطان نے داد مردانگی
دی اور ایسی شجاعت اور بہادری کو کام میں لائے کہ غوریوں کو شکست ہوئی اسی اثنا
میں پیر حسین کا لشکر امیر محمد کے مدد پر آ پہنچا اوسوقت قطب الدین نیک روز دوسری دفعہ
پہر بہاگ کر جانب خراسان کی چلا گیا اور ملک داؤد بہی اوسکا تعاقب کیا ماہ جمادی الاخر

بیان پیر حسین جوبانی کا

جمادالاخر سال مذکور مین امیر محمد مظفر مظفر و منصور ہوکر کرمان مین داخل ہوا جب اوسکی ۷
مہم سی فراغت پائی اور نہد و بست تزار واقعی اپنی طور پر کرچکا اوسوقت قلعہ بم کی فتح کا
ارادہ کیا یہہ قلعہ امیر شجاع الدین کے عمل مین تہا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکر کشی کی اور محاصرہ
کیا بعد چند لڑائیون کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کفن لیکر مبارز الدین کے
خدمت مین حاضر ہوا اور سب کنجیان قلعہ کے اوسکو سپرد کرکی عاجزی کی اور اپنی جان بخشی
چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور معاف فرماکر جان بخشی کی مگر پہر جب اوسکو معلوم
ہوا کہ اسمین کچہہ دغا و فریب ہی اور وہ واقع مین مخالف ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا اسی
سال مین وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا ۷۴۲ھ ہجری

بیان حال امیر پیر حسین جوبانیکا اور پائے شیخ ابو اسحاق کی مرتبہ جہانبانیکا

میان امیر پیر حسین جوبانی اور امیر محمد مظفر مین بسبب اغوا مفسدین کی کدورت اور
مخالفت پیدا ہوگئی تہی ہر چند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا
اور اپنی پاس بلایا مگر وہ نگیا — اسی سال مین امیر پیر حسین نی ولایت صفہان امیر
شیخ ابو اسحاق کی سپرد کی سچ ہی ؎ چو تیرہ شود مرد را روزگار ۔ ہمہ آن کند
کش نباید بکار ۔ کیونکہ ملک اشرف جوبانی ہمت اور تسخیر ممالک عراق کی مین دل
رکہتا تہا اور امیر شیخ ابو اسحاق متابعت امیر پیر حسین سی سرگردان ہوکر اوسی مل گیا
اسلئی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنون کی جانب اصفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ
ہوا مولانا شمس الدین صاین قاضی اور امیر جلال الدین طیب شاہ نے تنگ آکر امیر پیر حسین
سی جاکر اشرف سی ملگئی اسلئی امیر پیر حسین کی احوال مین اختلال واقع ہوا وہ تبریز کو

بیان امیر حسین جوبانی کا

اس امید پر مبارک کی کہ امیر شیخ حسن کو جنگ سے مدد طلب کروں گا یہہ کہا کہ اگر مجھی پر کوئی وہاں مصیبت آئی تو کیا کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلاف توقع امیر شیخ حسن نے اسکو پکڑ کر قید کیا بعد چند روز کے زہر ہلاہل کھلا کر مار ڈالا القصہ ملک اشرف نے کلفت سفر اور مشقت جنگ و حرب کی بعض ممالک عراق کا حاکم ہوکر متوجہ شیراز کا ہوا ابو اسحاق نے یہہ چالاکی کے کہ قبل پہنچنے ملک اشرف کے آپ شیراز میں آکر خوب شہریوں کے شہر شیراز کو خوب مضبوط کرکے سامان حرب موجود مہیا کرکے علم مخالفت کا بلند کیا ملک اشرف یہہ حال سنکر بہت خفا ہوا چنانچہ اوسی اوس غضب کے سبب موجب قتل کہا رپس نہ چلا گذ ہہ کے کال اپنی اوسی ولایت عراق کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کر دیا جہاں گیا لوٹتا گھسوٹتا پھرا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۳ ہجری

اس سال میں امیر یاغی باستی موجب وہاں امیر شیخ حسن بزرگ کے مصاحب امیر مسعود شاہ کی ہیں بعد اوسی شیراز کو چلا آیا تھا ــــ اور امیر شیخ ابو اسحاق نے حکومت اپنی بڑے بھائی کو دیدی تھی جب مردان شہر اپنی مصیبی اور جھگڑے لیکر مسعود شاہ کے پاس جانے لگے امیر یاغی باستی کو اس سبب سے بہت رنج لاحق ہوا اسلئے اوسنے وقت پاکر امیر مسعود کو قتل کیا اوس وقت امیر شیخ ابو اسحاق نے رعایا شہر کی جمع کرکے یاغی باستی سے لڑائی کرکے اوسکو شکست دی اور آپ مسند سلطنت پر جلوس فرماکر خطبہ اور سکہ اپنے نام کا جاری کر دیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۵ ہجری

اس سال میں امیر شیخ ابو اسحاق نے بہت لشکر جمع کرکے تسخیر کرمان کا قصد کیا راہ میں کوئی کھیتی اور کوئی مکان نہ چھوڑا مکانوں کو ڈھاتا کھیتوں کو اجاڑتا ہوا قلعہ سیرجان تک پہنچا

پہنچا وہان جاکر باہر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوتوال اپنی جان بچاکر قلعہ الجبل مین جاچہپا 9
امیر شیخ ابو اسحاق نے جب جانا کہ باشندگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہو رہی ہین اور کوئی بقاء
پر کہلای بہی نہین دنیا قتل اور غارت گری اور خونریزی بعض محلات شہر مین بہت کی
اسی اثنا مین امیر ظہیر الدین ابراہیم سنے بیچ مین پڑکر مبارز الدین سی صلح کروادی بعد
صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کرگیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال مین ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہہ ایک
بادشاہ ترک کا تہا اوسنی کرک سی دیار مصر پہ پر لشکرکشی کی تہی چنانچہ مصر مین اوسکی حکومت
ہوگئی لیکن جب اوسنی لوگون پر ظلم کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت مین فرق آگیا تہا
پہر دیکہہ کر اپنی مقام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیعت سی خلع کیا جیساکہ اوسنے
بہائی کے ساتہہ کیا تہا اوسی پہلی — پہر درمیان ۷۴۵ھ یعنی سنہ ہذا کی مقتول ہوا —
اسی سال مین بعد وفات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن ناصر محمد کے بیعت ہوئے
— اسی سال مین اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی فوت
ہوا وہ اچہا شاعر تہا

اب شروع ہوا ۷۴۶ھ ہجری

اس سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نی دوسری بار پہر کرمان پر لشکرکشی کی لیکن ناکام پہر آیا
— اور اسی سال مین مغل جرجانی اور اوغانی جوکہ زمانہ ارغون شاہ مین بسبب التماس
جلال الدین مسعود شاہ کے واسطی محافظت رہبن کی مشغول تہے امیر محمد مظفر سی اونہونی
پہر کر راہ عصیان قبول کی اسلئے اوسنی لشکر واسطی اونکی تنبیہ کی روانہ کیا دشت خاوران

بیان مقتول ہونے ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

امیر حاجیوں کا مقابلہ ہوا بحسب تقدیر امیر محمد مظفر نے شکست کہائی اور بہاگ کر جانب کرمان
کی چلا گیا جب یہہ سرگزشت گذار خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی سنہ ۷۴۸ھ ہجری میں قواعد
عہد و میثاق کے اوسنے توڑ کر سلطان شاہ جاندار کو دو ہزار سوار مدد ایک ہزار ادعا ل
کے بہیجا اور آپ بہت لشکر نفیس لیکر جانب یزد کی گیا سلطان شاہ نے اوس طایفہ
گمراہ سے ملاقات کی اور ناصر کرمان کی حیرہ اقامت کا ڈالا اور امیر شیخ ابو اسحاق نے یزد میں
بہیجکر اوس خطہ کو اپنی تصرف میں لایا شاہ مظفر یہہ خبر سنکر واسطے محافظت اہل و عیال اور قتال
و جدال کے بہت جلد کرمان سے بہاگ کر میبد میں پہنچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد سے بہی
قلعہ میبد میں گیا بعد چند روز کے کہ اوسکی آتش جنگ روبرو ہوئے تہی امیر شیخ ابو اسحاق
نے جانا کہ فتح ہونا اس قلعہ کا بہت مشکل ہے لاچار حرف صلح درمیان لایا ایک درد
ردیک دروازہ میبد کی پہرتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

شعر

ساکہ نوبت صلح است و دوستی عنایت — بشرط آنکہ نگوئیم از انچہ رفت حکایت

شاہ مظفر یہہ شعر سنکر قلعہ کے باہر آیا دونوں سرداروں نے معانقہ کیا صلح ہوگئی
شاہ مظفر اپنی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ مذکور نے عنان عزیمت جانب یزد کے
موڑی جب اوسنے سنا کہ سلطان شاہ جاندار سے جو واسطے تنبیہ مفسدوں کی گیا تہا
کچہہ نہو سکا دوسری دفعہ بتوسط صدر الدین مجتبی اور خواجہ عماد الدین محمود کے مبارز الدین
سے صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کرکے جانب شیراز کی چلا گیا اوس وقت امرا
جربانی اور اوغانی امیر محمد مظفر کے درگاہ میں زبان عذر اور استغفار سے معترف ہوئے
اور سلطان شاہ کا ساتہہ دینے سے بہت بچتا ہی مبارز الدین مظفر نے اونکی جرم عفو
کی ملکہ ایکو دو ایک ہزار جامہ اونکو بخشی مگر بعد چند روز کے وہ لوگ پہر باغی ہوگئے
اسلئے امیر محمد مظفر نے جنگ میں آکر تہوڑی سی عرصہ میں اونکے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۹ ہجری

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

اسی سالمین پھر امیر شیخ ابو اسحاق نے قواعد عہد و پیمان کی طاق نسیان پر رکھکر سلطان شاہ ۱۱
جاندار کو لشکر جرار دیکر سرحد ولایت امیر محمد مظفر کے مین بہیجا مگر سلطان شاہ تی چونکہ
بہت ہلک اوٹھایا تہا اور شیخ ابو اسحاق کے بعض وعدون سی تنگ آگیا تہا مبارز الدین
کی خدمت مین جاکر نوابون کی سلک مین منسلک ہوگیا اور ۷۵۱ھ ہجری مین امیر شیخ
ابو اسحاق دوسری دفعہ شہر یزد مین لشکر لیجاکر ہمراہ شاہ مظفر کے شہر مین محصور ہوا
جب مدت محاصرہ کو بہت ہوگئی اور لشکرنی اوسپر ہجوم کیا اوسوقت امیر شیخ بی نیل
مقصود شیراز کو چلا گیا اور ۷۵۳ھ ہجری مین بیکجار کو جو کہ ایک امیر امرا نامدار سی
تہا بمعیت سپاہ بسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جناب مبارز الدین بہی ہمراہ اولاد
امجاد فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانبین کا مقابلہ
ہوا داد شجاعت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی بیکجار بہت خفت
اوٹہاکر جانب شیراز کی بہاگ گیا

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی اور بہاگنا امیر شیخ ابو اسحاق مدد بی نیازسی

اب شروع ہوا ۷۵۴ھ ہجری

واضح ہو کہ اول ۷۵۴ھ ہجری مین جناب مبارز الدین لشکر بسیار اور سپاہ گردون شمار
جمع کرکی بارادہ تسخیر شہر شیراز کی گیا امیر شیخ کو جب اسحال کی خبر ہوئی اوسوقت
دوستی قاضی عضد الدین عبد الرحمن الایجی کو جو کہ بڑا عالم اوسکے زمانہ مین تہا واسطی
تمہید بساط صلح کی اردو امیر محمد مظفر مین بہیجا قاضی مذکور نی مبارز الدین مظفر سی

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

۱۴ ملاقات کرکی بہت نصیحت اور وعظ اور پند حکمی سے مامور ہوا تہا کی لیکن پند سود مند
نہوئی جب او سیر کوئی فایدہ مرتب نہوا آخر کار لڑائی پر قرار پایا اور جانبین سے
صلاح لڑائی پر ٹہری سے امیر شیخ ابو اسحاق بی باغ فرسخ باہر شہر شیراز کی اپنی لشکر
کی جائے مقرر کی جب امیر مظفر دست لشکر کی اپنا بہاگ کر شہر میں آگہسا دوسرے
روز امیر محمد مظفر نے باہر شہر کے اپنی خیمہ کہڑی کردئے اور بقدر طاقت شیراز یول
کے توڑنی پر کوشش کی مگر لڑائی موقوف ہوئی ہر روز یا تکہ پر لڑائی ہوتی رہے
اسی اثنا میں اوسکے بدن پر بیماری طاری ہوئی بعد چند روز وہ نوا چہا ہوگیا مگر شاہ
شرف الدین مظفر بیماری سخت میں مبتلا ہوکر درمیان ماہ جمادالاول ۷۵۲ ہجری میں
دست ہوا اور سے اٹہائیس برس چار مہینے کی عمر پائی اور چار بیٹے اپنی پیچھے چھوڑے
یعنی شاہ یحیی --- شاہ منصور --- شاہ حسین --- شاہ علی یہہ اوسکے
بیٹے تھے القصہ مبارز الدین نے سبب اسکے کہ دشمن شماتت اور ہنسی نہ کریں باوجود
اپنی فرزند کی مرنے کی بہی لڑائی سے مونہہ نہ موڑا جب دیکہا کہ محاصرہ کئے ہوئے
مدت گذر گئی اور اسباب فتح کی ظاہر ہونے لگی تیسری تاریخ ماہ شوال کو امیر محمد مظفر
بن منصور ہمراہ ایک جماعت سپاہ ظفر پناہ کے شہر میں گہس آیا جس روز امیر
مظفر سبب سعی کلو عمر کی اندر شہر شیراز کے آیا شیخ ابو اسحاق ابہی اوسپاہ سے بہا
آواز نقارہ کی شکر اوسنی پوچہا کہ یہہ کیا غوغا اور بہیڑ ہے لوگوں نے کہا کہ یہہ
آواز نقارہ محمد مظفر کے ہی کہنی لگا کہ وہ مردک گراں جان بصورت ایک بہانے
ہے حاصل کلام جب مبارز الدین شہر شیراز میں آگیا اوسوقت شیخ ابو اسحاق
راہ عجز اور اضطرار کی طرف شولستان کے بہاگ گیا اور امیر محمد مظفر تخت گاہ سلیمانی
علم جہانبانی کا بلند کرکے امر معروف و نہی منکر میں مشغول ہوا اوسی ہنگامہ میں شاہ ہمہ
شیخ ابو اسحاق کا امیر علی سہل جو دس برس کی عمر رکہتا تہا اور حسن جمال اور زکی مشہور تہا

فسخ کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

مشہور تہا ہمراہ ایک جماعت امرار شیراز کی یکرم آیا آخرالامر وہ بچہ بہی ہمراہ اور
مفسدون کے مقتول ہوا اور امیر شیخ ابو اسحاق شولستان سی قلعہ سپید مین جان بچاکر
جا چہپا وہان چہپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایلکانی کے بہیج کر
اوس سی مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سوار اوسکی مدد کی واسطے روانہ کی امیر
شیخ ابو اسحاق نی دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کرکی پہر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
بموجب ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنون کی ہوا قبل ملنی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطراف مین پراگندہ ہوگیا اور وہ بذات خود مع ایک جماعت مخصوصون
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین نی سرداری
کرمان کی بہی شاہ شجاع کو دیدے چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فسخ کرنے بعض ممالک عراق کا اور آخر کار امیر شیخ ابو اسحاق کا یعنی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۷۵۵ ہجری مین امیر محمد مظفر نے اپنی خواہرزادہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور چندہ ظفر پیکر واسطی تسخیر عراق کی آپ بلند کیا اسی اثنا مین یہہ خبر پہنچی
کہ اتمور ہمراہ ایک جماعت ہوا دارون امیر شیخ ابو اسحاق کے شولستان سی متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بہی اوس جانب سی حرکت کی تہی اسی اثنا
مین شاہ سلطان نے شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی مین جاکر یہہ خبر دی کہ مخالفون نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مودستان کو جلادیا ہے یہہ سنکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایلغار کوچ کرکے باسپاہ نصرت پناہ شیراز مین آیا وہان آکر آب تیغ سی
غبار فتنہ اور آگ آشوب کو بجہایا اتمور بہی مقتول ہوا سب دشمن بہاگ گئی بہت لگ
مارے گئی کچہ بچا پہر نہ ملا اور اسی سال مین امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکر کشی کے

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

۱۴ تھی وہاں جاکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اوسکے حامی وکیل ابوبکر عباسی المعتضد باللہ کے
جو ولایت مصر کا بھی دعوی خلافت رکھتا تھا بیعت کی اور خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا
جاری کردیا کی جب دیکھا کہ ایام محاصرہ کی بہت ہوگئی اور سپاہ یزد کی ظلم کرنے لگی اوسوقت
شیراز کو مراجعت کی اصفہانیوں نے اوسکے محاصرہ سے خلاصی پائی اور سنہ ۷۵۶ ہجری
میں بسبب سعی قطب الدین شاہ محمود کے قلعہ ایک دستانگارہ فتح ہوا اور دسیر نامی
جو اوس قلعہ میں دم مخالفت کا مارتا تھا بھاگ گیا — اور سنہ ۷۵۷ ہجری میں امیر محمد مظفر
دوسری دفعہ پھر بہت سا لشکر لیکر اصفہان پر گیا پھر اوسکا محاصرہ کیا جب مدت کئی
مہینے کے گزری اور سردی کا اثر ہوا اور جاڑے کی موسم قریب آئی وہ مہم شاہ
سلطان کو سپرد کرکے آپ اور کسی جانب کو چلا گیا شاہ سلطان نے بقدر امکان طاقت
اپنی کی اصفہان کی قلعہ کے باشندوں کو بہت تنگ کیا آخرکار فصل بہار میں فتح میسر آئی
— لیکن امیر شیخ ابو اسحاق کو راہ بھاگنے کا ملا اسلئے لاچار ہوکر مولانا اصیل الدین سے
ملتجی ہوا کیونکہ یہ شخص شیخ الاسلام اوس دیار کا تھا اور شاہ سلطان شہر میں آگیا
تمام حقوق نعمت امیر شیخ ابو اسحاق کے جو اوسکی ذمہ پر تھی جیسا کہ مفصلاً روضۃ الصفا میں
لکھتی ہیں سب بھول گیا اور جاسوس اوسکے پکڑنے کے واسطے مقرر کئی جب مولانا اصیل الدین
کو معلوم ہوا کہ یہ حال ہے سب کیفیت حال لکھکر اور اوسکے حقوق جو اوسکی ذمہ تھے
بیان کرکے عرضی لکھکر شاہ سلطان کو دی اوس نے مروت کی کچھ پرسا امیر شیخ
ابو اسحاق کو پکڑکر ہمراہ ایک سو آدمی کی شیراز میں بھیجا جب شیراز میں باہر دروازہ
اصطخر کے میدان میں پہنچا اوسوقت سب عالم اور قاضی اور روسا فارس اوس مقام پر
موجود تھی مبارز الدین نے امیر شیخ اسحاق سے پوچھا کہ امیر حاج ضراب کو تو نے قتل کیا
تھا اوسنے کہا کہ ہاں بموجب میرے حکم کی وہ مقتول ہوا اوسوقت امیر محمد مظفر نے اوسکو
امیر حاج کی اولاد کی سپرد کیا تاکہ اپنی باپ کی قصاص میں اوسکو قتل کریں چنانچہ امیر حاج

حاج ضراب کی بیٹے نی تلوار اوسکی سر پر ماری وہ مرگیا سر اوسکا تلوار سی اوسنی کاٹکر ۱۵
جدا کر دیا یہہ واقعہ عظیم جمعرات کے روز آخر ماہ جمادالاول ۷۵۸ ہجری مین گذرا یہہ
دو رباعی بطبع زاد امیر شیخ ابو اسحاق کی ہین جو بروقت مقتول ہونے کی اوسنی پڑہین
تہین سہ رباعی افسوس کہ مرغ عمر را دانہ نماند + امید بہیچ خویش و بیگانہ نماند
دردا و دریغا کہ درین مدت عمر + از ہر چہ بگفتیم جز افسانہ نماند — رباعی ۲
با چرخ ستیزہ کار مستیز و برو + با گردش دہر در میاویز و برو
یک کاسہ زہر است کہ مرگش خوانند + خوش درکش و جرعہ بر جہان ریز و برو

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی اور سلائی کہینچنی اوسکی انکہوںین درمیان اصفہان کے اوسکی اولاد کی ہاتہہ سی

واضح ہو کہ ۷۵۹ ہجری مین مبارز الدین نے جانب اصفہان کے واسطے کہ اوس
شہر مین اسباب حرب اور جنگ کا سامان واسطے تسخیر آذربیجان کے جمع کرے
کوچ کیا جب اوس حدود مین پہنچا شاہ سلطان ہمراہ سرداران اور اعیان اصفہان
کے بطور استقبال کے لینے کو آیا شاہ سلطان نے بسبب اسکے کہ حق وظیفہ
خدمتگاری اور جان سپاری کا بجا لاکر امیر شیخ ابو اسحاق جیسی دشمن کو پکڑکر اس اپنے
ماموں کے حوالہ کر دیا تہا اسلئے وہ امید انعام احسان کے رکہتا ہے بخلاف توقع
جب اوسی ملاقات ہوئی مبارز الدین نے سیکڑون سخت بیان اوسکو سنائین باوجود
ان بدشناموں کے بہی شاہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کرکے بطور ضیافت
بمہمانداری امیر محمد مذکور کو جو اوسکا حقیقی ماموں تہا بلایا جب مقام ضیافت پر
پہنچا اسباب مہمانداری کا دیکہہ کر غایت رشک اور درشت خوئی سی پیش ایا ہمراہیوں
کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچہہ شاہ سلطان کی مکانین اسباب ضیافت کا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

۱۶ موجود تھا لیکن اُس گی سپاہ امیر محمد کی تاراج کیا اوسیرطرح تربیہ ہی کہ شاہ سلطان کو پھر بہت ناسزا کہا اور گرم و سرد سنا کر چلا آیا اس حرکت بد کے سبب شاہ سلطان کے دلمیں دشمنی کی بو دی بی جا پکڑی المختصر امیر مبارز الدین محمد بدکور لی ۱۲ ہزار سوار سپاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور جالاک تہی سمت کرکے آذربیجان کی جانب کوچ کیا اوس جانب سی اخی جوق ہی جو کہ اون ایام میں متعلق حکومت ان بلاد کی کرتا تہا تیس[۳] ہزار سوار لیکر مقابلہ پر آیا مقام میانہ کردان پر دونو جانب کا لشکر اور دونو ولایت دلاور جمع ہوئی لڑائی بڑے بہاری ہوئی اخی جوق کو بوجہ کثرت سپاہ کی شکست ہوئی اور مبارز الدین نے فتح پائی بعد تین روز کی شاہ شجاع سے اور شاہ محمود باپ کی خدمت میں سگے امیر محمد مظفر نے اون لڑکون کو گلی لیا دیں اور بدر بانی سی پیش آیا اس فتح کا انعام شاہ یحییٰ کی نام لکہا اسلئے اوسکے اولاد بہی بہت دشمن ہو گئی بعد دو مہینی کی کہ ابہی امیر محمد مذکور تبریز ہی میں تہا یہ خبر پہنچی کہ سلطان اویس بغداد سی تبریز پر چڑہائی کیا جاتا ہے ـــ اور نجومیوں نے امیر محمد کو یہہ کہدیا تہا کہ ایک جوان ترک چہرہ ملہد بالا سی تمکو رنج پہنچی گا اسلئے اوسکو بسبب تصدیق اس خبر نجومیوں کے یہہ یقین ہو گیا کہ وہ شاید سلطان اویس ہے اسکی اصفہان میں گیا اور تمام راہ میں بیٹون کو طرح طرح کے عذاب اور رنج سی ڈراتا تہا اور کہتا تہا کہ تمکو مروا ڈالوں گا کبہی کہتا تہا تمہاری آنکہوں میں سلائی پہروا دوں گا بلکہ گاہے گاہے ایسی سخت کلمی اور گالیاں بوہہ سی نکالتا تہا کہ قضای اور ہشیاری بہی اپنے فرزندوں کو اسی طرح پر ہیں کہتی اسلئے لاچار شاہ شجاع سے اور شاہ محمود بہی دونوں بیٹوں نے یہہ تجویز کی کہ اس کی نا سپے قضای کو پکڑ دیں یہہ صلاح دلمیں ٹہرا کر شاہ سلطان سی جا کر ملے اور یہہ سب حال بیان کیا ـــ شاہ سلطان تو پہلے ہی سی جلا ہوا تہا اس تدبیر ہی میں تہا لو سکا سے جو کہوں مدعی حاصل ہوتا تہا وہ بہی

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

وہ بہی گہبہ گیا اور کہنی لگا کہ تمکو خبر نہین جو مین جانتا ہون امیر محمد یہہ چاہتا ہی کہ تمکو پکڑ کر ۱۸
قید کرے اور سلطان ابو یزید کو تخت پر بٹہلا کر آپ سپہ سالار لشکر کا رہی یہہ سنکر اونہی
دونو لڑکون کے دل مین جوش آیا انہون نے آپسمین یہہ عہد و پیمان کیا کہ جب اصفہان مین
پہنچی چلتی ہی اس قصائی باپ کو پکڑ کر قید کرین چنانچہ جب اصفہان مین پہنچی شاہ سلطان
کہ اوسکی تلوون سی لگی ہوئی تہی آدہی رات کو پیادہ پا شاہ شجاع کے پاس دوڑا
ہوا آیا اور کہا کہ مجکو رخصت دو مین تو کسی ملک کو بہاگ جاتا ہون شاہزادہ نی کہا کہ کچہ
تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تمکو پہنچا جو بہاگ چلے اوسنی کہا کہ مینی سنا ہی کہ امیر محمد کو ہمارے
عہد و پیمان کی خبر ہوگئی ہے اگر یہہ راست ہی تو صبح کو ہم سب مارے جاوینگی شاہ شجاع نے
اوسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی خرخسی ہی تمکو فارغ کر دونگا خاطر جمع رکہو صبح تو ہونے
دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ — اور شاہ محمود متفق ہوکر امیر محمد
کے گہر مین گئی مبارزالدین امیر محمد اوسوقت بالاخانہ مین بیٹہا ہوا قران شریف پڑہ رہا تہا
شاہ محمود ہمراہ پاسبانون کے دیوڑہی پر بیٹہ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت دلیرون
کی لیکر اندر گہسا مگر زینہ مین کہڑا ہوگیا — اور مسافر ابو وجی کی ہمراہ چہہ آدمی کرکی اوپر
بہیجدیا امیر محمد نے اوسی پوچہا کہ تم کہان تہی اونہون نے کہا کہ آپکی پاس خرچ کی واسطی
آئے ہین شاہ شجاع کی پاس خرچ نہین ہی مبارزالدین یہہ سنکر دست بقبضہ ہوا
چاہتا ہی تہا کہ تلوار کہینچی مسافر ابودراجی اوسکو چمٹ گیا وہ اوٹہہ کر گہونسی مارنے لگا
وہ چہہ آدمی جو کہڑے ہتی وہ بہی چمٹ گئی اور اوسکو پکڑ کر مضبوط باندہکر گہر مین ڈالدیا سارے
دن پڑا ہوا بڑبڑایا کیا گالیان دیے گیا جب شام ہوئی اور سورج چہپ گیا رات کو اندہیرے
مین اوسکو قلعہ طبرک مین لیجا کر قید کیا اور جمعرات انیسوین ۱۹ رمضان ۷۶۰ھ مین اوسکی
آنکہون مین سلائی پہیردی سیخ ہی شعر اوستاد کا جسنے اون ایام مین اوسکی حق مین کہا ہے

یکچند بشکوہ ہتش پیل کشیدہ * یکچند سپہ ز ہند تا نیل کشیدہ * پیا...

بیان کوچ کرنے امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

۱۸ دولتش چو شد پامال + ہم رو بسی چشم جو دشمن میل کشیدہ + اوسوقت شاہ شجاع
نے تخت سلطنت پر رونق فرمائی اور باپ اندہی کو قلعہ سفید میں بہیجکر آپ شیراز کو کوچ
کیا مگر امیر محمد مظفر مذکور نے بعد دو ماہ کی اوسی قلعہ ہی میں ایک جماعت روسا سے متفق
ہوکر مخالفت اختیار کی اور شاہزادی کے سبب اس حرکت ناپسندیدہ کی جو سلسلا جاری
اور بدخوی اوسکے کی اوسی واقع ہوئے تہی بہت لیتیاں ستھے اسلئے وہ ہی ترایل درما
استرضا امیر محمد کی بہیجی رہتی تہے آخرش ہم نے اس بات پر قرار دیا کہ امیر محمد شیراز
میں آکر مثل سابق بادشاہ ہو اور سکہ اور خطبہ بدستور اوسکے نام سے جاری ہی اور شاہ
شجاع بدون دریافت کرنے اور نے استصواب باپ کی کسی امر میں دخل نہ دیا کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مبارز الدین پہر شیراز میں آیا اور اندہا بادشاہ ہوکر تخت نشین ہوا
مگر چند روز کی امیر محمد مظفر نے پہر چند آدمیوں سے ملکر یہہ ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو
گرفتار کرکے قید کردن اور سلطان اویس کو تخت پر بٹہلاوں اور شاہ یحیی کو سپہ سالاری
لشکر کی دوں لیکن شاہ شجاع کو اس امر کی خبر ہوگئی تہی اوسی فوراً مفسدوں کو پکڑکر
قتل کیا اور مبارز الدین کو پہر قلعہ کرسیر میں مقید کرکے بہیجدیا وہ وہاں جاکر بیمار ہوگیا
جب مرض بہت شدت سے ہوا اور بیماری بڑہ گئی اوسوقت شاہ شجاع نے باین لحاظ
کہ نقل مکان بیمار کے واسطی اکثر ہے قلعہ بم میں واسطی صحت کے بہیجدیا لیکن کچہ فایدہ
ہوا آخر ماہ ربیع الاول ۷۶۵ ہجری میں فوت ہوا اور مکان لاشہ مدرسہ مظفریہ میں لاکر دفن
کیا گیا — پوشیدہ رہے کہ سلطان امیر محمد بادشاہ دیں پرور معدلت گستر تہا
ہمیشہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حال رعایا میں مصروف رہتا اور سادات
اور مشایخ اور علما اور فضلا سے بڑی قدر کرتا رہتا تہا لیکن اپنی بدزبانی اور بدخلقی
اور کم عقلی سے لاچار تہا یہہ بادشاہ خونریزی میں بہت تہا کسی مجرم کو ایک لحظہ زندہ
نہ چہوڑتا مولانا لطف اللہ ولد مولانا صدر الدین عراقی جو کہ جملہ مخصوصان مبارز الدین سے

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

سے بھی روایت کرتا ہے کہ مینی بچشم خود بہت دفعہ دیکھا ہے کہ مبارز الدین عین حالت
تلاوت قران مین جب ہوتا اور یہہ سن پاتا کہ اتنی مجرم آج گرفتار آئی ہین فوراً تلوار
لیکر کہڑا ہوجاتا جب تک کہ اونکو قتل اپنی ہاتہہ سے نکر لیتا کلام مجید نہ پڑہتا بعد فراغت
کے پہر تلاوت مین مشغول ہوجاتا اوسنے اپنی ہاتہہ سے آٹہہ سو آدمی قتل کئے ہین
اوسکے یہہ چار بیٹے تہے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد —
سلطان ابو یزید

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع نے بعد پکڑنے اپنی باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنی وجود ہمایوں
سے زیب وزینت دی اور امارت اصفہان اور ابرقوہ کی بقبضہ اقتدار شاہ محمود مین
آگئے اور حکومت کرمان کی سلطان عماد الدین احمد سے مختص ہو گئے اور شاہ یحیی قلعہ
قہندز مین محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی مدت تک درمیان بہائیون
کی موافقت رہی یہانتک کہ سنہ ۷۶۴ ہجری مین گماشتون شاہ شجاع نی مال ابرقوہ
کا ضبط کیا یہہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود نے
بزور شمشیر یزد کو فتح کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی قلمرو ولایت مین خطبہ سے نکالدیا
شاہ شجاع یہہ خبر سنتی ہی لشکر قیامت اثر ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا شاہ
محمود بہی مقابلہ پر آیا جانبین سے مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود بہاگ کر قلعہ مین محصور ہوا
شاہ شجاع نے محاصرہ کیا اثناء محاصرہ مین ایکروز چند آدمیون کو گہات مین بٹہلا کر
آپ دروازہ قلعہ کے باہر آیا ادہر سے شاہ شجاع کے لشکر مین سے شاہ سلطان
میدان جنگ مین اوسکے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ مین شاہ محمود پیٹہ دکہلا کر بہاگا
شاہ سلطان دلیرانہ اوسکے پیچہے بہاگتا ہوا تعاقب کرتا چلاگیا جب کمین گاہ پر جہان وہ

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

پہنچا شاہ محمود نے پہر سا گیا اوسکی ایک بہاری
۲ آدمی جمع ہوئی بیٹھے تھے
لڑائی ہوئی اور شاہ سلطان بھی پکڑا گیا وہ شربت جو امیر محمد کو شاہ سلطان نے پلایا تھا
آپ بھی اوسمیں ایک گھونٹ پیکر سو رہا یعنی مقتول ہوا مولانا صدرالدین عراقی نے
اس واقعہ کو دیکھکر یہہ شعر کہی ـــ رباعی گر دست قضا چشم ترا میل کشیده ✤
در ذات شریف تو جہان نقص ندیده ✤ آنکس که دران چشم تو آسیب رسانده
در دیده سکا آتش دیده ✤ بعد ازاں درمیان بھائیوں کے کوئی صلح ہو گئی باہم سے
اسبات پر قرار پایا کہ شاہ محمود نے اس شرط پر شاہ شجاع کی نام کا خطبہ پڑھوایا منظور
کیا کہ وہ جانب شیراز کے چلا جاوی اسی اثنا میں شاہ یحیی نے قلعہ تہدر میں حالت
قید ہی میں یہہ گل کھلایا کہ ایک جماعت مفسدین کو اپنے ساتھ کرکے جھنڈہ مخالفت کا
بلند کیا شاہ شجاع نے تھوڑے آدمی اوس قلعہ کی محاصرہ کو بھیجی چنانچہ وہ بھی محصور
ہوا بعد چند روز کے شاہ یحیی نے قاصد بھیجکر اپنے چچا شاہ شجاع سے اپنا قصور معاف
کروانا چاہا اوسنے معاف کیا بعد معافی ہونے جرم کے شاہ یحیی اپنے عم بزرگوار مذکور کے
خدمت میں حاضر ہوا اور بموجب حکم کے ایک فوج دلیراں کارآزمودہ کے ہمراہ لیکر جانب
یزد کی گیا وہاں جاکر یہہ قلعہ یزد جو خواجہ بہاءالدین گماشتہ شاہ محمود کی عمل میں تھا
اوسکو چھینکر دوسری دفعہ مخالفت کی بنیاد ڈالی شاہ شجاع یہہ حال سنکر بہت لشکر
لیکر ابرقوہ کے جانب گیا اور خواجہ قوام الدین وزیر کو واسطے محاصرہ یزد کی بھیجا خواجہ
مذکور نے حسب مقدور اس امر میں کوشش کی شاہ یحیی نے بہت عذر کئی اور استغفار
کرکے پہر خطوط معافی جرم ثانی کے چچا مذکور کے خدمت میں بھیجی شاہ شجاع
بسبب اسکے کہ اپنی بھائی شاہ مظفر سے عہد اسبات کا کر لیا تھا کہ تیرے اولاد کو میں
نہ ستاؤنگا پہر اوسکا جرم معاف کیا بعد خواجہ قوام الدین کو بلاکر جانب شیراز کے
چلا گیا خواجہ مذکور اسی سال میں بسبب اسکے کہ نہایت متکبر اور مغرور تھا مقتول ہوا اوسکی

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنا شاہ محمود کا

اوسکی جای عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

٧٦٥ ہجری مین شاہ محمود نی سلطان اویس ایلخان سی مدد طلب کرکے بہت لشکر جمع کرکی
بارادہ تسخیر شیراز کی کوچ کیا شاہ یحیی بہی اوسی متفق ہوگیا تہا شاہ شجاع نی ہرچند
بہت قاصدون دانادون اور فہمیدون کو بہیج کر سمجہایا کہ مخالفت مین بہت خرابی ہوتے
ہے مین بری طرح پیش آون کا اوسنی ہرگز نہ مانا لاچار سپاہ جمع کرکے وہ بہی متوجہ جانب
دشمنون کے ہوا — اثناء راہ مین سی شاہ سلطان احمد بہی بڑے بہائی سی علیحدہ ہوکر
شاہ محمود سی ملگیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت مغرب
کے شاہ شجاع نے آثار ضعیف اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایان پاسے
شیراز کو چلا گیا اور باب فسا پر لشکر کی چہاونی ڈالکر سلطان شبلی کو جانب کرمان
کی بہیجدیا اسی اثنا مین شاہ محمود لشکر عراق اور بغداد لگائے ہوئے تعاقب مین آپہنچا
شاہ شجاع شہر مین محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکہا کہ محاصرہ کو مدت ہوئے
اور آثار انکسار اور عجز کے صحیفہ روزگار شیرازیون پر نمایان ہین ایک جماعت اکابر
اور اشراف شیراز کو درمیان اردو شاہ محمود کے بہیجکر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا
کہ بسبب اسکے کہ امراء بغداد بہت مستولی ہین مجکو اختیار اس امر مین نہین ہے اب مناسب
یہہ ہے کہ شاہ شجاع ابرقوہ مین چلا جاوسے وہان اتنی روز مقیم رہے کہ بغدادی
لوگ اپنی وطن کو چلے جاوین انکی جانے کی بعد ممالک موروثہ تحنے مین سبکو تقسیم آپس مین
کرلین گے شاہ شجاع نے یہہ بات سنکر ایک رقعہ بہائی کو لکہا اور التماس کے
کہ آپ قلعہ قہندز کے نیچے آئے وہان بالمشافہ میرے آپ کی باتین ہو جاوینگی
اور یہہ شعر بہی اوس رقعہ مین لکہا تہا — اگرچہ دل کسی داد یار ماست ہنوز

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا

۲۲ یہاں اوکہ دلم پرسردہ است ہنوز * شاہ محمود نے اوسکی التماس قبول کرکے
یہ شعر اوسی غزل کا لکھا ہے حیات ازطرف آن شکستہ بیاست * دگرے
ازطرف ناہماں صفا است ہنوز * دوسرے روز یہنچی قلعہ فہندر کے دونو بہائیوں
کا ملاپ ہوا بات یہ ٹھہرے کہ شاہ شجاع راہ حصار سرہ بند ایرسی جانب ابرقوہ
کے چلا جاوے چنانچہ شاہ شجاع نے اپنی خواص ساتہ لیکر بسبب رعایت مالون
اور رسم کے راہ کو چھوڑکر جانب راہ قصر زرسی طرف ابرقوہ کے قطع مسافت کے
حالانکہ سلطان احمد اور شاہ یحیی ہمراہ فوج ہمادراں مکاتبتی کے چل گئے تہے اگر شاہ
شجاع سیدہی راہ جاتا راہ میں ملاقات ہوتی اب جو وہ سیدہ راہ گیا اسلئے وہ لوگ
موعد کو آئے تہے بے مقصود مراجعت کر گئے اور شاہ محمود نے بعد جالی ایسے
بہائی کی شیراز میں آکر فتح شیراز کی سلطان اویس کو بہیجی اور خطوط
مبارکبادی اور نیک نامی کی جاری ہوئے شادیانی بجے * جب شاہ شجاع ابرقوہ
میں بعد محنت وارد ہوا بہت دلگیر رہا اور اوسکے حال کا وہ یہ سال نہوا جیسا کہ
سعدہ ہوا تہا اسلئے سنہ ۷۶۶ ہجری میں تین سو سوار جریدہ واسطے دفع فتنہ دولت شاہ
کے کہ جسنے عین حالت محاصرہ شیراز میں خروج کرکے کرمان پر استیلا پایا تہا اور
سلطان شبلی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا متوجہ ہوا * اثناء راہ میں شاہ سلطان
برادر شاہ سلطان کا دو سو سوار لیکر اور بعض امراء عرب مع نو سو سوار کے شاہ
شجاع کے ہمراہ ہوکر اپنی منزل مقصود کو پہنچے تہے کہ دولت شاہ چار ہزار مرد جنگ گذار
لیکر مقابل آیا وہ ہی شکست کہا کر کرمان کو بہاگ گیا اور بہت لشکری اوسکی شاہ شجاع
سی آملے جب اطراف کرمان میں پہونچے شاہ شجاع کی جگی دولت شاہ نے بہیجی
پنج چند آدمیوں کو ڈالکر اپنا جرم معاف کروایا شاہ شجاع نے اوسپر انواع انواع
کے الطاف کرکے کرمان میں آکر شہر کو دیکہا جس روز کرمان میں شاہ شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ نی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع ۲۳
چونکہ بہت زیرک تہا دریافت کرگیا فوراً حکم دیا کہ اِس مردود کو قتل کرو چنانچہ وہ دولتشاہ
نمک حرام بہی مارا گیا غرضیکہ اسطرح پر پہر نیر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذروہ
اوج پر چڑہ گیا اور رفتہ رفتہ تہوڑے سے ہی عرصہ مین بہت اقتدار حاصل ہوگیا اور شاہ
یحیی بہی شاہ محمود سی جدا ہوکر شاہ شجاع سی آملا جب اللہ بڑے کو نباتا ہے
تو اسطرح پر اوسکے سامان جمع ہوجایا کرتے ہین العظمت للہ کیا تہا اور کیا ہوگیا اور
اب پہر کیا سامان جمع ہوگیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتحیابی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ ۷۶۷ ہجری مین شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہوگیا پہر
ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دلمین کرکے سفر کیا اثنا راہ مین شاہ
منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوسی پیش آیا وہ بہی ساتہہ
ہولیا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بہی مستعد حرب و پیکار ہوکر مسلح ہوا ہفتہ کے روز
سولہوین ماہ ذیقعدہ ۷۶۷ ہجری مین جانبین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری لڑائی ہوئی شاہ
شجاع نے فتح پائے — شاہ محمود شیراز مین جا گہسا شاہ شجاع نے چار طرف
شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ طرف
شاہ شجاع کے پایا راتون رات اصفہان کی جانب کوچ کرگیا وقت اوسکی بہاگنی کی
سلطان عماد الدین احمد نے بہی اوسکا ساتہہ نہ دیا بڑی بہائی سی جا ملا بعد اوسکی جانے
کے شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ جلوہ آرائے تخت سلیمانی وجہانبانی شیراز کا
ہوا بیٹہا بہی عدل و انصاف کرنے اور حق المقدور امور دین و دولت اور انتظام مہام
مین سعی کرنے لگا — روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مسماۃ خان سلطان دختر امیر مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

شاہ احمد کے شاہ محمود کی نکاح میں تہے وہ مکارہ اور مردمار رنڈی تہی چونکہ شیخ ابو اسحاق
مارا گیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اوس لڑکی کا چچا لگتا تہا اسواسطی بسبب ارادہ لینی
انتقام کے اپنی خاوند سی خفا رہتی تہی اوس حرامزادی نی درمیان ۷۶۸ھ ہجری کے
اپنی مہری خط اور مراسلات محبت انگیز شاہ شجاع کے پاس بہیجکر یہہ پیغام دی کہ اگر
آپ اصفہان پر تشریف لادیں تو میں اپنی خاوند شاہ محمود کی ہاتہہ پیر باندہ کر آپکی
سپرد کر دوں شاہ شجاع نی یہہ بات اپنی مقصد کے موافق پائی فوراً جانب اصفہان کے
چلا گیا شاہ محمود نی قاصد سر راہ اور چیدہ شاہ شجاع کی خدمت میں بہیجکر عرض
معروض بیار مسدادہ حب بہت کیں اوسوقت شاہ شجاع کو اپنی بہائی کی بیچارگی پر
رحم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر میں بہاگا ہوا چلا گیا اور ہر ایک
بہائی سی بکہا رہو کر خوب ملکر اپنی مصیبت بیان کی سکو رحم آیا آخر کی راستیں بہائیون کے
صلح ہو گئی اور بعد عہد و پیمان ہر ایک اپنی ولایت کو چلا گیا —— ایکدفعہ پہر اوسی عورت
تحمد کے بہکالی سی شاہ شجاع نی چڑہائی شاہ محمود پر کی تہی لیکن پہر یہہ راز کہل گیا
کہ مدار فساد و فتنہ کے یہہ عورت بذات ہی جو میری بڑے بہائی کو مجہہ پر چڑہا لاتی
ہے اسلئے شاہ محمود نے بسماۃ خان سلطان اپنی زوجہ مفسدہ کو قتل کیا اس دفعہ پہر بہائیو
ں نے آپس میں صلح ہو گئے —— اور درمیان سنہ [illegible] ہجری کے امیر اختیار الدین قورچی
کو شاہ شجاع نے تبریز میں اسواسطی روانہ کیا کہ سلطان اویس کی دختر سی میری شادی
کروادی اور شاہ محمود نے بہی خواجہ شمس الدین تستری کو جو حسن تدبیر اور چالاکی
میں بی نظیر تہا واسطی سر کرنی اسی مہم کے اپنی طرف سے بہیجا جب یہہ دونوں قاصد سلطان
اویس کے تخت کے پاس جا کر کہڑے ہوئی اوسوقت دونوں کی نامی سلطان اویس نے
دیکہہ کر شاہ محمود کی عرض قبول کی بیٹی اوسکو بیٹی دینی منظور کرلی سبب اسکا یہہ تہا کہ شاہ
محمود نے باستصواب خواجہ تاج الدین کے خط بہت تعظیم اور تکریم سی سلطان اویس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسدکا اور وفات پانا شاہ محمود کا

اویس کو لکہا تہا چنانچہ اول اویس خط کے یہہ فقرہ تہا ــ العبد وما فی یدہ کان لمولاہ ۲۵
ترجمہ ــ ما از ان توئیم ہر چہ داریم ــ یعنی مین ایک بندہ اور چاکر تمہارا ہون اور
جو مال و دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے ــ اور شاہ
شجاع نے اپنی خط مین سلطان اویس کو بہای لکہا تہا اسلئے امیر اختیار الدین
حسن قاصد شاہ شجاع کا محروم جانب شیراز کی چلاگیا اور تاج الدین جملہ نشین
نقش عصمت کو طرح طرح کی تجمل اور آئین و زینت سی اصفہان مین لیکر آیا اسیواسطی
سلطان اویس نے لشکر بہی واسطی معونت اور مظاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے
بہیجا اسلئی شاہ محمود نی دوسری دفعہ پہر جانب شیراز کی کوچ کرکی شاہ شجاع
سی یہہ ولایت لی لی وہ بیچارہ بحالت آوارہ صحراگرد پہرتا رہا کیونکہ بعد اشتعال
آتش حرب و پیکار کی جانبین کا لشکر پہر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تہا ہر ایک فوج
نے جسطرف مونہہ اوٹہایا چلدی

بیان پہر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان مین

واضح ہو کہ ۷۷۵ ہجری مین پہلوان اسد خراسانی نی جو کہ کرمان مین حکومت و کامرانی
شاہ شجاع کی طرف سی کرتا تہا بسبب بہکانی شاہ یحیی کے مخالفت اختیار کی اور برج
اور فصیل اور مرمت شہر اور قلعہ کے خوب مستحکم کرکی بنا رفساد و فتنہ کی ڈالکر
مستعد حرب کا ہوا اور سنی دو برس سی فساد و فتنہ برپا کر رکہا تہا اسلئے شاہ شجاع
اور اوسکے بہائی سلطان احمد اور پہلوان علیشاہ نے پہر جاکر کرمان کا محاصرہ کیا
مگر شاہ شجاع چلا آیا تہا جب اوس شہر مین اناج مہنگا ہوگیا اور بسبب اوس محاصرہ کے
قحط پڑگیا اوسوقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ پانی قوت لا یموت کی بی قوت

بیان عصیان کرنی مسمی اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

۲۸ مذکر علیشاہ سی ملگی اور اسد بہی لاچار ہوکر اطاعت و انقیاد ظاہر کرکے قلعہ کوہ میں چلا گیا
اور شہر کرمان پہلوان علیشاہ کو دیگیا پہلوان علیشاہ نے یہہ چالاکی کی کہ مولانا جلال
اسلام طبیب اور مکوجہ پہلوان اسد سی ملکر سیدرہویں ماہ رمضان ۷۶۵ھ میں پچاس
مرد سلح یعنی ہتیار بند اوس نقب کی راہ سی جو قدیم الایام سی درمیان شہر کرمان کے
قلعہ کوہ تک کہدی ہوئی تہے اندر قلعہ کوہ کے بہیجدئی اون لوگوں نے اسد کو وہاں
جاکر قتل کیا اوسوقت وہ لوگ باشندہ کرمان کی جو سبب بہوک کی جان بلب ہو رہے
تہی اسد کی بوٹیاں توڑ کر مثل قیمہ کے تلواروں سی کرکی کہالی کر لیگئی اور جب سر اسد کا
شیراز میں پاس شاہ شجاع کی بہیجا بہت خوش ہوا عوض اوسکے امیر اختیار الدین
حسن قورچی کو حکومت کرمان کے مرحمت کی اور ۷۶۶ھ ہجری میں سلطان اویس ایلکانی
بادشاہ تبریز کا عالم جاودانی کو چلدیا بجائے اوسکی بیٹا اوسکا تخت پر بیٹہا ــــ
اور اسی سال میں شاہ محمود بہی جب بہت ناتوان ہوگیا اوسوقت اوسی سلطان اویس
بن شاہ شجاع کو جو کرمان کی پاس سی بہاگ آیا تہا اور اپنی چچا شاہ محمود کے پاس
رہتا تہا ولی عہد کیا اور آپ ماہ شوال سنہ مذکور میں روضہ رضوان کو سدہارا اوسکے
مرنے کی بعد بہت شورش اور فساد اصفہان میں برپا ہوا تہا کہ بعضوں نے سلطان اویس
کی بیعت کی اور بعضوں نے شاہ شجاع کو اپنا بادشاہ تصور کیا جب شاہ محمود کے
مرنے کی خبر شاہ شجاع کو بہی بہائی کی مرنے پر بہت تاسف اور رنج کیا اور یہہ شعر
تصنیف کئی ــ بسیار سالہا بسر خاک ما رود + کین آب چشمہ آید و باد صبا رود
این پنج روزہ مہلت ایام آدمی + بر خاک دیگران بتکبر چرا رود +
بعد اوسکی سپاہ ظفر پناہ ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی آیا جب سلطان اویس نے باپ
کی آنے کی خبر پائی قاصدوں سخن گذار اور رسولان فضیلت شعار کو بسبب اپنی افعال
و اعمال قبیحہ کی سرزد ہونے کی واسطی معاف کروانی جرم کی بہیجی شاہ شجاع نے

نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سی امیدوار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر
اور اشراف اوس ملک کی ساتہہ لیکر برسم استقبال لینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
شفقت فرماکر پہر سلک فرزندون مین داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا میدان جنگ سی اور مراجعت کرنی شاہ کی بسبب مخالفت شاہ نصرالدین یحیے کے

واضح ہو کہ جن ایام مین شاہ شجاع بلدہ اصفہان مین مقیم تہا اونہین دنون مین یہہ سننی مین آیا
کہ اہالی مملکت آذربیجان کے حرکات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اویس سی
جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹھا تہا بہت ناراض ہین اور شاہ شجاع کے
آنیکی انتظار دیکھہ رہے ہین اسلیے تسخیر آذربیجان کا خیال پیرامون خاطر ہمایون کے
ہوا بارہ ہزار سوار کہ ہر ایک اونمین سی روئین تن مثل رستم و اسفندیار کے ہمراہ لیکر کوچ
کیا اول جاتے ہی شہر قزوین فتح کیا اور وہان سی بجلدی تمام تبریز پر گیا اودہر سی
سلطان حسین تیس ہزار آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزل خرما خواران پر دونون لشکرون کا
مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچاکر بغداد کو بہاگ گیا اور
شاہ شجاع تبریز مین داخل ہوا اوسوقت مشایخ اور سادات اور فضلا اور قضاۃ
واسطی دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہانمطاع دارالسلطنت تبریز مین نزول
اجلال فرماکر سپاہ کو متفرق کردیا اور نواے عیش و شادمانی اور آواز بہجت
و کامرانی کا ساکنین ہفتم آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاعر اوس بلدہ
مین جو نامی تہا اوسنی چند قصاید بادشاہ کے مدح کی پڑہے اوسکو انعامات خسروانہ
مرحمت ہوئے بعد گذرنی چار مہینی کے شاہ شجاع نی سنا کہ شاہ یحیی مخالفت
کا دم بہرتا ہے اور یہہ ارادہ رکہتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ مین لاوی اور

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

سنا تہا ہی اوسکے بعد یہ سنا کہ سلطان حسین بہی پہر اسخاص کو آیا چاہتا ہی اسلئی
حضرت گیتی ستان لی چارہ سوائی مراجعت کی نہ دیکہ کر عین حالت سردی میں جانب
شیراز کی مراجعت فرمائی اثنا راہ میں قزوینیوں کو جو دم عصیان اور نا فرمانی کا بہرتے
تہے سزا اوسکی دیکر گوشمالی دیا ہوا دار السلطنت شیراز میں پہنچا وہاں جاکر تہوڑی سی
سپاہ واسطی محاصرہ یزد کی بہیجی شاہ یحیی قلعہ میں محصور ہوا بعد چند روز کے لشکر لیکر
شیرازیوں پر آیزڈا حسب دلخواہ مہم اوسکی سر کر کی شاہ منصور کو حکم دیا اوسنی موجب
حکم عم بزرگوار اپنی بہائی شاہ یحیی کا محاصرہ کیا مگر شاہ یحیی کی والدہ نے ایسا وسوسہ
اوسکے دل میں جاکر ڈالا کہ وہ بموجب روایت روضۃ الصفا کے استراباد کو چلا گیا بعد چند
ماہ کی سلطانیہ میں جاکر وہاں کی حاکم مسمی عادل سارق کو پکڑ کر قید کیا القصہ جب شاہ
شجاع نے یزد قریب شاہ یحیی پر اطلاع پائے خود لشکر لیکر یزد پر گیا مگر شاہ
یحیی نے اپنی زوجہ کو جو بادشاہ کی بیٹی تہی مع اپنی ہمشیرہ اور اور اقربا کی بادشاہ کے
خدمت میں بہیجکر عذر و معذرت اور استغفار کی بادشاہ انکی بار ایسا خفا تہا کہ اوسکی
کبہی کو نہ مانتا تہا آخر اس بیٹے کی زوجہ اور زاری پر رحم کیا اوسکے جرم کو معاف
فرماکر قسم سخت کہائی اور کہا کہ اگلی بار اگر شاہ یحیی اس طرح کی معاودت کریگا واللہ باللہ
سزا اوسکا اوڑا دوں گا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا جہان بوقلمون سی

روضۃ الصفا میں لکہا ہے کہ شاہ شجاع نے درمیان ۷۸۱ہ ہجری کے واسطی دفع کرنے
فتنہ اور فساد مسمی سارق عادل کی جو کہ جانب سلطان حسین کی مسمی حاکم سلطانیہ کا تہا
اور وہ خیال مملکت فارس کا بہی اپنی دل میں رکہتا تہا اوسکے تنبیہ کی واسطی کوچ کیا ادہر سی
سارق عادل بہی سپاہ یکدل لیکر مستعد واسطی قتال کی جو استہر سلطانیہ کی نواح میں

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

تواریخ مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی اول شکست شیرازیون کو ہوئی پہر بموجب فحوای اس
آیۃ کریمہ کے کہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی فتح دینی خدا کی اختیار مین ہے شاہ شجاع
کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان معرکہ سی چوتڑ دکہلا کر بہاگا قلعہ سلطانیہ مین جاکر
محصور ہوا آخرش فیصلہ مہم سنے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
کے بعد ازان شجاع نے اپنی دار السلطنت شیراز کا قصد کیا اور ۷۸۴ھ ہجری مین سلطان احمد
بن سلطان اویس نے خروج کر کی اپنی چہوٹے بہائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
منصور قید سارق عادل سی چہٹ کر سلطان احمد سی جا ملا اور منظور نظر اوسکا ہو گیا
اور اوایل ۷۸۵ھ ہجری مین شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنی
بیٹے سلطان شبلی کو بسبب چغل خوری بعضی مفسدون کی پکڑ کر قلعہ اقلید و سرمق مین بہیجدیا
اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی مین حکم دیا کہ اوس لڑکی کی آنکہون مین سلای نیل
کی کہنچدو چنانچہ واسطی تعمیل اس حکم محکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا سبب
شاہ شجاع خواب مستی سے بیدار ہوا اوسوقت بسبب درخواست خواجہ تورانشاہ وزیر اپنی
کے اس حرکت بد سی باز آیا اور فوراً قاصد امیر رمضان کی پاس بہیجکر اوسکو منع کر دیا
کہ بادشاہزادے کی آنکہین پہوڑنا مگر افسوس کہ قبل پہنچی ایلچی کے قضا اپنا کار کر چکے
تہی یعنی اوسکی آنکہون مین سلائی پہر چکے تہی سچ ہے قول استاد سے قضا چون ز گردون
فرو هشت پر ✣ همه عاقلان کور گشتند و کر ✣ قصہ مختصر جب شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
مین پہنچا اوسوقت سارق عادل سنے یہہ چالاکی کی کہ سلطان ابو یزید بن سلطان اویس کو
جسکو اوسنے بادشاہ بنا رکہا تہا بیچ مین ڈالکر خدمت مین حاضر ہوا اسی کی سبب سلطان احمد
سی وہ خلاف رکہتا تہا بادشاہ شجاع نی دوسری دفعہ پہر اوسکے تقصیر معاف کر کے اسکی
سلطنت دی احسان اون پر بہت کیا بارے ایک ایلچی بہی سلطان احمد کے پاس بہیجکر دونو بادشاہون
مین صلح کرا دے — پہر یہان سی شاہ شجاع آگے گیا وہان جاکر شاہ منصور سی جو اسکی

بیان حوادث گوناگون اور انتقال بانی شاہ شجاع کا

سے مخالفت رکھتا تھا صلح کرکے جانب شیراز کی مراجعت کی وہاں آکر ایسی خوشی اور نشاط میں
مصروف ہوا کہ صبح اور شام دونو وقت شراب خواری بہت کرنے لگا اسلئے اسکے
بیماریاں اوسکی بدن پر مستولی ہوگئیں اور تمام قوی ضعیف ہوکر سست ہوگئی جب شاہ شجاع کو
صورت دکہلائی دی اور جانا کہ مرنے کا زمانہ نزدیک آیا اوسوقت اسباب تجہیز اور تکفین
کا اپنے آپ اپنی زندگی میں مرتب کروایا اور دو شخص حافظ قرآن بلاکر یہہ حکم دیا کہ ہر روز
ایک ایک قرآن ختم کرکے میری روح کو بخشا کرنا اور تم بیستہ تنخواہ دیا یا کرو گی اوسکی تنخواہ
دوامی لکھہ کر سے پہر ملک کی تقسیم اسطرح پر کیکے کہ حکومت کرمان کی اپنے بہائی سلطان
عماد الدین احمد کو بخشی اور منصب ولی عہدی کا فرزند رشید سلطان زین العابدین کو دیا اور ایک
خط بہایت اخلاص اور ارادت سے حضرت صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کو بہایت
فصاحت اور بلاغت سے اپنی اولاد کی سفارش کی بابت میں لکہا وہ خط بند کرکے امیر تیمور
کے نزدیک پاس بہجوا دیا اور آپ تب تکیہ بائیسویں ۲۲ ماہ شعبان ۷۸۶ھ ہجری میں
خارستان جہان فانی سے گلستان عالم جاودانی کے گلشن میں جا پہنچا یعنی فوت ہوا

سے بر آسمان عادل مہ کہ جائے دگر * زانے ہمت تو برکشیدہ اند قصور *

شاہ شجاع کی عمر بروقت وفات پانے کی ترپن برس کے تہی اور سے پچیس برس وہی
سلطنت کی سب مورخین کا اتفاق اس بات پر ہی کہ شاہ شجاع صاف طبیعت
صاحب فضیلت اور جامع مکارم اخلاق اور محاسن آداب کا اور متواضع اور سخی تمام
سلاطین اسلام اپنے عہد میں انام سے گذرا ہی اوسنے نو برس کی عمر میں کلام اللہ حفظ کر لیا تہا
بعد فراغت حفظ قرآن مفردات لغات عرب کی حفظ کرکے پہر تحصیل فنون مشہورہ اور کسب
کمالات و فضائل نفسانی میں مشغول ہوا اور تہوڑے سے ہی زمانہ میں اپنی سب ہمعصروں اور معروفوں
سے زیادہ ہوگیا اور اسکے شعر لطافت بہر مشہور ہیں بعضی اشعار اوسکے روضۃ الصفا
اور ماثر الملوک میں لکہی ہوئے ہیں ہرچند کہ حکایات لطیفہ اور روایات عجیبہ اس بادشاہ

بیان بادشاہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول ہین لیکن بندہ چونکہ اختصار بہت منظور ہی اسلئی اون حکایات کے لکھنی سی معذور رہی والعذر عند الکرام مقبول

بیان بادشاہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین فرزند شاہ شجاع کا

واضح ولایح ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے مسمی مذکور مجاہد الدین وارث ولایت فارس اور تخت ونگین کا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرما کر اکابر اور اشرافون کو دانہ انعام اور احسان سی صید کیا کہتی ہین کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین مذکور کے مین شاہ نصرت الدین یحیی بسبب استدعائی مردمان اصفہان کے اوسی جانب گیا اور اصفہان سی جانب شیراز کی ارادہ جانی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع بہی لشکر کثیر لیکر واسطی استقبال مخالفین کی چلا اثنا راہ مین سی اوسکا چچا سلطان ابو یزید معہ ایک جماعت امرا کی بہاگ کر شاہ یحیی سی ملگیا دوسری جانب سی بہی ایک فوج امرا اور لشکریون کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت مین آ حاضر ہوئی — بارے ... پر جانبین کا مقابلہ ہوا بدون لڑائی اور غبار جنگ کے صورت مصالحہ کی ہوگئی اور دونون بادشاہون سنے ملاقات بغلگیر ہو کر کی سلطان زین العابدین نی بسبب استدعا اور التماس شاہ یحیی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بایزید کو دے بعد ازان دونون نی مراجعت کی اور سلطان ابو یزید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ مین پہلوان مہذب نامی حاکم اون دیار کا جو حکومت کرتا تہا اوسنے بایزید کو راستہ ندیا اور ہرگز اوسکو عبور نہ کرنی دیا ہر چند کہ اوسنے لستان اور پروانے سلطان زین العابدین کی دکہلائی اوسنے نہ مانا اسلئی بایزید چچا زین العابدین کا حیران اور لاچار ہو کر بلدہ اصفہان کو مراجعت کر گیا اور ٭٭٭ ہجری مین سلطان زین العابدین نے اپنی ماموں مجد الدین مظفر کو عہدہ امیر الامرائی

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

لگا دیا اس عہدہ کی دینی سی امیر غیاث الدین منصور شولی بہاگ کر اصفہان میں چلا آیا یہاں
آکر اوسنی ایسی شیطنت اور جوانمردگی سے کہ باوجود صلح ہو جانے کی شاہ یحیی نی مراسم عہد
و پیمان کو طاق نسیان پر رکہہ کر جانب شیراز کی پہر چڑہائی کی جب سلطان زین العابدین نے
یہہ خبر سنی فوراً جانب مخالفین کی کوچ کیا چنانچہ یہہ اسطرف کو آتا تہا ادہر شاہ یحیی
بہی کو ہٹنا تہا غرضیکہ اصفہان میں شاہ یحیی آکر محصور ہوا چند دن چار دروازے کے باہر نکلا پہلوانوں
بہادر دلاور اور مبارزان دونوں لشکر کے نے تیر و خنجر پر ہاتہہ ڈالا لڑائی تیر و خنجر کی رات
تک ہوتی رہے جب یہہ حال اسی طرح پر کئی روز رہا اس عرصہ میں برودت ہوا پر غالب
ہو گئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان زین العابدین نے بسبب التماس امرا و سردار
جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی مگر اسی سال میں حسن اتفاق سی یہہ ہوا کہ ایک
جماعت رعایا اصفہان سے کہ جو بسبب بخل اور کنجوسی اور خست شاہ یحیی کی تنگ ہو رہی تہے
اونہوں نی آوازہ عدالت و سخاوت سلطان زین العابدین کا سنکر شاہ یحیی کی محل پر
چڑہائی کی اور اوسکا احاطہ کر لیا شاہ یحیی نی آدمی بہیجکر اس جرأت اور قصور کا سبب
دریافت کیا اون لوگوں نی یہہ کہا کہ بادشاہ بموجب ہماری التماس اور عرض کی اس شہر میں
تشریف لائے تہی کیونکہ ہمیں نے اونکو بادشاہ اصفہان کا بنایا تہا اب بہی ہمارا
کہنا مانیں کہ اس شہر سی باہر نکل جائیں والا ہم سب باشندہ اصفہان کی بے حرمت کریں
گے اور زبردستی سی نکالدینگی یہہ بہتر ہے بموجب مثل ٹہنڈی ٹہنڈی چلی تو چل نکلی
سے والا جو حال ہوگا وہ دیکہہ لیں گی ناچار شاہ یحیی نے اونکی التماس قبول کر کی
جانب یزد کی کوچ کیا اس امر کی خواستگاران اصفہان نے شیراز میں بہیجکر سلطان
زین العابدین کو طلب کیا فوراً سلطان مذکور اصفہان میں جا پہنچا وہاں جا کر امیر مجد الدین
مظفر کو اوسکی بہائی کا کام مقرر کیا اور آپ عازم شیراز کا ہوا کیونکہ سلطان بایزید اون
دیار میں حکومت کرتا تہا اور اوسکو مدت سی خیال مملکت فارس کا تہا غرضیکہ وہاں پہنچا بایزید

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بایزید مذکور اولا طرف کرستان کی بہاگ گیا اور پہر ۷۸۹ ہجری مین اوسجای سی حدود کریان کو چلا گیا وہان پہنچ کر شہر بابک مین نزول فرمایا سلطان عماد الدین احمد جو بادشاہ اوس ولایت کا تہا اوسنے اپنی بہای مذکور کی ساتہہ اچہا سلوک کیا خبر گیری اوسکی اور اوسکے لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان ابو یزید کی لشکر نے شہر بابک مین ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کر دی تہی جب یہہ خبر سلطان احمد نی سنی حکم دیا کہ میرا بہای بایزید حدود کرمان سی چلا جاوے اسلئے سلطان بایزید متوجہ رودان کا ہوا وہان سی پہر یزد مین گیا وہان جا کر شاہ یحیی کی تابعداروںمین منسلک ہوا — اسی سال مین حضرت صاحب قران امیر تیمور گورکان نے قصد تسخیر عراق اور آذربیجان کا کرکے ایک ایلچی پاس سلطان زین العابدین کی بہیج کر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے آخر ایام حیات مین ایک خط ہمکو تیری سفارش مین لکہا تہا وہ ہمسی بہت مقام اخلاص اور دولت خواہی مین دم زنی کرتا تہا اسلئے تجکو مناسب ہی کہ ہماری پاس آکر شامل نظر عنایت اور عاطفت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت بخت کے استدعا حضرت صاحب قران کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور اندیشہ بغاوت وضلال کے ایلچی کو توقف کرنیکا حکم دیا اسلئے صاحب قران امیر تیمور گورکان درمیان ۷۸۹ ہجری مین اوردو کو شہر رے مین چہوڑ کر راہ جربادقان سی اصفہان مین آیا جمیع اکابر و اشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی اونہون نے امن پایا اور امیر محمد سلطان شاہ نی سو ایک امیر کی واسطی تحصیل خراج کی محصلون کر رعایا پر مقرر کرکے تحصیل زر مین بہت جلدی کی اسلئے اصفہانیون نی بیبا قت ہوکر بہت تحصیلداروںکو قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہوگئی — اور حضرت صاحبقران دروازہ توقچی کے باہر آپڑا اوس شب مین تمام رات لڑای ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح لیا اوس روز بموجب حکم امیر تیمور کے ستر ہزار آدمی مارے گئی بعد ازان امیر تیمور نے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور نے جو کیا وہ یہہ ہے

۴۴ قصد شیراز کا کیا سلطان زین العابدین سر رشتہ وقار و تمکین کا ہاتھ سے دیکر تستر کی جانب
کوچ کیا اوس ولایت میں اوسکے چچا کا بیٹا منصور حکومت کرتا تھا وہ نہایت بیمروتی
سے پیش آیا کیونکہ اوسنے سلطان مذکور کو پکڑ کر قلعہ سلاسل میں قید کیا جب صاحبقران
نے بیرونی ترک خاطر جمع سے شیراز میں جا کر رد دل اجلال فرمایا اوسوقت سلطان عماد الدین
احمد کرمان سے ـــ اور شاہ نصرت الدین یزد سے اور سوا انکی اور بادشاہزادے
خاندان مظفری کی درگاہ عالم پناہ امیر تیمور گورکان کی میں حاضر ہوئے اور بانواع
و اقسام کے لطف و کرم و احسان شاہ تیمور نے کئے اسی اثنا میں جانب ماوراء النہر سے
خبر پہنچی کہ توقتمش خان نے بغاوت اختیار کر لی مرد سے اور طغیانی پسند کی لاچار حضرت
صاحبقران نے عزم مراجعت کا کر کے حکومت شیراز کی شاہ یحیی کو اور سرداری کرمان کے
سلطان احمد کو اور ریاست سیرجان کی سلطان ابو اسحاق بن سلطان قطب الدین اویس
بن شاہ شجاع کو تقسیم کی اور آپ وہاں سے مراجعت فرمائے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر نے جو کیا وہ یہہ ہے

کہ جب خبر معاودت و مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر کو ہوئی
درمیان ۷۹۰ ہجری کی سپاہ کثیر اپنے ہمراہ لیکر شیراز پر چڑھائی کی شاہ یحیی حاکم اوس
شہر کے لی جو تیمور کی جانب سے تھا بسبب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکھنے لڑائی کی
شہر مذکور کو اپنے چھوٹے بھائی کو دیکر آپ جانب یزد کی چلا گیا اسلئے شاہ منصور برادر
شاہ یحیی مذکور نے عین نشاط و سرور میں تختگاہ سلیمانی پر جلوس فرما کر رعایا سے عہد
کیا کہ میں تمہارے ساتھ عدل و انصاف کروں گا حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے
جنکا دیوان بنام دیوان حافظ مشہور ہے شاہ منصور کی آمد کی تہنیت اور مبارکباد دی ہے۔

بیان کہنچی سلائی سلطان زین العابدین کی آنکہوں مین

مین ایک غزل کہی جسکا مطلع یہہ ہی ہے۔ بیا کہ نوبت منصور بادشاہ رسید ۞ نوید فتح ۳۵
بشارت بمہر و ماہ رسید ۞ جب اس حال پر کئی مہینی گذر چکی اوسوقت سلطان زین
العابدین ہی بسبب معرفت محی قطبین اور سپاہیون قیدخانہ کی حبس سی خلاص ہوکر
اصفہان مین آیا پہر اوسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہوگیا شاہ منصور نے جب یہہ
حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکرکشی کی اور شہر کا محاصرہ کرلیا مگر بی نیل مراد
اور بدون فتح میسر ہونی کے مراجعت فرمائی ـــ مطلع سعدین مین لکہا ہے کہ جب شاہ
یحیی ـــ شاہ منصور سی ڈرکر بہاگ گیا پہلی وہ ابرقوہ مین گیا وہان جاکر اوسکو لوٹ کر
یزد مین گیا وہان سی بارادہ تسخیر کرمان کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل پر آکر لڑائی
کے اسلئے شاہ یحیی وہان سی مغلوب ہوکر پہر یزد کو مراجعت کرآیا ـ اور درمیان ۷۹۰ سنہ
ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملکر قصد چہوڑدانی شیراز
کا کیا اسلئے شاہ منصور ان دونکی مقابل پر آیا موضع خرک پر لڑائی ہوئی اوربسی کوشش کی شاہ منصور نی فتح پائی
سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عماد الدین احمد کرمان کو چلی گئی ـ مگر شاہ منصور نی سلطان زین العابدین کا تعاقب
کیا وہ بادشاہ بی سروسامان جانب ری کی بہاگ گیا اوس ولایت مین موسی جوکار
جو بڑا پہلوان اور غدار تہا حکومت کرتا تہا اوسنے سلطان زین العابدین کو پکڑ کر شاہ منصور
کے حوالہ کردیا

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکہوں مین

اوس بادشاہ منصور نے جو ناعاقبت اندیش تہا درمیان ۷۹۲ سنہ ہجری کے اوس شاہزادہ
عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے آنکہوں مین سلائی کہنچ دی ـــ
اور اسی سال مین لشکرکشی یزد پر کی اور اوس شہر کو تاراج کیا آخر کو توسط اور وسیلہ
بعض اقربا اپنی کی شاہ یحیی سی ایک گونہ صلح کرکے مانند بلای ناگہانی کے طرف کرمان کے

۳۳ گیا اوس نواح میں جاکر اوسیطرح پر لوٹتا کھسوٹتا رہا آخر کو جانب شیراز کی مراجعت کی
۔ اسی سال میں درمیان ماہ شوال کی سلطان ابو یزید بن محمد بن مظفر کرمان میں فوت ہوا
یہ شعر اوسکی طبع زاد ہی سے ۔ از واقعہ ترا خبر جوابم کرد ؛ آنرا بدو حرف مختصر جوابم کرد
بعد ان واقعات کی شاہ منصور نے پھر ایک دفعہ جانب یزد کے لشکر کشی کی چنانچہ وہاں
جاکر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کرکے پھر شیراز کو آیا سنہ ۷۹۵ ہجری میں حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورگان نے قصد کوہستانی کا کرکے جانب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا
اولاً آپ نے شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا چنانچہ بعد فتح کرنے قلعہ سفید کے
جانب دارالملک شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بھی چار ہزار سوار لڑاکے لیکر امیر تیمور کے
مقابلہ پر آیا روز جمعہ چودھویں جمادی الاول سنہ مذکور کو مقابلہ جانبین کا ہوا شاہ منصور
مانند شیر نر کی بے خوف و بیباک ہوکر میدان میں یہ دو شعر پڑھتا ہوا آیا ۔ ما سر زرا هم کہ گرد
فراری کنم ؛ لشمشیر ما شیر باری کنم ؛ من امروز کاری کنم مگیان ؛ کہ ورنا مدار ا
سراید جہان ؛ اوس روز شاہ منصور نے اسقدر شجاعت اور جوانمردی کو کار
فرمایا کہ جو اوسکے تعریف میں کہا جائی درست ہی کتاب مطلع سعدین میں لکھا ہی کہ شاہ
منصور اوس روز دو دفعہ حضرت صاحبقران کی نزدیک جا جا کر پہنچا بلکہ ایکدفعہ
شاہ منصور کے تلوار امیر تیمور کے خود تک جالگی مگر سچ ہے جسکو حمایت حق سبحانہ
و تعالے کی ہوتی ہے اوسکو کون مضرت پہنچا سکتا ہے کچھ گزند نہ پہنچا اور امیر تیمور بچ گیا
بیت ۔ اگر تیغ عالم بجنبد ز جای ؛ نبرد رگی تا نخواہد خدای ؛ القصہ
شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ اثنا گیر و دار میں گھوڑے پر سے گر پڑا گرتے ہی اوسکی ایک
لشکری لی جو قشون شاہ رخ سلطان سی تہا پیادہ ہوکر شاہ منصور کو قتل کیا امیر
علاء الدین نے واقعہ شاہ منصور میں یہ شعر کہے ہیں ۔ شہریار عصر منصور آنکہ او
؛ در زمین ملک تخم داد کشت ؛ ملک ہستی از دار دنیا چون برفت ؛ لاجرم تاریخ

بیان خاندان سربداروں کا

تاریخ ادشد ملک ہشت ٭ جب شاہ منصور پر یہہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی مثل سلطان ۳۷
عماد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بہاگ بہاگ کر شاہ تیمور کی لشکر مین
آکر ملازمین مین بہرتی ہوگئی اور حضرت صاحبقران نے بہی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے
اوس ساری خاندان کو مقید کیا کوئی شخص اوس خاندان سی باقی نچہوڑا — اور حفظ فارس
کا امیرزادہ عمر شیخ بہادر کو مرحمت فرمایا — اور ایدکو برلاس کو جو بہتیجا امیر جاکو کا تہا
واسطی ضبط اور انتظام کرمان کی روانہ کیا — اور تموکہ قوچین کو واسطی انتظام یزد کے
مامور کیا — اور ابرقوہ کے سرداری والم قورجی کو مرحمت ہوئی — اور شاہ شجاع
کی دو نو بیٹون یعنی سلطان شبلی — اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دو نو اندہی تہے
جانب ماوراء النہر کے روانہ کردی اور دسوین تاریخ رجب ۷۹۵ھ ہجری کو تمام اولاد مظفر
کی کہ دسون کو جتنی چہوٹی اور بڑی ہتی سبکو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر
کرنیکا عازم ہوا ہے ٭ بعبرت نظر کن باٰل مظفر ٭ شہانی کہ کوی از سلاطین ابو زید
کہ در ہفتصد خمس وتسعین ز ہجرت ٭ دہم شب ز ماہ رجب چون غنودند ٭ چو خربنیان
درزمانہا بہ بستند ٭ چو تیرہ باندک زمانی دررودند ٭

بیان خاندان سربداروں کا اور والی ہونا اونکا ولایت سبزوار مین

واضح ہو کہ تاریخ سربدارون مین لکہا ہے کہ باشتین ایک گانو جو مضافات بیہق مین
واقع ہے اوس گانو مین ایک خواجہ رہتا تہا اوسکو شہاب الدین فضل اللہ کہتے ہتی
اوس خواجہ کے پانچ بیٹے ہتی — امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق — اور امیر
وجیہ الدین مسعود — اور امیر نصر اللہ — اور امیر شمس الدین — ان پانچون لڑکون مین
سی امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقت ور
ہونی کی منظور نظر تربیت سلطان ابو سعید خان خدابندہ کی تہے جب تلک سلطان مذکور

بیان خاندان سربداروں کا

۲۸ مدت رہا یہہ دونوں اوسکی خدمت میں قائم رہی بعد وفات سلطان مذکور کی امیر عبدالرزاق
نے باشتین گاؤں میں آکر دیکہا کہ فتنہ و فساد برپا ہو رہا ہے کیفیت اور حال اس فساد کا یہہ ہے
کہ اون ایام میں ایک ایلچی باشتین میں آیا تہا اوسنے وہاں آکر حسن حمزہ سے اور حسین حمزہ کی
جو کہ ایسے دو بہائی تہے یہہ کہا کہ شراب بہیجی کو اور ایک رنڈی رات کو جماع کرنے کو میرے
واسطے بہیجو اونہوں نے رنڈی کی دینے میں انکار کیا تہا ایلچی نے اونکا عذر کچہہ نہ سنا
چاہتا تہا کہ اون کے عورتوں پر دست درازی کرے اون دونوں بہائیوں مذکورہ بالا نے
تلوار میان سے کہینچ کر یہہ کہا کہ ما سربداریم و تحمل این رسوائی نداریم یعنی ہم سر اوڑا دینگے اس
رسوائی کی برداشت نہ کریں گے چنانچہ اوس ایلچی کو قتل کیا ــ خواجہ علاءالدین محمد نے
کہ جو اون ایام میں وزیر خراسان کا تہا اور فریومد گاؤں میں مقیم ہو رہا تہا فوراً حسین ــ
اور حسن مذکورین کی طلب کی اونہوں نے وہاں کی جانے میں لیت و لعل کی اسی اثنا میں
عبدالرزاق مذکور جسکا حال اوپر بیان ہوا اوس گاؤں میں آپہنچا جب اوسنے حقیقت واقعہ پر
اطلاع پائی اوس گاؤں کے رہنے والوں کو اپنی طرف متفق کر کے اون سپاہیوں کو جو حسن حمزہ
اور حسین حمزہ کو پکڑنے آئے تہے مار کر نکلوا دئے جب یہہ حال خواجہ علاءالدین محمد نے
دیکہا پچاس آدمی سے زیادہ پہر اوس گاؤں پر بہیجے امیر عبدالرزاق نے اونکی بہی اچہی
طرح گت کی جب اون کو بہی شکست دی اوسوقت عبدالرزاق نے تمام باشندگان
باشتین کو جمع کر کی یہہ کہا کہ یہہ فتنہ اور فساد کچہہ نہیں ہوا ہے سنو اگر ہم اب اسکو ایک
امر سہل تصور کریں گی تو فوراً مقتول ہو جاوینگی مردمی کر کے اور شجاعت بجا لا کر مرنا اوسی
بہتر ہے کہ نامردی سے مقتول ہوں اور اپنی سر دار پر لٹکی ہوئے دیکہیں اسیواسطے ایک گروہ
کا لقب سربداران رکہا گیا یہہ وجہ تسمیہ اس گروہ کی تہی ــ القصہ تہوڑی ہی عرصہ میں
سربداروں نے بہت ترقی پیدا کی چنانچہ سر راہ جا کر خواجہ علاءالدین محمد کو جو جانب
استرآباد کی جاتا تہا پکڑ کر تیغ ستم سے قتل کر کی جانب سبزوار کی گئے اور مردان ریخ متفق

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

مشقت کی اوس ولایت پر مستولی ہو گئی اور ۷۳۸ھ میں کی امیر عبد الرزاق نی خواجہ علا والدین محمد ۳۹
کی بیٹی سی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی چونکہ یہہ جانتی تہی کہ غرض عبد الرزاق کی اوس
نکاح سی یہہ ہی کہ میرے فرزند سی اختلاط کرے اسلئی وہ راضی نہوئی راتون رات سبزوار
شہر سی باہر نکلکر جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبد الرزاق نی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین
مسعود کو اوسکے تعاقب مین اسواسطی روانہ کیا کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر لی آوے چنانچہ امیر
وجیہ الدین نے اوسکو جا پکڑا چاہتا تہا کہ اوس مستورہ کو لے آوے اوسنی فریاد وزاری اور
رونا پیٹنا شروع کیا اور اوسکو قسم دی کہ تو مجکو مت چہیڑ اور لوٹا چلا جا امیر وجیہ الدین
کو اوسکے حال پر رحم آیا اسلئے اوسکو چہوڑ کر تن تنہا چلا آیا جب امیر عبد الرزاق کی پاس
آیا اوسنے کہا کہ میری اوسکی ملاقات ہی نہین ہوئی معلوم نہین کونسی راہ کو چلی گئی مین دور تک
دیکہہ آیا عبد الرزاق نے اوسکو گالیان دین اور بدزبانی بہائی سی کی اسلئے امیر وجیہ الدین
مسعود نی غصہ مین آکر ایک چہری اوسکے پیٹ مین مار کر قتل کیا ۷۳۸ ہجری مین امیر عبد الرزاق
مقتول ہوا

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سربداران پر اور اوسکا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سربدارون کے گروہ کا حاکم ہو کر جانب نیشاپور کے
کوچ کیا وہان جاکر ارغون شاہ جونی قربانی کو جو کہ اون ایام مین وہان کا حاکم تہا شکست دیکر
بہگا دیا آپ اوسکی جاے پر مقیم ہوا اور بسبب اغوا کرنے بعضی فقہا کے جو کہ دشمن شیخ حسن
جوری کی تہی مسمی مذکور کو جو کہ سلک مریدون اور خلیفون شیخ خلیفہ کے مین منسلک تہا اور
خلق اللہ اوسکی معتقد اور مرید تہی پکڑ کر قلعہ طاق مین قید کیا بعد ازان سپاہ بہت لیکر جانب
نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور فتح کر کی سبزوار کو گیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو
طوس مین چہوڑ کر ملازمت طغا تیمور خان کی مین درمیان استر آباد کی حاضر ہوا اسے اثنا اوس
وقعہ مین شیخ حسن جوری سبب سی ایک جماعت مریدان خاص اپنی کے پاس سبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد ایتمور کا

مسعود حسب اختلاف درویشوں کی قید سی خلاص ہوا سبزوار میں آکر اوترا اور اوسکی استحکام
بنیاد دولت اور سلطنت اوسی کی شیخ حسن کا مرید ہوگیا اور اوسکو امر بادشاہت میں اپنی ساتھ
متفق کر لیا چنانچہ ایک یہہ بہی سبب اوسکے پاس بہت لوگوں کی جمع ہو جانی کا ہوا اور ۷۴۳ھ
ہجری میں طغا تیمور خان نے مازندران سی اپنی بہائی امیر شیخ علی کاؤن کو بہت سپاہ دیکر سبزوار
کی تسخیر کی واسطی بہیجا۔ اس جانب سی شیخ حسن اور امیر وجیہ الدین مسعود بہت لشکر لیکر لڑنی کو
گئی جب فریقین کا مقابلہ ہوا شیخ علی کاؤن کا ہاتہہ اوس معرکہ میں کٹ گیا فوراً تمام
لشکر بہاگ نکلا لشکر کے بہاگتی ہی سربداروں نی بہت مال اونکا لوٹا چنانچہ بہگوڑوں کا مال
و متاع و مال غنیمت لیکر سبزوار میں آئے۔ اور اوسی سال میں درمیان ۷۴۳ھ ہجری کی شیخ
حسن جوری اور امیر وجیہ الدین مسعود نی خیال تسخیر دار السلطنت ہرات کا کرکی کوچ کیا اثنای راہ میں
شیخ نے امیر مذکور سی کہا کہ اگر میں ملک حسین کی لڑائی میں مارا جاؤں تو تو جانب سبزوار کی مراجعت
کر جانا چنانچہ حسب اتفاق شیخ حسن اوس معرکہ میں شہید ہوا وجیہ الدین امیر نے مطابق وصیت
شیخ کے سبزوار کو مراجعت کی بعد چند روز کی محمد ایتمور کو جو اوسکے باپ کی غلاموں سی تہا اپنی
نیابت دیکر خود جانب استرآباد کی گیا جب درمیان جنگل کے پہنچا وہان کے آدمی سر راہ کو گہیر
حملہ لائے ایک لڑائی راہ میں ہوئی بحسب اتفاق سی سربداروں کی شکست ہوئی وجیہ الدین مسعود
۷۴۴ھ گرفتار ہوا حاکم استرآباد نے بسبب سی خواجہ علاء الدین محمد کے قتل کے اوسکو قتل کیا امیر
وجیہ الدین ۷۴۳ھ ہجری میں مقتول ہوا اوسنے سلطنت بموجب ایک روایت کی سات برس تک کی

بیان حکومت محمد ایتمور کا

جب امیر وجیہ الدین کی مقتول ہونی کی خبر محمد ایتمور کو پہنچی فوراً بطور استقلال سربداروں کا حاکم ہوا
ہوا اوسنی دو برس سلطنت کی بعد دو برس کی بسبب سی خواجہ شمس الدین علی کی جو کہ طایفہ سربداران
میں ایک بڑا سردار تہا محمد ایتمور درمیان ۷۴۵ھ ہجری کے مقتول ہوا اور اوسکی جائی کلو اسفندیار حاکم ہوا

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

اسفندیار حاکم ہوا

بیان حکومت کلو اسفندیار کا

کلو اسفندیار جب مسند ریاست پر بجای محمد تیمور کی بیٹہا اوسنے تکبر اور نخوت اپنا پیشہ مقرر کرکے تمام طایفہ سربداروں کو اپنا دشمن بنا لیا اور بہت آدمیوں کو اوسنی بی سبب قتل کیا اسلئے سربداروں نی اوسسی تنفر ہو کر اوسکو بہی قتل کیا اور بجای اوسکی شمس الدین فضل اللہ کو جو کہ امیر وجیہ الدین کو جو کہ مسعود کا بہائی تہا حاکم بنایا اوسنی دو برس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ مسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عیش و عشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلئے بعد سات مہینی کی اوسکو بہی طوعاً و کرہاً مسند سی اٹہا کر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

یہ شخص شجاعت اور فراست اور عقلمندی سی متصف تہا اوسنی بہت اچہی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہانتک انتظام زناکاری کا کیا کہ ایکدفعہ پانسو عورت فاحشہ یعنی پانسو کسبیوں کو کوئی مین زندہ ڈلوا کر اوپر سی بند کروا دیا اور بہنگ نوشی اور شراب خواری بکلّی اپنی قلمرو سلطنت سی موقوف کروا دی اور رات کو تن تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کوچہ گردی تمام شب اکیلا کرتا پہرتا اخبار ہر ایک طرف کی اوسکے پاس پہنچی اور مخبروں کی خبر بہت جلد سنتا بعد تحقیق کے انصاف کرتا سے کہتی ہین کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم موسوم حیدر قصاب تہا اوسسی عہدہ تمغا کا متعلق تہا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپیہ اوسکے ذمہ پر بطریق المال کا نکلا خواجہ مذکور نی محصلان سرکاری کو اوسپر متعین کرکے حکم دیا کہ جو کچہہ اوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحیی کرادی کا

۴۲ لیاواللقہ جب حیدر قصاب کی پاس کچھ باقی نہ رہا اور محصلون سے تشدد اوسپر بہت کیا اوس وقت بموجب استصواب خواجہ یحیی کردی کی رخصت غنیمت جانکر بوقت نماز شام کی بطور دادخواہی کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت میں دوڑکر آیا آتے ہی ایک خنجر اوسکے سینے پر مارا وہ فوت ہوا یہ واقعہ درمیان اوائل ۷۵۳ھ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علی کی چار سال ہوئی سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحیی بن خواجہ احمد کرادسے کا

خواجہ یحیی مذکور بعد مقتول ہونی خواجہ شمس الدین علی کی باتفاق جمیع سرداروں کی مسند فرمان دہی پر بیٹھا اوسنے تقویت شریعت اور ترمیت علماء اور اصحاب فضیلت کی پرورش پر کمر سعی کی باندہ کر خوب اہتمام کیا — مطلع سعدین مین لکھا ہے کہ جب حکومت سرداروں کی خواجہ یحیی کرادی کو پہنچی طغا تیمور خان بادشاہ تاتار نے ایلچی بھیجکر اوسکو اپنی لشکر میں طلب کیا پہلے خواجہ مذکور نے اس التماس کو قبول کیا آخرالامر تین سو سوار مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر لشکر خان مذکور میں گیا — بعد ہ ان ہیچی کے ہمراہ حافظ شغالی اور تین چار پہلوانان قوم سربدار کے ہتیار باندہ کر بادشاہ مذکور کے بارگاہ میں گیا اوس وقت سوا خواجہ غیاث الدین کرادی — اور ایک دو طالب علموں کے پاس طغا تیمور خان کے اور کوئی نہ تہا خواجہ یحیی نے گفتگو بادشاہ سے شروع کی ناگاہ اسی اثناء میں حافظ شغالی نے ایک تیر کمان کہیچ کر بادشاہ کے ہاتھ پر ایسا تیر مارا کہ دو پار ہوگیا بادشاہ گر پڑا خواجہ یحیی نے سر اوسکا تن سے جدا کرڈالا یہ حال گذرتے ہی لشکر مین روز محشر برپا ہوگیا اور مضمون اس آیت کا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ ظاہر ہوا — ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ اوسدن یعنی قیامت کی روز کوئی کسیکا نہ ہوگا مرد اپنے بہائی سے اور ماں سے اور باپ سے بہاگیگا اپنی جان کی اوسکو پڑجائیگی نفسی نفسی ہر ایک شخص پکاریگا

بیان حکومت حیدر قصاب کا

پکاری گا — یہی حال طغا تیمور خان کی لشکرین بر پا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہوگیا اور ۷۵۴
سربداروں نے مغلوں کا سب مال لوٹ لیا بہت مال غنیمت لیکر خراسان مین آئی —
روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ طغا تیمور خان چوتھی روز بعد پہنچی سربداروں کی مقتول ہوا
پھر تقدیر جب خواجہ یحیی کی سلطنت کو چار سال اور آٹھ مہینی گذر چلی اور مملکت اوسکی
معمور و آبادان ہوگئی اوسوقت اوسکی سالی یعنی اوسکی زوجہ کے بھائی علاء الدین نے
فرصت پاکر خنجر اوسکی پہلو مین ایسا مارا کہ کام تمام ہوگیا — مگر خواجہ یحیی نے زخم کھاکر
اوسکو بھی زندہ نچھوڑا اوسنی زخم کی گرمی مین علاء الدین کی بھی ایک خنجر ایسا مارا
کہ اپنی ساتھ اوسکو بھی دار البقا کو لیگیا دونو ایک ساعت مین مقتول ہوکر مرگئے وہ درمیان
سنہ ۷۵۹ ہجری کے مقتول ہوا تھا

بیان حکومت ظہیر الدین کرادے کا

واضح ہو کہ ظہیر الدین کرادی بسبب سے حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ یحیی مذکور
کے والی ریاست سربداروں کا ہوا لیکن یہہ شخص چونکہ اکثر اوقات لہو ولعب اور عیاشی
مین مشغول رہتا تھا اور بندوبست ملک کا اچھی طرح پر نہ کرتا تھا اسلئے حیدر قصاب نے
بعد چالیس روز کی درمیان سنہ ۷۵۹ ہجری کی اوسکو مسند پرسی اوٹھاکر آپ سلطنت کرنی
شروع کی اور خود مسند پر بیٹھ گیا

بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا

بندوبست کرنی حیدر قصاب کی جب اوسنی خوب طرح پر رعایا کا انتظام کرلیا درمیان
ربیع الاخر کی سنہ ۷۶۱ ہجری کی بعد چار مہینی کے مسمی قتلق تو فانے جو کہ غلام پہلوان
حسن دامغانی کا تھا حیدر قصاب کو قتل کیا

امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کی حکومت کا بیان

وصیح ہوکہ امیر لطف اللہ جسکو قوم سرداروں مرزا لطف اللہ کہا کرتے تھی لسنہ [illegible]
اور سبی پہلوان حسن دامغانی کی جو کہ اتابک اوسکا تہا بعد مقتول ہونی حیدر قصاب کے
حاکم سرداروں کا ہوا جب ایکسال تین مہینی اوسکی سلطنت کو گذر چکے درمیان اوسکے
اور پہلوان حسن دامغانی مذکور کے برسر اکہاڑہ کچہہ رنجش ہوگئی پہلوان مذکور نی امیر لطف اللہ
کو مارکر قلعہ سبزوار میں جاکر حکم اوسکے قتل کر ڈالنی کا دیدیا اوسنی ایک برس تین مہینی
سلطنت کی سنہ ۷۶۲ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

درمیان سنہ ۷۶۲ ہجری کی پہلوان حسن مذکور نی مسند سرداری سرداروں پر جلوس فرمایا اوسکے
ایام حکومت میں ایک شخص مریدان شیخ حسن جوری درویش سی ایک شخص موسوم درویش عزیز نام
مشہد مقدس علی رضی میں ظاہر ہوا تہا اوسنی مشہد مقدس میں نماز و روزہ اور بندگی
اور طاعات ایسی ظاہر کیں کہ خلق کثیر اوسکے پاس جمع ہوگئی اور لوگوں کو بڑا عقیدہ اوسکا
ہوگیا جب اوسنی دیکہا کہ میرے چیلی چانٹی بہت جمع ہوچکی ہیں دفعۃً خروج کرکے
قلعہ طوس اپنی قبضہ میں لایا حسن دامغانی نے یہہ حال سنکر اوس جانب لشکر کشی کرکے
آخرش اوس درویش کو قید کیا اور چند روز میں ارتیم کی اوسکو دیکر کہا کہ خراسان سی
نکلجا درویش مذکور عراق میں جاکر درمیان اصفہان کی ساکن ہوا یہہ بات ثابت
ہوئی ہے کہ آخر ایام دولت پہلوان حسن دامغانی کے میں خواجہ علی موید نے دنیا
میں خروج کرکی واسطی طلب درویش سی عزیز مذکور کی چند آدمی اصفہان میں بہیجی
وہ درویش بوالفضول دامغان میں گیا اوسکے آنی کے سبب خواجہ علی موید کے پاس

پاس بہت لوگ جمع ہوگئی تہی — اسی اثنا مین یہہ خبر دامغان مین آپہنچی کہ ایک جماعت
قلعہ سنقان مین پہلوان حسن دامغانی سی مخالف ہوگئی ہی وہ سبزوار کو خالی چہوڑکر اون مخالفین
کی تنبیہ اور محاصرہ مین مشغول ہو رہا ہی یہہ خبر سنکر درویش مذکور اور خواجہ علی موید سبزوار پر
چڑہ گئی جاتے ہی بی محنت ومشقت اپنا عمل ودخل سبزوار مین کرلیا — پہلوان حسن چونکہ
طاقت مقابلہ کے اوسی نرکہتا تہا اسلئی وہ یہہ خبر سنکر بایں خیال کہ درویش عزیز کی مریدون
مین اور خواجہ علی موید کے نوکرونمین منسلک ہو جانب سبزوار کی آیا لیکن خواجہ موید نی خفیہ
مکتوبات پہلوان مذکور کی لشکریون کے پاس اسمضمون کے بہیجے تہی کہ اول حسن دامغانی کو قتل
کرین جبہ اسجانب کو آوین بسبب اسکی کہ اون لوگون کی اہل وعیال سبزوار مین تہی اونکو
یہہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانینگی تو وہ ہماری عیال واطفال کو تباہ کرڈالی گا
اسلئی پہلوان حسن دامغانی کا سر اونہون نی کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینے
سلطنت کی درمیان سنہ ۷۶۶ ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد ماری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید مسند آرای حکومت سبزوار کا ہوا جب
نو مہینے اوسکی سلطنت کو گذر چکے ایک لشکر واسطی مقابلہ ملک حسین کرت کی نامزد کرکی اوس
اوس درویش عزیز نامی کو اوسکا سپہ سالار بنا کر واسطی لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درویش
نیشاپور مین پہنچ گیا اوسوقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ اوسی برگشتہ کرکی سپاہ کے
سردارون کو نامہ لکہا کہ درویش مسمی عزیز کو تنہا چہوڑکر تم مراجعت کرکے چلی آؤ ان لوگون
کو یہہ امر بہت پسند آیا کیونکہ وہ لڑنے سی بچے درویش مذکور کو اکیلا چہوڑکر سبزوار کو
مراجعت کر آئے درویش نی اپنی مریدون کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور
نے ایک اور فوج اون پر متعین کرکے اوس فوج مریدون کو معہ اونکے پیر کے قتل کروادیا

بیان سلطنت غوریون کا

۴۴ اور درمیان ۷۷۷ہ ہجری میں ملک غیاث الدین پیر علی کی نیشاپور کو جو تحت تصرف خواجہ
علی موید کی تہا اپنی قسمہ میں لاکر اوس شہر کی امارت سکندر سیمی کو سپرد کردی ہے اور درمیان
۷۷۸ہ ہجری کی درویش رکن الدین نی جو کہ درویش عزیز اور شیخ حسن جوری کی مریدوں کیا
سی تہا شاہ شجاع سی مدد طلب کر کی بہت لشکر فارس کا لیکر خراسان پر چڑہائی کی امیر
اسکندر سیمی بہی اوسکا مرید ہوگیا تہا اور دونو متفق ہوکر متوجہ جانب سبزوار کی ہوئے خواجہ علی
نے عجز دکہا کر مجہی طاقت اونکی مقابلہ کرنی کی نہیں ہے اسلئے وہ جانب مازندران کے
بہاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سبزوار فتح کی خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری
کروادیا ہے اور درمیان ۷۸۱ہ ہجری کی امیر علی نے جو کہ حاکم مازندران کا تہا معیت خواجہ
علی موید کے لشکر کشی سبزوار پر کی یہاں آکر درویش رکن الدین کو وہاں سی نہکار خواجہ علی کو
پہر دوسری دفعہ مسند ریاست پر بٹہلاکر آپ جانب استراباد کی مراجعت کی ہے اور درمیان
۷۸۳ہ ہجری کی صاحبقران نے جو کہ اکثر ولایات قرب وجوار خراسان کی فتح کرلیں تہیں
اسلئے متوجہ سبزوار کا ہوا خواجہ علی موید یہہ خبر سنکر بہی برسم استقبال نواحی نیشاپور میں صاحبقران
خدمت میں جاکر حاضر ہوا صاحبقران نے اوسپر الطاف اور عنایت فرمائی اسلئے باقی ایام
حیات کو اوسنی رفاہیت اور فراغت سی گذارے یہہ بات صحیح ہے کہ خواجہ علی موید
مذہب تشیع میں بہت غلو کرتا تہا چنانچہ ہر ایک صبح کو بامید ظہور صاحب الزمان امام مہدی
کے گہوڑا کسواکر کہڑا کروا دیتا تہا اور سادات کی بہت تعظیم کرتا تہا اوسکے بعد ہر گز کوئی اونکا
وارث نہیں ہے

اسیجائی سی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریون کا

بیان سلطنت غوریون کا

ناقلان اخبار وصیرفیان جواہر آثار اسطور پر نقل کرتے اور یون کہتی ہیں کہ جس زمانہ میں فریدون نے

بیان سلطنت غوریون کا

نے ضحاک تازی پر فتح پائی اور حکومت ملک فارس کی اوسکے ہاتھہ آئی ایک جماعت اولاد ضحاک کی بہاگ کر جان بچاکر کوہستان غور مین چلے آئی تہی اس ولایت پر یہہ لوگ آکر مسلط ہوئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آئی — راوی لوگ یہہ بیان کرتی ہین کہ سلطان محمود غزنوی کی زمانہ مین سلطنت غور کی ایک شخص مسمی سوری کو پہنچی تہی وہ اس سلطان کے ہاتہہ گرفتار ہوکر عالم بقا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی کے خوف سی ہندوستان کی جانب بہاگ گیا اوسکے ایک بیٹا مسمی سام تہا وہ آخر ایام حیات مین ہندوستان سی مع اہل وعیال کی ایک کشتی مین بیٹہہ کر جانب غور کی چلا ناگاہ باد مخالف جو چلی سب سوار کشتی کے سوا حسین ابن سام کی غرق ہوگئی وہ ایک تختہ پر بہتا اور چہلتا تین روز اور تین دن مین کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کنارہ سی اوٹہہ کر شہر مین گہسا بسبب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دوکان کے روبرو پڑ کر سو رہا وہان کی کوتوال نے اوسکو چور تصور کر کی قید خانہ مین قید کیا جب سات برس اوس حبس مین مقید رہ چکا بعد اس عرصہ کی یہہ ہوا کہ اوس شہر کا حاکم بہلو بیمار ہوا اسلئے اوسنے تمام قیدیون کو جو محبس مین مقید تہے رہائی دی حسین نی جب قید سی مخلصی پائی جانب غزنین کی سفر کیا راہ مین ایک جماعت رہزنون سی ملاقی ہوا چورون نی جو اوسی ہٹا کٹا ہٹنڈیا پایا اوسکا حصہ بہی اوس دزدی کے مال مین لگایا چنانچہ ہتیار اور ایک گہوڑا اوسکو دیکر کہا کہ ہم سب تمہاری رفاقت مین رہا کرین گی آپ چین سی ہماری ساتہہ عمر بسر کیجئی اتفاقاً اوسی رات کو ایک فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی اون چورون کے سر پر جا پہنچی اونہون نے فوراً اونکی مشکین باندہ کر شہر غزنین مین تمام چورون کو مع حسین مذکور کے حاضر کیا بادشاہ نے چورون کی قتل کا حکم دیا چنانچہ اون رہزنون کے سر مثل بہٹی کے اوڑنی لگے جب نوبت قتل حسین کی آئی اوسنے دسوم مچائی جلاد چاہتا کہ اوسکی آنکہین بند کر کے وار کری کہ اوسنی باواز بلند یہہ کہا کہ یا الہی مین جانتا ہون کہ تیری درگاہ مین ظلم نہین ہوسکتا اور تو جہوٹ اور

بیان سلطان علاو الدین حسین جہانسوز کا

۴۸ غلط کو روا ہیں رکہہ سکتا اب دیکہہ لے کہ یہہ لوگ مجکو بکیا ہ قتل کرتے ہیں ان الفاظوں نے
حلاوت کے دلمیں رحم ڈالا اوس حلاد نے ایک مقرب سلطان کی خدمت میں جو الفاظ
سنی تہے سب کہہ کر بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ یہہ شخص بگیناہ معلوم ہوتا ہی سلطان
ابراہیم نے حسین کو اپنی روبرو طلب کرکی حقیقت حال دریافت کی اوسنی سب اپنی سرگذشت
بیان کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف فرماکر اوسکو دربار کی نوکری دی — جب سلطان
مسعود ابن ابراہیم تخت سلطنت غزنین پر جلوہ آرا ہوا اوسنے حسین مذکور کو حکومت غور کی
مرحمت فرمائے بعد انتقال پانے حسین کی اوسکے اولاد نی سلطان بہرام شاہ غزنوی سے
عصیان اور بغاوت اختیار کی چند نوبت جا بیں لڑائے ہوئی آخرکار ایک دفعہ
علاوالدین جہانسوز جو حسین سکے اولاد میں سی فرزند رشید تہا بہرام شاہ پر غالب آیا
اوسنے اپنی بہائی سیفی سوری کو حکومت غزنی پر متعین کرکی آپ جانب فیروزکوہ کی مراجعت
کی — اثنا راہ میں اوسکا دوسرا بہائی جو کہ موسوم بسام تہا فوت ہوا — اور موسم جاڑے
میں بہرام شاہ نے بہت فوج جمع کرکی غزنین پر چڑہائی کی شہر کو فتح کرکی اوسکی بہائی
سوری کو قتل کیا

حال سلطان علاوٗالدین حسین جہان سوز کا

جب سلطان علاوالدین نے اپنی بہائی سوری کی مقتول ہونی کی خبر سنی ایک فوج عظیم لیکر
غزنین پر چڑہائی کی ایک روایت اسباب میں یہہ ہے کہ قبل پہنچنے علاوالدین کی بہرام شاہ
مرگیا تہا — اور ایک قول یہہ ہے کہ بیچ ملکہ جانبین سی کئی لڑائیاں سخت ظہور میں آئیں
بہر تقدیر علاوالدین نے دارالسلطنت غزنین کو فتح کیا اور اوسپر استیلا پاکر سات روز
اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا وہان کی سات شبانہ روز
تک خوب لٹا کی بعد سات دن کی حکم دیا عمارتیں اور گہر ان لوگوں کی جڑسی اوکھاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

ڈالو اور جلاکر خاک سیاہ کردو اور آل سبکتگین کی قبرین کہودوا کر اون بادشاہون کی ہڈیان نکلوا کر آگ سی جلوا ئین مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکہڑوائی تہی پہر وہان سی مراجعت کر کی بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجہہ کر جو لوگون نے بنوا رکہی تہی سبکو جلاکر خاک سیاہ اوسنے کردی اسلئے اوسکا لقب جہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچہہ ظلم اور تعدی وہان کے رعایا پر سلطان جہانسوز کرچکا اور اب تک بہی اوسکا تبختر اور نخوت نہ گیا اوسوقت سلطان سنجر نی بہت لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی علاء الدین نے بہی اوسکا سامنا بہت جلد کیا دونون کا مقابلہ مقام مرورود پر ہوا ایک بہاری لڑائی ہوئی اس لڑائی مین سلطان حسین جہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر نے بسبب اسکی کہ وہ جہانسوز صاف ذہن اور لطیف الطبع آدمی تہا اوسکا گناہ معاف کر کے اوسکو اپنی ندیمون مین بہرتی کیا کہتی ہین کہ ایکروز حسین جہانسوز نے خاک کف پائی سلطان سنجر کو چوم کر یہہ رباعی تصنیف کر کی سنائی سے

اے خاک کف پائی سم مرکب افسر من　　وے حلقہ بندگے تو زیور من

تا خاک کف پائے ترا بوسہ زدم　　اقبال ہمی بوسہ زند بر سر من

بعد ازان سلطان سنجر نے علاء الدین جہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرما کر پہر کر سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاء الدین جب اپنی مملکت مین پہنچا وہان جا کر فوت ہوا

حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاء الدین جہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچہہ کم ایک برس وہ بہی سلطنت کر کے آخر حیات مین غزنویون سے لڑائی مین گیا تہا ایک امیر مسمی ابو العباس نے جسکی بہائی کو ملک سیف الدین نی قتل کیا تہا نیزہ کے زخم سی اوسکو گہوڑے پرسی اولٹ کر زمین پر ڈالدیا کام اوسکا تمام ہو گیا کہتی ہین کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تہا اپنی ایام حکومت مین وہ طرفداری انصاف اور دین کے مرعی رکہتا تہا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

۵ حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہونی اپنی چچا کے بیٹے ملک سیف الدین کی ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام
مالک تاج و تخت کا ہوا اور باتفاق اپنے بھائی معز الدین کے جو درمیان مورخوں
کے نام سلطان شہاب الدین کی مشہور ہی ابو العباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو
قتل کیا دن بدن دولت و اقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا جاتا تہا چنانچہ
تہوڑے ہی عرصہ میں زمین داور اور گرمسیر اور بادغیس کو اوسنے اپنے
سلطنت میں ملالی یہہ ملک بضرب شمشیر فتح کئے تہی اور درمیان ۵۷۱ ہجری کے
دار السلطنت ہرات کو فتح کیا اور درمیان ۵۷۳ ہجری کی شہر توس کو اپنی تحت و تصرف
میں لایا اور درمیان ۵۹۶ ہجری کے شادیاخ نیشاپور کی علی شاہ ابن تکش خان جو
ان ایام میں درمیان اوس ولایت کی حکومت کرتا تہا وہ برج میں جا کر چہپا لحسن اتفاق
سلطان غیاث الدین نی رابرا اوس برج کی آکر اپنی خواصوں سی کہا کہ اس پتہر کو یں سے
اس برج میں رخنہ ہو سکتا ہے اوسکی اقبال ہی فوراً جسقدر اوسکی دیوار ڈہانی کا حکم دیا تہا
ڈہا گئی اور شہر فتح ہوا بادشاہ نے وہاں سی مراجعت کر کے دوسری سال پہر بلدہ
مرورود کو فتح کیا درمیان ۵۹۹ ہجری کی یہہ بادشاہ ہی فوت ہوا اوسنے ترسیٹہ ۶۳ برس کی
عمر پائی تینتالیس ۴۳ برس حکومت کی اوس سر دغاگیں مدفون ہوا جو اوسکی اپنی حیات میں
درمیان مسجد جامع ہرات کی بنایا تہا سلطان غیاث الدین مذہب امام شافعی کا رکہتا تہا
اسیواسطی امامت اور خطبہ خوانی مسجد مذکور کی اوسی مذہب کی لوگوں کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین درمیان ۵۶۰ ہجری کی بموجب حکم اپنی بہائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان ۵۹۹ھ ہجری کی بعد وفات اپنی
بہائی غیاث الدین کی ہندوستان کی طرف لشکر کشی جیساکہ اوپر درمیان کتاب ابوالفدا کی
مذکور ہوا ہی ہندوستان مین آکر شہر ملتان فتح کیا بعدازان بتدریج دیار ہندوستان مین سپاہ کو
لیگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دارالسلطنت دہلی مین پہنچا اس شہر کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر قطب الدین
ایبک کو جو اوسکا غلام تہا سپرد کیا ـــ جس زمانہ مین کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تہا
سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی اور سرخس کے تہا بعد سننے اس خبر وحشت اثر
کے بادغیس مین گیا اوس جاسے جاکر اپنی بہائی کی ماتم داری کرکی جانب غزنین کی گیا وہان
لشکر جمع کرکی قصد چڑہائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کرکی جانب خوارزم کے گیا
ـــ اور ہوکر سلطان محمد سی شکست کہاکر غزنین مین آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک
ترکستان مین لڑائی کرتا رہی اسی اثنا مین یہہ سنا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جود سے کا
پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین نی اونکی تنبیہ اور تادیب دینی جہات عظیمہ سی سمجہ کر اوسطرف
جاکر بہت دشمنون کو قتل کیا بوقت مراجعت منزل دہ یک پر پہنچ کر ایک خنجر دشمنون کا کہاکر
فوت ہوا تاریخ اوسکی شہادت کی یہہ ہی ــ ملک بحر وبر معزالدین ــ کز ابتدای
جہان مثل اونیامد یک ــ سیم غرہ شعبان بسال ششصد ودو ــ فتاده در رہ غزنین بمنزل
دمیک ــ

بیان سلطان محمود بن غیاث الدین محمد بن سام کا تخت پر جلوس کرنیکا

واضح ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمود بن غیاث الدین محمد
بن سام جو کہ بہتیجا شہاب الدین کا تہا فیروزکوہ مین غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام
ممالک غور اور غزنین اور ہندوستان اور بلکہ بعض ولایت خراسان مین بہی خطبہ اور سکہ
اوسکے نام کا جاری ہوگیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات مین اسکے

بیان اون لوگونکا جو غوریوںمیں سے حکومت کرگذری ہین

۵۲ باپ کی سوائی بہی پوری تیر اوسکی کروائی — روضۃ الصفا میں لکہا ہی کہ درمیان ایام دولت سلطان محمود کی علیشاہ بن تکش خاں اپنے بہائی سلطان محمد سے، روگرداں ہوکر فیروز کوہ کو چلاگیا تہا سلطان محمود نے موجب فرمان خوارزم شاہ کی اور بسبب اوس عہد کی جو اون دونوں میں ہوگیا تہا علیشاہ کو پکڑکر محل میں مقید کیا ایک جماعت ملازمین علی شاہ نے خواستہ خراسان و عراق کے تہی منگل کی رات ستیسوی تاریخ ماہ صفر ۶۰۹ ہجری مین چوروں کی مانند سلطان محمود کی محل میں جاکر اوسکو قتل کیا اور پہر اوسیطرح چہپ کر محل سے نیچی کو اوتر کر چلے آئی کیسے۔ جانا کریہہ حرکت شنیع کس سے صادر ہوئی ہے سرداران غور نے وقت صبح سلطان محمود کو اوسی محل میں دفن کیا پہر ہرات مین لیجاکر درمیان کازرگاہ کے مدفون کیا — بعد اس واقعہ کے سام بن سلطان محمود اور اتسز بن علاء الدین جہانسوز کی گردن کٹی تہی چونکہ دولت اس طبقہ کی آخر ہو چکی تہی اور سلطان محمد خوارزم شاہ نے اکثر بلاد پر قبضہ پالیا تہا کچہہ فایدہ اوسکے گردن کشی پر مترتب ہوا سلطان محمود پر غوریوں کی بہی سلطنت آخر ہوئی

بیان اون لوگون کا جو غوریون مین سے ولایت بامیان اور طخارستان پر حکومت کرگذرے ہین

اول اس طبقہ مین کا ملک فخر الدین مسعود ہی یہہ سلطان غیاث الدین ابو الفتح محمد بن سام کا چچا تہا بعد اوسکے ملک شمس الدین محمد بن فخر الدین مسعود گذرا اس شخص نے کچہہ ولایت بدخشان اور چغانیان کو بہی اپنی قبضہ میں لاکر مملکت موروثی اپنی میں منضم کرلی بہی نبیرا بادشاہ بہاء الدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام فخر الدین رازی نی ایک رسالہ بہائیہ اوسیکے نام پر لکہا ہے — اور ایک بادشاہ جلال الدین علی گذرا ہے اسنی سات برس حکومت بامیاں کی کی تہی پہر وہ ملک اوسکے قبضہ میں سے نکلکر خوارزمشاہیوں کے زیر حکومت ہوگیا تہا

بیان آرام شاہ کا

بیان اون غلامون کا جو سلاطین غور کی غلام تہی اور مرتبہ سلطنت کو پہنچی

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلامون کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تہا اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہین رکہتا ایک غلام اوسکا تاج الدین یلدز تہا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو توابع دریا ر سندکی ہی کرتا تہا یہی غلام مسمی تاج الدین یلدز بعد مقتول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غزنین پر بیٹہا تہا مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین التمش والے دہلی کی لڑائے مین وہ گرفتار ہوکر مارا گیا — قطب الدین ایبک بہی ایک غلام سلطان شہاب الدین غوری کا تہا وہ بڑا شجاع اور سخی آدمی تہا اسیکو حکومت دہلی کی بادشاہ نی دیکر ہندوستان مین جہاد سکئے ہی جیساکہ تاج الماثر مین مذکور ہی — قطب الدین ایبک نی بیس برس بادشاہت کی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ چہہ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ برس خود مستقل ہوکر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے منبرون پر پڑہوایا

بیان ارام شاہ بن قطب الدین ایبک کا

بعد فوت ہونے اپنی باپ کی ارام شاہ ابن قطب الدین ایبک تخت سلطنت پر بیٹہا اور بسبب عدم قابلیت اور بی لیاقتی کے تخت سی اوٹہایا گیا سلطان شمس الدین التمش بجائے اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ شخص شریف النسب اور خاندان عالی سی تہا اوسی کوئی شخص چہوٹی عمر مین قطب الدین کی ہاتہہ بیچ گیا تہا جسنے اوسکی خصایل پسندیدہ دیکہہ کر اپنے بیٹی سی نکاح کر دیا اور اوسکے بڑی قدر و منزلت کی التمش نے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چہبیس برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا — اور ارام ابن قطب الدین ایبک سنے قریب ایک برسکی سلطنت کی — التمش درمیان سنہ ۱۲۳۶

بیان رضیۃ الدین بنت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع الحکایات جو کہ نام نظام الملک محمد ابوسعد وزیر کی
ہی یہہ اوسکے زمانہ میں تحریر کے گئی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباج کا

بعد مقتول ہونی اپنی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہہ غلام ملتان اور قصبات
دیار سندہ پر مستولی ہوا — جب چنگیز خاں نے مملکت ایران میں قتل اور غارت
بہت کی اوسوقت بہت آدمی خراسان کی ناصر الدین کے پناہ میں آگئے او بہول سے
انواع و انواع اور اقسام اقسام کے انعام و اکرام پائی آخر ایام دولت اپنی میں
ناصر الدین مذکور نے سلطان شمس الدین التمش سی مخالفت پیدا کر کے لشکر ناجہ
اور ملتان کا اوسپر چڑہا کر لیگیا آخر کو ناصر الدین بہاگ کر قلعہ بہکر میں پہنچا جب سنا
کہ وزیر شمس الدین التمش کا یعنی نظام الملک محمد بن ابوسعید قصد انحصار کا رکہتا ہے
وہاں سی کشتی میں سوار ہو کر مارے جان بچانے کی گرداب موت میں پہنس کر ڈوب گیا
شمس الدین التمش نے بہت قلعہ اور مندر مسخر کے اور درمیان سنہ ۶۳۳ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان رکن الدین فیروز شاہ ابن التمش کا

بعد التمش کے اوسکا بیٹا فیروز شاہ سلطنت دہلی پر تخت نشین ہوا اوسنے تخت پر بیٹہکر
شراب نوشی اور عیش اور راگ اور عیاشی اور انعام و احسان لوگوں کو بے بست
دینی شروع کئے سات مہینی کے بعد اوسکو ارکین سلطنت نے تخت سی اوتار دیا
کیونکہ وہ لیاقت سلطنت کی نرکہتا تہا

بیان سلطان رضیۃ الدین بنت شمس الدین التمش

بیان معز الدین بہرام شاہ کا

بعد اوتارنے فیروزشاہ کی تخت سے سلطان رضیہ بیٹی التمش کو تخت پر بٹھلایا وہ ایک بی بی
سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تھی بیچ ایام سلطنت اپنی باپ کے سرانجام امور مملکت سے
وہ عورت خوب واقف ہوگئی تھی اسنے ابتدا مین نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سے کیا
اوسنے اپنی حسن تدبیر اور ضرب شمشیر سے مخالفون کو اپنا مطیع و منقاد کیا علمار اور فضلار
کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تھی اور فقرا اور ضعفار کی دادرسی اور اہتمام نالش وغیرہ
مین بہت سعی رکھتی تھی اپنے ایام سلطنت مین وہ سر پر تاج شاہی رکھتی اور قبا مثل مردون کے
پہن کر روز روشن مین تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مرد اوسکو دیکھا کرتے تھی پر دا نہین
کرتی آخر سنہ ۶۳۷ ہجری مین اوسنے ملک التونیہ پر لشکرکشی کی تھی مگر اثنا رراہ مین ترک اوسی
باغی ہوگئی اسلئے اوسکو قلعہ سرہند مین مقید کیا جب بادشاہ التونیہ نے یہہ حال سنا اوس
قلعہ مین جاکر ملکہ مذکور سے اپنا نکاح کرکے دہلی کی طرف چڑھائی کی دوبار اوسنے اپنی خاوند کی
زیر حکم لشکر تیار کرکے چڑھائی کی دو نو دفعہ شکست کہائی آخر لڑائی مین وہ معہ اپنی شوہر کے
گرفتار ہوئی اور ماری گئی اوسنے تین برس چھہ مہینے سلطنت کی

بیان سلطان معز الدین بہرام شاہ بن التمش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنی ملکہ رضیہ کے برضا و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب
اوسنے اپنی بہن اور ملک التونیہ کے آنی کے خبر سنی بہت لشکر لیکر اوسکے مقابلہ کو نکلا
بعد وقوع جنگ کی ملک التونیہ اور ملکہ رضیہ بہاگے اثنا رراہ مین ایک جماعت کفار
ہندی کی اونکو ملے اونہونے دونون کو پکڑکر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات
معز الدین بہرام شاہ کے یہہ ہوا کہ اسمی خواجہ مہذب اوسکے وزیر نے جو اوسکے
طرف سے متوہم اور وسواوس شیطانی مین گرفتار تھا امرار ترک کو سمجھا کر بادشاہ سے
مخالفت پیدا کردی کی یہہ سمجھایا کہ بادشاہ کو قتل کرو چنانچہ اونہون نے بہرام شاہ کو

قتل کیا اور سے دو برس پچیس[۲۵] روز سلطنت کی وہ درمیان سنہ ۶۳۹ ہجری کی شہید ہوا تھا

بیان سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھویں تاریخ سنہ ۶۳۹ ہجری میں تخت سلطنت دہلی پر علاء الدین مسعود شاہ جلوہ گر ہوا
اوسنے تخت پر جلوس فرماتے ہی ابتدا عدالت اور نصفت اور جہاد کفار اور تسخیر دل
اور مقصدوں کی شروع کیا مگر آخر کو وہ بہی عیاشی اور آرام میں ایسا پڑا کہ کوئی وقت
بدون قدح شراب کے اور رنڈیوں کی نگہ نہ تہا اسلئے امرا اور اعیان دہلی اوسکی
دل برداشتہ ہوکر مخالفت میں اوسکی سعی کی چنانچہ اون امیرون نے اوسکے بہائی ملک ناصر الدین
محمود کو جو بہرایچ کا حاکم تہا بلوایا اور لکہا کہ ہم تمہارے خانہ زاد غلام ہیں آپ یہاں تشریف
لاکر عدل و انصاف کیجئے لاچار ملک ناصر الدین درمیان سنہ ۶۴۴ ہجری کے لشکر لیکر دہلی پر
آیا سلطان علاء الدین کو پکڑکر قید کیا سلطان رکن الدین محمود بن شمس الدین التمش جو تخت
حکومت پر بیٹہا اوسنے ایسی تلوار کشی کی کہ کئی ہزار کافر قتل ہوگئے اور بہت ممالک ہند و دکہن کے
فتح و زیر کئے تفصیل حالات اوس مہر سپہر سروری کی درمیان کتاب طبقات ناصری کے
جو منہاج سراج جوزجانی کی تصنیف ہے اوسی اسی بادشاہ کے نام پر اس کتاب کا نام
رکہا ہے بہت مشرح اور مفصل مذکور ہے مجکو چونکہ اختصار موجب مجوا سے اس قول کے
کہ خدما صفا ودع ما کدر منتخب ہی وہ اختیار کرنا منظور خاطر ہے اسلئے مفصل حال
لکہنے سے معذور رہا اور صحیح ہوکہ اسجائی تک یہی کتاب روضۃ الصفا سے لکہا ہی مگر یہہ روایت
تاریخ وصاف اور تاریخ ساکتی کے بالکل مخالف ہی کیونکہ اوسمیں یہہ لکہا ہی کہ ملکہ سلطان
رضیہ کو ملالج خان نامی ایک امیر نے جو اون ایام میں امیر الامرا ئے کا عہدہ رکہتا تہا قتل
کیا اور اوسکے بہائی ناصر الدین کو اوسکا قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو
بہی بیچ کیسی ہلاک کیا بعد اوسکے باستقلال تمام آپ بادشاہ بن بیٹہا اور لقب اپنا سلطان

سلطان غیاث الدین مقرر کیا — بعد ازان غیاث الدین مذکور جب مرگیا اوسوقت
اوسکا بیٹا قایم مقام ہوا — مگر ملک فیروز جو کہ پیشوار قوم خلجیون کا تہا اوسی مخالفت کرنی لگا
اثر اوسکا یہہ ہوا کہ کمہمت باندہ کر لشکر کشی اوسنی دہلی پر کی یہان آکر اوسکو قتل کر کی اوسکے
بہائی ناصر الدین کو قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بہی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹہا
اور اپنی بہتیجی علاء الدین کو حکومت عوض اور بدہ کی دی علاء الدین نی اوس سرزمین مین
جاکر تہوڑے ہی عرصہ مین استعداد اور طاقت بڑی پیدا کر کی دہلی کی تسخیر کا ارادہ کیا — فیروز
برگشتہ روز بہی اوسکے مقابلہ پر آیا چچا کو قتل کر کی ۷۱۵ھ ہجری تک سلطنت دہلی مین کرتا رہا
واللہ اعلم بالصواب آگی کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نرہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہین امیر خسرو شہر کش کے تہی آبار
واجداد اونکی ایام عہد چنگیز خان مین ماوراء النہر سی بہاگ کر ہندوستان مین آگئے تہے
باپ امیر خسرو کی یعنی امیر محمود چودہری قوم ہزارہ لاچین کی تہی درمیان عہد سلطان محمود
تغلق شاہ کے محمود لاچین امیر ہوئی چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت
احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکہتا تہا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک لڑائی مین
جو کفار ہندسی ہوئی تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اونکی وفات کے امیر خسرو بجای اپنی
باپ کی امیر ہوئی اونہوں نے سلطان محمد تغلق کی مدح مین بہت قصیدی کہی مگر امیر خسرو کو
جب یہہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا محض ناقہما ہیچ اور بے فایدہ ہے اوسوقت یہہ ارادہ
کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سی استعفا دینا چاہئے ہرچند کئی دفعہ درخواست استعفا کی
گذرانی لیکن سلطان محمد تغلق نی منظور نہ کی آخر الامر لاچار ہوکر آپ ہی ملازمت مخلوق سی
بیزار ہوکر خدمت فقرا مین مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک المحقق قدوۃ الواصلین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

۵۸ نظام الحق والدین قدس سرہ سے بیعت کی رتبہ کشف اور درک حقایق اور معرفت میں وہ
رتبہ پایا کہ شیخ کو بھی اس اپنے مرید پر ناز پیدا ہوا اور بارہا شیخ نظام الدین اولیا نے اپنی زبان
سے یہہ فرمایا کہ میں روز حشر کے امیدوار احسانات کا ہوں کہ مجکو بسبب سوز سینہ اس ترک کے
بخشیں اور خواجہ خسرو نے تمام اپنا مال و اسباب شیخ کے قدموں پر ڈالکر قربان کر دیا یہہ دو
شعر خسرو نے تعظیم شیخ کے حق میں کہی ہیں ۔ خدا را خانقاہ او تقدیم ۔ حطیم کعبہ را
بادر تعظیم ۔ فلک گرد مرد نقش آستانہ ۔ جو اندر سقفہا کنج کتابہ ۔ کتاب جواہر
الاسرار میں شیخ آذری علیہ الرحمۃ جو کہ معتقد شیخ سعدی کا بہت ہی لکھتا ہے کہ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی قدس سرہ نہایت پیری اور ضعیفی میں امیر خسرو کی دیکھنی کے واسطے ہندوستان
میں آئے چونکہ خواجہ امیر خسرو شیخ سعدی سے اعتقاد عظیم رکھتے تھے اس شعر میں اپنا اعتقاد بیان
کرتے ہیں ۔ خسرو سرمست اندر ساغر معنی بریخت ۔ شیرہ از خمخانہ سعدی کہ در شیراز بود
اور ایک جائے امیر خسرو یہہ فرماتے ہیں ۔ مصرعہ ۔ جلد سخنم دارد شیرازہ شیرازی
بہر حال ارادت اوسی نسبت شیخ کی ظاہر ہے ۔ دیوان خواجہ خسرو کو فضلا جمع نہیں کر سکے
کیونکہ انصاف کی بات یہہ ہے کہ ہر طرف میں نہیں سمایا ۔ تاریخ خلاصۃ الاخبار کا مصنف
غیاث الدین ابن ہمام الدین ملقب خواند امیر کہتا ہے کہ بایسنغر بادشاہ نے بسعی تمام بیس ہزار
شعر خواجہ امیر خسرو کی جمع کئے تھے بعد ایک مدت کے دو ہزار شعر خسرو کے ایک اور جا سے
ایسی پائی کہ اوس میں سے ایک بھی اوسکے دیوان میں نہ تھا غرضیکہ امیر خسرو کے تمام اشعار
مدون نہیں ہوسے خسرو ایک اپنی رسالہ میں تخمیناً لکھتا ہے کہ میری شعر پانچ لاکھ شعر سے کم ہیں
اور چار لاکھ سے بیشک زیادہ ہیں ۔ امیر خسرو کی تصنیف سے ایک خمسہ اٹھارہ ہزار [۱۸]
شعر کا ہے ۔ اور خمسہ شیخ نظامی میں اٹھائیس [۲۸] ہزار شعر ہیں ایک امیرزادہ نے خمسہ
خواجہ خسرو کو خمسہ نظامی پر فضیلت دی ہے اور خاقان مغفور ایک مرزا یہہ بات نہیں
مانتا اوسکو خمسہ نظامی کا بہت اعتقاد ہے ۔ خسرو باوجود فضائل شعری و معنوی کے علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

علم موسیقی مین بڑی دست قدرت رکہتی ہتی — اونکی تصنیف سی ایک راگ مالا ہی حسین راگ
اور موسیقی بہرا ہوا ہے ایکسو ننانوین ۱۹۹ کتابین خسرو کی تصنیف سی ہین عمر بہی خسرو نی بڑی پایے
سال اوسکی عمر کے معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ درمیان ۷۲۵ھ ہجری مین خسرو نے
وفات پائی اونکا مرقد روبرو شیخ نظام الدین اولیا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوے کا

واضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی بہی مریدون اور اصحاب شیخ الاولیا رسی تہا یہہ رہنیوالے
دہلی کے خواجہ زادہ ہین وہ شعر مین ہی تتبع خواجہ امیر خسرو کا بہت کرتے ہین مگر شیرین
کلام ہین شعر اونکا درویشانہ اور بہت مناسب حال فقرا اور باعث جذب دل کا ہوتا ہے
کہتی ہین کہ خواجہ حسن ایک نان بائی کے دکان پر بیٹہی ہوئی ہتی کہ شیخ نظام الدین اولیا
معہ اپنی اصحاب کی بازار مین کو جاتے ہتی خواجہ خسرو بہی ہمراہ شیخ کی ہتی خسرو نی جب حسن
مذکور کو دیکہا فوراً حرکات موزون اور قابلیت اوسین مشاہدہ کرکی سوال کیا کہ روٹی کسطرح
بیچتی ہو حسن نی جواب دیا کہ ایک پلڑے مین ترازو کی روٹی چڑہاتا ہون اور خریدار سی
کہتا ہون کہ دوسرے پلڑے مین سونا چڑہا دی جب سونا بہاری ہوجاتا ہی خریدار کو
دیتا ہون کہ اب چلدو امیر خسرو نی فرمایا کہ اگر خریدار مفلس ہو تو پہر کسطرح سودا بیچی اوسنے
جواب دیا کہ درد اور نیاز اوسی عوض قیمت کے لے لیتا ہون خسرو اس کلام سی حیران
متعجب ہوگئے اور شیخ نظام سی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامنگیر ہوا
نقاہ شیخ مین آکر دنیا ترک کرکی دوکانداری چہوڑ بیٹہا سچ ہے ؎ اورا کہ بدا نیم
و قابل عشق است ✤ رمزی نمائیم و دلش را بربائیم ✤ دیوان خواجہ حسن کی بہت
معتقد ہین یہہ شعر خواجہ حسن کا ہے ؎ ساقیا می دہ کہ ابری خواست از خاور سفید ✤
دشت سبز شد صد برگ را چا در سفید ✤ اکثر شعرا اور فضلا رسنے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

۲ کمی ہی مگر کوئی اسکو لطافت میں نہیں سمجھتی تاریخ وفات خواجہ حسن کی معلوم نہیں ہو سکے

بیان بعض حکام سیستان کا

واضح ہو کہ بعد انقضائے ایام دولت خلف بن احمد کے ملک نیم روز زیر حکم گماشتوں شاہان محمود
غزنویوں کے رہا اور جب اس خاندان سے سلطنت سلجوقیوں میں آئی اس خاندان میں سے زمانہ
سلطان سنجر طاہر بن محمد — اور ایک روایت میں اولاد طاہر بن خلف بن احمد سے کے
زمانہ میں بالموجب قول بعض کی درمیان سلک اجدا اور ملوک عجم سے انتظام رکھتا تھا
غرضیکہ اوس ولایت میں سنجر بادشاہ ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا ابو الفضل قائم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد اپنے باپ کے ابو الفضل حاکم ملک نیمروز کا ہوا جب ہاتھ قضا نے اوسکا بچھونا عیش
کا بھی لپیٹ کی تہ کر رکھا اوسوقت اوسکا بیٹا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات اپنے باپ ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اوسنے عدل و انصاف چھوڑ کر
بسبب ظلم و تعدی کی چوپٹ نگری اندھیر راج کر دکھلایا اسواسطے سیستان کی سرداروں نے
اوسکا سر تلوار سے اوڑا دیا اوسکے بھائی تاج الدین کو تخت پر بٹھلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہونے اپنے بھائی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اسی سال برس
حکومت کی درمیان سنہ ۵۱۲ ہجری کی عالم جاودانی کو چلا گیا

بیان حکومت تاج الدین کا

بیان حکومت یمین الدین بن تاج الدین حرب کا

بجائی اپنی باپ کی بعد فوت ہونی اوسکے کی حاکم ہوا — ابونصر فراہی جسکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب الصبیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ مین درمیان لکھنو کی چہپ کر مشہور معروف ہوگئی ہی اوسی بادشاہ کی مداحین مین سی تہا چونکہ بہرام شاہ مذکور سنے اپنی ایام حکومت مین چند مرتبہ قہستان پر لشکرکشی کرکی بہت ملحدون اور کافرون کو تیغ کین سی ہلاک کیا تہا اسواسطی اونہون نے بہی ایک دفعہ فتح پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین ابن بهرام شاہ کی

بعد مقتول ہونی اپنی باپ کی تخت نشین سیستان کا ہوا اوسنے اپنی وقت مین کفار تتار سی بہت جہاد کئی چنانچہ اوسی جہاد مین عالم آخرت کو سدہارا

بیان حکومت رکن الدین بن بهرام شاہ کی

یہہ اپنی بہائی کی زمانہ مین خروج کرکی چند روز سیستان پر مستولی ہوگیا مگر پہر مغلون نے اوسپر بہی آکر ہجوم کیا وہ بہی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن حرب کی

بعد مراجعت لشکر چنگیزخان کی یہہ شخص سیستان مین بادشاہ ہوا ایک اوسکی اقربا مین سی شاہ عثمان تہا اوسنی بعد تاج الدین نیالتکین کی تیغ خلاف کو غلاف سی نکالکر اوسکو قتل کیا

بیان حکومت تاج الدین نیالتکین کے

بیان حکومت تاج الدین خوارزمی کا

۶۲ یہ شخص چچازاد سلطان محمد خوارزم شاہ سے تہا مدت تک اطراف عالم میں ملازمت سلطان جلال الدین میں ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہونے شہاب الدین محمود شاہ کی عنان کو لے اختیار کرکے ملک سیستان میں آپ حاکم ہوگیا اور درمیان سنہ ۶۲۴ ہجری کے میں قلعہ اسفزار اور ولک کو بہی تحت حکم اپنی اوسنے کرلیا اور درمیان سنہ ۶۲۵ ہجری کی مغلوں نے سپاہ کی دوسری دفعہ پہر سیستان پر جاکر تاج الدین کا قلعہ ارک پر محاصرہ کیا جب دو برس ایام محاصرہ کو کہینچ گئی اوسوقت ترکوں نے اوسمیں گہس کر تاج الدین مذکور کو پکڑ کر ہلاک کیا کہتے ہیں کہ بعد اس واقعہ کے بہی چند لوگوں نے اولاد تاج الدین سے قصبہ نسرآباد میں نوبت سوبت بادشاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بیان مجمل احوال ملوک کرت کا

بعض مورخ کہتے ہیں کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سنجر ابن ملکشاہ تک پہنچتا ہے چنانچہ مؤید اس قول کا ایک شعر ربیع ابن قاضی توشیح کا ہے جو کہ ملک فخر الدین کی مدح میں کہا ہے قاعدہ دودہ سنجر توئی ÷ واسطہ ملک سکندر توئی ÷ اور سوا اوسکے اور فضلا و علما نے بہی اوسکی شان میں نظم جو لکہی ہے اوس سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سنجر پر منتہی ہوتا ہے — روضۃ الصفا میں لکہا ہے کہ سلطان شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت نواسہ ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر مرغینی سے ہے اور دادا اوسکا چچازاد سلطان غیاث الدین محمد بن سام سے تہا

بیان عزالدین عمر مرغینی کے سلطنت کا

واضح ہو کہ درمیان زمانہ سلطان غیاث الدین کے ابو الفتح محمد بن سام اختیار تمام رکہتا تہا جب اوسنے مہمات ملکی اور فوجی پر اقتدار پایا دار السلطنت ہرات کو اپنی زیر کیا اور آپ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہان رہنی لگا — قلعہ چنار اپنی چھوٹی بہائی تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور بعض ۶۴۳
بلاد غور ملک رکن الدین کو دیدے تہی

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام مین کہ چنگیز خان نی ملکون پر ہجوم اور فتور مچایا ان ایام مین ملک رکن الدین نے
ولایت ایران مین چنگیز خان کے اطاعت منظور کرکی خدمت وہی ادا کی جب یہہ خبر چنگیز خان
نے پائی ایک نامہ طلب انقیاد اور تابعداری کے باب مین اوسکو بہیج کر سابق دستور حکومت
غور کی اوسکو دیدی کہتی ہین کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی لشکر مین جاتا ملک شمس الدین محمد
بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضرور لیجایا کرتا چونکہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم
اور ادیب تہا اسواسطی امرار چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا رتبہ پایا تہا حاصل کلام کا
یہہ ہے کہ ملک رکن الدین نے درمیان ۶۴۳ سنہ ہجری کے اپنی جاپر ملک شمس الدین کو ولیعہد
کرکے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت کا

واضح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ مین ملک
شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہان جاکر ایک معرکہ مین آثار شجاعت اور مردانگی
کے اوسسی ظہور مین آئی بادشاہ نی شجاع اور بہادر اوسکو دیکہہ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے
فورا التفات اوسکی حال پر فرماکر اوسکو حاکم ہرات — اور غور — غرجستان
اور اسفرار — اور فراہ — اور سیستان کا کردیا ان ملکوں مین وہ حکومت اور بادشاہت
بہت اچھی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران مین آیا یہان آکر اباقا خان
کی خدمت مین جاکر اوسکی ملازمت مین رہا اباقا خان نی بہی اوسکے حال پر نظر عنایت فرماکر

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

۶۴ معہ طبل اور نقارہ اور علم کی جانب ہرات کی روانہ کیا — درمیان سنہ ۶۶۷ ہجری کی شاہزادہ
براق بہ ارادہ رزم اور جنگ کی اباقا خان پر چڑھائی کی دریا جیحون سے اُس پار آکر مملکت خراسان
تک پہنچ گیا تہا اوسکے مقابلہ کو شمس الدین بہی بطور اعانت اور کمک دینی کی پاس اباقا خان
کے گیا مورد الطاف اور عنایت اور عطا کا ہوا — مگر بعد چند روز کے جب اوسکی اطوار
براقیوں سے کے بی طور دیکہی قلعہ خیار کیطرف شمس الدین مذکور چلا آیا اور اباقا خان سے جب براق کو
شکست دی اوسوقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کرکی ایک اور شخص حاکم ہرات کا اباقا خان
سے مقرر کیا اور آپ جانب آذربیجان کی مراجعت فرمائی اُس اثنا میں خواجہ شمس الدین محمد
جوینی نے ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکہا اور یہہ قطعہ اوسمیں مندرج کیا — قطعہ — ملک
ملک شمس الدین محمد کرت — توئی کہ ہیچ ملک سربسر بہ جانی نیست — متقی کہ زہجرت رسید بردل
نکتہ آن رسد چہ الم بجانی — بحیثیتی کہ دران ہر دو کون پاینده — عیار مرکب تو ہست
کحل انسانی — برای روشنی باریک بین تو زہی الحق — چنان سزد کہ چو این شوق نامہ بر خوانی
زبادپای برانگیز آتش عزمت — باب حرم عماری کہ ہست مثالی — چہ رکھا کہ رسد
ز دل علم و ضعیف — اگر تو ہیچ مرین سو قدم رنجانی — چہ فتنہا کہ ز ردئی زمانہ برخیزد
عود باللہ اگر عزم رہ نگردانی — جب یہہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اوسکے
جواب میں کلمات مناسب لکہکر اس رباعی کو اوس خط میں لکہکر بہیجدیا وہ یہہ ہی —
رباعی — ما دشمن بی چو دمت بسیار لستت — ما دست [illegible] تا بدم دگر بار لستت
پرہیز از ان عسل کہ با زہر آمیخت — بگریز از ان مگس کہ بر مار نشست — درمیان
سنہ ۶۷۴ ہجری کے اباقا خان نے پہر دوسری دفعہ ایک فرمان ملک شمس الدین کے پاس
ایلچیوں کا بہیجا کہ سابق دستور ہرات پر تم حکومت کرتی رہو اور ہمکو اپنا دوست تصور
کرو قسم ہی خدا کی ابکہ تمہاری کوئی مضرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہیں تم شوق سی
حکومت ملک ہرات کی کرو چنانچہ سلطان شمس الدین مذکور قلعہ خیار سی باہر نکلکر دار السلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

ہرات مین گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی بسبب استدعا امرا و ارکان دولت
کے اباقا خان آذربیجان کی طرف گیا جب تبریز مین پہنچا ساقی اجل کے ہاتھہ سے شراب
موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین نسفی نی اوسکے تاریخ وفات کی لکھی ہی وہ یہہ ہے

بسال ششصد و شصت و دو ششم ماہ شعبان — قضا ز مصحف دوران چو بنگریست بفال
بنام صفدر ایران محمد کرت — برآمد آیہ و الشمس کورت فی الحال

بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنی باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی
بسر کرتا تہا درمیان سنہ ٦٦٧ ہجری کے بسبب سعی اراکین کی اباقا خان نے اوسپر نظر
عاطفت فرماکر با نقارہ و طبل و علم جانب دار السلطنت ہرات کی وہان کا حاکم بناکر بہیجدیا
اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دینا چاہئی چنانچہ اسیواسطی شمس الدین کہین
اوسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہین نے جب انتظام مملکت اور بندوبست رعایا سے
فراغت پائی درمیان سنہ ٦٨٠ ہجری کے جانب قندہار کی جاکر اوس ولایت کو مسخر
کیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہین بسبب چغل خوری اور بدطینتی بعض
معاندون اور دشمنون کے ارغون خان سی ڈرکر قلعہ خیسار مین چلا گیا پہر باہر اوس
قلعہ کے نہ نکلا یہانتک کہ اوسی ہی مین فوت ہوا وہ درمیان سنہ ٧٠٥ ہجری کی فوت
ہوا مولانا حکیم الدین غوری نی اوسکی تاریخ وفات مین یہہ شعر لکہے ہین

روز پنجشنبہ از صفر دہ و دو — سال ہجرت رسیدہ هفتصد و پنج — شمس دین
کرت خسرو آفاق — شد بفردوس ازین سرای سپنج

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہین کا

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۶ جن ایام میں کہ اوسکے والد نے قلعہ نشینی اختیار کی بسبب ترک ادب کے فخر الدین محبوس
اور مقید ہوا بعد سات برس کے درمیان سنہ ۶۹۳ ہجری کے بھاگ کر قلعہ بالا میں متحصن ہوا
آخر الامر ملک شمس الدین کہین نے بسبب التماس امیر نوروز غازی کی بیٹی کو اپنی طرف سے
مامور کیا اور اسوقت ملک فخر الدین امیر نوروز کی خدمت جا کر رہا اوس شخص نے اوسکو اپنے
سایہ عاطفت اور عنایت میں تربیت کر کے بستان اور علم حکومت ہراۃ کا عہد اوسکی معاونت
کے اوسکے واسطے حاصل کیا چنانچہ اوسنے دار السلطنت ہرات میں آکر انتظام امور مملکت کا
کیا اور حکومت کرنے لگا اسطرح اوسکی ابتدا ہوئی اتفاقاً جبکہ درمیان سنہ ۶۹۹ ہجری کے
درمیان غازان خان اور نوروز غازی خان کی مخالفت ہو گئی امیر نوروز کا چونکہ ملک فخر الدین پر
بڑا اعتقاد تھا اسلئے وہ قلعہ اختیار الدین میں بھاگ کر آ چھپا مگر اس سلطان بے مروت
نے اوسکی حقوق بالکل نہ پہچانی اور اوسکو قید کر کے تعلقات ہلوس کے حوالہ کر دیا
اور اسکے پکڑ دینے کی بسبب غازان خان نے نظر عنایت اور الطاف سے زیادہ ملک
فخر الدین کی حال پر کی اور وہ تکلیف جو اوسکو لشکر خان مذکور میں حاضر ہونے کی رہتی تھی
وہ بھی زائل کر دی یعنی اوسکو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہونے کی بھی اب کچھ حاجت نہیں تکلیف
نہ کیا کرو اس سبب اور بھی زیادہ نخوت اور تکبر ملک فخر الدین کو ہو گیا اوس تکبر کا
ثمرہ یہہ ہوا کہ جب سلطان محمد خدا بندہ تخت سلطنت خراسان پر جلوہ آرا ہوا فخر الدین
بسبب غرور کی اوسکی تہنیت اور مبارکبادی کے واسطے حاضر ہوا بلکہ کوئی قاصد بھی نہ بھیجا
اسواسطے الجایتو سلطان نے امیر سپی دانشمند بہادر کو لشکر فراوان دیکر بارادہ تسخیر دار السلطنت
ہرات کی مامور کر کے روانہ کیا دانشمند بہادر نے بعد قطع منازل اور مراحل سفر کی ہرات پر آکر
شہر کا محاصرہ کیا بعد چند روز کی بسبب بیچ میں پڑنے شیخ الاسلام کے اس شرط پر صلح
ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات دانشمند کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ میں جسکو سکھہ
بھی کہتی تھی جا رہے چنانچہ ایسا ہی کیا کہ امیر دانشمند شہر کے اندر آیا اور ملک فخر الدین سے

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

کے لوا حقون مین جو لوگ تہی اونسی کچہہ بدی نکی او سوقت ملک فخر الدین نی قلعہ اختیار الدین کا مسمی جلال الدین محمد سام کو جسپر اوسکو اعتماد تمام تہا سپرد کیا اور دو سو پچاس سوار نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شکنجہ مین چلا گیا — دوسری روز امیر دانشمند بہادر نی دار السلطنت ہرات مین جاکر جلال الدین محمد سام کو یہہ پیغام بہیجا کہ بیلے دغدغہ اور بے عذر قلعہ کو میرے گماشتون کے سپرد کردی اور ملازمت مین آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل مین اوسکے کلمات سخت لکہکر بہیج دئے امیر دانشمند نے چاہا کہ مین قلعہ کا جاکر محاصرہ کرون لیکن بسبب استصواب بعض عقلار کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص امیر متین کرکی ملک فخر الدین کے پاس بہیجی اونہون نے جاکر یہہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام مذکور امیر دانشمند کو تہوڑے آدمیون کو ہمراہ قلعہ مین جانی دے اور ملکہ شرط ضیافت اور مہمانداری کی بجا لاوے تاکہ وہ اپنی بیٹے مسمی لاغری کو خدمت مین شاہ الجایتو کے بہیجکر صورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور کے گذارے — ملک فخر الدین نے اول انکار کیا مگر آخرکار ایک رقعہ جلال الدین محمد سام کے نام اسمضمون کا لکہا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سیر دیکہنی کو آیا چاہتا ہی اوسکی خدمت خوب طرح بجا لانا جب یہہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکہکر خوش ہوا اور کہا کہ اب بسر و چشم وہ تشریف لائین اور دانشمند نے یہان یہہ تجویز کی کہ جسطرح بنی محمد سام کو پکڑ لاؤن اس خیال محال کو دلمین جگہہ دیکر ایک فوج خادمون اور غلامون کے ہمراہ لیکر قلعہ مین گیا مگر یہہ جانتا تہا کہ قضا سر پر کہڑی کاہی ہنس رہی ہے — کیونکہ محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ مین کہڑی کردی تہی اور یہہ کہدیا تہا کہ جب دانشمند اوپر چڑہنی کا ارادہ کرے اوسکی اچہی طرح پر گت کردینا القصہ اوس روز امیر دانشمند معہ اپنی فرزند مسمی لاغری کی اور بیست نوکر اوسکی قلعہ اختیار الدین مین طعمہ تیغ سیلے دریغ ہوئے اونکی تاریخ مین ایک فاضل کہتا ہی — بسال ہفصد و شش در صفر

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۸ شہر ہرات * بحکم لم یزل کردگاری مانند * ز دست برد قضا از کف محمد سام جم
جمشید جام شہادت امیر دانشمند * جب یہہ خبر مقتول ہونی امیر دانشمند کی ملک فخرالدین
پہنچی تھا سرا ثر اما مگر باطن میں خوشدل اور مسرور ہوا ملک ایک نوازشنامہ بھی صحیفہ محمد سام
کو لکھا اور شہر اور قلعہ کے محافظت کے باب میں وصیت کی جب سلطان محمد صاحبزادہ
ہرات محمد سام کی اطلاع اور یاری جانے دانشمند کے حسینی فرمان و حکم دیا کہ کسی لوحانی
نے سرمد دانشمند بہادر کا خراسان کی جانب جاوی جب لوحانی مذکور دار السلطنت ہرات
کے نزدیک پہنچا ایک قاصد پاس ملک فخرالدین کی بھیج کر یہہ پیغام دیا کہ اگر میرے باپ
کے قتل ہونے میں تو بھی شریک تہا تو مجھکو اطلاع کر دالا نہ باشندگان ہرات کو لکھہ کر یہہ
بھیجدے کہ میری باپ کی قاتلوں کو میرے سپرد کر دیں ملک مذکور نے در جواب اسکی
یہہ لکھا کہ تمہارے باپ کو محمد سام نے قتل کروایا اور مجھکو خدا کی قسم ہی میں اس امر میں
ہرگز شریک نہ تہا بدون حکم و اجازت میری اسنے اوسے قتل کیا ہی اور اوسکو کوئی پکڑکر
تمہارے حوالہ نہیں کرسکتا کیونکہ دو ہزار بہادر اوسکے پاس ہر وقت جان دینے کے
واسطے مستعد رہتی ہیں یہہ خبر لوحانی ان دانشمند نے سنکر ارادہ لڑائی اور جنگ کا دل میں ٹہانکر
غرہ شعبان سنہ ۶ ہجری میں نواحی ہرات پر ڈیرا کرکی شہر کا محاصرہ کیا اسی اثنا میں
ملک فخرالدین درمیان قلعہ اسکے کے فوت ہوگیا اور بعد محاربہ شدید کی جب شہر کی آدمی
سبب محاصرہ کی تنگ آگئے اور قحط پڑگیا اور لوحانی بھی بسبب بہت قیام اور مدت
گذر جانے کے تنگ آگیا تہا اسواسطے جانبین میں صلح ہوگئی محمد سام نے شہر ہرات لوحانی
کے سپرد کرکی جمعیت دو سو جوانوں سے قلعہ اختیار الدین میں قیام کیا دوسرے روز
بعد دس آدمیوں کی ملازمت لوحانی میں حاضر ہوکر التفات اور نوازش سے مختص ہوا
تیرہ روز تک جانبین سے آدمی آتے جاتی رہی بعد اس عرصہ کی امیر بیاول جو کہ امیر الامرا
خراسان کا تہا پانچہزار سوار لشکر سواد ہرات میں آپڑا اور ایک ایلچی محمد سام کے پاس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاس بھیجکر یہہ پیغام بھیجا کہ بی خوف اور بی وسواس تم میری پاس چلی آؤ بوجای کو ہم تم
دونو ملکر یہان سی نکالدین تا کہ تم پھر اپنی ملک مین حکومت باستقلال کرو محمد سام نی فتوت
سنے ولا اور ان غور کو ہمراہ لیکر اوسکی خدمت مین حاضر ہونی مین بہت جلدی کی اور یہہ سمجھا
کہ یہہ فریب ہی چنانچہ اوسنی ملک مذکور کو پکڑکر بوجای کے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان
اولجایتو شاہ کا حکم یہہ ہی کہ اپنی باپ کی قاتلون کو مار کر ہرات سی آگے جاؤ بوجای نے
بموجب حکم بادشاہ کی تعمیل کرکی امیر یساول کو دار السلطنت ہرات مین چھوڑکر اون مقیدین کو
قتل کرکی آگے کی راہ لے ملک فخر الدین سنہ ۷۰۶ ہجری مین مقتول ہوا اور حکومت اوس
شہر کی اوسکا بھائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہین کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۰۶ ہجری کی ملک غیاث الدین بھائی ملک فخر الدین کا بسبب منظور
نظر ہونی اولجایتو سلطان کے حاکم ہرات ــ اور اسفزار ــ اور فراہ ــ اور غور
اور گرجستان کا ہوا اوسنے دار السلطنت ہرات مین آکر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف
اور عدالت سی دیکھا لیکن امرار ہرات کو اوسکا حاکم ہونا چونکہ بہت گران گذرا تہا اسواسطے اون
لوگون نے بادشاہ کی خدمت مین عرضیان اس مضمون کی بھیجین کہ غیاث الدین آپسی باغی
اور طاغی ہوگیا ہی چنانچہ اولجایتو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کرکی کئی برس
اپنی لشکر سی رخصت ندی آخرکار درمیان سنہ ۷۱۵ ہجری کی رخصت لیکر ہرات مین آیا اور
شریعت محمدی کی پھیلانے اور تعمیر مکانات خیر مثل مسجد اور سرای وغیرہ کی کوشش کے
اور درمیان سنہ ۷۱۶ ہجری کے قلعہ زرہ باخرز کو فتح کیا اور نہین ایا ہم قلعہ تولک کو بھی اپنی
تحت تصرف مین لایا اور درمیان سنہ ۷۲۱ ہجری کے دس مرد بہادر اپنے ہمراہ لیکر واسطی
حج کعبۃ اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی گیا اور درمیان سنہ ۷۲۲ ہجری کے ــ امیر چوبان

بیان حکومت ملک حافظ کا

سلطان ابوسعید بہادر خان سے روگرداں ہوکر ملک غیاث الدین کے پاس بھاگ آیا تھا
اوسکی پیچھے ہی ایک فرمان بادشاہ کا دربارے پکڑنے امیر چوپان کی ہرات میں آیا ملک
مذکور نے تو اوّل عہد و پیمان کے طاق نسیان پر رکھ کر چوپان کو قتل کیا اور بموجب اوسکے
وصیت کی ایک اونگلی اوسکے جو زیادہ تھی کیونکہ وہ چھ اونگلی ایک ہاتھ میں رکھتا تھا
اوسمیں کی ایک اونگلی کاٹ کی سلطان ابوسعید بہادر خان کے پاس بھیجدی اور درمیان
سنہ ۷۲۸ ہجری کے ملک غیاث الدین سلطان ابوسعید بہادر خان کی خدمت میں حاضر ہوا
بسبب استیلا پانے مسماۃ بغداد و سب امر چوپان کی جو اون ایام میں بہت مغرور تھی
اور حاجتیں ہوئی بادشاہ سے تہی کچھ التفات بادشاہ سے اپنی حال پر نہ پائے کیونکہ
وہ اپنی باپ کی ماری جانی سے اوس سے بہت ناراض تھے جب دارالسلطنت ہرات میں پھر کر آیا
سنہ ۷۲۹ ہجری میں فوت ہوا ملک غیاث الدین نے اپنی ایام دولت میں ایک جامع مسجد
جو ہرات میں خراب اور ویران پڑی تھی پھر نئے سرسے اوسکی تعمیر کی تھی اسلئے اوسی سے
قریب میں سلطان غیاث الدین سے محمد بن سام کے پہلو کی پاس اپنی قبر کی جاے پائے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا

ملک شمس الدین بجاے اپنی والد کی حاکم ہرات کا ہوا چونکہ وہ اکثر اوقات شراب خواری
اور محبوبان بازاری سے رغبت رکھتا تھا اسلئے اوسنے اپنی عمر و زندگانی سے برخورداری نہ پائی
اوسکے جلوس کی تاریخ جلد ملکہ تھی مگر افسوس کہ ملک اوسکا بعد دو ماہ جلوس کے
جاتا رہا دو مہینے سلطنت کر کے سنہ ۷۲۹ میں فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا

بعد فوت ہونے شمس الدین کی اوسکا بھائی ملک حافظ بن ملک غیاث الدین قایم مقام ہوا

بیان حکومت معز الدین حسین کا

مقام ہوا مگر اوسکے زمانہ مین غوریون نے اوسکی سلطنت میں چونکہ استیلا پایا تہا اسلئے موافق اپنی رای کی وہ لوگ حکومت کرتے ہتی اوسکو درمیان ۷۳۲ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کا

بعد ماری جانی اپنی بہائی کی باتفاق امرار غور کی سریر جہانبانی پر بیٹہا اور حسن تدبیر سی سب چہوٹی اور بڑون کو مطیع و منقاد اپنا کرلیا اور رعایا کی حال پر بنظر انصاف و عدل اوسنے توجہ کری ظلم یکسر موقوف کردیا بعد وفات پانی سلطان ابوسعید خدا بندہ کے اوسکی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطبہ بہی اوسکے نام کا پڑہا گیا اور سکہ اوسکی لقب کا جاری ہوا اوایل ۷۴۳ہ مین امیر وجیہ الدین مسعود سربداری باتفاق شیخ حسن جوزی کی قصد دار السلطنت ہرات کا کرکے آیا تہا ملک حسین مذکور بہی اوسکی مقابلہ کے واسطی نکلا جانبین کا مقابلہ ہرات سی دو فرسخ پر ہوا پہلے شکست غوریون کو ہوئی اسی اثنا مین ایک سربداری نی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی موجب شیخ حسن کو قتل کیا سپاہ ملک حسین نی دوسری دفعہ حملہ سخت کیا وجیہ الدین مسعود اوسکی حملہ کی طاقت نہ پاکر بہاگ نکلا اوسکے بہاگتی ہی کوکب عظمت اور شوکت ملک حسین کا ذروہ عز و شرف پر چمکا ایک فاضل اوس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے

زخسرو کرت بر دلیران نزدے — وز تیغ سیلے گرد ن شیران نزدے
از بیم سنان سربداران تا حشر — یک ترک دگر خیمہ بایران نزدے

بعد اس فتح کی معز الدین نی چند بار لشکرکشی کی اوس ولایت مین کری بہت لوٹ و تاراج اور غارت کی امرار لات اور یزدی نی اس سبب سی تنگ ہوکر ملک حسین بہت تہوڑا سا حال ظلم اور زیادتی کا امیر قزغن کے روبرو پیش کیا یہہ شخص اون ایام مین امیر الامرار الوس چغتائی خان کا تہا — درمیان ۷۵۲ہ ہجری کی امیر قزغن

بیان حکومت ملک معزالدین حسین کا

[illegible] مشتمل ہزار مرد صف شکن اپنی ہمراہ لیکر متوجہ دارالسلطنت ہرات کا ہوا اسحاب ملک
حسین سے بعد مشورت ارباب جنگ کی ایک گاو نوی مرسی النگ کوہستان تک
ایک دیوار کہچوائے اور اوس مقام پر چار ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادے لیکر مستعد
حرب ہوکر مقیم ہوا امیر قزغن درہ ماشتان کی راہ سے جنگل میں آکر گاہ ذرگاہ میں پڑا اعانت
کا مقابلہ اوسی میدان میں ہوا لڑائی ایسی بہاری ہوئی کہ بسبب غبار معرکہ جنگ کی آسمان
نہ دکہلائی دیتا تہا اور زمین بسبب بہنی خون مقتولوں کی رنگ لعل بدخشان ہوگئی انجام کار
یہہ ہوا کہ غوریوں نی شکست کہائی درمیان اوس دیوار کی آچہپی اور دوسری دفعہ ایسی مستعد
ہوکر مقابلہ پر آئی کہ ترکوں کو شہر میں گہسنی دیا سے بدین گونہ جل روز بیکار بود میان ریں
رجوں دہوا تار بود میان بعد ازاں جانبین سے قاصد ایک دوسری طرف آئی گئی طرفین
کے صلح اس طور پر ٹہیرے کہ امیر قزغن ماوراء النہر کو مراجعت کرجاوے دوسری سال
ملک مذکور امیر قزغن سے ملازمت میں حاضر ہوویگا اس پر عہد و پیمان جانبین سی جب
ہوگئی اوسوقت ملک حسین نی سرکات لایقہ امیر قزغن کے پاس بہجی اور امیر مذکور نے
ماوراء النہر کو مراجعت کی بعد اس واقعہ کی شان و شوکت ملک مذکور کی کم ہوگئی غوریوں نے
اس ملک پر استیلا پاکر یہہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑ کر اوسکے بہائی باقر کو تخت پر بٹہلادیں
جب راز ملک پر کہل گیا فرصت پاکر پہاڑ پر بہاگ گیا اور بموجب وعدہ کی امیر قزغن
کے پاس درمیان ۷۵۳ھ سات سو تیرپن ہجری کے جانب ماوراء النہر کے گیا بعد پہنچی
کے مشمول نظر شفقت اور مرحمت امیر مذکور کا ہوا ہر چند کہ بعض امرا نے جو کینہ ملک
حسین کا دلمیں رکہتی تہے امیر قزغن کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنی پر برانگیختہ کیا
لیکن اوسنی نہ مانا اوسوقت اون امرا نے یہہ تجویز کی کہ بوقت فرصت ملک حسین کو ہم
لوگ قتل کریں امیر قزغن نے یہہ حال اون امرا کا اور اونکی بدنیتی سب ملک حسین سی کہکر
اطلاع کردی اور کہا کہ جسطرح بنی تم ہرات کی جانب چلے جاؤ اوسی شب کو ملک حسین

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہوکر ہرات مین آ داخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ مین جاکر حکومت کرنے لگا اور جاتی ہی اپنی بہائی باقر کو پکڑ کر ایک قلعہ مین حبس کیا القصہ دوسری دفعہ پہر ملک حسین سنے بند وبست اور انتظام جیسا چاہئی قرار واقعی اپنا کر لیا ـ اور درمیان ۷۵۹ھ ہجری مین امیر سلیمش بیگ بن عبد اللہ ـ اور امیر محمد خواجہ ایزدی دونو متفق ہوکر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑہائی کر آئی ملک مذکور بہی سپاہ جمع کرکی دشمنونکی استقبال کی واسطی باہر آیا ذرہ باحزران کی جنگل مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا جب میمنہ اور میسرہ لشکر مخالفین کا آراستہ ہوچکا اوسوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ معرکہ جنگ مین تلوارین ہاتہہ مین لیکر باین خیال آئی کہ جبتک ملک حسین کو قتل نکرلین میدان سی نہ پہرین جب درمیان قلب سپاہ بادشاہ ہرات کی آپہنچی اوسوقت بحسب تقدیر آسمانی دو تیر اون دونو امیرون کی ایسی آکر لگی کہ گہوڑے کی زین پرسی زمین مین آگر پڑے اور کوئی لشکر جانبین کا ہلاک نہ ہوا ـ نہ خاکی بخون کس آغشتہ شد ٭ نہ یک مور درزیر پا گشتہ شد ٭ ایک شاعر اوس واقعہ کی تاریخ مین کہتا ہی ـ ٭ ز ہجرت ہفتصد و پنجاہ و نہ بود ٭ ربیع الاول از ماہ مخجستہ ٭ کہ شد روز دوشنبہ نیم ماہ سلیمش با محمد خواجہ کشتہ ٭ اور ملک حسین معز الدین درمیان ۷۷۱ھ سات سو اکہتر ہجری سکے مرض صعب مین گرفتار ہوکر فوت ہوا ملک غیاث الدین پیر علی جو اوسکا بڑا پیارا بیٹا تہا ولی عہد اوسکا تہا وہ اوسکی جای قایم مقام ہوا ملک حسین تیسری ماہ ذیقعدہ ۷۷۱ھ ہجری مین فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبد مین اپنی باپ کی پہلو مین مدفون ہوا ـ تو گفتی کہ از شاہ والا نژاد ٭ خود از مادر دہر ہرگز نزاد ٭

بیان حکومت ملک غیاث الدین ببر علی کا

وہ بعد فوت ہونی اپنی باپ ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اوسنی اپنی ایام حکومت مین

بیان اولاد یافث بن نوح عم کا اور نکلنا چنگیز خان کا

۷۸۱ میں دولت کرتی نیشاپور پر جو کہ تحت حکومت خواجہ علی مؤید سربداری کی تھی اور ہر دو سلے
میں مقصد مراجعت کر آیا تھا چوتھی دفعہ وہ شہر فتح کیا اور حکومت وہاں کی امیر اسکندر
شیخی کو سپرد کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اور درمیان ششہ سات سو اٹھتر
ہجری کے ایک ایلچی صاحبقران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کا ہرات میں آیا اور کسی
اپنی بادشاہ کیطرف سی سخنان محبت انگیز اور کلمات مودت پیر ملک غیاث الدین کو سنائے
غیاث الدین مذکور نے بھی اخلاص اور انقیاد جتلایا اور ایک لڑکی مخدرات سراپردہ
سلطنت سی اپنے بیٹے کے نسبت چاہی امیر تیمور نی اوسکی التماس قبول کی چنانچہ مسماۃ
سونج قتلق آغا بیٹی ستر پیر بیگ آغا کی نسبت بادشاہزادی کسی کر دی اور پیر محمد سلے
سمرقند کو جا کر بعد چند روز کی نسبت اسکے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تھا رخصت پائے
مراجعت کر کی جب آیا اوسوقت حضرت صاحبقران نے سونج قتلق آغا کو تجمل تمام اور
حشمت تمام کے ہمراہ ایک جماعت امرار عظام کے پیچھے بادشاہزادی کی روانہ کے
ملک غیاث الدین پیر علی نی نسبت اوسکی زیادہ ترقی پائی بعد چند روز کے اون امراد
اور سرداروں کو حکم امیر تیمور نے اوس لڑکی کی ساتھ بھیجی تھی خوشدل اور مسرور کر کے
روانہ کئے۔ انشاء اللہ تعالی اب سب حال ملک غیاث الدین پیر علی کا اور اوسکے
اولاد کا درمیان ذکر صاحبقران امیر تیمور کے کروں گا فقط

فصل

اس فصل میں ذکر اولاد یافث بن نوح عم کا اور نکلنا چنگیز خان کا اور سلطنت کرنی اوسکی اولاد کی اطراف و اقطار میں بیان کیجاتی ہی

مخبران تاریخ اور دانندگان حال سلاطین و امرا یون بیان کرتے ہیں کہ جب کشتی

بیان اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کا اور نکلنا چنگیز خان کا

کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی پہاڑ جودی پر آکر ٹہری اور زمین پہر کر آباد ہوئی اوسوقت حضرت
نوح علیہ السلام نے اپنے بڑے فرزند کو جسکو یافث کہتے ہین اور بموجب روایت صحیح کے وہ بہی
پیغمبر مرسل تہا ملک ترکستان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو تبلادیا بلکہ اسم اعظم ایک
پتہر پر لکہکر یافث کو دیدیا یافث مذکور اوس پتہر کی برکت سے جب چاہتا مینہہ برسوا
لیتا چنانچہ وہ پتہر آجتک زمانہ تک ترکون مین موجود ہے جو باعث مینہہ کے برسنے کا حالت قحط
مین ہوتا ہے اوس پتہر کو ترک لوگ سنگ یدہ جدہ تاش کہتے ہین یہہ نام اوس پتہر کا
مشہور ہے المختصر یافث مذکور مثل صحرا نشینون کی ولایت مشرقیہ مین جاکر رہا اور اچہی
خصایل و رسوم استعمال مین لاتا رہا یہانتک کہ اوسکی اجل آئی بتقضاے الہی فوت ہوا
اوسکے گیارہ فرزند تہی اونکے نام یہہ ہین — ترک — خزر — سقلاب — روس
— منسک — چین — کماری اسکو کیمال بہی کہتی ہین — تارج — خلج — غز —
سدسان — بعد وفات یافث کی اوسکا بیٹا ترک بن یافث قایم مقام اور جانشین
اپنے باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافث اغلان رکہا تہا یہی شخص دیار مشرقیہ کا
اول بادشاہ ہوا ہے جسطرح کہ کیومرث اول بادشاہ فارس کا دنیا مین ہوا اسی طرح پر
یہہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسمین خاندان خانی
کے اور آئین جہانبانی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
تہے جنکے یہہ نام ہین — النجہ — توتک — جگل — برسخار — ایلاق — بعد وفات
یافث اغلان کے اوسکے بیٹے النجہ نے سلطنت کی جب النجہ بہی فوت ہوا اوسکا جانشین
اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیوک خان تخت سلطنت پر
بیٹہا اسنے اپنی آخر عمر مین النجہ خان کو اپنا ولیعہد کردیا تہا بعد اوسکی وفات کی النجہ خان
تخت نشین ہوا جب النجہ خان تخت نشین ہوا اوسنے رسمین عدل اور انصاف کی زندہ
کین اوسکی ایام سلطنت مین ترکون کو سبب بہت عیش و عشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قرا خان کا

۷۶ معدوم ہوگئی اور انہوں نے کفر اور ضلالت کی راہ اختیار کر لی کہتے ہیں کہ النجہ خان کے دو بیٹے
اوسکی بیگم سے ایک دفعہ ہی پیدا ہوئے تھے اون لڑکوں میں سے ایک کا نام تاتار رکھا ـــ
دوسرے کا مغول ـــ بعد وفات النجہ خان کی وہ دونوں لڑکے اپنی اپنی ولایت میں حکومت
کرنے لگے طبقہ تاتار سے آٹھ لڑکے تھے جنکے یہہ نام ہیں ـــ تاتار خان ـــ بوقا خان ـــ بلجہ خان
ـــ آتسیز خان ـــ اردو خان ـــ باید و خان ـــ سونج خان ـــ ایسل خان ـــ
اور مغول کی اولاد سے نو لڑکے گذرے جنکا حال مفصل لکھتا ہوں اول مغول خان یہہ شخص
جب تخت پر بیٹھا اوسنے مراسم عدل اور انصاف کی قایم کیں اور چار بیٹے اوسکے ہوئے
جنکے یہہ نام ہیں ـــ قرا خان ـــ اور خان ـــ کر خان ـــ اوز خان

بیان حکومت حال قرا خان کا

بعد وفات مغول خان کی اوسکا بیٹا قرا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنے اپنی رہنے کی جاے
مقام قراقرم میں جسکو ارتاق بھی کہتے ہیں اور وہ درمیان دو پہاڑوں کے واقع ہے اختیار کی
خدا کی عنایت سے ایک فرزند دلبند قرا خان کے چاند کیسی صورت نہایت حسین اور نیک سیرت
پیدا ہوا حسن اوسکا ایسا تھا کہ مجلس رشک بہشت کر دی تھی ☆ ستدی جوار در جنتم او
مہر و مہ ☆ کہتے ہیں کہ یہہ لڑکا جب پیدا ہوا اوسنے تین رات اور تین دن تک اپنی والدہ کا
دودھ نہ پیا اور ہر شب کو اوسکی والدہ خواب میں یہہ دیکھا کرتی کہ یہہ لڑکا مجھسے یہہ کہتا ہے
کہ اے مادر مہربان اگر تو خدا پر ایمان نہ لاوے گی تو میں تیرا دودھ ہرگز نہ پیونگا مگر وہ عورت
بسبب خوف اپنے خاوند قرا خان کی ایمان نہ لا سکتی تھی جب محبت مادری نے جوش زنی
کی اور دیکھا کہ بدون اس ترکیب کی چارہ نہیں چھپی چھپی راہ خدا پر مشغول ہوئی اور خداوند سے
حقیقی ایمان لائی اوسوقت اس لڑکے نے اوسکی چھاتیاں مونہہ میں لیں ـــ اون ایام
میں ایک رسم مغلوں میں یہہ تھی کہ جب تک ایک برس کا لڑکا نہ ہو لیتا نام اوسکا رکھتے جب ایک

بیان حکومت قراخان کا

ایک برس اس لڑکی کی ولادت پر گذر چکا اوسوقت اوسکی باپ قراخان نی ایک مجلس عام آراستہ کرکی سب اشرافون اور اعیان سلطنت کو برسبیل مشورہ جمع کرکے یہہ پوچھا کہ اس لڑکی کا کیا نام رکھون کیونکہ اب ایک برس کا ہو چکا ہی — لڑکے نی فی الحال بزبان فصیح مقال یہہ کہا کہ میرا نام اغور ہی حاضرین مجلس یہہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے کی سُنکر بہت متعجب ہوئی اسواسطی اسنی وہی نام جو اوس لڑکے نی آپ بتلایا تہا رکہا اغورخان اوسکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بالغ ہو گیا اوسوقت قراخان نے اپنی بہائی کرخان سکے بیٹی سی اوسکا نکاح کردیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی کافر تہی نور ایمان سی اوسکا دل روشن نہ تہا اسواسطی اغورخان نے کبہی اوسکی طرف آنکہہ بہی اوٹہا کر نہ دیکہا — قراخان نے جب یہہ دیکہا اوسنی ایک اور لڑکی یعنی اورخان کی بیٹی سی جو اوسکا دوسرا بہائی تہا اپنی بیٹی سی منسوب کردی چونکہ یہہ لڑکی بہی کافر تہی اسلئے اوسی بہی متوجہ ہوکر کبہی نہ بولا اس امر سی اوسکا باپ بہی نہایت حیران تہا اسی اثنا رمین ایک روز اغورخان شکار کہیل کر مراجعت کرتی ہوئی آتا تہا راہ مین اپنی چچا اورخان کی گہر گیا اوسکے بیٹی کو دیکہہ کر اوس لڑکی سی یہہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدانیت خدا سبحانہ وتعالی پر لاوسے تو مین تجہسی اپنا نکاح کرلون اور جان سی زیادہ تجکو دوست رکہون اوس لڑکی نی کہا کہ مجکو تمہاری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سی منظور ہے بعد اجازت اپنی والد کی اغورخان نے اوسکو حرم سرای مین بلوالیا اور نکاح ہو گیا اون دونو مین بڑی محبت اور الفت ہو گئی اس محبت کو اور بیگمون نے دیکہہ کر رشک کہا کر اوس لڑکی سی پوچہا کہ تجہسی زیادہ محبت کرنیکا کیا باعث ہی اوسنے بیان کیا کہ مین وحدانیت خدا پر ایمان لائے ہون اسواسطی میرا خاوند مجکو زیادہ پیار کرتا ہی تم کافر ہو تمکو اسواسطی مونہہ نہین لگاتا اسواسطی بسبب حسد کی اون بیگمون نے بادشاہ کو اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغورخان سی اور خدا پرست تمہاری تبون کی ایمان

بیان حکومت کورخان کا

لایا ہی قراخاں یہہ بات سنتی ہی بیٹی کی قتل کرنی کی واسطی لشکر لیکر اوسکی شکارگاہ پر چڑہا
وہ شکار کہیلتا پہر رہا تہا اوسکی بیوی موسومہ بہ جو حد ایران لائی تہی اور بہت اوسکی پیاری
تہی ایک آدمی کی زبانی بہت جلد اغورخاں کو خبر بہیجی کہ تمہاری والدسے تمہاری مارڈالنی
کا قصد کرکی تمہارے اوپر چڑہائی کی ہی اغورخاں بہی مع اپنی مردمان شکاریوں کی باپ سی
بہڑ گیا دونوں کا مقابلہ سخت ہوا سے دو لشکر جیاں در ہم آمیختند * کہ از آہن آتش فرو
ریختند * اس لڑائی میں قراخاں مارا گیا تمام اعیان دولت اور امراء سلطنت کی متفق ہوکر
اغورخاں کو تخت پر بٹہلایا

بیان حکومت اغورخان کا

جب اغورخاں تخت سلطنت پر متمکن ہوا اوسنے تہتر برس کی عرصہ میں تمام ولایت ترکستان
سے سرحد بخارا تک مسخر اور مفتوح کیا ایک روایت میں یہہ ہی کہ دریا جیحون سی عبور کرکے
بعض مملکت ایران کی بہی اوسنے اپنی حکومت میں ملالی تہی اوسکے چہہ بیٹے تہی جنکے یہہ نام ہیں
١ کورخاں — ٢ ای خاں — ٣ یلدز خاں — ٤ کوک خاں — ٥ تاق خاں — ٦ تنکز خاں
ایکروز ان لڑکوں نی شکارگاہ میں ایک کمان زریں اور تین تیر پڑی ہوئی پاکر اپنی باپ کے
پاس اٹہا کر لائے اغورخاں نے کمان سب سی بڑی بیٹی کو دیدی اور تینوں تیر سب سی
چہوٹی بیٹی کو دئے اسواسطی جو اولاد اس بڑے فرزند سی پیدا ہوئی اوسکا نام بوزوق
رکہا گیا — اور چہوٹے لڑکے سی جو اولاد پیدا ہوئی اوسکو اوچوق کہنی لگی مغلوں میں
بوزوق خاندان بڑا ہے کیونکہ کمان کو اونہوں نے تشبیہ بادشاہت سی دی ہے
جو اونکی جد کو ملی تہی — اور تیر کو مناسبت ایلچی سی دی گئی حاصل کلام جب اغورخاں
مرگیا بڑا بیٹا اوسکا کورخاں بجائے اپنی باپ کی تخت نشین ہوا

بیان حکومت کورخان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کور خان بعد وفات اپنی والد اغور خان کے تخت حکومت پر بیٹھا اسنے ستتر برس تک حکومت کی

بیان حکومت ای خان کا

آسے خان بعد وفات اپنی بہائی کور خان کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابہی وہ فوت نہوا تہا کہ اوسکا بیٹا یدز خان اوسکا جانشین ہوگیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قایم مقام اوسکی عین حالت حیات مین ہوا جب وہ مرگیا اوسوقت اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹھا اور وقت وفات تنگز خان کو اپنا ولی عہد کرگذرا تہا منگلی خان نے ایکسو [۱۰۲] دو برس بادشاہت کی اور حالت ضعیفی مین وہ منصب اپنی بیٹی ایلخان کے سپرد کیا — ایلخان کی زمانہ مین تور بن فریدون سنے جسی سلطنت دیار ماوراء النہر کی متعلق تہی باتفاق سونج خان سکے جو کہ پہلا بادشاہ ملوک تاتار کا تہا قصد ایلخان کی استیصال کا دلمین مصمم کرکی چڑہ آیا خدا تعالی کی شان سے اونپر غلبہ پاکر اکثر مغلون کو قتل کیا بلکہ سوای قیان ابن ایلخان کے اور اوسکی ماموکی بیٹی نکوز خان کے اور دو لڑکیان جو اونکی بہنین تہین کسیکو قوم مغل سے زندہ نہ چہوڑا یہہ چار شخص بہی اس طرح پر بچی تہے کہ اونہون نے مردون مین اپنی تئین چہپا کر تمام روز میدان جنگ مین مثل مردون کے بیحس و حرکت ڈالے رکہا رات کو گہوڑون پر سوار ہوکر تمام شب بہاگی صبح کے وقت ایک ایسی پہاڑ کے نیچی پہنچی جہان بڑا سلسلہ پہاڑون کا ملا ہوا تہا اور آنے جانیکا راہ اد

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

۸ ہر ایک کو معلوم ہے کہ ان چاروں بھروں سے انتقت تمام ایک ٹیلہ پر چڑہ کر آرام کیا وہاں ایک مدت بہت سر اور مقام خوش پا کر اقامت اختیار کی غرضیکہ اوسکی پہاڑ پر رہنا اور بسنا شروع کیا یہانتک کہ اون دونوں سے بچے پیدا ہوئے اور بہت قبیلی تہوڑی عرصے میں اونکی اولاد کی پہیل گئی جو اولاد قیان اس ایلجان سے پیدا ہوئی اوس قبیلہ کا نام قیات رکہا گیا اور جو نکوز خان سے پیدا ہوئی اونکو درلکیں کہنے لگی — اور اوس پہاڑ کا نام جہاں یہہ بستی تہی ارگنہ قون رکہا گیا المختصر جبکہ قوم درلکیں کی بہت پہیل گئی اور گنجائش اونکی رہنے کی اوس پہاڑ میں نہ رہی اوسوقت وہ لوگ اوس پہاڑ سے اوترکر مغلوں کے شہروں میں سے گئے اون لوگوں سے جو ناحق اونکے ملک پر متصرف ہو گئے تہی لڑائی کر کے اپنا ملک پہر فتح کیا اور بادشاہ مغلوں کا یولدوز بن منگلی خواجہ بن تیمور تاش جو کہ نسل قیان سے تہا مقرر ہوا اس یولدوز خان کے ایک بیٹا تہا اوسکا نام جونہ ہے اوس جونہ سے ایک لڑکی جو خصلت پری تمثال پیدا ہوئی اوسکا نام الانقواہ رکہا گیا ہے ۔ وہ اختری اوج شاہی ہے گرامی گوہری درج شاہی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہہ عفیفہ خاتون الانقواہ ابتدا حال میں اپنی چچا کی بیٹی کی نکاح میں تہی اور اوسکے خاوند کا نام دویون بیان تہا یہہ شخص اون ایام میں حاکم مغلون کا تہا اوسکی پشت سے اور اس عورت کی پیٹ سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک نام بلکدی — دوسری کا بکدی تہا — جب دویون بیان مرگیا الانقوہ بجائے اپنی خاوند کی سردار ہوئی اور اپنی بچوں کی پرورش میں مصروف رہنے لگی اسی اثنا میں ایک روز وہ عورت پہلوی استراحت پر پڑی ہوئی سوتی تہی کہ دفعتہ خانہ تاریک اوسکا اسطرح پر روشن ہو گیا جسطرح اچہی روشنی کی چمک ہوتی ہے وہ یہہ حال دیکھہ کر متحیر ہوئی کہ ناگاہ وہ روشنی اوسکی حلق میں اوترگئی اوس روشنی کے اوترتی ہی حمل نمودار ہوا اس مقام پر خلاصہ الاخبار کے یہہ سطر لکہتا ہی — حکایات مریم اگر شنوی بہ مالانقواہ بیچان

بیان حلومت بوقا خان کا

پہنچیان یکروینی ہے جب لوگون کو اوس ملکہ کی حمل کی خبر ہوئی صاف ثابت ہوا کہ اوسنی زنا ٨١
کروایا ہی سبنی طعنی اور تشنیع اور سخنان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ ہمکو یقین کامل ہوا کہ آپ نے
زنا کروایا ہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب مین بہت فہمایش کی جب کسیکو یقین اوسکے
پاک ہونیکا نہوا اوسوقت ملکہ نے کہا کہ آجکی شب تم میرے مکانمین رہو بچشم خود ملاحظہ
کرو اگر مین سچی ہون تو تمکو وہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجکو سچی کریگا سبکو یہہ بات پسند آئی
چنانچہ اشراف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس رہی اونہونی بچشم خود
دیکھا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اوترکر ملکہ کی خیمہ مین جاتی ہی اور پہر ایک شعلہ وہان
سی نکلکر آسمان کو چلا جاتا ہی سبنی آمنا صدقنا کی تمام بدگویون کی زبان بند ہوئی
اوسوقت سبکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی ــ کہتی ہین کہ ملکہ الانقواہ کی
پیٹ سی بسبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے ــ ایک لڑکے کا نام بوقون
قیقی رکہا گیا قوم قیقین اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی ــ دوسری بچی کا نام بوسین
سالجی رکہا گیا قوم سالجیون کی اوسکی طرف منسوب ہی ــ تیسری بچی کا نام بوزنجر قاآن
رکہا گیا تمام خان ترکستان کی اوس بوزنجر کی نسل سی ہین اونکو مغل بہی کہتی ہین

بیان حکومت بوزنجر قاآن کا

جب بوزنجر قاآن حد بلوغ کو پہنچا باتفاق جمیع اعیان اور اشراف ولایت کی تخت سلطنت پر
اوسنی جلوس کیا اوسکی وقت مین ابومسلم مروزی تہا ــ مدت مدید تک وہ داد اور
عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اوسکے دو لڑکے اوسکی نسل سی رہے تہی
ایک کا نام بوقا خان تہا اوسکے آٹہوین پشت مین چنگیز خان اور قراچار نویان ہے
ــ دوسرا لڑکا بوقیا خان تہا اوسی ایک بیٹیا پیدا ہوا تہا جسکا نام ملچین تہا

بیان حکومت بوقا خان کا

بیان حکومت قایدو خان کا

۸۲ بعد وفات اپنی والد کی لوقا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسی وقت وفات پائی اپنے دوتومن کو ولی عہد اپنا کردیا تہا

بیان حکومت دوتومن خان کا

جب بھائی اپنی باپ کی تخت شاہی پر بیٹھا داد وعدل اوسی خوب کیا اوسکی ایک بیوی بہت بڑی عقلمند دبی تمنورتہی اوسکو مولون کہتی تہے اس عورت کی پیٹ سی نو لڑکی پیدا ہوئے بعد وفات دوتومن کی وہ عورت اپنی بچوں کی پرورش اور سیاست ملک میں مصروف ہوئی اسی اثنا میں قوم جلا یر ندیک اورت مولون کے جاکر مقیم ہوئے اور اپنی قوت زمین کندہ کرکی پیدا کرنی لگی اس قوم کی اعانت سی مولون مانع آئے قوم جلایر کو یہہ بات ناگوار گذری ایکروز وقت فرصت لگایا کر اونہوں نی مولون کو قتل کیا اور انکی لڑکے بہی اوسکی مار ڈالے ایک بچہ نوان بیٹی قایدو خان جو اوس وقت وہان موجود نہ تہا وہ ایک لڑکی کے خواہش کی واسطی اپنی چچا مسمی ناچین کی پاس گیا تہا وہ بچ رہا اور باقی اوسکے آٹہوں بہائی بعد اوسکے والدہ مولون کے دار خانی کو کوچ کرکے جب ناچین سنے یہہ حرکت بدستی ایک ایلچی قوم جلایر کے پاس اوسنے بہیج کر خون کی خواستگاری کی بزرگ لوگ جو اوس قوم میں تہی اونہوں نے عذر کیا اور کہا کہ یہہ قصہ بدون ہماری رائی کی وقوع میں آیا ہے اب معاف کیجئی اور ستر آدمی جو مولون کی قتل میں شریک تہی قتل کئے گئے

بیان حکومت قایدو خان کا

قایدو خان بسبب مسمی ناچین کے سردار اہل الوس کا ہوا اوسی تین بیٹے پیدا ہوئے بایسنغر اور جرقہ لنکوم — اور جارجین — قوم سجوت نسل جارجین سی پیدا ہوئے اور قبیلہ تابخیوت جرقہ لنکوم کی اولاد سی ہی — جرقہ لنگوم کے ایک بیٹا تہا اوسکو

بیان حکومت نومنہ خان کا

اوسکو سمرقند کہتی ہین سمرقند کی ایک بیٹیا تہا اوسکو ہمیقا کہتی تہی یہہ ہمیقا ایام جوانی مین
اہل ختا کے پنجہ مین پہنس گیا اوسکو التان خانی نے ایک دیوار مین چنوا دیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بعد وفات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر مین اپنے بیٹے
نومنہ کو ولیعہد اپنا بناکر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنہ خان کا

نومنہ خان جب سریر سلطنت پر بیٹہا اوسوقت تہوڑا سا ملک ترکستان کا بہی اوسنے
فتح کرکے مملکت موروثہ اپنی مین ملالیا اوسکے دو جوروان تہین ایک کی پیٹ سی
سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سی دو لڑکے جوڑوان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے
یہہ دو لڑکی جو توأم پیدا ہوئی تہی انمین سی ایک کا نام قبل تہا دوسری کا نام قاجولی
— ایک شب کو قاجولی نے خواب مین دیکہا کہ تین ستارہ ایک پیچہی دوسری کی دامن
قبل سی نکلکر آسمان پر بلند ہوئے پہر غروب ہوگئے — چوتہی بار ایک ستارہ نہایت
چمکتا ہوا اوسکے دامن کی نیچی سی نکلا اوسنے اسطرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف
و اقطار مین اوسکے چمک پہیل گئی پہر اوس ستارہ مین سی کئے ستارہ اور نکلی ہر ایک اونمین
سی ایک ایک ولایت پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہان
کی اوسیطرح پر روشن تہے یہہ خواب دیکہہ کر چونک پڑا ایک لحظہ اوسکے تعبیر مین رہا
پہر آنکہہ جہپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہہ دیکہا کہ اوسکی گریبان سی سات
ستارے چمکدار طالع ہوئی ایک پیچہی دوسری کی غروب پاتی گئی آٹہوین دفعہ ایک
بہت تابندہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہان پر اپنی روشنی ڈالی پہر اوسمین

بیان حکومت قبل خان کا

۸۴ سی گئے ستارہ پھوٹ کر پھیلی ہر ایک ستارہ ایک ایک ملک پر روشن تھا بعد غروب ہونے
اوس بڑے ستارہ کی اون چھوٹی ستاروں کی اوسیطرح پر روشنی باقی تھی جیسی اوس میں
روشن تھے یہہ خواب دیکھکر قاجولی بیدار ہوا اور باپ کی خدمت میں آکر حاضر ہوا اسے
حال خواب کا بیان کیا تومنہ خاں نے فرمایا کہ بیٹا دوسری بھائی کو بھی اپنی بلا لاؤ جب
قبل خاں حاضر ہوا اوسوقت تعبیر خواب کی بیان کی اور کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہہ ہے
کہ قبل خاں کی نسلت سے تین پہی بادشاہوں کی پہر اوسکی اولاد سے ایک شخص ایسا پیدا
ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہوگئی اور سب ملک وہ فتح کر کی اپنے
بیٹوں کو تقسیم کریگا بعد اوسکے مرنے کی سلطنت اوسکی بیٹی کرتی رہی گی مدت تک اوسکی اولاد
سلطنت کرتی گی ـــ دوسری خواب کی تعبیر یہہ ہی کہ قاجولی کی نسل سے سات لفر سلطنت
کریں گے اور ایک شخص آٹھویں اوسکی نشیت کا اکثر بلاد دنیا کی فتح کریگا اور بہت ملک اپنی
قبضہ میں لاوی گا ـــ اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک مین ایک ایک بچہ سلطنت حکومت
کریگا جب تومنہ خاں تعبیر خواب کی کہہ چکا اوسوقت دونو بھائی یعنی قبل خاں ـــ اور قاجولی
خاں نے باہر آکر آپسمیں عہد کیا اور قول و قرار اسبات کی ہوئے کہ تومنہ خاں کی بعد قبل خاں
بادشاہ ہوکر تخت نشین ہو اور قاجولی سپہ سالار لشکر کا رہی اور یہی عہد و پیمان نسلاً بعد نسل
باقی رہی اس واسطی ایک اقرارنامہ دونو بھائیوں نے لکھکر ایکدوسری کو دیدیا

بیان حکومت قبل خان کا

قبل خاں سب اوسی عہد اور اقرارنامہ کے بعد تومنہ خاں کی وفات پانی کی تخت جلالی پر
جلوہ فرما ہوا اوسکو ترکان السحیک کہتی ہیں اسکے چھہ بیٹی تھی ہیں سکے نام یہہ ہیں ـــ اوکین
برقاق ـــ تولہ خاں ـــ برتان بہادر ـــ اور تین بچوں کے نام معلوم نہیں ہوئی ـــ
کہتی ہیں کہ اوکین برقاق صاحب جمال اور خوبصورت تھا ایک روز تن تنہا جنگل میں گھومتا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

گہومتا پہرتا تہا ایک جماعت تاتاریون نے اوسکو پکڑکر التان خان کی پاس لیجاکر اوسکی ۸۵
حوالہ کیا التان خان نی بسبب عداوت دیرینہ کی ایک دیوار مین کہڑا کرکی چنوا دیا

بیان حکومت قوبلہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قوبلہ خان مالک تخت و تاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کرکی التان خان پر
اپنی بہائی کے خون کا قصاص لینی کے واسطی چڑہائی کی انجام اسکا یہہ ہوا کہ التان خان
شکست کہاکر بہاگا اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب لوٹا تمام ملک اوسکا غارت و تاراج کرکی
مراجعت کر آیا

بیان حکومت برتان بہادر کا

بعد وفات قوبلہ خان کی اوسکا بہائی برتان بہادر تخت نشین ہوا یہہ شخص مردانگی اور قوت
اور شجاعت مین بے مثل تہا بعد وفات اپنی چچا قاجولی کے سرداری لشکر کی اوسنے
اپنی بیٹی ایردمجی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردمجی برلاس رکہا سب برلاسی قوم اوسکی
نسل سی پیدا ہوئے برتان بہادر کی اولاد بہت تہی مگر بیسوکا بہادر اون سب مین شجاع
اور دلاور تہا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

بیسوکا بہادر جب تخت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردمجی برلاس اوسکے انتیس ۲۹ بیٹیاں تہی
سب سی زبان دراز اور عقلمند سوغوجیجن تہا اسواسطی بیسوکا بہادر نے اوسکو بجائے
اوسکے باپ کی متعین کیا اور بمقتضای صواب دید کی سوغوجیجن نے لشکرکشی قوم تاتار پر
کرکے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹ کر تاراج اور غارت کیا پہر وہان سی دیلون بلدق
کو گیا بیسوبین تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ پانسو انچاس ہجری مین مطابق تیکوزیل کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

مراں طفل را ÷ شاہ والا نژاد ÷ چنگیز خاں ÷ خاتون نژاد وحیدہ صورت دوراں سے ۸۶
پشت اندروں ÷ تقدیر کی کف افسردہ خوں ÷ کہ برگشت دشمنان بدلیل
ستہ اندر کفش غیر یزداں دلیل ÷ سوغوجین نے میسوکا بہادر کی خدمت میں عرض کی
کہ یہہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جو اکثر ملکوں عالم کو فتح کریگا اور سبب اسکے کہ اوس زمانے میں
دولت تاتار تموجین کی آخر ہو چکی تہی اسواسطے اوس لڑکی کا نام تموجین رکہا گیا جب
تیرہ برس کا ہوا اوسوقت ماہ سکوریل یعنی درمیان ۵۶۲ ہجری کے میسوکا بہادر وفات ہوا
اور اوسی زمانے میں سوغوجین عالم بقا کو سدہارا چونکہ اوسکا بیٹا قراچار نویان خورد سال
تہا اسواسطے لشکری لوگ اور تمام خدمتگار میسوکا بہادر کی تموجین سی پہر گئی اور قوم تائجوت
سی جا مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا
جسکو تموجین بن بیسوکا بہادر کہتی ہین

واضح ہو کہ چنگیز خاں نے بعد وفات اپنی باپ کی واسطی قصد دشمنوں اور ملازمت امرا
اور ملازموں کی محنت اور مشقت بہت اوٹہائی اور کئی دفعہ اپنی جان پر کہیل گیا اور مہلکات
میں واقع ہوا مگر بسبب تقدیر ایزدی کی اوسکی جان کو صدمہ نہ پہنچا آخر الامر باتفاق
قراچار نویان بن سوغوجین کے ساتھ اونگ خان حاکم قوم کرت سی جا ملا یہہ شخص
اون ایام میں بڑا حاکم حکام ترکستان کا تہا آٹہہ برس تک اوسکی خدمت میں بسر کئے
اس عرصہ میں بڑے بڑے کار اور مہمیں اوسی ظاہر ہوئیں اور بہت دشمن اونگ خاں کے
اوسی تلوار کی دہار میں کو نکالے اسواسطے اونگ خان نے تموجین کو اپنا منظور نظر عاطفت کا
کیا اور معاملات اور مہمات ملکی اور مالی دولت میں اوسکو اپنا شریک کر لیا انجام کار
یہہ ہوا کہ بسبب چغل خوری اپنی بیٹی سنگون دل کے قصد اوسکے پکڑنے کا کیا اور حکم
دیا کہ تموجین کو پکڑ کر قتل کر ڈالو یہہ خبر ایک امیر نے رات کو اپنی جورو سی بیان کی اوسکے

بیان حکومت چنگیز خان کا

دوسرا قیشلیق اونہونے اوسجابی دو لڑکی صغیر سن موجود تہی ایک کا نام ـ باتا ـ
یہہ ذکر اوس عورت سی سنکر فوراً تیموچین کو جا کہا تیموچین نی بعد لینی مشورت کے
قراچار نویان سی راتون رات خالی خیمہ ایک جائی پر کہڑے کرکی معہ اپنی توابع
اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچی جا پڑا دوسرے روز اونگ خان لشکر بیکران لیکر
چنگیز خان کے لشکر پہ پہنچا حکم دیا کہ تیرباران کرو جب یہ جانا کہ اون خیمون مین کوی
بہی نہین شرمندہ ہوکر تیموچین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
لڑای ہوی شام کی وقت دونو گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیموچین
معرکہ سی بہاگ کر چشمہ بالجونہ پر پہنچا اوسجا کے بسبب استصواب قراچار نویان کے
اون لوگون کے نام جو اوسکے ہمراہ تہی دفتر مین لکہی اور ہر ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
موافق لیاقت کی مقرر کیا اور اون دونون لڑکون کو جنہون نے اونگ خان کے
چڑہای کی خبر تیموچین کو دی تہی عہدہ ترخانی کا دیا ـ چنین داد فرمان کہ تا نہ نژاد
ہر انکس کہ از نسل ایشان نژاد ـ گنہ شان ببخشند انبائے ما ـ کزین پس نشینند بر جائے ما
نام ترخانی رہین دونون لڑکون کی اولاد سی ہین غرضیکہ تموچین نے چشمہ بالجونہ سی
سفر کرکی سرحد ختا پر پہنچکر ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کرکے سپاہ جمع کی چار ہزار
چہہ سو نفر اوسکے ساتہہ جان دینی پر مہیا ہوگئی اس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل بادر پر پہنچا
اور اس مقام سی اونگ خان کی استیصال کا قصد کرکے کوچ کیا ـ چنان تاختن
کرد بر لشکرش ـ کہ ویران شد آباد بوم و برش ـ اونگ خان معہ اپنی بیٹے
سنگون کے معرکہ جنگ سی جان بچاکر کاشغر کی جانب بہاگ گیا گروہ اوسجابی را
گیا ـ اور تیموچین بعد فتح پانے کے بہت مغلون کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
ماہ تونکوزییل مین درمیان سنہ ۵۹۹ پانسو ننانوین کے موضع نمان گہرہ مین مسند خانی اور
تخت جہانبانی پر بیٹہا اور درمیان سنہ ۶۰۰ چہہ سو ہجری ماہ جمادالاخر کے پندرہوین تاریخ کو

بیان حکومت جنگیز خان کا

۸۸ دمیان تاماںک خاں کی کہ حکومت قوم نامیاں سے اوسی متعلق ہی اور تیموچین کی لڑائی ہوئی تاماںک خاں مع اکثر لشکریوں کے اس معرکے میں مقتول ہوا اور بیٹا اوسکا کوشلک بہاگ کر اپنی چچا بویروق کے پاس گیا بعد اس فتح نامدار کی تیموچین نے اکثر قوم مغل کو زور شمشیر اپنا تابع اور منقاد کیا اور ماہ رجب ۶۰۲ چہ سو دو ہجری میں تیموچین نے حکم دیا کہ تمام امرا اسکا اور سردار مغل جمع ہوں ایسی صحبت اور جشن کو ترکی زبان میں قرلتای کہتی ہیں جیسا کہ ایک شاعر اسمقام پر یہہ کہتا ہی ع قرلتای فسر بود شاہ جہاں ٭ بدرگاہ حاضر کہان جہاں ٭ اور فرمایا کہ توق سعید بانیہ کہڑا کرو یعنی منصوب کرنے توق مذکور کی تیموچین نے کرو فر نہایت شان وشوکت سی مسند جہانبانی پر بیٹہا حضار مجلس نے زبان دعا اور ثنا کے کہولی اوس محفل میں ایک عابد وزاہد قوم مغل کا حاضر تہا اوسکو بت تنکری کہتی تہے اوسنے آگے بڑہ کر تیموچین سی کہا کہ حق سبحانہ وتعالے شانہ نے مجکو فرمایا کہ روی زمین تیموچین کو دی اسواسطی اب میں تیرا لقب جنگیز خاں رکہتا ہوں اور یہہ شعر کہی ع بہادر نام تو جنگیز خاں ٭ اگر بسی تو خود را تیموچین مخواں ٭ ہمہ کس ورا ایچین خواندند ٭ بدان نام تو آفرین خواندند ٭ از امروز کہ نامی جنگیز خاں ٭ بود شاہ شاہان توری زمان ٭ القصہ جنگیز خاں نے بعد فراغت قرلتای یعنی جشن کے چڑہائی بویروق پر کی اور اوسکو شکارگاہ میں اکیلا پاکر قتل کیا کوشلک ابن اونگ خان نے جب یہہ خبر پائی کہ جنگیز خاں نے چچا کو قتل کیا اوسوقت وہ اپنی جان بچانے کیواسطی ایک حاکم تنکرتیت کی پاس جسکو توقتاتگی کہتے تہے بہاگ کر گیا جنگیز خاں نے یہی اوسی موسم جاڑے میں اوسی پاس لشکرکشی کرکے توقتاتگی کا بہی کام تمام کیا ـــ کوشلک وہاں سی بہی بہاگ کر حاکم قراختای کے پاس چلا گیا اوس حاکم کا نام گورخان تہا ع ورا گورخان خواندی فرزند خویش ٭ بسی عزوجاہیش پیوند خویش ٭ جب جنگیز خاں نی تمام ولایت مغلستان مسخر اور تابع کرلی اور انتظام ان ممالک سی فراغت پا چکا اوسوقت

بیان متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ایران کی

اوسوقت اوسنی قراختائی پر لشکرکشی کی اور برس کی عرصہ مین وہ تمام مملکت بہی اپنی زیر حکومت کرکے اثنا اس حال مین یہہ واقع گذرا کہ کوشلک خان نی کور خان سی مخالفت ظاہر کرکے اوس سی دو دفعہ لڑا اول لڑائی مین بہاگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت قراختائیون پر مستولی ہوگیا کوشلک چونکہ کافر تہا اسلئے اہل اسلام سی وہ بہت رنجیدہ خاطر تہا اور مسلمانون پر طرح طرح کی عذاب روا رکہتا تہا مثنوی ؎ اساس مسلمانی از وی خراب ؎ شدہ بت پرستان ہمہ کامیاب ؎ ز جورش جہانی بجان آمدند ؎ زن و مرد از و در فغان آمدند ؎ چنگیز خان نے یہہ حال سنکر ایک لشکر جرار اوسکے استیصال کی واسطی بہیجا وہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گیا چند مدت جنگل جنگل پہرا کیا آخرالامر لشکریون کے ہاتہہ آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چنگیز خان کا جانب ممالک ایران سے

واضح ہو کہ درمیان ۶۱۵ سنہ ہجری کی چنگیز خان نے بلاد توران سی مع لشکر خرادان سکے جانب ایران کی کوچ کرکے نواحی اترار پر پہنچ گیا اوکدائی اور چغتائی کو واسطی محاصرہ اوس شہر کے مامور کیا اور جوجی کو جانب جند کے روانہ فرمایا اور اولاق نویان کو جانب بناکیت اور خجند کے بہیجا اور آپ بنفس نفیس خود ہمراہ تولی خان کی متوجہ جانب بخارا کے ہوا درمیان ۶۱۷ سنہ چہہ سو سترہ ہجری کی مطابق ماہ میلان ییل مین باہر اوس شہر کے جاکر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت امرا سلطان محمد خوارزمشاہ کی جو اوس شہر مین رہتی تہی بارادہ شبخون لشکر چنگیز خان پر آئے مغلون نے اونکو تہ تیغ کرکی مہم حسب دلخواہ تمام کی دوسری روز تمام علمار بخارا کی چنگیز خان کی خدمت مین جاکر حاضر ہوئے اور سب نی انقیاد اور فرمانبرداری ظاہر کے چنگیز خان درمیان شہر کی آیا سپاہیون نے شہر خوب لوٹا جو کچہہ جسکے ہاتہہ آیا وہ لیگیا ارباب تمول اور مالدارون

بیان چوچی خان کا

۹ بہلے ایی خاں بیچارے کے عوض ہزار ہا روپیہ دیا سے ماہبار رمال بحروار رر میں داد

دار خاں حسر بد سر میں اسی اثنا میں جب چنگیز خان نے سنا کہ لشکری آدمی

جوارزم شاہ کے اس شہر میں آ چہپی ہیں فوراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہنی والی قتل

کئے جا دیں سہ بیک رور شد سوختہ حتک وتر ہے بجان سحا ماندے جانور

بعد ازاں قلعہ بخارا کا فتح کرکے ڈہا کر زمیں کے برابر کردیا اور قلعہ کے رہنیوالوں کو قتل

کرکے دوسری جہاں کو بہیجدیا

بیان اوکدائی اور جغتائی دونو شہزادون کا

اوکدائی اور جغتائی کو جو واسطی محاصرہ اترار کے حکم دیا تہا بعد پانچ مہینے کی اونہوں نے

یہہ شہر فتح کیا غایر خاں جو کہ حاکم اسکا کا اور باعث اس فتنہ اور غوغا کا تہا قلعہ شہر

میں متحصن ہوا اون دونو شہزادون نے پہلی وہاں کی باشندوں کو قتل کیا پہر قلعہ کا محاصرہ

کیا تہوڑے عرصہ میں وہ قلعہ بہی فتح کیا غایر خاں کو پکڑکر قید کیا قلعہ کی رہنیوالون کو

تلوار کے دہار کا مزا چکہایا اون ایام میں چنگیز خاں درمیان سمرقند کے تہا اوسکی خدمت میں

حاضر ہوئی اور بموجب حکم اپنی باپ چنگیز خاں مذکور کے غایر خاں کو بہی شربت

موت کا پلایا

اب حال چوچی خاں کا سنو

چوچی خاں جب جند کی پاس پہنچا امیر قتلق جو وہاں کا حاکم تہا وہ بہاگ گیا پہلی ہی

روز وہ شہر فتح ہوا مغلوں نے شہر میں گہس کر وہاں کی باشندوں کو طرف جنگل کے

نکالدیا اور سب مال اور دولت لوگوں کی لوٹکر شہر کو سارت کرکی اور ڈہا کر زمیں کے

برابر کردیا اب شہر جند میں کوئے گہر رہا کا نا ... برابعد اس فتح کی بیوچی خاں سمرقند کو

بیان مسخر ہونی سمرقند کا

حال اولاق نویان کا یہہ ہی

کہ اولاق نویان نی جب باہر بناکتہ کی ڈیرا کیا حاکم وہان کا ایلنکو ملک اور قتلیان قلعہ مین
متحصن ہوا ۔ نظم ۔ سہ بہ پیکار شہ روز برخاستند ✢ بروز چہارم امان خواستند
ز شہر بناکت برون آمدند ✢ ہمہ غرق در موج خون آمدند ✢ بعد اوس لڑائی کے
اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا وہان کا والی تیمور ملک کا وہ اوس قلعہ مین جو
درمیان آب خجند کی بنا ہوا تہا جا چہپا مدت تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ
آگیا معہ اپنی خواص اور متعلقون کی ایک کشتی مین سوار ہوکر جسکا سر اوپرسی پوشیدہ تہا
اور باہر اوسکے سرکہ اور مٹی لتہڑی ہوئی تہی بیٹہکر شتل ہوا اسکے پانی پر روانہ ہوا مغلون
نی بہی خبر پاکر کناری کناری دریا کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تہے اور تیمور ملک تیرباران
کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سی اوترکر زمین پر آیا مغلون نے اوسکا تعاقب کیا
اوسکا یہہ حال تہا کہ ہر ساعت کہڑا ہو جاتا تہا ایک لڑائی لڑتا تہا پہر بہاگتا تہا آخرالامر
اکثر اوسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اوسکا سب دشمنون نے چہین لیا وہ تن تنہا رہ گیا تین تیر ہاتہہ
مین رہ گئی جنمین سی ایک بی پیکان تہا چلا تین مغل تنگا تنگ اوسکی پیچہی دوڑی تیمور ملک
نے وہ ایک تیر بے پیکان کا ایک مغل کی آنکہہ پر مارا وہ اندہا ہوگیا باقی دو تیر اون
دونون کے ماری اور آپ بہاگ کر خالی ہاتہہ خوارزم مین پہنچا پہر وہان سی جانب
عراق کی چلا گیا تمام حال اوسکا روضۃ الصفا مین لکہا ہے اسجا بسبب خوف تطویل
اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازان اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند مین پاس
چنگیز خان کے حاضر ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا اور بہیجنا جبہ اور سوبدائی کا جانب خوارزم کی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

۹۲ پوشیدہ رہی کہ جب چنگیز خان کی جانب بخارا اسی فراغت پائی ناسد ملائی ناگہاں سکے
جانب سمرقند کی گیا اور خود اسکی کہ ایک لاکھ دس ہزار مرد نامدار اور لڑاک اوس شہر میں
تھی کسی سے کچھ ہو اتین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائیں ہو گیا بعضی دل
طرف صلح کی ہوئے اور بعضوں نے بادشاہ کا حق جانکر لڑنا مناسب جانا مگر قاضی شہر کا
اور شیخ الاسلام ہمراہ ایک فوج اعیان اور اشراف شہر کی شہر کے باہر نکلکر چنگیز خان
کے خدمت میں درخواست طلب امن کی حاضر ہوا چنگیز خان نے اونکو مع اونکے تابعین کے
ساتھ دیگر رخصت کیا اون لوگوں نے سمرقند میں جاکر دروازہ عارگاہ کو کھولدیا مغلوں کا
لشکر اوس راہ کو شہر میں جا گھسا قاضی اور شیخ الاسلام کو مع اونکے متعلقین کے شہر کی باہر
نکالکر شہر کو خوب طرح پر لوٹ کر غارت کیا دوسری روز قلعہ کو بھی مسخر کرکے جس کسیکو وہاں
پایا تہ تیغ کیا اسی اثنا میں جب چنگیز خان نے حال ضعف اور عجز سلطان محمد خوارزم شاہ
کا سنا اور اچھے تومان سے اور سویدای بہادر کو مع تیس ہزار سواران گشتی کی جانب
خوارزم کے روانہ کیا وہ دونوں کافر اختر مع اوس لشکر قیامت اثر کے جس شہر میں
پہنچتے تھے وہاں کی باشندوں کو تہ تیغ کرتے ہوئی چلے جاتی تھی اور جس دیار میں پہنچے تھے
کوئی اثر اوسکا نہ چھوڑتے تھی ۔ اسکی کہ بعض ولایات خراسان اور اکثر بلاد عراق اور
اذربیجان اور شروان کو نکد کر بسبب مشقت اور بربادی کا کر چکی او سوقت براہ دربند کی
مراجعت کر کے یورت اصلی میں پاس چنگیز خان کے آئی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ترمذ اور بلخ کی

جب چنگیز خان کی تسخیر ولایت ماوراء النہر سے فراغت پائی جوجی سے اور جغتای اور
اوکدی کو مع فوج گران کی جانب خوارزم کی روانہ کیا اون ایام میں درمیان خوارزم کے
کارتمیں جو کہ ایک اعیان خوارزم شاہ سے تہا حکومت کرتا تہا اور بہت لشکر اوس بلدہ میں

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس بلدہ مین خود رہتا تہا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر مین رہتی تہی حاصل کلام کا
یہہ ہی کہ جب یہہ شاہزادی اوس شہر کی نواح مین پہنچی محاصرہ اور محاربہ شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان جوجی اور چغتائی کے ہو گیا تہا سات مہینی محاصرہ
کو گذر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اوس امر کی اطلاع ہوئی کہ درمیان
دونون بہائیون کے اختلاف ہو رہا ہی اوسوقت ایک ایلچی بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ لشکری
لوگ مطیع اور منقاد اوکدائی کی ہون اور جوجی اور چغتائی کا کوئی کہنا نمانی اوسوقت
بسبب سعی اوکدائی کی درمیان دونون بہائیون کی صلح اور صفائی ہوئی جب یکتن ہوکر
خوارزم کی فتح کرنی پر مہیا ہوئی ـــہ چو کردند گرم آتش رزم را ٭ فکندند باز دے
خوارزم را ٭ بعد فتح شہر کے وہان کے باشندون کو جنگل مین لیجا کر ایک لاکہہ آدمی
اہل حرفہ اور ہنرمند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتین خوبصورتین علیحدہ کر کے معہ لڑکون
صغرسنون کی حالت اسیری مین قید کین اور باقی آدمیون کو لشکریون کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکری اپنی اپنی حصہ مین لگا کر ان مردون کو قتل کرو کہتی ہین
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ مین چوبیس ۲۴ چوبیس آدمی آئے تہے یعنی ایک ایک
لشکری نی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکہہ ایکہزار آدمی سی
زیادہ تہے اس پر شمار کرنا چاہی کہ پچیس ۲۵ لاکہہ سی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
اونہین مقتولون مین شیخ نجم الدین کبری ہی مارا گیا ـــ مگر چنگیز خان بعد پہنچی بادشاہ
زادون کے جانب خوارزم کے آپ جانب نخشب کے چلا گیا تہا پہر وہان سی
جانب ترمذ کی گیا اور لشکری لوگ آتش جدال و جنگ کی بہڑکانے مین مشغول ہوئی
ـــہ بدہ روز کردند ترمذ خراب ٭ فکندند بار وی ترمذ بآب ٭ اور دس روز مین
ترمذ کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو تلوار کی دہار مین لگا لدیا گیا بڑا اور چہوٹے
و فقیر سبکو قتل کیا کوئے نہ بچا جب شہر کی گلیان مردون کی لاشون سی بہر گئین اور

۹۴ کوئی زندہ نہ بچا اوسوقت ترمذ سے نکلکر بلخ میں آیا وجودیکہ وہاں کے سب امیروں نے بطور رسم استقبال چنگیز خاں کا استقبال کیا اور بہت سی عرض کی کہ ہم لوگ خواہاں امن ہیں اور آپکی اطاعت اور فرمانبرداری میں کسی طرحکا قصور نکریں گے مگر اوس مردم کش اور سفاک بے رحم نے کسیکا کہنا نہ مانا سلطان قطب الاسلام کو دریا جیحوں میں غرق کیا اور کو بہی جب قتل کر چکا اوسوقت تولی خاں کو جانب خراسان کی روانہ کیا اور بنفس نفیس خود عازم قلعہ طالقان کا ہوا اوس قلعہ کے باشندہ برسر مقابلہ ہیں آئے لڑائی ہوئی پہر قلعہ میں محصور ہوئے سات مہینے تک محاصرہ کئی ہوئی چنگیز خاں پڑا رہا جب تولی خاں خراسان کی مہم سے فارغ ہو کر حاضر ہوا اور لشکر وافر جمع ہوگیا اوسوقت اوس قلعہ کو فتح کیا اوس قلعہ کے رہنے والوں کو بہی قتل کیا کسی کو نہ چہوڑا اسی اثنا میں یہہ خبر آئی کہ سلطان جلال الدین منکبرنی موضع پاراں میں اوس سپاہ پر جو اوسکے مقابلہ پر بہیجی تہی فتحیاب ہوگیا ہی فوراً یہہ خبر سنتے ہی چنگیز خاں بذات خود طرف غزنین کی آیا راہ میں جس شہر پر گذرتا تہا باشندوں کو وہاں کے قتل کرتا تہا اور شہر کو ڈہا کر نیست و نابود کرتا جاتا تہا جب سلطان جلال الدین کی مہم سے بہی فراغت پا چکا اوسوقت بلا بہادر کو لشکر کثیر دیکر جانب ہندوستان کے روانہ کیا وہ مثل بلائی ناگہاں کے مضافات لاہور اور ملتان میں پہنچا یہاں کے لوگوں اور باشندوں کو نیست و نابود کر کے پہر چنگیز خاں کی خدمت میں حاضر ہوا

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

اون ایام میں کہ جب چنگیز خاں نے مہم بلخ سے فراغت پائی تولی خاں بموجب اشارہ اپنی باپ کی اسّی ہزار سوار ہمراہ لیکر کہ دسواں حصہ لشکر مغل کا تہا جانب خراسان کے گیا پہلے اوسنے شہر مرو پر ہجوم کیکے جب باہر اوس شہر کے خیمے ڈالکر علم نصب کیا اور اقتدار کا بلند کیا مجیر الملک جو اون ایام میں اوس قلعہ کے حکومت کرتا رہا تہا اوسنے دست بُرد کی لوگون

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

مخالفون کی خبر سن رکہی تہی اور وہ جانتا تہا کہ اگر مین انقیاد اور فرمانبرداری نکرونگا میرے جان پر بہی وہ ہی بنیگی جو اور دن پر گذری اسواسطی وہ بطور عجز اور اضطرار کی شہر سے باہر نکل آیا اور مغلون نے شہر مین گہس کر چار دیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگون کے گرا کر زمین کی برابر کر دی اور سوای چارسو پیشہ ور مردون اور دختران ماہ پیکر کی کسیکو زندہ نہ چہوڑا سبکو قتل کیا کہتی ہین کہ بعد مراجعت لشکر مغل کی سید عزالدین نسابہ ہمراہ اون چند لوگون سے جنکی اجل ابہی نہ آئے تہی زندہ تہا اوسنی شمار مقتولون کی کی صرف باشندگان شہر کی جو مقتول ہوئی وہ کچہہ اوپر تیرہ لاکہہ آدمی تہی بعد اس واقعہ کی بہی مغلون کو چین نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت بنوبت اوس بلدہ مین جا کر جسکو باقی قتل کر آتے چنانچہ تین یا چار آدمی باشندگان اوس شہر سے باقی رہی تہے بعد فتح مرو کی تولی خان سنے قصد نیشاپور کا کیا ایک ہفتہ کے عرصہ مین اوس شہر کو بہی فتح کر کی کوئی جاندار وہان زندہ نچہوڑا بسبب اس انتقام کی جو طغاجار جب تسخیر نیشاپور پر مامور ہوا تہا اور وہ وہان کی مہم مین مارا گیا تہا اوسنی کسیکو زندہ نہ چہوڑا ــ اور برج ــ اور بارہ ــ اور تمام عمارات اوس بلدہ کی جلاکر خاک سیاہ کر دی ــ تاریخ خراسان مین لکہا ہی کہ بارہ روز تک مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سوای عورتون اور بچون کی دس لاکہہ اور سات سو سینتالیس ہزار مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت مہم نیشاپور کی سے لشکر فراوان گردون شکوہ کی جانب ہرات کی گیا اون ایام مین ملک شمس الدین محمد جورجانی سلطان جلال الدین منک برنی سے طرف سی فرمان فرمائے اوس ملک کا تہا اور قریب ایک لاکہہ سپاہ کی اوسکے زیر حکم تہی المختصر تولی خان نی ہرات پر پہنچکر سات روز تک لڑائی رکہی ان ایام مین بڑے بڑے لڑائیان ہوئین آٹہوین روز ملک شمس الدین سے ایک تیر ایسا آکر لگا کر روح اوسکی قفس جسم سی پرواز کر گئی اس سبب سی بعض آدمی ہرات کی مایل بصلح ہوئی اس اثنا مین تولی خان نے معہ دو سو سوار کے نزدیک دروازہ فیروز آباد کی جا کر لوگون کو کہا کہ تم

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

۹۲ میری اطاعت منظور کرو اور قسم کہائی کہ ہرات کی باشندے میری تابعداری کریں گے اور اگر
فساد کریں گے تو میں اونکی جان و مال بخشی کروں گا اور کسی سے کچہہ تعرض نہ کروں گا اور جو
کچہہ مال آمدنی ہر سال سلطان جلال الدین کا ہوگا نصف اوس سے زیادہ نہ لونگا باشندگان
شہر نے جب یہہ باتیں سنکر خوش ہوئے اوسوقت دروازہ کہولدیا سب سرداروں کی
اول امیر عز الدین جو دہری جولاہوں کا سردار تہا بیش قیمت مال اسکی نذر تولی خان کے
لیکر گیا بعد اوسکی اکابر اور اشراف شہر کی اوسکی خدمت میں آکر حاضر ہوئے سب پر نظر رحمت
فرمائی مگر بارہ ہزار تابعین سلطان جلال الدین کو تولی خان نے قتل کیا اور کسی آدمی کے
ساتہہ تعرض نہیں کیا اور ملک ابوبکر کو عہدہ کوتوالی کا دیا بعد ازاں جانب طالقان کے
لشکر چنگیز خان میں حاضر ہوا اگرچہ قلم تقدیر کا اوس ولایت کی بربادی پر جاری ہوچکا تہا
اسلئے بعد گذرنے چند روز کی یہہ خبر پہنچی کہ سلطان جلال الدین نے نواحی غزنین میں بعض
امراء چنگیز خان کو شکست دی اور مردمان ہرات نے ملک ابوبکر اور نیکیامی کو معہ اونکی لواحقین کی قتل کرڈالا ہی اور ملک مبارز الدین کو اپنا والی بنالیا ہی جب خبر چنگیز خان
سنی تولی خان پر عتاب صادر ہوا کہ تجسے اچہا بندوبست نہوسکا اگر تم وہانکی باشندوں کو
یکقلم قتل کرڈالتے تو یہہ فتنہ نہ اوٹہتا بعد ازاں چنگیز خان نے ایلچی کدای نویان کو اسی ہزار
سوار جرار دیکر ہرات پر بہیجا اوسنے چہہ مہینے تک اوس شہر کا محاصرہ کرکے فتح کیا اور
سات روز تک بعد فتح ہونی شہر سوائی قتل عام اور جلانی اور گہر ڈہانی اور کہدوانے
کی اور کام نکرتا تہا سات روز میں شہر کو تہ تیغ کرکی برباد کرکی علامت آبادی وہاں کی ترک
کردیا یہہ واقعہ درمیان سنہ ۶۱۹ چہہ سو انیس ہجری کی ہوا سولہ لاکہہ آدمی قتل کئے اور جب
وہاں سے اوسنے مراجعت کی تو کوئی آدمی شہر میں زندہ نہ تہا مگر ملحاظ احتیاط کی یہہ حکم دیا
کہ جنگلوں میں بہی جاکر تلاش کرو کوئی چلتا پہرتا اس نواح میں ہی اگر پاؤ تو اوسکو بہی قتل
کرو روایت ہی کہ سوائے مولانا شرف الدین خطیب جوبانی اور پندرہ نفر کی ہرات میں کوئی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تہا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی رہنی والی ۹۶
اونسی آکر ملی جب وہ سب ملک ہرات مین رہنے لگی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس موذی کشندہ عالم کا

جب چنگیز خان نی سلطان محمد خوارزم کی طرف سی فراغت پائی بعد لینی مشورہ کی عازم نور ت اصلی کا ہوا ماہ ذالحجہ سنہ ۶۲۱ ہجری مین اپنی تختگاہ مین نزول فرمایا اسی اثنا ر مین یہہ خبر سنی کہ حاکم شیدا قو نی جو قاشین پر حکومت کرتا تہا گردن اطاعت کی پہیر کر مخالفت اختیار کی ہے اسلئی بہت لشکر لیکر اوس جانب روانہ ہوا اور شیدا قو بہی پانچ لاکہہ آدمی لیکر مقابلہ پر آیا سہ بران ہر دو لشکر زمین تنگ بودہ کہ پہنا ر شان پست ز سنگ بود بعد مقاتلہ اور جنگ عظیم کے شیدا قو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد انہزم شیدا قو کے چنگیز خان نی قصد جورجہ اور سکماشش کا کیا دہان کے بادشاہ نی تضرع اور زاری کی راہ لائق بادشاہون کے پیشکش بہیجی اسی اثنا رمین شیدا قو ذا جو درمیان کہ رہا تہا سے متحصن ہوگیا تہا ایلچی بہیجکر عہد و پیمان چنگیز خان سی چاہی تاکہ بعد ایمن ہونے کے حاضر خدمت مین ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہائی اور کہا کہ کبہی اوسکو کسیطرح کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل قریب آئی اور حالت نزع کی ہوگئی اوسوقت تمام اپنی اولاد کو یعنی جغتائی سے اور اوکدائی اور تولی خان سے اور اولاد جوجی خان کو حاضر کیا کسواسطی کہ جوجی خان اون ایام مین دشت قبچاق مین فوت ہوگیا تہا اور قراچار نویان کو بہی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے سے اوکدائی کو سلطنت خانیت پر ممتاز کیا اور بلاد ما ورا النہر اور سوائی اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہدنامہ قبل خان اور قاجولی خان کہ وہ نسخا تومنہ خان کا تہا اپنی اولاد کو دیا اس عہدنامہ کا ذکر اوپر درمیان

بیان اولاد چنگیز خان کا

 ذکر تموجن خان کی ہو چکا ہی بعد اس کی اولاد کی طرف متوجہ ہو کر اور متوجہ ہو کے یہ شعر پڑھی
کہ چون وقت نماندہ جناب مرا ❊ جہان داشت باید مآب مرا ❊ چو ارشہر شیدا
تو آید بروں ❊ مرا در اماندم برید خوں ❊ یہ کہہ کر آنکھیں بند کریں ❊ گفت ایں
دو دیدہ بہم برنہاد ❊ تو گفتی کہ چنگیز خاں خود نزاد ❊ یہ واقعہ درمیان چوتھی تاریخ ماہ
رمضان ٦٢٤ھ ساتسو چوبیس ہجری میں گذرا — چنگیز خان نے بہتر برس کی عمر پائی
پچیس برس سلطنت کی اوسکے چار بیٹے مشہور ہیں — جوجی — چغتائی — اوکدای —
تولی — ان چاروں کا ذکر عنقریب آگے کروں گا انشاء اللہ تعالے بعد وفات
چنگیز خان نے تمام امراء اور رئیسوں نے بموجب اوسکی وصیت کی یہ خبر فاش ہونے
دی — جب شاہ شیدا قوماہر نکلا اوسکو قتل کرکے اوسوقت سی مرحمت کی جسم چنگیز خاں کا
اوس درخت کی نیچے کہ ایک روز شکار کھیلتا ہوا وہاں جا بیٹھا اور یہہ اوسی کہا تھا
کہ یہہ درخت اور مقام میری مقبرہ کی لایق ہے اوسکے نیچے دفن کیا بعد چند روز کی اوس
مقبرہ پر صدہا درخت بندوں بوسے کی اگ آئی اور ایسی ہی ہوگئی کہ ہر ایک شخص وہاں کو
گذر نہ سکتا تھا — چنگیز خاں بہت غصہ رکھتا تھا مزاج کا بدخو اور قاتل اور سفاک خونریز
آدمی تھا اوسنے لکھا آدمی قتل کئے ہیں

اسامی اون بادشاہون کی جھونی الغ تورت مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر قدم رکھا ہی

واضح ہو کہ وہ بادشاہ جو الغ تورت چنگیز خان میں تھی جنکو کلوران اور نیز ازقوم کہتے ہیں
اور نام اور دو الغ ہی مشہور ہیں اونیس آدمی تھے اونمیں سے

اول اوکدا قاآن ابن چنگیز خان ہے

بیان اولاد چنگیز خان کا

یہہ بعد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دو برس پیچہی درمیان ۶۲۶ سنہ ہجری مین باتفاق جمیع بہائیون اور روسا کے تخت نشین ہوا تخت پر بیٹہتی ہی ابواب عدل اور انصاف خلق کی کہولی اور ظلم بکلم موقوف کیا وہ صفت جود اور سخاوت سی موصوف تہا اور تمام خلق کو خصوصاً مسلمانون کی ساتہہ بہت نیکی کرتا رہتا تہا اوکدای قاآن نی اپنی اوایل ایام سلطنت مین جرماغون نویان کو تین تومان لشکر کی دیکر واسطی دفع سلطان جلال الدین منبکبرنی کی بہیجا اوسکی وسیلہ سی وہ مہم فتح ہوی نویان مذکور سب بہائیون مین بڑا شجاع اور بہادر اور دل چلا آدمی تہا منصب لشکرکشی اور ضبط و انتظام تورہ اور خزانہ کا اوسکی باپ کی زمانہ مین متعلق اوسیکی رہتا تہا — اور تولیخان کی آٹہہ بیٹی تہے جنکی یہہ نام ہین منگو قاآن — قوبلای قاآن — واریق لوکا باقیون کا نام معلوم نہین درمیان ۶۳۳ سنہ چہہ سو تینتیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان کے دی اور جب یہہ خبر پائی کہ ہرات ہنوز ویران پڑی ہوئی ہی امیر عز الدین ہروے جامہ باف کو جسکو تولیخان نی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو بہیجا تہا جانب ہرات کی واسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قربق نامی کو داروغہ بناکر عز الدین کی ساتہہ کیا عز الدین نی ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان ۶۳۶ سنہ چہہ سو چہتیس ہجری کے اپنی وطن مالوف مین پہنچکر امر زراعت اور عمارت مین بہت سعی اور کوشش کے درمیان ۶۳۹ سنہ چہہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سی رحلت کر گیا اوسکی سلطنت کی مدت چودہ ۱۴ برسکی تہے

دوسرا کیوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ اوسکی توراکینہ خاتون تہی جسنی بعد وفات اوکدائی قاآن یعنی اپنی خاوند کے رسجائی کسبب موجود نہونے بیٹی کے انتظام مملکت اور بندوبست سپاہ کا قرار واقعی کیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

جب کیوک خان اپنی باپ کی اردو میں بیجا دقتای علیم میں جشن بڑا کرکے موجب رائے امرا اور نویانوں کی ماہ ربیع الاخر سنہ ۶۴۳ چہ سو تینتالیس ہجری میں مطابق ماہ اپریل کی مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اوسنی بہی مثل اپنی باپ کی انعام و اکرام لوگوں کو دئے مگر افسوس کہ ایک ہی سال بادشاہت اوسکو نصیب ہوئی تہی کیونکہ درمیان سنہ ۶۴۵ چہ سو پینتالیس ہجری سے حدود سمرقند میں فوت ہوا

تیسرا منگو قاآن ابن تولیخان ہے

یہہ شخص بعد وفات کیوک خان کی تین برس پیچھے درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴۸ چہ سو اڑتالیس ہجری کی مطابق بیکو ریل کی بسبب سعی اور اہتمام باتو ابن جوجیخان کی تخت جہانبانی پر بیٹھا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۵۵ چہ سو پچپن ہجری کی وہ بہی فوت ہوا

چوتھا قوبلا خان بن تولیخان ہے

یہہ وقت وفات منگو قاآن کے ولایت خطا میں تہا جب اوسنی منگو قاآن کی مرنیکی خبر سنی جلد دہیں اوپر تخت سلطنت اور مسند خانی کے بیٹھا چھوٹا بہائی اوسکا ارتق بوکا جو درمیان الوغ یورت کی تہا اوسنی اوسکے اطاعت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سی مقابل ہوکر لڑا چند نوبت درمیان اونکی لڑائی ہوئی آخر الامر ارتق بوکا کو طوق در گردن بندہ کر لشکر لے حاضر کیا قوبلا قاآن نے بعد لیں مشورت کی اوس اپنی بہائی ارتق بوکا کو ایسی چار دیواری میں قید کیا جسکی دیواریں چار میلان سی بنائی گئی تہیں اور پہرہ سپاہیونکا اوسکے چوگرد لگادیا کہ بہاگ نجاوی ارتق بوکا ایک سال تک اوس وحشت نمامیں زندہ رہا بعد ازاں بر بستر لحد پر سو رہا اور قوبلا قاآن پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کرکی سنہ ۶۹۳ چہ سو ترانوے ہجری میں فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

پانچوان تیمور قاآن بن حکیم بن قوبلای قاآن ہی

اسکو ایام بادشاہی مین اولجایتو کہا کرتی تہی تیمور قاآن نی بارہ برس سلطنت کی وہ صفت نصفت اور عدالت سی متصف تہا —

قوشلای بن خیسک بن ترہبہ بن حکیم بن قوبلای قاآن ہے

بوقیای بن قوشیلای

تاییری بن تولک جسکو زمان حکومت مین بیلکتو خان کہتی تہے

انوشیروان بن دارہی جو اخلاق حمیدہ نرکہتا تہا اور اوسیکی سبب سے قاآنی مین فتور ہوا تہا

توقیمور بن تیمور قاآن تہا

بیسور دار

اینکہ ابن بیسور دار

ایلیک قاآن

کیتمور

ارکتیمور

ایلچی تیمور قاآن جو ملازمت مین صاحب قران امیر تیمور گورکان کی حاضر ہوا تہا اور بعد وفات پانی تیمور کی بانع تورت مین جاکر مسند خانی پر بیٹہا

والتای خان جو کہ نسل ارتق بوکا سی تہا

اوردای بن اوردای بن ملک تیمور

اودای بن ارکتمور یہہ دو نو شخص بہی نسل ارتق بوکا سی ہین یہان ایک انیس بادشاہ تمام ہوئے

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱ بیان جوجیخان اور اوسکی اولاد کا جنہونے دشت قبچاق مین حکومت کی ہی

روضۃ الصفا میں لکہا ہی کہ ایک دفعہ قوم ترکیت نے فرصت پاکر اردو چنگیز خان پر چڑہائی کرکے لشکر کو لوٹا بلکہ چنگیز خان کے ایک جورو کو بہی پکڑ کر لیگئی ہے وہ عورت پیٹ سی ہی اوسکو لیجاکر اونگ خان دشمن چنگیز خان کے حوالہ کی خان مذکور نے تہوڑی عرصہ اوس عورت کو قید رکہا آخر الامرا اوسکے خاوندیعنی چنگیز خان کی پاس اوسکو بہجوادیا جب چنگیز خان کی گہر میں آئے یہاں آکر اوسسی ایک بیٹا جنا چنگیز خان نے اوسکا نام جوجیخان رکہا کیونکہ جوجی زبان ترکی میں مہان کو کہتی ہیں تو اوسنے اوس لڑکی کو گویا مہان سی تشبیہ دیکر یہہ نام رکہا تہا اس سبب سی جیجای ہی۔ اور اوکدائی جو دوسری بیٹی چنگیز خان کے ہیی جوجیخان کے نسب میں اختلاف کیا کرتے تہی اور اوسکو کہا کرتے ہی کہ تو ہمارے باپ کی نیت سی نہیں ہی کیونکہ تیری ماں پکڑی گئی ہی جدا جانی کس خان کا تخم ہی اسلئے سب بہائیوں میں صفائی رہتی تہی اور سب لڑکوں سی بڑا بیٹا ہی جوجیخان بہا لہذا فسیح خوارزم سکے وہ بموجب وصیت اپنی والد چنگیز خان کے دشت قبچاق میں جانشاہ ولایت سب اوسکے زیر حکم ہی اور قبل وفات چنگیز خان کی جوجیخان چہہ مہینی پیشتر مر چکا تہا اوسکی اولاد و اور احفاد سی اٹہتیس ۳۸ نفر دشت قبچاق کی بادشاہ تہے اور تخت نشین گذرے ہیں جنکی تفصیل یہہ ہے

۱ باتوخان ابن جوجیخان جو بعد وفات اپنی پدر بزرگوار کے موجب حکم چنگیز خان کی تخت شاہی پر بیٹہا یہہ بادشاہ بلاد آلان اور آس اور روس اور بلغار وغیرہ اپنی تحت وتصرف میں لایا اور مقلد کسی دین و مذہب کا وہ نہ تہا سوای یزدان پرستی کی کچہہ نہ مانتا تہا سخاوت اوسکی نہایت تہی در میان ۶۵۴ سنہ چہہ سو چون ہجری کی وہ فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

برکہ خان بن جوجی یہہ مرد مسلمان تہا

سونکای تیمور بن طوغان بن باتو یہہ اپنی زمانہ بادشاہی مین ملقب بکاکا ہوا

نود منکا بن طوغان

توقیا خان بن کلک

ازبک خان بن طغرل بن کلک — الوس ازبک اوسیکی طرف منسوب ہین

جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تہا اوسنی جب یہہ خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاش بن چوپان ولایت ایران مین ظلم کررہا ہے راہ دربند سی بہت جلد جاکر اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا سب لی آیا ایک شاعر اسباب مین یہہ کہتا ہی ؎ دانی کہ چہ کرد اشرف خر او مظلمہ برد جان بیگ زر بعد مقتول ہونی اشرف کی اپنی بیٹی بیروی بیگ کو تبریز مین چہوڑکر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا تہوڑی عرصہ سے ہلاک ہوا

بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرنی کی خبر سنی تبریز سی جاکر دشت قپچاق کا بادشاہ ہوا

کلیدی بیگ

نوروز جو سلک اولاد جانی بیگ سی شمار کیا گیا ہی

جرکش خان اسکو بسبب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا فرزند شمار کرتے تہی

خضر خان

مرود ابن خضر خان

بازارچی

بیان اولاد چنگیز خان کا

بیان ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان کا اور حال اوسکی سلطنت کرنیکا ایران مین

مورخین بیان کرتی ہین کہ جب منگو قاآن نی موضع قراقرم مین تاج بادشاہی کا سرپر رکہا اوسوقت تاینجو نویان کو مع سپاہ بیکران واسطی ضبط ولایت ایران کی مامور کیا مقصد کو پہنچ کر اور باوجود اقامت عرصہ درازکی کچہہ بند وبست نہ کرسکا ایک عرضی شکایت مستعصم باللہ خلیفہ عباسی کی اور چند ملحدین اسماعیلہ کی شکایت لکہہ کر بادشاہ کی خدمت مین بہیجی اسلئے منگو قاآن نے اپنی بہائی ہولاکو خان کو پانچوان حصہ لشکر چنگیز خانی کا دیکر واسطی ضبط اور حفاظت مملکت ایران کی روانہ کیا ہلاکو تاریخ دویم ربیع الاول سنہ ٦٥١ چہہ سو اکاون ہجری سے کو قاآن سی رخصت ہوکر اپنی اردو مین آیا اور اسی سال کی ماہ شعبان مین جانب مقصد کی کوچ کیا سنہ ٦٥٣ ہجری مین ایران مین پہنچا اور ماہ ذالحجہ سنہ مذکور مین دریاء جیحون سی اوترکر ذیقعدہ سنہ ٦٥٤ ہجری مین اسماعیلون کو قتل کیا انہین ایام مین خواجہ نصیر الدین طوسی بسبب اوس سبب کی جو تواریخون مین لکہا ہے قلعہ میمون مین رہتا تہا ملازمت ایلخان مین جاکر منظور نظر عنایت اور رعایت کا ہوا اور ہلاکو نے بہی سنہ ٦٥٦ ہجری مین مہم بغداد سی فراغت پاکر ماہ رمضان سنہ ٦٥٧ ہجری مین جانب دیار شام کی گیا اثناء راہ مین اپنے بیٹی یشمت کو واسطی محاصرہ میافارقین کی متعین کیا اور آپ بذات خود جانب نصیبین کی چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہ زادی شمون کا

۱۶ اور لوٹ و غارت کرکی حلب کی جانب گیا وہاں جاکر بہی اوسی کو ہی ستہر تاخت یعنی تاراج
یہہ خبر جستہ اتر تخریب اور غارت بلاد کی والی دمشق کو پہنچی وہاں کی سب باستندوں نی ایلچی
بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کیا ہلاکو خان نی بطور امتحان کی کہوقاآں کو اوس ولایت میں
روانہ کیا انکار اور اسراف اوس بلدہ کی رسم استقبال بیش آئی اور اوسکو معزز اور مکرم
کرکے ستہر میں لیگئی اسی اثنا میں ہلاکو خاں کو یہہ خبر پہنچی کہ منکوقاآں فوت ہوا یہہ خبر سنکی
سے پریشان و مضطرب ہوکر انتظام مملکت شام کا کینوقا رنویاں کو سپرد کرکی آپ مراجعت
کر آیا اور کینوقا وہاں حکومت کرنے لگا بعد تہوڑی عرصہ کی سیف الدین قیدر بادشاہ مصر نے
بعد لشکر وہاں حدود ممالک میں بہیجکر اوسکو مع اکثر مغلوں کے جہنم واصل کیا جب ایلخان
نے اس واقعہ کی خبر پائی فوراً عازم شام کا ہوا مگر بسبب مخالفت بعض خویشوں اور اقارب
کے جلدی کی اس مقصد کو تیر تاخیر میں ڈالدیا

حال بادشاہ زادی شمون کا جو جانب میا فارقین کی گیا تہا

اور شاہزادہ شمون جو جانب میا فارقین کی گیا تہا اوسی وہاں جاکر دو برس تک اوس قلعہ کا
محاصرہ کرکے اپنی تحت و تصرف میں لاکر وہاں کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلخان میں بہیجدیا
اور تمام رسوم قتل اور غارت اور تاراج کے ادا کیں اور ملک کامل اردوی ہلاکو میں پہنچنے
بعد اسی مارا گیا اور شمون میا فارقین سی فراغت پاکر ماردین میں پہنچا ملک سعید جو حاکم
اوس سرزمین کا تہا وہ ملازمت اس شاہزادی کی میں حاضر ہوا شمون نی اوسکو دوسری
جہاں کو چلتا کیا اور اوسکے بیٹی ملک مظفر کو اوسکا قایم مقام کیا اوس وقت اردوی ہلاکو کی
کے جانب مراجعت کرکے آیا ـــ ہلاکو خاں نی آثار رشد اور نجابت کے ناصیہ احوال
فرزند بزرگ اپنی کی میں جو اباقا خان تہا مشاہدہ کرکے ولایت عراق اور مازندران اور خراسان
کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار بکر اور دیار ربیعہ کی توران نویاں کو دی اور مملکت روم جسکے

بیان حکومت کرنے اباقاخان کا

سکے معین الدین بروانہ کو سپرد کی ــ اور سیف الدین بتکچی کو جو کہ منصب وزارت کا رکھتا تھا
شہید کر کی خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجای اوسکی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اوسکی
بھای علاء الدین عطا ملک کو جسکی تاریخ جہانگشای ہے سپرد کی ــ ہلاکو خان شب
یکشنبہ انیسوین ربیع الاخر سنہ ۶۶۳ ہجری مین فوت ہوا اٹھتالیس ۴۸ سال شمسی زندہ رہا ــ
اپنی ایام سلطنت مین آٹھہ سال تک تعمیر بتخانون اور محلون کی اوسنی کی اور اہل علم
اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکھتا تہا اوسکے اثارات سی ایک رصد شہر تبریز مین
ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی نی مراغہ تبریز مین بنای تہے

بیان حکومت کرنی اباقاخان بن ہلاکوخان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نوئیون کے درمیان ماہ رمضان سنہ ۶۶۳ چہ سو ترسٹھہ
ہجری مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اور دربند شیروان کی بندوبست کی واسطی
اپنی بھای یشمت کو مقرر کیا ــ اور دوسری بھای تمشکین اغل کو خراسان کی جانب
بھیجا ــ اور سونجاق نوئین کو نیابت حکومت اور مملکت کی سپرد کی اور منصب وزارت پر
بدستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکہا ــ اور اصفہان
کی ولایت کی سرداری خواجہ بہاء الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی ــ
اور خواجہ عطاء الدین عطا ملک بموجب حکم کے دار السلام بغداد کی تسخیر کی درپی ہوا
یہہ صحت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور منصف اور سخی تہا ہمیشہ طبیعت اپنی
متوجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکہتا تہا اباقاخان کے وقت مین مشایخ اور سادات
اور علما اور فضلا کے بہت بڑی قدر تہی اور رعیت بہی بہت رفاہیت اور آسودگی
سی گذران کرتے تہی خواجہ علاء الدین عطا ملک نی بہی شہر بغداد مین طریق اجتہاد
اہتمام کامل مرعی رکھکر تہوڑی ہی زمانہ مین دار السلام کو آباد اور معمور کر دیا اور ساکنین

بیان حکومت کرنی اباقا خان کا

اوس سرزمین کو طرح طرح کی انعام اور احسان سے مالا مال کیا — مگر خواجہ بہاء الدین محمد نے
اصفہان میں جاکر بہت ظلم کئے اور سیاست کی نہایت خارج از اندازہ ایسی کرنی شروع
کی کہ صدہا عزیزوں اور بیگناہوں کی جان پر آبنی اور صدہا بیگناہ مار ڈالے ہر چند کہ
خواجہ شمس الدین محمد نے مکتوبات متضمنہ ولد اعزازی کو بہیجکر خونریزی سے ممانعت کی
مگر اوس پر کچھہ فایدہ مترتب نہوا آخر کار مظلوموں کی آہ کے تیر نے اوسکا کار تمام کیا یعنی
وہ بہی اپنی جوانی سے بے بہرہ گیا — کہتے ہیں کہ اوائل سلطنت اباقا خان کے نوقا کو
سو سپاہ کی انتہا کی راہ دربند سے جانب آذربیجان کی گیا تہا اور مہینے صفر سنہ ۶۶۴ ہجری
میں لڑائی ہوئی لشکر قپچاق کو شکست ہوئی جب یہہ خبر برکہ خان کو پہنچی تین لاکھہ سوار ساتہہ
لیکر تسخیر ایران کے واسطے گیا اور اباقا خان بہی سپاہ بیکران اوس جانب لیکر ہوئی بڑہا
بعد چند روز کے برکہ خان نے جانب تفلیس کی کوچ کیا جاتا تہا کہ دریائے کر سے اوتر کر گذرے
کہ ناگاہ پیک اجل نے کمین گاہ سے نکلکر اوسکی روح کی مرغ کو گرفتار کیا اسلئے اوسکی لشکر کا
تتر بتر ہوگئے سب اپنی اپنی مکانوں کو چلے گئی اور درمیان سنہ ۶۶۶ ہجری کے براق اوغلان
جو کہ اون ایام میں الوس چغتای خان کا بادشاہ تہا اوسنے مسعود بیگ بن محمود یلواج کو
خدمت اباقا خان میں واسطے اظہار دوستی اور اتحاد کی بہیجا اور غرض اصلی اوسکے بہیجنے
کی لشکر اور کثرت مردان جنگی کا اختبار اور سب کیفیت سے وہاں کی مطلع ہوکر چلا آوے
جب مسعود بیگ اباقا خان کے اردو میں پہنچا خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان شرط
استقبال کی بجالایا وقت ملاقات نہایت ادب اور انسانیت سے حد زیادہ ہو گیا
اور مسعود بیگ بسبب کمال نخوت کے اوسیطرح سوار رہا حالت سواری ہی پر خواجہ کو
سے ہمکنار ہوا یہہ بات اگرچہ صاحب دیوان پر گران گذری مگر بسبب اسکی کہ وہ مقام
اوسکی اظہار کا نہ تہا چپ ہو رہا جب مسعود بیگ ایلخان کے دربار میں پہنچا تمام امرا
سے اول رتبہ اور صدر کی مقام پر جا بیٹہا اور کلمات حرب اور عبارات مرغوب سے

بیان سلطنت نکودار ان کا

مرعوب سی نبا نبا کر بتکلف تمام اور رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب بیتور سبکی بہری ہوئے پائی جسطرح ہوسکا بلطایف الحیل رخصت لیکر بہاگا ایک گہوڑی تیز رفتار پر سوار ہوکر ماوراء النہر کی جانب چلا دوسری روز اباقا خان نی یہہ سناکہ مسعود بیگ بفریب بیری لشکر کی خبر سُنی اور حال دیکہنی بطور جاسوسی کی آیا تہا اور مخالفین یورش ایران پر مستعد ہین اسلئے چند ایلچی بہجی مسعود بیگ کی پیچہی کہ جہان اوسکو پاؤ پکڑکر لاؤ مگر مسعود بیگ نے وقت جانے آذربیجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گہوڑون کی ڈاک اول بٹہلا دی تہے ہرایک منزل پر ایک گہوڑا چہوڑتا ہوا چلا گیا تہا اسلئے وہ ایلچیون کی ہاتہہ نہ آیا غرضیکہ جب مسعود بیگ ملازمت براق مین حاضر ہوا اور جو کچہہ دیکہا یا سُنا تہا بیان کیا براق نے ایک لاکہہ سوار جمع کرکی درمیان سنہ ۶۶۷ چہہ سو سڑسٹہہ ہجری مین اموسی سی گذر کر مقابلہ کیا تمام مملکت خراسان کی حدود آذربیجان تک پرفتنہ اور آشوب سی ہوگئی تہی اور دوسری جانب سی اباقا خان نے بہی مع سپاہ فراوان کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۶۸ ہجری مین پانچ فرسخ پر ہرات کے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کہاکر بہاگا اباقا خان نی سب اسباب اوسکا اپنی تحت تصرف مین لاکر جانب آذربیجان کی مراجعت کی — بعدازان درمیان ملوک مصر اور اباقا خان کے لڑائیان بہت ہوئین اونکو ہم اسواسطی چہوڑ دیتی ہین کہ ابو الفدا نے کچہہ کچہہ حال اونکا لکہا ہی — اباقا خان بیسوین ماہ ذوالحجہ سنہ ۶۶۰ ہجری کو درمیان ہمدان کی فوت ہوا اٹہارہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکودار ان بن ہلاکو خان کا

باتفاق اشراف اور اعیان سلطنت کی بروز یکشنبہ تیرہوین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۸۱ ہجری کو موضع الاماق مین تخت بادشاہی پر نکودار ان جلوہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور انصاف کا ساکنین ولایت آذربیجان اور عراق پر کہولا لقب اِس بادشاہ کا سلطان احمد

بیان سلطنت کرنی نکوداران کا

۱۱ رکھا گیا سلطان نے وزارت اپنی سلطنت کی خواجہ شمس الدین محمد کو دی اور عطاء الدین عطا
ملک کو بھی بدستور نظر تربیت اور عنایت کا کیا اور مجد الملک کو پکڑ کر اوسکی سپرد اوسکی
دوسکو قتل کروڈالا اور خواجہ علاء الدین نے بھی چوتھی تاریخ ذی الحجہ مذکور کو انتقال پایا
اس بادشاہ کے حسن سعی اور اہتمام خواجہ شمس الدین محمد کی سے اہل اسلام کو قوت پیدا ہوئی
یہہ حال دیکھکر ارغون بادشاہزادے جو بے ایمان تھے اور مسلمان رہتی رشک کرنے لگی
ار ایلچی ارغون خان نے ولایت خراسان میں جاکر بسبب اسباب سلطنت کی اور بعد ازاں
مخالفت کی اور لڑائی کرنی شروع کی سنہ ۶۸۳ چھ سو تراسی ہجری میں جانب دامغان کی
گیا یہاں ایک لڑائی بھاری ہوئی وہاں بھی شکست کھائی پھر سلطان احمد نے طرف خراسان
کی کوچ کیا شاہزادہ ارغون خان قلعہ کلات میں جا چھپا اور لشکر اتفاق نے اوسکا
تعاقب کیا عرصہ کے اتفاق سے وہاں جاکر بادشاہزادے کو کلات فریبدہ کھہکر ایں اور
نے حرف کرکے ارد واحمد یان میں بعد بادشاہ اہل اسلام نے اوسکو ایک خیمہ میں قید کیا
اور سپہی اروق زاد بوقا کو مع چار ہزار آدمی کی اوسکے محافظت کی واسطی مقرر کیا اور آپ
بخواہش عشرت و عیش بن تنہا جانب عراق کے قصد کیا اور حکم دیگیا کہ تم لوگ بعد ایک ہفتہ
کے ارغون کو پاس میں پہنچادینا مگر بعد جانی سلطان احمد کے ایک جماعت اون امرا کے
جو بادشاہ کیا اسلام رکھتی تھے اور موافق مزاج سلطان احمد کی تھی اونھوں نے باہم متفق
ہوکر آدھی رات کو ارغون خان کو قید سی خلاصی دی ارغون خان نے اوسی شب کو قتل
ملائے ناگہانی کے ماحت لاکر اتفاق کو مع چند مقربان سلطان احمد کی جانی سی قتل کیا
دوسری روز بوقا نے سانڈنی سوار ایلچی کو اوتائش کے پاس بھیجا تاکہ وہ سلطان احمد کے
راہ بند کریں اور چند روز میں ارغون خان نے بھی سلطان احمد کا تعاقب کیا سلطان احمد نے
درمیان نواحی اسواس کے ارغون خان کی خلاصی کی خبر پاکر اپنی والدہ مسماۃ قوتی خاتون
کے لشکر میں جاکر پناہ لی وہ لوگ جو اوسکے مطیع اور خادم تھی راہ اوسی کہیں کہیں کو بھاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

گئے جب سلطان احمد سر آپ پر پہنچا قوم قراؤتاش نی لشکر پر ہاتہہ غارت اور لوٹ کا ۱۱۱
بڑہایا اسی اثنا رمین ارغون خان بہی اوس نواح مین آپہنچا — بوقا اور سنگور جیلاز مان
قدیمی بادر سلطان احمد کے تہی اوسکی والدہ سی ملکر اور حیلہ کر کے سلطان احمد کو ارغون
خان سے پاس لیگئی سچ ہے سے بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم ✢ دگرگون میشود
احوال عالم ✢ ارغون خان نے بی توقف سلطان احمد کو قنغرتای کی بیٹون کے حوالہ کیا
جنکا باپ سلطان احمد کے ہاتہہ سی مقتول ہوا تہا اونہون نے اپنی باپ کی قصاص مین
سلطان احمد کو قتل کیا سے چنین است رسم سرائی درشت ✢ گہی پشت زین و گہی زین
بہ پشت ✢ سلطان احمد نے دو برس تین مہینی سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن اباقا خان کا

واضح ہو کہ ساتوین جمادالاخر ۶۸۳ھ چہہ سو تراسی ہجری باتفاق خوانین اور امرار اور
شاہزادگان والا تبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سر پر رکہا گیا ارغون خان نی تمام
مقدمات کلیات اور جزیات ملکی اور مالی بوقا کے سپرد کئی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد
وقت بادشاہ ہونی ارغون خان سے بارادہ فرار جانب اصفہان کی آیا اور یہ ارادہ رکہتا تہا
کہ اسجای سی دریا کی راہ ہندوستان کو بہاگ جاؤن مگر پہر توکل اور صبر کر کی لشکر ایلخان
کی جانب گیا اثنا راہ مین ایک استمالت نامہ بادشاہ کا اوسکے نام پہنچا اسلئی وہ برسبیل
تعجیل بادشاہ کی خدمت مین بہاگ کر چلا گیا اور ماہ رجب سال مذکور مین مجلس ارغون خان
مین پہنچا ۶۸۶ھ چہہ سو چہیاسی ہجری مین مارا گیا اسی سال مین ایک یہودی سعد الدولہ
نامی طبیب ندیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور اوسکو تمام انتظام
ملک اور مال مین ایسا دخل ہوا کہ اوسنی سب امرار اور اعیان کو سلب اختیار کر دیا اور
اوسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچھی رتبہ اور مسند عزت مین متمکن ہو گئے تہے اسلئی

بیان سلطنت کیخاتوخان کا

۱۱۲ اگر یہودیوں سے مسلمانوں کی شریعت پر طعن اور تشنیع کرنی شروع کی ملک اوسکی بہکانی سے ارغون خان نے بہی یہہ حکم دیدیا تہا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز نہو اور اردو اعلی میں بہی مسلمان لوگ نہ آنے پاویں ملک اون لوگوں نے ارغون خان کو یہہ صلاح دی کہ کسی تجویز سے یہہ کرنا چاہئے کہ کعبۃ اللہ میں بہی بت رکہوا دو اور کوئی شخص بطور مسلمانوں کے طور کی پیر نہی بجائے عبادت رحمان کی پرستش بتوں کی جاری ہو جاوے تو اسی تہرہی اس عزم کی پورا کرنی کی ارادہ میں تہا کہ خدا نی مسلمانوں کی دعا سُن لی یہہ ارغون خان بیمار سخت ہوا عجیبکہ اوسکی بیماری سے دفعہ میں بہت تدبیریں کیجاتی تہیں جو جو علاج کرتی تہے مرض زیادہ ہوتا جاتا تہا اور سعد الدولہ یہودی کو یہہ خیال بہت تہا کہ اگر بادشاہ مرجاوے گا تو میرا کوئی حامی اور مددگار نہو گا اور یہہ جو مینی تشدد اور تعصب کی راہ سی مسلمانوں پر زیادتی کی تہی خدا جانی بعد مرنے بادشاہ سے میری جان پر کیا ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابہی بادشاہ نزع کی حالت میں تہا کہ طغا چار نویان اور بعض امرا مسلمانوں نے بادشاہ سے ناامید ہو کر بسبب اوس کینہ دیرینہ اور عداوت مذہبی کے سعد الدولہ کو سلخ صفر سنہ ۶۹۰ چہہ سو نوی ہجری میں پکڑکر قتل کیا ارغون خان نے وقت نزع یہہ حال سُنا تیسری تاریخ ربیع الاول سال مذکور میں ارغون خان بہی سعد الدولہ کے پیچہے پیچہے جہنم واصل ہوا اس بادشاہ کے مرتے ہی مسلمانوں کے چہرہ پر بشاشت اور تازگی پیدا ہوئی

بیان سلطنت کیخاتوخان بن اباقاخان کا

کیخاتو ایام سلطنت ارغون خان میں درمیان روم کی روزگار بسر کرتا تہا جب اوسکی بہائی کے مرنیکی خبر سُنی بسبب طلب امرا سلطنت کی متوجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب سنہ ۶۹۰ ہجری میں اوسکا بیٹا خاقانی تخت نشین ہوا اوہیں ایام میں جانب مع سی جاریلیان کنجاران کے سُنی مین آ سُنے اسو اسطی جانب روم کی کوچ کیا ماہ جمادی الاخر سنہ ۶۹۱ چہہ سو اکانوی ہجری

بیان سلطنت کیخاتو خان کا

ہجری مین روم سی مظفر اور منصور ہوکر مراجعت کی پہر اپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط کے

درپی ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا قبوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالد
زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہہ ہی کہ کیخاتو خان مذکور اکثر
اوقات شراب خواری اور صحبت بتان سیم اندام مین گذارتا تہا یعنی رات دن اوسکو
یہہ خیال رہتا تہا کہ اشرافون اور اعیان سلطنت کی بیٹون کی چہرہ شکنی کیجی چنانچہ دو تین
لڑکیون پری چہرہ کی چہرے اوسنی توڑے اور تمام ہمت اسی کام پر مصروف ہو گیا
اوسکو سلطنت کی کارسی کچہہ ہی خبر نہ تہی اسلئی طغاجار نویان اور طولادای اور
بعض اور امرا اوسی دل برداشتہ ہوگئے اور سبنی یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چہرہ
شکن کو تخت سی اوتارو بایدو خان کو تخت پر بٹہلاو بایدو خان اون ایام مین حاکم بغداد
کا تہا جب کیخاتو خان نے اس امر کی اطلاع پائی تیجوق مال اور طولادی کو معہ بعض امرا
کے بندیخانہ مین قید کئے طغاچار نے یہہ حال دیکہہ کر ایک ایلچی خفیہ بغداد کو بہیجکر
بایدو خان بادشاہزادی کو پیغام یہہ کہلا بہیجا کہ جتنی تم سی جلدی ہوسکے اس جانب
چڑہ آؤ ہم کیخاتو خان کو پکڑکر تمہارے حوالہ کردینگے اور آپ بادشاہی کیجی اسلئی
بایدو خان لشکر فراوان ہمراہ لیکر بغداد سی آیا کیخاتو خان بہی واسطی مقابلہ دشمن
کی آقبوقا اور طغاجار نویان کو اپنی سی اول بہیجا اور آپ بہی بروز سہ شنبہ ۲۴
جمادی الاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین دشمن کی طرف چڑہ کر گیا اثنای
راہ مین طغاجار آقبوقا سی جدا ہوگیا اور کیخاتو خان کی مخالفت اوسنی ظاہر کی اور لشکری
بہی اکثر اوسکے ساتہہ ہوکر بایدو خان سی مل گئی آقبوقا تہوڑے سی آدمی ساتہہ لیکر
کیخاتو خان کی لشکر مین آیا کیخاتو خان نے جب یہہ حال دیکہا با دل غمناک و دیدہ
نمناک کی موغان کی جانب بہاگ گیا اسی اثنا مین تیجوق بال اور طولادی معہ
اون امیرون کے جو بندیخانہ مین قید ہوئے تہے بایدو خان نے چہوڑ دئی وہ

بیان سلطنت بایدو خان کا

۱۱۴ لوک قتل بلائی ناگہاں لے کی موغان میں پہنچی وہاں جاکر کیخاتو خان جیرہ شکل کا جیرہ
حیات کا توڑا یعنی قتل کیا — کیخاتو خان تمام اولاد ہلاکو خان میں سخی سب سے بڑا تھا
اور ایام دولت میں عدالت اور انصاف کرتا رہتا تھا بیگناہ کے قتل کرنے سے کبھی حکم
نہیں کیا کیخاتو کا نام صفاتو بھی لکھتے ہیں

بیان سلطنت بایدو خان بن ہلاکو خان کا

بایدو خان نے آخر ماہ جمادی الاول سنہ ۶۹۴ چھ سو چورانویں ہجری میں درمیان حدود ہمدان
کے باتفاق امرا اور اعیان کی سریر ریاست پر جلوہ افروز ہوا اوسی نے امیر الامرائی کا
خطاب طغاجار نویان کو جو اوسکی سلطنت کا بانی اور اساس رکھنے والا تھا دیا اور کار مہمات
وزارت اور امور دیوانی کا کفایت جمال کو مرحمت ہوا جب خبر مقتول ہونے کیخاتو خان
کی اور بادشاہ ہونے بایدو خان شاہزادہ غازان کو جو کہ اون ایام میں اپنے باپ ارغون خان
کے وقت سے حاکم خراسان کا تھا پہنچی اوسنے ارادہ انتقام لینے کا مصمم کرکے امیر نوروز
غازی سے مشورت لی یہ امیر نوروز ارغون آقا کا بیٹا تھا جو کہ زمانہ چنگیز خان سے تیس ۳۰ برس
تک خراسان کی حکومت کرتا رہا بعد وفات اپنے باپ کی ملازمت ارغون خان میں بسر کرتا
تھا کہ جب کہ ارغون خان نے بوقا کو خراسان میں بھیجدیا تھا یہ بھاگ کر طرف دیار مشرق
کے چلا گیا تھا چونکہ وہ معتقد دین اسلام کا تھا اسلئے اوسنے جہاد کرنے پر کمر باندھ کر بہت
مشرکوں کو قتل کیا اور مدت تک درمیان امیر نوروز غازی اور شاہزادہ غازان کے
لڑائی اور خصومت قایم رہی آخر الامر درمیان سنہ ۶۹۴ چھ سو چورانوں ہجری کی صلح ہوگئے
امیر نوروز شاہزادہ کی خدمت میں واسطے پابوسی کے حاضر ہوا اور رتبہ تقرب اور
ندیمی کا پایا القصہ جب شاہزادے نے قصد لینے عراق اور آذربیجان کا کیا اسباب میں
نوروز غازی سے صلاح لی نوروز غازی نے جواب دیا کہ میں آپ کو مسند سلطنت اور شاہی

بیان سلطنت بایدو خان کا

بادشاہی کی تخت پر بٹہلاون گا اور بایدو کو اوسکی بدعملی کی سزا دون گا مگر ایک شرط 115
یہہ ہی کہ تم ہماری پیغمبر خدا یعنی محمد مصطفی پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سی ہاتہہ اوٹہاؤ
شاہزادی نی اقرار مسلمان ہونیکا کیا اور مقام فیروز کوہ پر کلمہ جاکر پڑہا اوسی روز صدہا آدمی
اوسکے ساتہہ کی مسلمان ہوگئی بعد ازان غازان خان متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا حسب حدود
آذربیجان پر جا پہنچا اوسوقت ایک ایلچی سخن دان کو بایدو خان کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا
کہ کیجاتو خان کے قاتلون کو ہمارے حوالہ کردو وہان سی قاصد بےمراد پہر آیا غازان نے
باتفاق امیر نوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سی ہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد
جانبین کے ایکدوسرے کی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہوگئی شاہزادے غازان نے
قراول بایدو خان کو شکست دیکر ایک اور ایلچی پاس بایدو خان کے بہیجکر سخنان محبت آمیز
کہلا بہیجین اور کہا کہ جنگ قراولان بسبب بیوقوف قراولون کے ہوا والا نہ ہمکو تمسی محبت اور
دوستی ہے لڑائی ہونی کی کیا معنی جواب مین اوسکے اوسنی ہی کلمات مشفقانہ زبان پر لاکر
مقرر ہوا کہ بالمشافہ ہماری تمہاری ملاقات ہو جو بات ولین ہووہ بےوسیلہ غیر کے آپسین کہہ سن
لین بعد ازان ایکروز معین مین دونون بادشاہ معہ لشکر کے وعدہ گاہ پر گئے اور دونو بادشاہ
تہوڑے تہوڑے آدمی لیکر باعزاز و احترام تمام ملے بعد ملاقات غازان نی التماس فارس
اور عراق کی جو ارغون خان سی متعلق تہی کے بایدو خان نے یہہ التماس اچہی طرح پر قبول
فرمائی اور اسبات پر قرار ٹہرا کہ کلکی روز دونو بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جاوین لیکن
چونکہ بایدو خان کے امیرون کے دلمین یہہ خیال تہا کہ کلکی روز وقت مراجعت کی مہم غازان
کی منقطع کرنے چاہئی یعنی غازان کو مار ڈالے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اونلوگون
کی تیور پہرے ہوئی دیکہہ کر ہوگئی فوراً اشتعل زمانہ کی تیرہ و تار دلمین غبار بجہد تمام جانب
خراسان کی کوچ کر گیا دوسرے روز بایدو خان نے جب یہہ خبر سنی بہت افسوس کیا
دوسری روز غازان نی ایک ایلچی بایدو کے پاس بہیجکر یہہ اطلاع کی کہ مین آغا محی خیالی

بیان سلطنت بایدو خان کا

دوستی کا رکھتا تھا لیکن خان کے امیروں کی دلونمیں رنگ عصیان پاکر ہی رخصت مراجعت
کرتا ہوں بایدو نے حسب ظاہر تملق اور چاپلوسی کی اور حکم دیا کہ ملک اسلام جمال الدین محصولات
اصفہان و فارس کو غازان خان کی گماشتوں کے حوالہ کردیوے بعد ازاں شاہزادے کے
نوکروں نے وہ فرمان شاہی فارس میں بھیجا جمال الدین نے اوسپر کچھ عمل نکیا غازان
نے مراد پھر آئے اسی اثنا میں امیر نوروز واسطے اطلاع ضمائر اور اسرار لشکر آذربیجان اور عراق
بطور ایلچی گری کے پاس بایدو خان کی گیا مگر چپکے سے طرفداروں سے عہد و پیمان اس مضمون سے کرلی
کہ تم مخالفت غازان سے کرنا اور بایدو کو تخت سے اوٹھادو اور غازان کو تخت پر بٹھلاؤ اور
بایدو خان نے امیر نوروز کو چند روز قید رکھا آخر کو نوروز نے قسم کھائی اور کہا کہ اگر تم مجکو
خراسان میں جانے دو تو میں غازان کو باندھ کر آپکی ملازمت میں حاضر کرونگا اس فریب سے
خلاص پاکر نوروز مذکور خدمت شاہزادے میں حاضر ہوا اور وہاں آکر ایک ہانڈی باندھ کر
بھیجدی تاکہ قسم سچی ہو جاوے کیونکہ غازان ہانڈی کو کہتی ہیں جیسا کہ ابو الفدا نے لکھا ہے
اس مقام سے تا سلطنت تیمور لنگ کی ہم سب بادشاہوں چنگیز خانیوں کے ذکر چھوڑ دیتے
ہیں کسواسطے کہ ابو الفدا نے علی سبیل الاختصار سبکا حال لکھا ہے مگر بہت اختصار کی کہتے ہیں
کہ بعد بایدو کے سلطان محمود غازان بن ارغون خان درمیان ماہ ذی الحجہ ۶۹۴ سنہ چھ سو
چورانویں ہجری میں تخت خانی پر بیٹھا اسنے بنیاد کفر کی سلطنت سے منقطع موقوف کرکے
شریعت محمدی کی بنیاد ڈالی اور ملوک مصر کا حال ابو الفدا میں معہ اس ذکر کی کہ غازان
خان سے ملک ناصر بادشاہ مصر کی لڑائی ہوئی گذر چکا وقت وفات اپنی چھوٹی بھائی الجاتیو
کو اسنے اپنا ولی عہد کردیا تھا روز یکشنبہ دسویں ماہ شوال ۷۰۳ سنہ سات سو تین ہجری میں
فوت ہوا اسکے الجاتیو سلطان بعد اوسکے تخت پر بیٹھا یہہ محب علما اور سادات اور بزرگوں کا
تھا اثنا عشریہ سے اعتقاد کامل رکھتا تھا ۷۱۷ سنہ سات سو سترہ ہجری میں فوت ہوا
۷۱۷ سنہ ہجری میں سلطان ابو سعید بن الجاتیو ماہ صفر میں تخت خانیت پر بیٹھا اسکے ایام سلطنت

بیان نکاح بغداد خاتون کا

سلطنت کا حال چونکہ ابو الفدا لکہہ چکا اور جوبان کا حال بہی اوسمین مندرج ہی اسلئے چہوڑا جاتا ہی

بیان نکاح بغداد خاتون کا

جب امیر جوبان نویان مارا گیا اوسوقت بادشاہ سلطان ابو سعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب کرکے کہا کہ امیر حسن سکے پاس جاکر جسطرح ہوسکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلوادی یہہ عورت چونکہ خوبصورت تہی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تہا قاضی نے یہہ بات شیخ حسن سی جاکر کہی شیخ حسن نے بسبب خوف بادشاہ کی اپنی جورو بغداد خاتون سی مفارقت اختیار کی بعد گذرنی ایام عدت کی بادشاہ نی اوس سی اپنا نکاح کیا اور اُس عورت کو امور ملکی اور مالی مین دخیل کرلیا درمیان ۷۳۲ سات سو بتیس ہجرے کی چند لوگون نی بادشاہ سی یہہ کہدیا کہ درمیان شیخ حسن اور بغداد خاتون کے مراسلات خفیہ جاری ہوگئی ہین اسواسطی بادشاہ نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کردیا اور بغداد خاتون سی وہ محبت جاتی رہی اوسکا شبہ بہی کم کرکی دل سی اوسکو اوتار دیا جب بعد تحقیق یہہ ثابت ہوا مفسدون نی یہہ مضمون بناکر اوڑا دیا تہا اور اصلمین یہہ جہوٹ تہا اوسوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد خاتون ہوئے — اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال ۷۳۵ سات سو پینتیس ہجری مین بادشاہ اوزبک نے قصد اران اور آذربیجان کا کیا — اسلئے بادشاہ اوایل ۷۳۶ سات سو چہتیس ہجری مین عازم اران کا ہوا جب حدود شیروان مین پہنچا اوسجائے کے بسبب حرارت اور عفونت ہوا کی مرض سخت مین مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچہہ تخفیف ہوئی حمام کیا وہ ہی مرض پہر عود کر آیا تیرہوین تاریخ سال مذکور مین فوت ہوا ۔ گر گبر بدرخ تحت تابکی باشد بعید ۔ برزوال دولت سلطان اعظم بوسعید ۔ اوسکا تابوت سلطانیہ مین لاکر جانب غرب دفن کیا جن ایام مین کہ مرزا امیر شاہ بن امیر تیمور نے واسطی خراب اور برباد کرنے اوس گنبذ کی حکم دیا اوسوقت وہان سی اوسکے تابوت کو نکالکر اور جب لیکے

بیان حکومت اربہ خان کا

۱۱۸ اوسکے باپ کے پاس دفن کیا بتیس[۳۲] برس وہ زندہ رہا اور انیس[۱۹] برس اوسنے سلطنت کے
ظفرنامہ میں لکھا ہے کہ سلطان ابوسعید نے اواخر ایام حیات میں مسماۃ دلشاد خاتون
بنت دمشق خواجہ بن چوپان سے نکاح کر لیا تھا سبب اوس نئی دولہن کی محبت کی بغداد خاتون
سے کم التفاتی کرنے لگا تھا اس واسطے اوس خاتون بیمروت کی بیبی بغداد خاتون نے اوسکو
زہر کھلایا اس بیبی نے تاریخ اوسکے وفات کی یہ کہی ہے ؏ چون گذشت از سال ہجرت
ہفتصد و سی و شش ⁂ در ربیع الآخر بسیزدہ بگذشتہ بود ⁂ در وداع از سریر
سلطان اعظم بوسعید ⁂ دست تقدیر الہی افسر شاہی ببرد ⁂

بیان سلطنت کرنی اربہ خان کا

واضح ہو کہ اربہ خان نسل ارتق بوکا بن تولیخان سے ہے وہ بعد وفات سلطان ابوسعید کی
بسبب سعی خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کے سریر سلطنت خانیت پر بیٹھا اوسنے بغداد خاتون
کو جو بری نظر سے اوسکو دیکھتی تھی اور بڑا جانتی بسبب زہر دہی سلطان ابوسعید کی قتل کیا
بعد اوس کے آپ بیچ کر اوزبکوں کو شکست دی اور چونکہ امیر علی بادشاہ لی جو کہ ماموں سلطان
ابوسعید کا تھا اور اون ایام میں حکومت دیار بکر کے اوس سے متعلق تھی سلطنت اربہ خان
سے مطلع ہو کر علم خلاف کا بلند کیا تھا اور موسی خان بن علی خان بن بایدو خان کو
بادشاہ بنا لیا تھا اس واسطے بسبب حسن اہتمام کے خواجہ غیاث الدین محمد نے لشکر بحد
جمع کرکے جانب دشمنوں کی کوچ کر کے روز چہارشنبہ سترہویں[۱۷] رمضان ۷۳۶ سات سو
چھتیس[۳۶] ہجری کو نواحی لہور پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا تلوار ادہر کی لڑائی رہی
آخر کار اربہ خان کو شکست ہوئی خواجہ غیاث الدین محمد ایک لحظہ ثابت قدم رہا جب
اوسنے دیکھا کہ میدان ہاتھ سے جاتا رہا وہ بہی جنگل کی جانب بھاگا امیر علی نے لوگوں کو
اوسکی تعاقب میں بھیج کر اوسکو پکڑا اکیسویں[۲۱] رمضان کو خواجہ فاضل نیکو اخلاق کو مع کور کو تہمت

بیان حکومت محمد خان کا

شربت شہادت پلایا اور نہین ایام مین ارپہ خان بہی امیر علی بادشاہ کے ہاتہہ آگیا معہ
اپنی لشکریون کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسی خان کا

موسی خان نی ماہ شوال سنہ مذکور مین مقام اوجان مین تاج خوانی کا سر پر رکہا اور مہمات
ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا — امیر شیخ حسن بن امیر امیوقار جلایر
جو سلطان ابوسعید کا چچی زاد بہائی تہا اون ایام مین دیار روم پر حکومت کرتا تہا اوسنی جب
اس واقعہ کی خبر سُنی فوراً محمد خان بن یولقتیغ بن ایس تیمور بن انبارچی بن منکا تیمور بن ہلاکو خان
کو تخت بادشاہی پر بٹہلایا اور اوسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریز کی آیا موسی خان
اور علی بادشاہ دونو برسم استقبال اوسکے پاس گئے چودہوین ذالحجہ سنہ مذکور مین مقام
بوشہر پر تلاقی طرفین ہوئے — علی بادشاہ نی امیر شیخ حسن کے پاس ایک قاصد کی زبانی
یہہ کہلا بہیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہین بیٹہہ سکتی ان دونوکو آپسمین لڑنی
دو ہمین اور تمہین کیا ضرورت پڑی ہی جو درمیان مین سر پہٹول کرین اب مصلحت یہہ ہے
کہ اپنی اپنی منتخبین کو لیکر ہم تم چلدین ان دونون کو سر پہوڑنے دو — امیر شیخ حسن نی اس
بات کو مان لی دو ہزار آدمی لیکر چلا گیا اور دونون بادشاہون مین لڑائی ہونی شروع ہو گئے
اسی اثنا مین امیر علی بادشاہ ایک جای چشمہ پر بفراغ خاطر بیٹہا ہوا وضو کر رہا تہا امیر
شیخ حسن نی اوسکو دیکہہ کر معہ سواران جرار کی وہان آپہنچا اور فوراً اوسکو قتل کیا موسی خان
نے جب یہہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اوسکے پیر بہی اوکہڑ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بعد شکست دینی موسی خان کی محمد خان باتفاق شیخ حسن نویان سکے اوجان مین گیا وہان پہنچکر

حال سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲ تحت سلطنت پر بیٹھا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی بندوبست اور استمالت سپاہ اور رعیت میں مشغول ہوا وہ لوگ جو خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی یگی سرپہ تھی اونکو بپاہ شفقت اور رعایت میں جاے دی — مسماۃ دلشاد خاتون بنت امیر دمشق خواجہ بن جوبان کو جو سلطان ابوسعید کی منکوحہ تھی اسی نکاح میں لایا

حال سلطنت طغاتیمور خان کا

واضح ہو کہ طغاتیمور خان چنگیز خان کی بہائی کی نسل سی تہا درمیان ۷۳۷ھ سات سو سینتیس ہجری کی سبب سی امیر شیخ علی قوشجی جو بعضی بلاد خراسان کا حاکم تہا اور سبب تحریک امیر علی جعفر کی جو شیخ حسن سی بہاگ کر چلا گیا تہا تخت سلطنت پر بیٹھا بعد ازاں تسخیر عراق کا قصد کر کی جب حدود آذربیجان میں پہنچا موسی خان بہ ایں تابعین کی اوسی تا حت لایا — اور محمد خان اور شیخ حسن بزرگ ان بہی مخالفین کی استقبال کو چڑہی درمیان بیدرہویں ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کی صحرای کرہ رود میں دونو لشکروں کا مقابلہ ہوا — طغاتیمور بلی قتل لڑنے اور جنگ کرنی کے ملک سی ہاتہہ اوٹہا لیا تہا اور خراسان کی جانب چلا گیا تہا اسکی موسی خان ایک بحظہ لڑتا رہا آخر کو وہ بہی منہزم ہو الغرض ٹہرر کی شیخ حسن بزرگان کی آدمیوں کی ہاتہہ لگ گیا پکڑا آیا بروز عید ناسا کو روانہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ شیخ حسن کو چوپانی کہتی ہیں یہہ شخص ولایت روم میں رہتا تہا ۷۳۸ھ ہجری میں بخواہش حکومت اور بادشاہ کی اسی ایک فریب بنایا کہ ایک غلام ترکی نژاد کو جسکا نام قراجری تہا اپنی باپ کی شکل کا ڈہونڈہ کر اپنی پاس لایا اور یہہ آوازہ تمام ملک میں پہیلا دیا کہ میرا باپ تیمور تاش جو بعد قتل کرنی امیر جوبان کی مصر کو چلا گیا تہا اب آگیا ہی سب لوگوں کو نقص

بیان شاہزادی ساتی بنت اولجایتو کا

یقین ہوگیا کہ تیمور تاش زندہ ہی اور اپنی والدہ بہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہہ آپ کی جز جزو ہی اور بیان تک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گہوڑی کی رکاب پکڑکی پیدل اوسکی ساتہہ چلاکرتا جب یہہ حال سب لشکریون اور ساکنین بلادنی سُنا سب منقاد ہوگئی ـ اوسوقت شیخ حسن کوچک نے اسباب لڑائی اور آلات حرب مہیا کروا کی جانب آذربیجان کی کوچ کیا ـ اور محمد خان اور امیر شیخ حسن بزرگ مخالفین کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئی بیسوئین تاریخ ماہ ذوالحجہ کو حدود الاتاق مین لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کوچک نی فتح پائی شیخ حسن ایلخانی جانب تبریز کی چلا گیا اور محمد خان دشمنون کے ہاتہہ مین گرفتار ہو کر مارا گیا ـ اب اوس غلام قراچری کی قسمت کہل گئی مفت مین شیخ حسن کوچک کی والدہ زوجیت مین ملی اور بادشاہت اور حکومت کرنی کی قدرت خدانی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت مین فرق آگیا شیخ حسن کوچک جسنی کہ یہہ تدبیرین کرکی سلطنت کی بنیاد اپنی واسطی ڈالی تہی اوسکے ایک چہری ماری مگر وہ کارگر نہوئی اسلئی وہ بچ کر جانب گرجستان کی بہاگ گیا اوسوقت اوسنی وہان جاکر بیان کیا کہ وہ میرا باپ نہین ہی نیں صرف ملک اور حکومت لینی کے واسطی ایک غلام ترکی اپنی باپ کے شکل کا ڈہونڈ کر یہہ کہدیا تہا کہ میرا باپ ہی اور واسطی یقین لوگون کی اپنی والدہ کو بہی اوسکی حوالہ کردیا تہا مین نہ جانتا تہا کہ وہ غلام بد ذات میری ساتہہ یہہ سلوک کریگا شیخ حسن کوچک شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کی خدمت مین رہنی لگا اور تیمور تاش جبلی بقصد جنگ شیخ حسن ایلکانی سے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد تلاقی جانبین کے شکست کہا کر بہاگا باتفاق قوم رو برات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کا

در منسخ ہو کہ درمیان ۷۳۹ سنہ سات سو انتالیس ہجری مین امیر شیخ حسن جو بانی مسند جہانبانی پر بیٹہا جب وہ سلطانیہ مین پہنچا امیر شیخ حسن ایلکانی یہہ خبر سنکر جانب تبریز کی چلا گیا قبل توجہ

بیان حکومت جہان تمور خان کا

۱۲۲ جنگ کی ایک گونہ صلح ہوگئی تھی اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ اور امیر شیخ حسن کوچک ایران اور آذربیجان کو چلی گئی ــ اور امیر شیخ حسن بزرگ درمیان سلطانیہ کی مقیم ہوا ــ ماہ رجب سنہ مذکور میں طغا تیمور خان نے دوسری دفعہ قصد جوڑ دالی عراق اور آذربیجان کا کیا جب وہ ساوہ میں پہنچا امیر شیخ حسن بزرگ اوسکے دفعیہ کی واسطے نکلا اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ معہ امیر سیورغان اور شیخ حسن کوچک کی ایران سے اوجان میں آئی اسی اثنا میں قوم اوبراں نے اوس غلام قراجری تمور تاش مقتول کو قید کر کی اس شاہزادی کے لشکر میں بھیجدیا مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی نے حکم دیا کہ اس کا سر تن سی جدا کر ڈالو چنانچہ وہ مارا گیا ــ بعد ازاں امیر شیخ حسن جوبانی نے بہر مکر اور فریب کر بات شروع کیا یعنی طغا تمور خان کو یہہ کہلا بھیجا کہ اگر قصد بادشاہ کا امیر شیخ حسن ایلکانی کے پکڑنے کا سو تو چاہئی کہ جلد آئے میں مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی سی اوسکا نکاح کروادوں گا اور قتل ایلکانیوں کی اوسکی خدمت گرفتار ہونگا طغا تیمور نے اس فریب میں آکر ایک خط مشتمل اوپر موافقت بادشاہزادی ساتی بیگ اور شیخ حسن جوبانی کے اور مخالفت اور قصد شیخ حسن ایلکانی سے لکھہ کر پاس امیر شیخ حسن کوچک کی بھیجدیا ــ جب امیر شیخ حسن بزرگ نی یہہ باتیں سنی بہت متحیر اور پریشان خاطر ہوکر ایک شخص کو جو طغا تیمور کا مقرب اور مخصوص تھا ملا کر وہ عہدنامہ کہ اونکی درمیان ہوگیا تھا دکھلایا وہ شخص بہت خجل ہوکر بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت تمام واقعہ کے بیان کی طغا تیمور نے شیخ حسن جوبان کی حیلہ پر مطلع ہوکر انگشت تحیر کی دانتوں سی کاٹی اور نہایت شرمندہ ہوکر اوسی شب کو جانب خراسان کی چلا گیا

بیان حکومت جہان تمور خان بن افرنگ بن کنجاتو خان کا

بعد مراجعت طغا تیمور کے امیر حسن ایلکانی نی جہان تمور خان کو تخت پر بٹھلایا وہ جانب بغداد کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی اپنی تصرف میں لاکر خطبہ اور سکہ اوسکی اپنے نام کا

نام کا جاری کروادیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

واضح ہو کہ سلیمان خان بشبوت ابن ہلاکو خان کی نواسوں میں سے ایک شخص تھا آخر سنہ ۷۳۹
سات سو انتالیس ہجری میں بسبب سعی شیخ حسن جوبانی کے شاہزادی ساتی بیگ سے اوسکا نکاح
ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹھا اور ماہ شوال سنہ ۷۴۰ سات سو چالیس ہجری میں باتفاق امیر شیخ
حسن کے اوجان میں گیا اوسجائے بہت خلق اللہ اوسکی جھنڈی کی نیچی جمع ہو گئی — اسی اثنا
میں امیر شیخ حسن بزرگ نے ہمراہ جہان تیمور خان کے قصد آذربیجان کا کر لیا اور سلیمان خان
اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بھاری ہوئی لشکر بغداد کو شکست ہوئی امیر شیخ حسن
ایلکانی جب دار السلام میں پہنچا تیمور خان کو جو نہایت نا قابل تھا موقوف کیا اور درمیان سنہ ۷۴۱
سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کادن بموجب حکم اپنی بھائی طغا تیمور خان کے
متوجہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا ہوا اور اسجانب سے ملک اشرف بن تیمور تاش بن جوبان بموجب
اشارہ اپنی بھائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کادن کو شکست ہوئی بھاگ گیا بعد اپنی بھائی
کی خدمت میں پہنچنے کی سرداروں سے لڑنے گیا وہان مارا گیا — اور سنہ ۷۵۳ ہجری میں طغا تیمور خان
بھی خواجہ یحیی سردار کی ہاتھ مقتول ہوا القصہ امیر شیخ حسن جوبانی بعد شکست دینی شیخ علی کی جانب
دیار بکر اور بلاد روم کی گیا وہان جا کر قتل اور غارت اور شہروں کو بہت خراب اور ویران کیا اور
صحیح و سالم وہان سے مراجعت کی — اور درمیان سنہ ۷۴۴ سات سو چوالیس ہجری کی سلیمان
اور امیر یعقوب شاہ کو معہ ایک جماعت امرا کی جانب روم کی بھیجا وہ لوگ وہان سے شکست کھا کر
آئے اسلئے امیر شیخ حسن یعقوب کو بسبب اوس تقصیر کے جو اوسنی لڑائی میں کی تھی مقید کیا
— امیر شیخ حسن کی جورو جسکو خاتون عزت ملک کہتی ہیں یعقوب شاہ سے محبت رکھتی تھی
اوس عورت نے یہہ خیال کر کے کہ میری خاوند کو اس موذی کی بسبب اسسابقت کی کہ مجھسے محبت
رکھتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتوں سے ملکر منگل کی رات ستائیسویں رجب کو شیخ حسن کی پاس

بیان حکومت ملک اشرف کا بن تیمورتاش کا

۱۲۴ گئی اور اوسکی خصیہ پکڑ کر ایسی کھینچی کہ وہ تڑپنے لگا آخر کار خصیہ پکڑے رہی یہانتک کہ اوسی روز
اور ملک چوپانی کا کیا ہرگز خصیہ چھوڑے یہانتک کہ وہ مر گیا خواجہ سلیمان نے اس مقام پر تاریخ
لکھی ہے سنہ ہجرت نبوی رفتہ ہفتصد و چہل و چار ⁂ در آخر رجب افتادہ اتفاق حسن
زنی چنین زنی در راست بسان ⁂ روز بازار دی خود ضعیفی شیخ حسن ⁂ گرفت محکم ذکر دبیضا
تا مرد درگذشت ⁂ زہی ہمت زنی خانہ دار مردافکن ⁂ دوسری روز وہ قحبہ بالکل معلوم ہی
اعوان اور انصار کی جیب کر محل سے نکلکر بھاگی دو دن تک یہہ حال کسی پر نہ کھلا تیسری دن
تمام امیروں کو اس امر کی خبر پہنچی بعد جستجو اور تکاپو کی عزت ملک اور تمام خاتون بادشاہ کو
پکڑ کر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک اشرف بن تیمورتاش کا

واضح ہو کہ وقت مقتول ہونے اپنی بھائی کے ملک اشرف اپنی چچا یاغی باستی کی ساتھ حدود
شیراز میں تھا جب اوسے یہہ خبر شستر میں آیا — اسی اثنا میں امیر سیورغان جو کہ
درمیان قلعہ حصار روم کے محبوس تھا نکلکر شہر کی کوتوال کو قتل کرکی ملک اشرف اور یاغی باستی
سے جا ملا — اور سلیمان خان نے جب جمعیت امرا اور مردمان سپاہ کی دیکھی جانب دیاربکر کے
چلا گیا چند روز درمیان اونکی طریق اتفاق کا جاری رہا آخر الامر اون میں اختلاف ہو گیا
ایک رات کو یاغی باستی اور سیورغان تبریز سے نکلکر جانب خوی کی بھاگ گئے ملک اشرف نے
بھی اونکی تعاقب میں حرکت کی صحرای عبادین میں جاکر دونو لشکروں کا مقابلہ ہوا سیورغان
اور یاغی باستی کو شکست ہوئی اوسوقت ملک اشرف نے موضع تادیل پر نزول کرکی ایک شخص مسمی
نوشیروان کو تخت پر بٹھلایا اور حکم دیا کہ اسکو نوشیروان عادل کہا کریں یہہ منادی پھروا دی
جب گجرمیں پہنچا قاضی محی الدین بردعی واسطی صلح کروانی کی یاغی باستی کی طرف سے اونکے پاس
آیا ملک اشرف نے صلح مان لی سیورغان کو یقین نہ آیا امیر الملکان ولد امیر شیخ حسن بزرگ
کی ہاتھ سے مارا گیا — اور یاغی باستی اپنی چھوٹی بھائی کے پاس گیا وہاں سی دونو جانب تبریز کے

بیان حکومت ملک اشرف کا

تبریز کی متوجہ ہوئی جب تبریز مین آئی ملک اشرف نی اپنی چچا بزرگوار کو اسیطرح پر ۱۲۵
قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہوئی کہ کسطرح مارا بعد اوسکے قتل کرنی کی مستقل ہوکر حکومت
کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی ایسی کی کہ جس کسی سی ہو سکا اران سی اور آذربیجان سی
بہاگ کر جہان امن پایا وہان جا بسا — اول موسم بہار ۷۴۸ھ سات سو اٹہتالیس ہجری
مین ملک اشرف سنے قصد جنگ شیخ ایلکانی کا دسین کرکے جانب بغداد کی کوچ کیا —
امیر شیخ حسن شہر مین محصور ہوا ملک نی محاصرہ چند روز کی ہراسان ہوکر جانب تبریز کی مراجعت
کی اور محرم ۷۵۱ھ سات سو اکیاون ہجری مین اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہان سنے
لوگ لڑتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑہا اور دو ہزار دینار نقد زر سرخ
معہ اخباس ایک لاکہہ دینار کی ملک اشرف کی خدمت مین اصفہانیون سنے بہیجی اوسوقت
مراجعت کی اور ظلم اوسنے بیشمار کئی ہین چنانچہ اوسکی ظلم دیکھہ کر شیخ صدرالدین صفدسے
جانب گیلان کی — اور خواجہ شیخ کحجی شام مین گئی اور قاضی محی الدین بردعی دشت قبچاق
مین گیا اوس شہر کے سرای مین جاکر ٹہرا — اور جانی بیگ خان حافظ اوس بادشاہ کی وعظ
کرنے کو حاضر ہوا تہا اثناء وعظ مین شرح ظلم ملک اشرف کی اسطرح پر تقریر کی کہ بادشاہ
اور اہل مجلس کو طاقت کچہہ پوچہنی کی نہ تہی ظلم سن سنکر سن ہوگئی تہی بعد ازان جانی بیگ
خان سنے دو مہینے کے عرصہ مین لشکر جمع کرکے ۷۵۸ھ ہجری مین وہ عادل مسلمان ملک
اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قبچاق سی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا بعد یہان پہنچنے کے
ملک اشرف خبر ظفر پائی اوسکو قتل کیا چار سو قطار اونٹون کی جو لدی ہوئی جواہر اور زر
اور اخباس سے تہی ملک اشرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تہی جو اوسکو ملے
— پہر دس ہزار آدمی لیکر تبریز مین آیا لشکری اوسکے راہ مین جو فرد کش ہوتے ہوئے
اور رسد پانی ہوئی آتی تہی کسی کی مجال اتنی نہ تہی کہ ایک مٹہی گہاس کی سبے دینی قیمت کے
سی کسان سی لیوے ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی بردی بیگ کو سونپا

بیان وفات بانی شیخ حسن ایلکانی کا

۱۲٦ ہزار سوار کی تبریز میں چھوڑکر آپ بعض بعض خود مراجعت کرگیا بعد تھوڑے زمانہ کی بردی بیگ کا
دختر نے آکر خبر دی کہ باپ مرض الموت میں گرفتار ہے اسلئے وہ اخی جوق کو اپنا نائب بناکر
خود متوجہ دشت قپچاق کا ہوا اور اخی جوق اوس ولایت پر مستولی ہوکر ملک اشرف کے
طریقہ پر چلنے لگا یعنی وہی ظلم جاری کیا

بیان وفات بانی شیخ حسن ایلکانی کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

واضح ہو کہ ۷۵۷ھ سات سو ستاون ہجری میں امیر شیخ حسن بزرگ درمیان بغداد کی فوت ہوا
اوسکا بیٹا سلطان اویس مسند سلطنت اور جہانگیری پر درمیان شہر مذکور کی بیٹھا اور درمیان
۷۵۹ھ سات سو انسٹھ ہجری کے اوسنے قصد تسخیر آذربیجان کا فرمایا اخی جوق اوسکے
مقابلہ پر آیا لیکن شکست کہاکر تبریز کو چلا گیا سلطان اویس بھی اوسکے تعاقب میں اوسی شہر پر
پہنچا پھر وہاں سے اخی جوق نخچوان کو چلا گیا اور سلطان عمارت رشیدی میں داخل ہوا ماہ رمضان
۷٤۷ھ سات سو ستالیس ہجری میں چند امرا کو جو سر خلاف تھی یاسا میں مقید کیا اسلئے ایک
جماعت امرا اور اعیان اوسکے ساتھ کے اخی جوق سے ملگئی سلطان نے امیر علی کو اونکی دفع کے
واسطے روانہ کیا امیر علی نے بسبب اوس کینہ دیرینہ کی جو سلطان سے رکھتا تھا اخی جوق سے
آپ جاکر شکست کہاکر بہاگ آیا اور بادشاہ نے جانب بغداد کی مراجعت فرمائی ۷٦۰ھ
سات سو ساٹھ ہجری موسم بہار میں امیر محمد مظفر نے لشکر لیکر آذربیجان پر چڑھائی کرکے
اخی جوق کو شکست دی چند روز تبریز میں مقیم ہوا اسکے بعد جب سلطان اویس کا لشکر پھر
اخی جوق نے مراجعت کی اگلی دفعہ اخی جوق کو بادشاہ نے قتل کیا۔ اور ۷٦۵ھ سات سو
پینسٹھ ہجری میں خواجہ مرجان نے جو کہ جانب سلطان اویس سے حاکم بغداد کا تھا راہ مخالفت
اور عصیان کی اختیار کی اسلئے سلطان جانب دار السلام کی گیا خواجہ مرجان شکست کہاکر

کہا کر محصور ہوا پہر بطور عجز و انکسار کی پیش آکر دروازہ بغداد کی کہول دیئے سلطان اویس نے
اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینے کے دیار بکر کی راہ جاکر موصل کو فتح کیا پہر جانب
ماردین کی گیا وہان سے تبریز کو مراجعت کی اور ۷۷۲ھ سات سو بہتر ہجری مین سلطان اویس
نے امیر ولی کی مہم پر توجہ کی یہہ امیر ولی بعد قتل کرنے طغا تیمور خان کی ولایت مازندران پر
مستولی ہوگیا تہا غرضیکہ جانبین سے مقابلہ سخت ہوا آخر کار شکست امیر ولی کو ہوئی اور
سلطان نی سمنان تک دشمنون کا تعاقب کرکے مراجعت کی آخر ماہ ربیع الاول ۷۷۶ھ سات سو
چہتر ہجری مین سلطان اویس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام امرا اور ارکان ولایت اور
قاضی شیخ علی کنجانی نے بادشاہ کی سرہانے بیٹھکر وصیت طلب کی اوسنے کہا کہ سلطنت
حسین کری اور حکومت بغداد کی شیخ حسن سے متعلق رہے اون لوگون نی عرض کی کہ شیخ
حسن شیخ حسین سے بڑا ہے ایسا نہو کہ زمین جنگ و جدال آپکی بعد قایم رہی بادشاہ نے
نزع کی حالت مین یہہ کہدیا کہ تمہین اختیار ہے اس لفظ کو سبنی اجازت تصور کرکی شیخ حسن
کو قید کیا پہر سلطان اویس کو بولنی سے تاب و طاقت نرہی تہی کیونکہ جاڑی بند ہوگئی تہے
دوسری تاریخ جمادالاول کو فوت ہوا اوسی رات کو شیخ حسن کو بہی عمارت دمشقیہ مین
لیجاکر زمین مین گاڑ ائی اور سلطان اویس کو سروان مین دفن کیا

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

واضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اویس دوسری روز بعد انتقال شاہ اویس کی باتفاق
جمیع امرا اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہوا حسین نی اوایل بہار ۷۷۹ھ سات سو اناسی
ہجری مین جانب قلعہ ارجیس کی جو تحت تصرف قرا محمد ترکمان کے تہا لشکر کشی کی انجام
مہم کا صلح پر منتہی ہوا قرا محمد بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر مشمول نظر عاطفت کا ہوا اور
درمیان ۷۸۰ھ سات سو اسی ہجری کے ایک جماعت امرا کی سلطان حسین سے پہر گئی تہی

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

١٢٨ وہ لوگ مثل سرائیل — اور عبد القادر جہان شاہ کی تھے غرض ان داعیوں کی یہہ تھی کہ عادل
آغا کی حکومت اور استیلا جا رہی اسلئے وہ بغداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر بادشاہ
کے سلطانیہ سے جانب مخالفین کے گیا اب کرکان کی نواح میں سے ان لوگوں کو پکڑکر سلطانیہ
قید کیا اور اسی سال میں درمیان بغداد کے ایک جماعت امرا نے امیر اسماعیل بن امیر زکریا کو
جو کہ جانب سلطان حسین کی سے وہاں کا حاکم تھا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تخت حکومت پر
بٹھایا جب یہہ خبر سلطان حسین کو پہنچی بموجب صلاح وقت کی ایک فرمان اوسکے نام بھیجکر اوسکو
اوسی عہدہ پر بحال کیا — اور پیر علی نے بغداد میں آکر تمام امور ملکی اور جنگی میں بطور استقلال
اپنا دخل کرکی اکثر ولایت عرب کو تحت و تصرف اپنی میں لایا — جب سلطان حسین اور
عادل آغا نے پیر علی کی استیلا اور عداوت کی خبر پائی سپاہ کثیر لیکر دار السلام کے جانب گئے
— اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بسبب نرکھنی طاقت جنگ کی جانب تستر کے بھاگ گئی
عادل آغا نے اونکا تعاقب کیا بعد محاصرہ قلعہ تستر کے شاہزادی شیخ علی سے صلح استوار
کی کہ بعلاقہ تستر میں حکومت وہ کرتا ہے دار السلام بغداد سے کچھہ غرض نکرے بعد ازاں بغداد
کو مراجعت کی وہاں سے لشکر بہت سا لیکر سلطانیہ کو گیا اور عین موسم جاڑے میں شیخ علی
اور پیر علی نے بسبب استدعای بعضی مردمان بغداد کی اوس جانب کو کوچ کیا سلطان حسین
نے بھی محمود دواتی اور عمر قپچاقی کو اونکی مقابلہ کے واسطے روانہ کیا وہ دونو امیر علی کے
پنجہ میں صدمہ سے اور خلق کثیر بادشاہ کی لشکر سے ماری گئی سلطان حسین یہہ خبر سنکر
جانب تبریز کی بھاگ گیا راہ میں بہت صدمہ اوٹھا کر ہزار خرابی سے بلدہ تبریز میں داخل ہوا
اوایل ٧٨٤ سات سو چوراسی ہجری میں عادل آغا قلاع رے کی فتح کرنے پر
تمام ہمت مصروف تھا اور سلطان حسین نے بہت لشکر اوسکے مدد کو بھیج دیا تھا اسلئے
فرصت غنیمت جانکر سلطان احمد بن سلطان اویس نے جسکی برابر کوئی شخص [illegible] پر
سفاک بیباک تھا بتحمل مخالفت اپنی بھائی کے تبریز سی جانب اردبیل کی گیا ہرچند

بیان سلطنت سلطان احمد کا

۲۹

ہر چند کہ سلطان حسین نے اوسکے پاس کئی قاصد بہیجکر مراجعت کرنے کی خواہش کی اوسنے ہرگز
منظور نکیا بلکہ اوسنے وہان جاکر لشکر فراہم کرکے شبخون لائی ناگہان کی تبریز پر چڑہائی کی سلطان حسین
متحیر اور سراسیمہ ہوکر کسی گوشہ مین جان بچاکر چہپ گیا لیکن قضا نے چہپنے نہ دیا اوسی رات کو
اوسکی لشکری کہین سے ڈہونڈکر پکڑ لائی اوسنے فوراً قتل کر ڈالا کہتے ہین کہ سلطان حسین
ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تہا گاہی گاہی وہ افعال جو لایق مردون کی نہین
ہے کیا کرتا تہا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اویس کا

بعد قتل کرنے اپنے بہائی سلطان حسین کی احمد مذکور تخت پر بیٹہا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان
بایزید بہاگ کر عادل آغا کی پاس چلا گیا اوسنے سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پہر عادل آغا
تبریز مین آیا اور سلطان احمد بسبب اسکی کہ ابہی اوسنے کچہہ مضبوطی اور تمکین اور قوت پیدا
نکی تہی جنگل کی جانب بہاگ کر ترمذ مین چلا گیا پہر عادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا اثنار
راہ مین بعضی امرا نے بسبب ہواخواہی سلطان احمد کی عادل آغا سے خلاف جب پیدا کیا
اوسوقت اوسنے صلاح وقت تعاقب کرنا چہوڑکر سلطانیہ کی طرف مراجعت کی اور سلطان احمد
دوسری دفعہ پہر تبریز مین آیا اسی اثنا مین سلطان احمد نے یہہ خبر پائی کہ شاہزادہ شیخ
علی اور پیر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتے ہین اسلئے سلطان احمد نے اوسکی
لڑائی کا قصد کرکے اونکی طرف کوچ کیا نوح ہفت رود مین دونون لشکروںکا مقابلہ ہوا
عمر قپچاقی جو سلطان احمد سے کینہ رکہتا تہا شاہزادہ علی سے ملگیا اسلئے سلطان احمد معرکہ سے بہاگ
کر راہ خوی سے نخجوان کو چلا گیا وہان جاکر قرا محمد ترکمان سے جا ملا قرا محمد واسطے معاونت
سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک کی آیا سلطان
احمد کو ابکی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک مقتول ہوئے ترکمان
لوگ بہت مال اور دولت لیکر اپنے وطن کو مراجعت کر گئے اور سلطان احمد تبریز کو چلا گیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳ بعد اس درمیان سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیاں اور وقایع ہوئے ہنوز لڑائی ان دو نوں میں ہو رہی تہی کہ تیمور صاحب قران عراق اور آذربیجان میں پہنچا اوسکی مہم کی اور یہی مشکل ہو گئے پہر اوسکا حال سلطان احمد کا اور کیفیت اوسکے مقتول ہونے کی انشاء اللہ تعالی آگے بیان کرونگا اب دل یہہ چاہتا ہی طایر قلم کو ایران کی جانب توران کے اوڑاوں یعنی حال چغتائی خاں کا معہ اوسکے اولاد کی جو جہیٹ گیا ہے بہت مختصر کرکے لکھوں تاکہ کتاب بڑہ جائے اور مطلب ہی رہ جائے

ذکر سلطان چغتائی خان معہ اوسکی اولاد اور اقربای اوسکی کی جو مملکت توران میں تہی

واضح ہو کہ چغتائی خان چنگیز خان کا دوسرا بیٹا تہا وہ بسبب عقلمندی کے تمام اپنی بہائیوں پر مشرف و مختار رکہا تہا چنگیز خان نے وقت تقسیم کرنے اپنی سلطنت کی حکومت دیار ماوراء النہر اور بلاد غور اور کاشغر اور بدخشان اور بلخ کی اوسکو دی تہی اور اسی لڑکی کو قراچار نویان نے جو جد امجد صاحب قران امیر تیمور ہیں سپرد کیا تہا جب چنگیز خان فوت ہوگیا چغتائی مذکور اکثر اوقات ملازمت میں اپنے بہائی اوکدای قاآن کی مشغول رہتا اور حقوق اخوت اوسکی تعظیم اور تکریم میں مبالغہ کرتا رہتا اور بدون مشورت اور بے استصواب قراچار کسی کار میں دخل نہ دیتا اور اہم وقایع اوس زمانہ کے اسی ایک یہہ ہی کہ درمیان ۶۳۰ ہجری کی موضع تاراب میں جو کہ ایک گانو تین فرسخ پر بخارا سی واقع ہے ایک شخص محمود تارابی نام شقاوت و خام پیدا ہوا اور اوسنے چند شعبدہ کو لوگوں کو دکہلا کر بہت خلق اللہ کو اپنا مرید کرکے بخارا اور ماوراء النہر اوسکے اور شہروں کو حلقہ بگوش اپنا کرلیا جب اتنی بہیڑ بہاڑ مریدوں کے اوسکی پاس ہوگئی اور شوکت وا دبدبہ چغتائی خان کو معہ اوسکی انصار اور اعوان کے بخارا سی نکال کر آپ بخارا کا حاکم

بیان اولاد چنگیز خان کا

حاکم ہو بیٹھا اوسنے تارابی کی نام کا خطبہ بہی بخارا مین پڑہا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو
اوسنی قتل کیا اوسکی مستولی ہونی سی اوباشون کی بن آئی چوریان اور لوٹ بہت ہوئی
روز روشن مین متمول لوگ لٹ گئی اوباشون اور بدمعاشون کی یہہ حالت تہی کہ جس دولتمند
کے گہر مین جا گہسی جو چاہا سو لیا بادشاہ کی طرف سی کچہہ مانعت اسبات کی نہ تہی — وہ
داروغہ اور امرا چغتائی کی جو بہاگ گئی تہے اونہون نے سپاہ جمع کرکے پہر بخارا پر چڑہائی
کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت مغلون کے دلمین اوسکی کرامات کی باتین سنکر جنگ
کرنی کا ارادہ نہ تہا بلکہ کسیکا ہیاؤ نہ پڑتا تہا کہ اوسی لڑسے اتفاقاً اسی اثنا مین ایک
تیر غیبی اوس شیخ تارابی کی ہاتہی مین کسی مخالف کا آکر لگا اوسکا تو فوراً کام تمام ہوا لیکن بسبب
کثرت غبار کی کسی نے نہ جانا کہ پیر جی کی جان پر کیا بیتی اور مغلون کے دلمین جو ہیبت اوسکی
کرامات کی چہا گئی تہی وہ بہی شکست کہا ہی ہی بہاگے شیخ تارابی کے مریدون نی اونکا
تعاقب کرکی قریب دس ہزار مغل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مراجعت کرکی بہر سے محمود
تارابی کی لاش کہین لاشون مین ملگئی تہی کسیتی اوسکو تلاش نہ کیا سب مریدون نے یہہ تجویز
کی کہ شیخ غایب ہوگیا ہے اسلئے سب نی متفق ہوکر اوسکا محمد علی کو قایم مقام کیا القصہ جب
یہہ خبر بادشاہ قراچار کو پہنچی اوسنے ایلدر نویان سے اور حکمن قورجی کو اس فتنہ کی فرو کرنی
کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر فراوان لیکر طرف بخارا کی گئے ہمہ حسب دلخواہ اونہون نی وہانکے لوگون
کی قتل اور لوٹ کا ارادہ کیا اکابر اور اشراف بخارا نی یہہ عرض کی کہ ابہی قتل اور غارت
نکرین ہم ایک عرضی قراچار نویان کے پاس بہیجتی ہین بعد اوسکے جسطرح حکم صادر ہوگا
وہ آپ کیجیگا اونہونی منظور کیا قراچار نے عرضی پڑہکر حکم عفو جرایم کا دیا چغتائی خان
ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۳۸ ہجری مین فوت ہوا ایتیس آدمی اوسکے اولاد سے تخت سلطنت توران پر
راج کر گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

۱ اول بیسو منکا بن چغتائی خان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۲ ۲	واہلاکو بن موکا بن چیتائی خان بعد فوت ہونی موکا کی بسبب سبی قراچار نویاں کی وہ بادشاہ ہوا ہبا نویاں مستار الیہ سبلے اوسکی ایام دولت میں درمیان سنہ ۶۵۲ چہ سو باون ہجری کے عالم جاودانی سی رحلت کی عمر اوسکی نو (۸۹) اسٹی برس کی ہوئے
۳	اوربعہ خاتون ست توراجی گورکان منکوحہ واہلاکو کی اوسکی ایک بیٹا قراہلاکو کی نسل سی مبارکشاہ تہا جونکہ وہ بچہ تہا اسلئے وہ عورت بعد فوت اپنی خاوند کی خود سلطنت کا بندوبست کرتے ہتی
۴	بانیسوس بامدار ابن چیتائی خان مورخ لوگ اسکو مالیکو کہتی ہیں
۵	مبارک شاہ بن قراہلاکو بعد وفات بانیسو کی تحت کا وارث ہوا
۶	براق خان بن سنوتوار بن بیتو کان اسنی اپنی ایام دولت میں خراسان پر لشکرکشی کی تہی جب اباقا خان بن ہلاکو سی شکست کہا کر بہاگا بخارا میں جاکر مسلمان ہوگیا تہا بعد مسلمان ہونی کی سلطان عیاث الدین اوسکا نام رکہا گیا آخر سنہ ۶۶۸ چہ سو اٹہسٹ ہجری میں فوت ہوا
۷	نیکی اس سارہان بن چیتائی خان
۸	بوقاتیمور بن قلامی بن لورسی بن موکان
۹	دوا خان بن براق خان یہہ عادل اور بلندمرتبہ بادشاہ تہا
۱	کوجک خان بن دوا خان
۱۱	بانیسو بن قلامی لوری بن متوکان
۱۲	ایسبوقا خان بن دوا خان
۱۳	کبک خان بن دوا خان کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تہا طبع میں

بیان اولاد چنگیز خان کا

بلخ بن قتیبہ الاسلام اوسنی نبوایا ہی

ایلچنکدای خان بن دواسجان

دوا تیمور بن دواسجان

سرین دواسجان ہندوستان پر بہی اوسنی لشکر
کشی کے ہتی

جنکتی بن ابوکان بن دواسجان

بیسو بن تیمور بن الوکان اسنی اپنی بہائی پر خروج
کرکے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونون چوچیان
کٹوا ڈالین تہین بہہ پاگل اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تہے
کیونکہ والدہ کو بہہ کہا کہ تو نی مجکو باغی ہونی کی صلاح دی
تہی اسیواسطی تری چوچیان کٹوا ڈالین

علی سلطان جوکہ نسل اوکدائی قاآن سی تہا

محمد خان بن بولاد بن کوبجنک خان

قزان سلطان بن میسور بن اور کتیمور بن بوقا بن تمور بن
بوری بن مشوکان جو درمیان ۷۳۳ ہجری کی تخت نشین ہوا

دانشمند خان اوسکا نسب بہی اوکدائی قاآن تک پہنچا ہی
بعد مقتول ہونی قزان سلطان کی امیر قزغن نی اوسکو بادشاہ
نبایا بعد گذرنے دو سال کی اوسکو بہی قتل کیا

بیان قلیخان بن سورغدو بن دواسجان سے امیر قزغن سنے
دانشمندچہ کو قتل کرکی بیان قلی کو بادشاہ نبایا اوسی
اچہا سنہ ولنبت اور عدل کیا درمیان ۷۶۰ ہجری کی قتلق

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۴ تیمور نامی ایک مغل نے جسکی نکاح میں امیر قزغن کی بہن تھی سبب کینہ دیرینہ کی فرصت پاکر شکارگاہ میں اوس امیر ممالکت پناہ کو شہید کیا اور آپ جانب قندز کی بھاگ گیا متعلقوں نے بھی اوسکا تعاقب کرکی قندز میں جاکر اوسکو پکڑکر پرزی پرزی کیا بعد ازاں امیر قزغن کی بیٹی امیرزادہ عبد اللہ کو اوسکی قایم مقام کیا اوسنی سمرقند کو دار السلطنت بنایا اور سبب طمع خاتون بیان قلی کی حرم یہ حرکت کی تھی اوسکی نامراد ہی گیا

۲۴ تیمور شاہ بن بیسور تیمور بن اولکان بن دوا خان امیرزادہ عبد اللہ نے بعد قتل کرنے بیان قلیخان کی اوسکو بادشاہ بنایا — اور امیر بیان سلدوز نے طریق اطاعت اوسکی ترک کرکی باتفاق امیر حاجی برلاس کی جو کہ اولاد میں منگا بن قراچار نوبان سے تھا جانب امیرزادہ عبد اللہ کی خروج کیا جانبین سے لڑائی ہوئی امیر بیان سلدوز نے فتح پائی تیمور شاہ اور امیرزادہ عبد اللہ کو قتل کیا — اور دیار ماوراء النہر میں جہانبانی و بادشاہی کا ملک کیا وہ شخص سلیم الطبع کم آزار آدمی تھا اور اکثر اوقات شراب خواری میں رہتا تھا اسلئی اوسکی توران میں تغیر آگیا تھا

۲۵ تغلق تیمور خان بن ایمل خواجہ بن دوا خان — بعد شہادت امیر قزغن کی الوس جتہ میں وہ حاکم ہوگیا تھا جب اوسنی پریشانی ماوراء النہر کی سنی درمیان سنہ ۷۶۱ ہجری کی

بیان اولاد چنگیز خان کا

هجری کی وہان گیا اکثر امرا کو اپنا مطیع و منقاد کر کی مراجعت ۱۳۵
کر آیا اوسکی آنے کی بعد جب امیرون مین پہر نزاع اور اختلاف
پڑا اسلئی درمیان ۷۶۳ سات سو ترسیٹہہ ہجری سکے پہر
تغلق تیمور نی امیر بایزید جلایر اور امیر بایان سلدز کو قتل کیا
اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماوراء النہر پہ مقرر کر سکے
مراجعت کر آیا

۲۶ الیاس خواجہ بن تو تغلقیمور خان ہی کہ بعد مراجعت اپنی باپ
کے ماوراء النہر مین بادشاہ ہوا اور درمیان ۷۶۵ سات سو
پینسٹہہ ہجری سکے مقتول ہوا

۲۷ عادل سلطان بن محمد بولادن کو تخل خان اسکو پانی مین اوسکی
وزیر نی ڈبو کر مار ڈالا تہا

۲۸ قبول سلطان بن دورجی بن ایلچکدای

۲۹ سیورغتمش خان بن دانشمند جہ خان جسکو حضرت صاحقران
امیر تیمور گورکان سنے تخت خانی پر بحال رکہا

۳۰ سلطان محمود خان بن سیورغتمش خان کہ امیر تیمور نی بعد فوت
ہونے اوسکے باپ کی بسبب موافقت اور عہود کی حکم دیا کہ
اوسکا نام فرمانون سکے سر پر لکہا جایا کری — واضح ہو
کہ اسجای تک مرزا الغ بیگ گورکان کی رسالہ سی لکہا گیا یہہ
رسالہ اوسنے خانان الوس اربعہ کی ذکر مین تصنیف کیا ہے
— اب ہم اسجا ی سی حال امیر تیمور گورکان صاحب قران کا لکہتی ہیں
اور اوسکی اولاد کا بہی حال مختصر اپنی وقت تک لکہین سکے فقط

فصل

اسمین ذکر فرمانفرمائی اور کشور کشائی امیر تیمور صاحب قران اور اوسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی

بیان نسب امیر تیمور گورگان کا

واضح ہو کہ مورخوں نے نسب امیر تیمور گورگان کا اسطور پر لکھا ہی کہ امیر تیمور بن امیر ترغائی
بن امیر برکل بن امیر ایلنکر بن ایجل بن قراچار نویان بن سوغوچن
بن ایردمچی برلاس بن قاچولی بہادر بن تومنہ خان بن باسنقر خان بن
قایدو خان بن دوتومنن خان بن بوقا خان بن بوذنجر قاآن
بن الانقوا ہی جو کہ نسل قیان سی ہی اور قیان کی نسل حضرت آدم ؑ تک اوپر لکھہ چکا ہوں
اوسکی بیان کرنی کی کچھہ حاجت نہیں

بیان ابتدا حال امیر تیمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچنی تک

امیر تیمور صاحبقران ایام صبا میں اور اوان جوانی میں اچھی طرح پر ایام بسر کرتے تھی درمیان
سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھہ ہجری کی کہ تو قلقتیمور خان نے حسب قصد تسخیر ماوراءالنہر کا کیا اور
حد آب خجند سی لشکر عبور کر گیا اور صلح ہونی کی اوسوقت امیر تیمور نی بسبب مصلحت کی وہاں
اجازت مراجعت کی لیکر اور دو امراء خان مذکور میں آکر تقریر کلمات دلپذیر کی اوکو مقام
خسرو کیش سی عبور کروایا امراء مذکور نے اثار رشد اور نجابت کی اوسکی ناصیہ میں پاکر حکو
تومانوں نصف کش سکے امیر تیمور کو دے امیر تیمور نی اوس ولایت میں جاکر تھوڑے عرصہ میں
بہت سا لشکر جمع کر لیا اسی اثنا میں امراء تو قلقتمور خان سکے اوس سی پھر گئے اور بادشاہ
بھی شکست کھاکر بھاگ گیا بعد ان امراء ماوراءالنہر سی امیر تیمور لڑا اگرچہ اوقات شکست بجا لشکر کو

بیان امیر تیمور کا

مخالفون کو ہوتی رہی ان لڑائیون کا حال تاریخون مبسوطہ مین لکھا ہوا ہی اختصاراً چھوڑا جاتا ہے
غرضیکہ درمیان ۷۶۳ سات سو ترسیٹھہ ہجری کی دوسری دفعہ پہر متوجہ جانب ماوراء النہر کی
ہوا — امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سے آیا تہا وہ بہی باتفاق امیر تیمور کی ماوراء النہر پر
گیا جب تو قلتیمور سنے امیر بایزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی سنے خوف کر کی جانب
خراسان کی بہاگنا اختیار کیا گا نو خورا شتا پر وہ بہی مقتول ہوا — اور امیر تیمور صاحب قران
بسبب سعی امیر حمید مقرب تو قلقا تیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق بادشاہ
سنے حکومت تومانات شہر سبز کی امیر تیمور کو مرحمت کی — اور عین قلب موسم زمستان مین
خان مذکور بارادہ عزم استیصال امیر حسین کی چونکہ خوشش ہو رہا تہا حکم دیا کہ از سیر چڑہائی
کیجاوی ناگاہ کیخسرو ختلانی امیر حسین سے باغی ہو کر مخالفین سے آملا اسی امیر حسین نی ارادہ
بہاگنی کا کیا اسواسطی تو قلق تیمور خان سنے بہی قصد مراجعت کا کر کے اپنی بیٹی الیاس خواجہ
خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کیا اور ایک جماعت امرا اور کچہہ سپاہ اوسکی نگاہبانی
کی واسطی چھوڑ کر چلا آیا اور یہہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان ہمیشہ الیاس خواجہ خان کی لشکر
مین رہی اور بیکجنگ ساری لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا — بعد جانی تو قلقیمور خان کی بیکجنک
سنے ہاتہہ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہہ امر سب امرا پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ ماثر پر
بہت شاق ہوا اسلئے عنان عزیمت واسطی طلب ششیخ امیر حسین سے منعطف فرما کر بیابان جوق پر
اوپر ایک کوئی سانج کی ملاقات ہوئی ۷۶۵ سات سو پینسٹھہ ہجری مین الیاس خان سی لڑنے
کا ارادہ کیا موضع قبا مین مین دونو لشکر دن کا مقابلہ ہوا اور لڑا سے ہونی لگی انجام کار
فتح و نصرت امیر حسین اور امیر تیمور سنے فتح پائی اور مخالفین کی آدمی بہت مارے گئی
اور الیاس خواجہ اور امیر بیکجنگ نی بہاگ جانا اور بعضی امرا جنہ مقید ہوئے اور امیر حسین
اور صاحب قران کامیاب ہو کر اپنی مقام کو مراجعت فرما آئے — آخر فصل بہار مین
الیاس خواجہ بعزم انتقام ماوراء النہر پر پہر چڑہہ کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پہر مقابلہ پیا کی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸ نواح آب میں لڑائی ہوئی یہہ لڑائی نام جنگ لائی مشہور ہی اس لڑائی میں خندقکات
امیر حسین سی مخالف طبع امیر تیمور کی سرزد ہوئیں اسواسطی امیر تیمور نے اوسکی سپاہ کو قتل
کرنا شروع کیا قریب دس ہزار آدمی کی سپاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ بھاگ کر موضع
سرپوپر جا پڑا صاحب قران نے بہی اوسکا تعاقب کرکے قبۃ الاسلام بلخ پر جاکر وزرا
سرداران لشکر جتہ جانب سمرقند کی گیا مگر بسبب مخالفت مولانا زادہ سمرقندی سے اور مولا
خوردک بخاری کے اور بسبب موافقت نپایا اون دونوں کی کی اوس شہر میں کو لشکر
راہ دی سرداران دریان چاریایوں لشکروں کے دنا پہیل گئی اسلئے لشکری جانب جتہ
کی مراجعت کی ـــــ اور امیر حسین اور امیر تیمور نی یہہ خبر سنکر حدود علاں ملاقات
کرکی مراجعت کی امیر حسین سالی سرای کو چلا گیا اور امیر تیمور شہر سبز کو مراجعت کر آیا اور در
سنہ ۷۶۷ سات سو سڑسٹھ ہجری کی بسبب چغل خوری بعض مفسدین کی درمیان امیر حسین اور
صاحب قران کی پہر مخالفت اور نزاع قایم ہوئی قریب دو برس تک لڑائی ہوتی رہی مگر
ہر کہیں امیر تیمور گورگان کو فتح ہوتی رہی درمیان سنہ ۷۶۹ سات سو انہتر ہجری کے اتفاق
صلح کا ہوا صاحب قران خطہ کش کو چلے آئی اور امیر حسین قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اوس
شہر کو دار الملک بنایا درمیان آخر سنہ سات سو ستر ہجری کی امیر حسین نے اپنے
سو لکہا کہ اپنی لشکر کا کوچ کروا کی بہت جلد خدمت میں حاضر ہو دی کیونکہ بعض مہمات کا سر
کرنا بہت ضرور ہے اور لکہا کہ تمہاری ہمشیرہ سرین بیگ آغا کا خاوند مسمی امیر موید ارلات
کسیکو مار کر بہاگ کر بلخ میں چلا گیا ہے اوسکو بہی سزا دینی ہی سوای اسکی اور اعمال نا
امیر حسین سی اسطرح کی سرزد ہوی کہ امیر تیمور کو پہر کر مخالفت کرنی اور لڑنا اوسی مناسب معلوم
امیر تیمور نے شہرت اور آوازہ چڑہائی اور حکم کوچ کا جانب قبۃ الاسلام بلخ کے دیا
اکثر امرا اور لشکری اوس چڑہائی کی خبر سنکر جانب امیر حسین کی اوسکے اتباع سی
ہی صاحب قران کی خدمت کی بیچ آ جمع ہوئے امیر تیمور درمیان سنہ ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری

بیان امیر تیمور کا

۱۳۹ ہجری کی سپاہ موفور لیکر شہر سبز سے نکلکر جانب قبۃ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع ساکبر پر جو نو فرسخ ترمذ سے واقع ہے وہان امیر سید برکت سے ملاقات ہوئی جو کہ واسطے موقوفات حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تہا اور اوسنے اوسکے حال پر کچہہ التفات نہ کی تہی وہ بہی امیر تیمور سے ملگیا اور اس باکمال نے یہہ فرمایا لتوجہ حیث ماشئت فانک لمنصور امیر تیمور نے بسبب برکت لینے اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقاف حرمین کے وقف کر دئے اور سب چہوڑ دئے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے لڑائی بڑی ہوئی امیر حسین کو شکست ہوئی اسی اثنا مین صاحب قران نے سیورغتمش اغلان کو تخت خانی پر بٹہلایا اور بلخ کی باہر چہاونی ڈالدی اور آپ مہمات جنگ و جدل اور حرب و قتال مین مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین نے ایلچیون کے زبانی یہہ پیغام دیا کہ آپ میری یہہ عرض ہی کہ میری جان بچ جاوی تاکہ مین بیت اللہ کی زیارت کو جاؤن امیر تیمور گورکان نے اس عرض کو قبول فرما کر حکم دیا کہ کوئی آفریدہ متعرض امیر حسین کا نہو جدہر اوسکے دل مین آوے جانے دو لیکن امیر حسین کو صاحب قران کی عہد و پیمان کا یقین نہوا اسلئے صبح کی وقت شہر بلخ سے باہر نکلکر پرانی شہر مین ڈر کر میلے کہنڈرات کی چلاگیا اور قریب طلوع صبح کی ایک مینار مین چہپ گیا اتفاقات سے جس رات کو امیر حسین نکلا اوسی دن کسی شخص کا ایک گہوڑا جاتا رہا تہا اوسنے یہہ تصور کیا کہ اوس مینار پر چڑہکر دیکہون شاید کہین جنگل مین میرے نظر چڑہ جائی اوسنے امیر حسین کو دیکہہ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان بچانے کی ایک مٹہی مروارید کی بہرکر اوسکو دی اور کہا کہ کسی سے میرے حال کی اطلاع مکرنا اوس شخص نے یہہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سے ظاہرا قسم کہا کر اطمینان اوسکے کرکی فوراً امیر تیمور کی خدمت مین حاضر ہوکر سب حال کہدیا حسب الحکم ایک فوجی جانب مینار کے روانہ ہوئی امیر حسین نے گہوڑون کی سمون کی آواز سنکر وہان سے نکلکر ایک غار مین چہپ گیا جب لشکریون نے مینار مین اوسکو نہ پایا اوس غار تک کہوج لگا کر اوسکو پکڑ لیا

بیان امیر تیمور کا

۱۴ ماندہ کر امیر تیمور کی خدمت میں حاضر کیا صاحب قران نے فرمایا کہ میں اوسکی جان بخشی کا حکم
دیدیا ہی ایسی بات کسی میں ہرگز نہ ہوون گا تجاوز کرنا ایسی بات سے مروت کی بات نہیں
ہی — جب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سے باہر لائے امیر کیخسرو ختلانی نے صاحب قران سے
عرض کی کہ امیر حسین نے میری بھائی کیتھا دکو بیجرم قتل کیا تہا اوسکو آپ میرے سپرد کر دیجے
تاکہ اپنی بھائی کا قصاص لوں امیر تیمور نے امیر کیخسرو کو سمجھا نصیحت آمیز فرماکر یہہ کہا کہ امیر حسین
کی مصاحبت کی تیرے اوپر سب حق ہیں اون حقوق کو یاد کرنا چاہئے اور یہہ کہکر امیر تیمور
اوسکی مجلس پر بہت رویا امیر الجا تیوایردی نے امیر کیخسرو کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا کہ
اب باہر جاکر امیر حسین کو قتل کر ڈال اوسی دم بن اجازت امیر تیمور کی اوسکو قتل کیا بلکہ
اوسکے دو بیٹون کو بھی اوسکے ساتہہ قتل کیا — اسمقام پر اگرچہ بعض مورخ اوسکی
قاتلین میں امیر تیمور کو نہیں شمار کرتی مگر اور تاریخون معتبر سی امیر تیمور کا شریک ہونا قتل امیر
حسین مین ثابت ہی سچ ہی — صدائی خطبہ درین گنبد است مرحبتہ * نام مستان
دگر گوش کس چو داری ہوش *

بیان جلوس فرمانی صاحبقران امیر تیمور گورکان کا اور تسخیر کرنی بعض ممالک اور امصار کا

واضح ہو کہ بعد فوت ہونے امیر حسین کی — امیر تیمور صاحب قران باتفاق اکابر امرا از قبل
امیر شیخ محمد بیان سلدوز — اور امرا اولجا تیوایردی اور امیر کیخسرو ختلانی اور امیر جاکو برلاس
وغیرہ اور باتفاق اعاظم سادات مثل سید برکت اور خانزادہ ابوالمعالی اور خانزادہ
علی اکبر کی بارہوین تاریخ ماہ رمضان ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری کو تخت سلطنت پر جلوہ
فرما ہوا — امیر تیمور نے تمام امرا اور ارکان دولت کو بہت انعام دئی اور لایق
مراتب ہر ایک کی روزینہ اور منصب مقرر کیا اور حکومت بلخ کی مرادس سرجو غا برلاس
کو دیکر جانب سمرقند کی گیا وہان جاکر عدل اور احسان تا حد کمال سمرقند پر کیا اسیطرح پر جبہ

بیان امیر تیمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نہضت فرماکر اون دیار کو بھی بضرب شمشیر آبدار کی تسخیر فرماکر اوایل ۱۴۱

سنہ ۷۷۹ سات سو اوناسی ہجری مین جہانگیر ابن امیر تیمور گورکان نے وفات پائی — چودہوین

ربیع الآخر سنہ مذکور مین مرزا شاہرخ پیدا ہوا آخر سنہ ۷۸۲ سات سو بیاسی ہجری مین

صاحب قران نے بارادہ خراسان کی جیحون سے عبور کیا بعد قطع منازل کی ماہ ذالحجہ سنہ مذکور

مین باہر قصبہ فوشنج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ مین سپاہیون نے قلعہ کو تسخیر کیا

اور حسب الحکم اہل فتنہ اور غوغا پکڑ کر پا سا کو بھیجدیے گئے بعد ازان صاحب قران نے نواحی

ہرات پر چھاونی فوج کے ڈالی اور ملک غیاث الدین پیر علی شہر مین محصور ہوا تین

چار روز لڑائی رہی آخر کار ماہ محرم سنہ ۷۸۳ مین از راہ عجز و نیاز کی حاضر ہوا باغ زاغان مین

خدمت امیر تیمور مین آکر حاضر ہوا لشکریون نے ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گھس کر

تمام لوگون کے گھر مسمار کر ڈالی اور آدمیون کو قتل کیا پھر وہان سے کوچ فرماکر النگ

کوہستان کی نیچے اوتر کر حکم دیا کہ جتنی خزانی سلاطین غور اور ملوک کرت کی ہین سب نکال

لاؤ بعد ازان جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نواحی نیشاپور مین خواجہ علی مویدسربدار

اور علی بیگ جونی خدمت عالم پناہ مین حاضر ہوی اور مشمول نظر عنایت ہوئے پھر حضرت

صاحب قران نے ایک ایلچی امیر ولی حاکم مازندران کے پاس بھیجکر حکم فرمانبرداری

اور انقیاد کا دیا اوسنی وعدہ کیا کہ عنقریب ملازمت حضور مین حاضر ہونگا اسلئے صاحبقران

نے جانب سمرقند کی مراجعت فرمائی اور ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام حکام خراسان

کو اونکی ولایت کی جانب بھیجدیے اور درمیان سنہ ۷۸۴ سات سو چوراسی ہجری کی حضرت

صاحب قران نے بسبب مخالفت علی بیگ جونی کی دوسرے دفعہ پھر خراسان پر لشکرکشی

کے اور قلعہ ترشیز اور حصار کلات کو بعد محاصرہ اور محاربہ کی تسخیر فرماکر چونکہ ملک غیاث الدین

سے حرکات نالایق سرزد ہوئین تہین اسلئے اوسکو مع اوسکے اولاد کی اور علی بیگ

ولی قربانی کو قید کر کی ہمراہ اپنی ماوراءالنہر مین لے آیا اور درمیان سنہ ۷۸۵ سات سو پچاسے

بیان امیر تیمور کا

۷۸۲ ہجری کی جب والی ہرات کی وفات پائی یعنی غوریوں سے فتنہ و فساد وہاں برپا
کرکے بہت مغلوں کو قتل کیا اسلئے لاچار میرزادہ میران شاہ گورگان کی کہ اون ایام میں
کنارہ آب مرغاب پر تہا ہرات میں آکر بہت خلق اللہ کو قتل کیا ـــ اور حضرت
صاحبقران کی بہی سمرقند سے جاکر جانب ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام ملوک
کرت سے جو اون دیار میں مخصوص تہی خاطر جمع فرماکر آب اموّیہ سے عبور کرکی ماہ رمضان
میں درمیان ہرات کی پہنچکر وہاں جانب فراہ ـــ اور سیستان ـــ اور قندہار اور
زمالستان کی لشکرکشی سے اور تمام اوس ولایت کو بضرب تیغ اور سنان کی مسخر کرکے
اور شاہ قطب الدین حاکم سیستان کو مقید کرکی سمرقند میں بہیجدیا اور شاہ شاہان کو
وہاں کا حاکم بنایا یہہ موسم جاڑے کی قندہار میں تمام کرکی فصل بہار میں اپنی دارالسلطنت کو
مراجعت فرمائی ـــ اور درمیان ۷۸۶ سات سو چہیاسی ہجرے کی صاحب قران [illegible]
مازندران پر لشکرکشی فرمائی جب قریب استرآباد کی ڈیرا کیا امیر ولی بادشاہ مازندران
کا مقابلہ پر آیا قریب ایک مہینے کی لڑائی ہوتی رہی آخرالامر امیر ولی عاجز اور سراسیمہ ہوکر
جانب ری کی بہاگ گیا پہر وہاں سے جانب استرآباد کی چلا گیا اور حضرت صاحبقران نے
حکومت مازندران کی لقمان بادشاہ پسر طغا تیمور خان کو مرحمت فرمائی اور آپ
جانب ری اور سلطانیہ کی آیا اوس مقام کو بہی اپنی تحت و تصرف میں لاکر عادل آقا اور
محمد سلطان شاہ کی سپرد کی پہر راہ مازندران سے سمرقند کو مراجعت کی اور درمیان ۷۸۸
سات سو اٹہاسی ہجری سے کے جانب فارس اور آذربیجان اور عراق کی کوچ فرمایا اس
یورش میں کہ قریب دو سال کی مدت ہوگئی تہی تمام وہ ولایت مسخر اور مفتوح سے کے
اور امیر شیخ ابراہیم والی شیروان از راہ عاجزی درگاہ عالم پناہ میں حاضر ہوا انواع
الطاف سے مخصوص ہوا اور درمیان ۷۸۹ سات سو نواسی ہجری کی کہ شیراز میں امیر تیمور
کی جو کہ چہاونی پڑے ہوئی تہی ایک ایلچی نے جانب ماوراءالنہر سے آکر یہہ خبر دی کہ توقتمش خان

بیان امیر تیمور کا

توقتمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیراز کی آیا چاہتا ہی اسلئی صاحب قران نی اوسکا مقابلہ اہتمام سی شمار کرکی جانب دار السلطنت شیراز کی لشکر کشی کی — بات یہہ ہی کہ توقتمش خان کا نسب جوجی خان بن چنگیز خان تک پہنچتا ہی وہ اوایل سلطنت امیر تیمور کے مین اروس سی بہاگ کر امیر تیمور کی ملازمت مین حاضر ہوا تہا اوسکی مدت اور عنایت سی دشت قبچاق کی تخت پر وہ بیٹہا جن ایام مین کہ امیر تیمور بلاد فارس و عراق مین جہانگیری اور کشور کشائی مین مشغول تہا توقتمش خان سنے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کرکی لشکر کثیر ماوراء النہر پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داود اور امیر عباس برلاس کہ جانب حضرت صاحبقران کی سی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تہی یہہ خبر سنکر امیرزادہ عمر شیخ بہادر سی ملکر مخالف کی لشکر پر گئی لیکن بسبب سستی بعضی امرا کے مخالفون کو فتح ہوئے امیرزادہ عمر شیخ حصار اندکان مین محصور ہوا — اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بہاگ گئے وہان جاکر اونہون نی شہر کی محافظت کی تدبیر کی — اور لشکر قبچاق نے ماوراء النہر مین آکر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصہ جب یہہ خبر بلدہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قران کو پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرماکر آپ دار الملک کی طرف مراجعت فرمائی اور دار وغگی قم اور کاشان اور قزوین کے پیر محمد ساوہ کو دی — اور حکومت ری کی موسی پسر حسن جوکار کو مرحمت کی — اور امیر جمشید قارن کو مملکت دامغان پر مقرر کیا — اور امارت استرآباد کی پیر بادشاہ نواسہ طغا تیمور کو سپرد کی — بعد ازان قطع منازل اور مراحل کرتا ہوا آپ جانب مخالفون کی کوچ فرمایا اثناء راہ مین سنا کہ مخالفین اپنی ولایت کو مراجعت کرگئی ہین سمرقند مین پہنچکر اوس جماعت امرا کی جو جناب جوکلات مین مقصر رہی تہی باز خواست کی اور جن لوگون سے آثار مردانگی ظہور مین آئے تہی بہت خوش ہوا — اسی سال مین سیور غتمش خان روضہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قران نی اوسکی اوسکے بیٹی سلطان محمود خان کو بجائے اوسکی منصوب کیا اور اوایل سنہ ۷۹۱ سات سو اکانوین

بیان آمدن امیر تیمور کا

۷۹۲ ہجری میں توقتمش خاں نے پھر آب جیحون سے عبور کیا پہلا ملک کہ مقدمۃ الجیش اوسکا ادھر کو بھیجا اور صاحب قران نے موسم زمستان میں متوجہ جانب مخالف کے ہوا ایک ہی حملہ میں اون سبکو شکست دی وہ لوگ بھاگ کر لشکر توقتمش خاں میں حاضر ہوئے سب حال عرض کیا وہ بھی بھاگ گیا اسی اثنا میں حاجی بیگ جونی قربانی نے جو کہ بموجب حکم حضرت صاحب قران کے حاکم ولایت طوس کا تھا علم مخالفت کا بلند کیا اور امیرزادہ میران شاہ جب وہاں حاکم ولایت خراسان کی باتفاق دارو عہ ہرات امیر اقتوقا کی جا کر بہت لوگوں کو قتل کیا اور جیدار دار السلطنت ہرات میں بعیش و عشرت تمام گذران کر ماہ شوال سنہ مذکور میں متوجہ جانب سمرقند کی ہوا اور ماہ ذیقعدہ میں اپنے باپ نامدار کی ملازمت میں حاضر ہوا

بیان جانی صاحب قران کا دشت قپچاق میں اور محاربہ فرمانا ساتھ توقتمش خاں اور لشکر لقمان کی

جب توقتمش خاں نے دفعات امیر تیمور کو طاق نسیاں پر رکھ کر مخالفت ظاہر کی حد سے مالک محروسہ امیر پر لشکر کشی کی صاحب قران جسم عالی بعد جمع ہونی سپاہ ظفر پناہ کے بارھویں ماہ صفر سنہ ۷۹۳ سات سو ترانویں ہجری کو جانب دشت قپچاق کی نہضت فرمائے بعد قطع مسافت پنج ماہ کی درمیان لشکر امیر تیمور کے قحط سخت پڑا یہانتک کہ ایک گوسپند کی قیمت سو دینار ہو گئی اور ایک من اناج سمرقند کی من کے برابر سو دینار کو بکنے لگا اس مصیبت سے قطع مسافت کر کی جب آب ایک سے عبور کر چکا اوایل ماہ رجب سال مذکور میں قراولان امیر نے تین شخص مخالف کی گرفتار کر کے صاحب قران نے اونسے حال توقتمش خاں کا دریافت کیا اونہوں نے بیان کیا کہ خاں مذکور نے آنے کی خبر لشکر سپاہ جمع بہت کی ہے امیر تیمور نے اس دشت کو اوسی موضع پر توقف فرما کر حکم دیا کہ ایک خندق لشکر کی گرد اسی مقام پر کھود دو اور دوسرے روز آپ وہاں سے جانب دشت کی چلا گیا پھر قراولوں نے ایک ادرجون گرفتہ کو کھینچ کر حاضر کیا

حاضر کیا اوس شخص نی بیان کیا کہ توقتمش خان سنے یہہ سنا ہی کہ آپکی لشکر مین قحط ہوگیا ہی
تاخت کرنیکا ارادہ رکہتا ہی صاحب قران نی اوسکو قتل کروا ڈالا سبشر بہادر نے معہ
جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر چڑہائی کی ایک جماعت لشکر لقان کی جنگل مین
مل گئی چالیس آدمی اونین کی پکڑکر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت
سی حال توقتمش خان کا پوچھا اونہون نے یہہ بیان کیا کہ خان مذکور نی ہمکو یہہ حکم دیا
تہا کہ سب لشکری لوگ کول پر جمع ہو دین ہم اوسجا ئے گئی تہی وہان کسی کو نہین پایا
معلوم نہین سبب خلاف وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران سنے اون اسیرون کو یاسا مین
روانہ کیا — اور مدلہ ترخان — اور جلال لبسر امیر حمید — اور عصولی ادر صیاین تمور
کو معہ ایک جماعت پہلوانون سکے واسطی قراولی بہیجا اونہونے قراولان سپاہ توقتمش خان
کو دیکہا مولی سنے بازگشت کرسکے امیر تیمور سی خبر کی کہ دشمن قریب آگئی ہین اوسوقت
صاحب قران ظفر پناہ نی امیر ایکو تیمور برلاس کو معہ چند نفر بہادرون سکے واسطی قراولی کے
متعین کیا — امیر ایکو تیمور امیر جلال الدین سی ملکر دونو آگے بڑہے ایک ٹیلہ پر چند آدمی
مخالفین کی اونہون نے دیکہی جب اوس ٹیلہ پر چڑہے وہان جاکر دیکہا کہ چند قشون لشکر
سکے اراستہ ہوئی پڑسے ہین امیر ایکو تیمور سنے مراجعت کرنا مصلحت جانا مگر بسبب ازدحام
قراولان مخالفین سکے اوسکو مراجعت میسر نہ آئی دشمنون سنے اون تک پہنچ کر آتش
قتال سکے بہڑکادی امیر ایکو تیمور سنے شربت شہادت پیا مگر بعد پہنچی چند امرار باقیہ کی
لشکر امیر تیمور مین ہر ایک چہوٹی اور بڑسے کی دل پر دہشت غالب آگئی کیونکہ چہہ مہینی سی
لشکر قیامت اثر باغی کی تعاقب مین تہا اور توقتمش خان کہین ایک مقام خاص پر نہ ٹہرتا تہا
جو ہم انجام کو پہنچتی غرضیکہ صاحب قران سنے یہہ چالاکی سکے کہ امیرزادہ شیخ عمر بہادر کو
بیس ہزار سوار جرار دیکر حکم دیا کہ بہت جلد گہوڑی اٹہائی ہوئی توقتمش خان پر چلی جاوے
تاکہ توقتمش خان ٹہر جاوی شاہزادہ حسب الحکم متوجہ جانب دشمنون کی ہوا دوسری روز

بیان امیر تیمور کا

۱۴۶ اردو اعلی میں یہہ خبر پہنچی کہ قراولاں جانبین سے اور سپاہ دیکہی ہی صاحب قراں نے
روز دوشنبہ پندرہویں ماہ رجب سنہ ۷۹۳ سات سو ترانویں ہجری کو موضع قندرجہ میں لشکر
کی آراستگی کی واسطی قیام کیا کہ ناگاہ اثر لشکر تقاں کا نمودار ہوا اور توقتمش خاں سے
بہی بہت لشکر لیکر برابر صاحب قراں سے کے صف کہنچی اسی اثنا میں امیر صاحب تدبیر نے
حکم دیا کہ سپاہ ظفر پناہ ٹیلہ سی نیچی اوترا وی جیمی کہڑے کریں اور کہانا پکاکی کہانے میں مشغول
ہوں اوسوقت توقتمش خاں کو بہی امیر تیمور کی بہادری پر نہایت تعجب آیا کہ ایسی مقابلہ پر
کچہہ خوف یا گہبراہٹ اسکی مزاج پر نہیں ملکہ لشکر کو حکم کیا کہ کہانا پکاؤ کہاؤ بعد ازاں
جانبین سے کے بہادر میدان جنگ میں ظاہر ہوئے تیر باراں اور تیغ زنی کے لڑائی ہونی
لگی اوس روز بہت بہاری لڑائی ہوئی ــ ز تیر و ز پیکان ہوا تیرہ گشت ✤ بہال
چشم خورشید ازان خیرہ گشت ✤ زبار نالہ کوس شد گوش میخ ✤ ز آزاب
شنگرف شد جوی تیغ ✤ ز گرد سیہ روشنائی نماند ✤ زخورشید شد را جدائی نماند
آخرالامر فتح اور ظفر پرچم امیر تیمور پر نمودار ہوئے اور توقتمش خاں نے معرکہ کو پیٹہ دکہلائے
تمام اوس کی فوجاں کا متفرق و پریشاں سر بصحرا و بیاباں ہو کر پراگندہ ہوگیا اور صاحبقراں
ظفر قریں نے باصد حشمت و آئین اوسی سرزمین پر بدل اجلال رکہہ کر شاہزادگاں
و خاناں کو ملکہ تمام بہادراں اوس معرکہ کی آثار شجاعت کی دیکہہ کر انعام و اکرام مرحمت فرمایا
بعد ازاں لشکری لوگ مال غنیمت کے لینی کی واسطی اطراف اوس ولایت میں پہیل گئی اور
حضرت صاحقراں نے کنار آب آمل پر پہنچ کر درمیاں مرغدار دو توبہ کے جہاں از
چیں اور مرسے اوڑائی کہتی ہیں کہ اس سفر میں امیر تیمور اوس مقام پر گیا تہا کہ ان ملکوں میں
ایک سال میں چالیس روز قبل جانیٔ ہونی شفق کی اثر طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوتا ہے
اور باتفاق تمام ائمہ اہل اسلام کی سادا وپر عدم وقت سے کے اوس مقام میں عشا کی نماز کی
فرض نہیں ہی القصہ بعد جمع ہونے تمام لشکروں اور مال غنیمت کی صاحب قران مظفر اور

بیان امیر تیمور گورکان کا

اور منصور ہوکر اوس مقام سی اپنی دار السلطنت کو آیا ۷۹۳ سات سو ترانوی ہجری مین درمیان ماہ ذیقعدہ کی سمرقند مین داخل ہوا بعد مراسم جشن وغیرہ کی امیرزادہ میران شاہ بموجب فرمان کی جانب خراسان کی متوجہ ہوا اور اوایل ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری مین صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو عنایت کی شاہزادی سنے معہ امرا اور لشکریون کی اوسیجانب کوچ کیا

بیان اوس یورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تہی

جب امیر کشورستانی یورش قپچاق سی فراغت پاکر دار السلطنت مصر کو مراجعت کی اوسوقت سننی مین آیا کہ بعد غیبوبت امیر مذکور کے بعض حکام ولایت ایران کی وادی خلاف اور طغیان مین چلنی لگی ہین اسلئی دوسری دفعہ پہران ملکون پر چڑہائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ بیدر بویان رجب ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور براہ استراباد کی جانب آمل کی جاکر ساتہہ قوت بازو جلادت آئین کی قلعہ ماہانہ سر کو فتح کیا وہان کی حاکم سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری مین مقید کیا اور اوس قلعہ کی داروغگی جمشید قارن کو عنایت کی ـــــ اور حکومت آمل کی سکندر شیخی پسر افراسیاب جلادی کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذار کر اوایل فصل بہار مین عنان عزیمت جانب ولایت فارس اور عراق کی منعطف کی جب شیراز مین پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیمور سی واقف ہوکر اردوی ہمایون مین آملے اور اوسنی اونکی مملکت لیکر اونکو یاسا مین بہجوا دیا ـــ اور بخیال تسخیر بغداد کی سلطان احمد جلایر سی لڑنے کی واسطی مستعد ہوا ۷۹۵ ہجری کے نوین تاریخ شوال کو نواح بغداد پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور احمال اور اثقال اور خزاین راہ دجلہ سی روانہ کرکے آپ بہی ہزیمت کہاکر بہاگا لشکر تیمور نے بہی اوس پانی ہی مین اوسکا تعاقب کیا دشت کربلا مین جاکر لڑائی ہوئی سلطان احمد نی بلطایف الحیل

بیان امیر تیمور کا

یہی حال معرکہ سے بچائی لشکری منصور و مظفر ہو کر مراجعت کی پھر صاحب قران لی جو سو
۱۴۸ تاریخ ماہ ذی الحج کو قصد تسخیر قلعہ تکریت کا کرکے بعد اوسکے کوچ فرمایا اوایل محرم ۷۹۶ سات سو
چھیانوی ہجری مین وہاں پہنچکر بعد جد و جہد کے اوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر حسن حاکم اوس
سرزمین کو ماسایں پھوادیا — اور غرہ صفر میں جانب دیار بکر کی کوچ کرکے تھوڑی سی عرصہ
میں دیار بکر اور ماردین کو بھی فتح کیا — اسی اثنا میں امیرزادہ شیخ عمر بہادر کہ ولایت
فارس سے حسب الحکم متوجہ اردوی ہمایوں کی ہوا تھا ما بین قلعہ خرماتو کے ایک زخم تیر کا کھاکر
راہی ملک بقا کا ہوا یہہ خبر سنکر مزاج عالی امیر تیمور کا مکدر ہوا اوسکے بڑے بیٹے مرزا پیر محمد کو
حکومت فارس کی مفوض کی — اور بروز یکشنبہ انیسوین ۱۹ جمادی الاول سنہ مذکور کو خدا تعالی
نے امیرزادہ شاہرخ مرزا کو درمیان قلعہ سلطانیہ کی ایک لڑکا خورشید منظر عطا کیا جب
یہہ خبر صاحب قران کو پہنچی اوس مولود کا نام محمد ترغائی — اور لقب الغ بیگ مقرر کیا
— بعد ازاں بادشاہ ممالک ستان جانب قلعہ ماردین کی گیا اوس قلعہ استوار کو تین چار روز کی
عرصہ میں لیکر جانب الاتاق کی کوچ کیا پھر وہاں سے قلعہ ایک کو بہت فرمایا چالیس روز تک
محاصرہ رہا اٹھارویں ماہ شعبان کو وہ قلعہ بھی فتح کیا — اور دوسری تاریخ ماہ شوال کو
اوس قلعہ کا حاکم امیر مصر سیر تواجدہ ترکمان ایک تلوار اور کفن لیکر درگاہ بادشاہ میں حاضر ہوا
صاحب قران نے اوسکو جانب سمرقند کی روانہ کیا پھر اوسکا حال معلوم ہوا کہ کیا گذرا —
بعد ازاں وہاں سے صاحب قران نے ایک تجاش ہمراہ امرا لشکر کے جانب گرجستان کی روانہ
کی اور آپ بھی اوسکی پیچھے روانہ ہوا صحرای فارس میں نزول اجلال فرمایا روز سہ شنبہ
چھبیسویں ۲۶ ماہ شوال کو امیرزادہ شاہرخ مرزا کے ایک بیٹا اور پیدا ہوا امیر تیمور نی اوس
بچہ کا نام ابراہیم سلطان رکھا وہ سپاہ جو گرجستان پر گئی تھے منصور و مظفر ہو کر آئی صاحب
قران نے بعض بعض جو تفلیس میں جا کر بہت گرجیوں کو تیغ کین سے ہلاک کیا پھر حسب امالی
مراجعت کی امیرزادہ شاہرخ کو جانب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور نے اوس جاڑی

بیان امیر تیمور کا

جاڑی کی موسم کو علف زار محمود آباد مین بسر کیا وہان یہہ خبر سنی مین آئی کہ سپاہ توقتمش خان کے راہ دربند سی ولایت شیروان مین آگئی ہے فتنہ وفساد ان لوگون نی برپا کر رکہا ہی اسلئی صاحب قران نی جمادی الاول ۷۹۷ھ سات سو ستانوی ہجری مین راہ دربند سی جانب دشت قپچاق کے نہضت فرمائی اس دفعہ بہی توقتمش خان کو بُری طرح بہگاکر اکثر ولایت جوجیخان کو لوٹ کر برباد کردیا ۷۹۸ھ سات سو اٹہانوی ہجری مین اوسی راہ سی گذر کر کی موضع آق نام پر خیمہ ڈالا اور امیرزادہ میران شاہ کو واسطی انتظام مملکت آذربیجان کی اور دربند سی سعہ کوتہ کی معبداد تک اور ہمدان سی سرحد روم تک مقرر کیا اوسنی کوچ کیا — اور امیر تیمور نے آق نام سی کوچ کرکی جانب ہمدان کی کوچ کیا وہان پہنچکر لشکریون کو رخصت مراجعت کی دیکر آپ جانب سمرقند کی مراجعت کی اور بہت جلد کوچ کرتا ہوا اوس شہر مین آیا

بیان سپرد کرنی خراسان کا امیرزادہ شاہ رُخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے

واضح ہو کہ درمیان ۷۹۹ھ سات سو ننانوی ہجری کے صاحب قران درمیان سمرقند کی عیش وعشرت مین مشغول تہا — ولایت خراسان اور سیستان — اور مازندران کی حدود رَی تک معین الدین والدنیا شاہ رخ بہادر کو مفوض کی — اور امیر سلیمان شاہ — اور امیر مضراب ولد امیر جاکو برلاس اور سید خواجہ بن شیخ علی بہادر — اور علی ترخان — اور حسن صوفی ترخان کو جو دونون بیٹی غیاث الدین ترخان کے تہی ان سب امرا کو ملازمت شاہزادہ شاہرخ مرزا مین متعین کرکے درمیان اسعد ساعات اور اشرف اوقات کے عازم دارالسلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شعبان مین درمیان عین فرح اور سرور کی آب آمویہ سی عبور فرماکر ماہ مبارک رمضان مین النگ کہدستان پر نزول اجلال کیا اسی سال کے

بیان امیر تیمور گورکان کا

۱۵ اکسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ولادت مرزا اسقر کی ہوئی تھا ہرج بہادر کو اسکی سبب سی انواع انواع نشاط اور خورمی ہوئے اور درمیان سنہ اٹھہ سو ہجری کی صاحب قران نے ارادہ جہاد کفار کا فرمایا کر ماہ رجب میں جانب ہندوستان سکے کوچ کیا اثنا راہ میں ہزارا کفار کو قتل کیا جب دیار سند میں پہنچا ہزار ہا کفار کو قتل کرکے جوں کی مالہ بہادر سے آخر ماہ صفر سنہ اٹھہ سو ایک ہجری میں باہر شہر بطر کے نزدل اجلال فرمایا والی اوس قلعہ کا الدو جیں جسکو کہی ہی بسبب کثرت اعوان و انصار کی مغرور ہو کر لڑنے کی ارادہ مقابلہ پر آیا لشکر اسلام نے تمام سعی محاصرہ اوس قلعہ کا کر کے تہوڑی ہی زمانہ میں قلعہ چہین لیا اور بیوبک اور ڈاکر زمین کی برابر کر دیا اور کئی ہزار آدمی سر سم تیغ آبدار کی جہنم واصل کی بعد ازاں غازیاں دین جانب دہلی کی روانہ ہوئے جب لشکر باہر شہر دہلی کی جا کر پڑا حاکم اس سرزمین کا یعنی سلطان محمود پوتا سلطان فیروز شاہ کا باتفاق ملو خان سکے جو ایک بہادر بہادران ہندوستان سبی ہا لڑنے کی واسطی نکلا روز سہ شنبہ ساتویں ربیع الآخر سنہ مذکورہ میں لڑائے عظیم ہوی صاحب قران نی فتح پائی سلطان محمود اور ملو خان بااہل کفر اور فیلان بہاگ گئی —— بعد فتح کرنی دار السلطنت دہلی کی صاحب قران نی اور بہی غزوات اور فتوحات بہت کیں اور بہت جواہرات اجناس گران بہا اور سونا اور چاندی لشکریوں کے ہاتھہ آیا بعد فتح ہندوستان کے بادشاہ جم جاہ نی اپنی دار السلطنت کو مراجعت کی روز سہ شنبہ اکیسویں ماہ شعبان سنہ مذکور کو مظفر اور منصور ہو کر دار السلطنت سمرقند میں پہنچا

بیان تہوڑا سا حال مرزا میرانشاہ گورکان کا اور یورش ہفت سالہ صاحب قران کا

درمیان سنہ ۷۹۸ سات سو اٹھانوی ہجری کی شاہزادہ جہانگیر مرزا میران شاہ کہ دریں انتظام مملکت ہاے جہان کی بہارہ میت جیند و شکار سمند باد رفتار پر سوار ہو کر صحرای مدین شکار

بیان امیر تیمور گورگان کا

لشکر پھیلی گیا تہا سر کی بل گہوڑے سے زمین پر گر پڑا اوس حالت کی سبب سے بیہوش ہو گیا بعد مدت کے کچہہ افاقہ اوسکو ہوا مگر بسبب سقطہ کی خلل فاحش دماغ مین پہنچا ہر چند علاج معالجہ کیا گیا کچہہ فایدہ نہ ہوا اسیواسطی افعال اور اقوال جو لایق عاقلون کے ہوتی ہین اوس سی ظہور مین نہ آتی تہے — ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ اوایل فصل تابستان مین بے تقریب متوجہ جانب بغداد کی ہوا اور نہایت تعجیل سی دور دراز کی راہ کو ایک دن مین طی کیا اور سلطان احمد جلایر نے جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورگان کے یورش بنجیالہ سی مدد بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ اون دیار پر استیلا پایا تہا چونکہ وہ جانتا تہا کہ اس فصل مین محاصرہ کرنا بغداد کا بہت مشکل ہی اسلیے اوسنی کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جاے پڑا رہا جب شاہزادہ مذکور باہر دار السلام کی پہنچا ایلچیون نے جانب تبریز سی آکر عرض کی کہ ایک جماعت اشراف اور اعیان آذربیجان کی باہم عہد باندہ کر عذر خواہی کیا چاہتی ہین اسلیے بادشاہ زادہ نے دو روز بعد نواح بغداد سی مراجعت کرکی تبریز مین جاکر اہل فتنہ اور سرکشون کو پکڑ پاسا کو پہونچا کر شراب پینی اور رنڈی بازی کرنی شروع کی اسی اثنا مین جب گرجیون کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہ زادہ مخبوط العقل ہو گیا ہی اور رات دن عیش و عشرت مین زندگانی کرتا ہے اونہون نے ہی کمر بہادری کی باندہ کر بعض قریات اور قصبات آذربیجان کی غارت کی جب یہہ خبر درمیان سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹہوین محرم ٨٠٢ سنہ آٹہہ سو دو ہجری مین عنان عزیمت جانب ایران کے منعطف کی جب ملک ری سی آگے رایات اور نیزے امیر تیمور کی پہنچی شاہزادہ میرانشاہ تبریز سی باہر آکر اردوی اعلی مین ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نے بادشاہ زادے کو اپنے لشکر مین گہسنی کا حکم نہ دیا دوسری روز گرچہ مرزا میران شاہ مذکور نے باپ کی پایبوسی حاصل کی مگر پہر تو عنایت و التفات صاحب قران بدستور سابق اوسپر نہ ہوا اور بسبب اسکے صاحب قران کی خدمت مین لوگون نی یہہ عرض کی تہی کہ شاہزادہ عیش و طرب مین بسبب اغوا ندیمون اور ہم جلیسون اپنے کی گذارتا ہے اسواسطی مولانا محمد کا جکی — اور استاد

بیان امیر تیمور گورگان کا

۱۵۲ قطب الدین — اور حبیب غوری — اور عبد المومن گوینده جو سلک خواص مرزا میران شاہ میں
منسلک تھے ان سب کو صاحب قران نے شربت شہادت کا پلوایا — اور اعلام ظفر انجام لوح
رستے سے جانب سلطانیہ کی رواں ہوئی وہاں سے جانب قرا باغ کی کوچ فرمایا پھر بادشاہ
دین پناہ نے لشکر کشی گرجستان پر کی اور بہت قلعے کفار کے فتح کئے اسی اثنا میں —
سلطان احمد جلایر نے درمیان بغداد کے بعض امرا معتبر اپنے سے متنفر اور متوہم ہو کر بہت لوگوں کو
قتل کیا اور عام و خاص سے اختلاط موقوف کر کے سات نفر ہمراہ لیکر آدھی رات کو دجلہ سے
پار جا کر قرا یوسف ترکمان سے درمیان دیار بکر کے جا ملا — اور دونوں ملک جانب روم
کی متوجہ ہوئے مگر راہ میں ان دونوں میں بھی اختلاف ہو گیا اسلئے قرا یوسف سلطان احمد سے
جدا ہو گیا اور سلطان احمد روم میں پہنچا ایلدرم بایزید کہ قیصر روم تھا شرط ضیافت کی بجالایا
آخر کار قرا یوسف بھی ملک روم کی خدمت میں جا کر مشمول نظر نوازش کا ہوا —
در سال ۸۰۳ آٹھ سو تین ہجری کے صاحب قران نے عزم تسخیر سیواس کا دیا بعد پہنچنے کے
تھوڑے دنوں میں اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی لشکریان ایلدرم بایزید کے جو کہ
اوس قلعہ میں تھے اور اکثر اہل اسلام نہ تھے پکڑ کر زمین میں گاڑ دئے اور جتنے نصاری تھے انکو
لوٹ کر انکو بھی مقید کیا پھر جانب ملطیہ اور ابلستان کے گیا اوس موضع کو بھی فتح کر کے
یورش روم کی موقوف رکھ کر جانب شام کی مراجعت کی بعد پہنچنے مملکت شام کی قلعہ بہسنی
— اور عینتاب — اور حلب — اور حمص — اور حماۃ — اور بعلبک کو فتح کیا — اور در
یکشنبہ تیرہویں تاریخ جمادی الاول کو سال مذکور میں بقصد رزم حاکم مصر اور شام کا جانب
دار الملک دمشق کی حرکت میں آئے اور ملک فرج بھی کہ بعد وفات اپنے باپ کی منصب سلطنت
کے دریے تھا بعد پانے خبر ورود صاحب قران کے لشکر کثیر لیکر مملکت مصر سے جانب دار السلطنت
دمشق کی گیا اور برج اور بارہ کو مضبوط کر کے مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ اور محاربہ کا کیا اور
صاحب قران درمیان جمادی الاول کی وہاں پہنچا قراولان جانبین کے ملاقی ہوئے تلوار اور تیر

بیان امیر تیمور کا

نیزہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحب قران نی دشمنون کو شکست دی سب بہاگ گئی جب رات ہوئی ایک امر عجیب وقوع مین آیا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ امیرزادہ سلطان حسین پسر محمد بیگ بن امیر موسی جو کہ نبیرہ دختر صاحب قران کا تہا اور بہادری مین اپنی امثال و اقران سی امتیاز تمام رکہتا تہا بسبب اغوا کرنے فتنہ پردازون کی اردوی ہمایون سی بہاگ کر دمشق مین آیا شامیون نے اوسکی آنی کو مقدمہ نصرت اور فتحمندی کا تصور کر کی کوئی دقیقہ دقایق تعظیم اور تکریم سی فرو گذاشت نکیا — دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر جب صاحبقران کو ہوئی اوس منزل سی کوچ کر کی اوس جنگل مین جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی خیمہ ڈالا اسی اثنا مین گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سرزمین مین گہانس نرہی روز سہ شنبہ انیسوین جمادی الاخر کو صاحبقران نے وہان سی کوچ کر کے جانب شرقی شہر کی شہر غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنا مین سپاہ مصر اور شام نی پس پشت لشکر سی آکر لڑائی شروع کی حضرت صاحب قران نی اوپر خیال محال شامیون کی مطلع ہو کر فرمایا کہ ارد گرد لڑائی ہونی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنا مین امیرزادہ سلطان حسین کی گہوڑی کو پیرہ لشکر دشمنون کا اوسکے اہتمام مین تہا باگ ایک سی ملازم نی جو ملازمان مرزا شاہرخ سی تہا پکڑ کر اردوی صاحب قران مین لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے اوسکو قید سی مار کر نکالدیا القصہ دوسری روز بادشاہ بحر و بر نی علم نصرت پیکر بلند کر کے نواح دمشق مین آکر لڑائی شروع کی ملک فرخ نی بعد مشورہ لینی اور استخارہ دیکہنی کے ایک ایلچی حضرت صاحبقران کی پاس بہیج کر یہہ التماس کی کہ آج کی روز جنگ موقوف رکہو کل سکے دن مین تابعداری اور فرمانبرداری قبول کرونگا یہہ التماس قبول ہوئی جب رات ہوئی اور اندہیرا ہو گیا ملک فرخ نی معہ اکثر امرا اور خواص کی آدہی رات کو دار السلطنت سی نکلکر جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحبقران کو اس حال کی اطلاع ہوئی دمشق کے باہر آکر ڈیرا کیا — سادات اور علما شہر نی باہر آکر پناہ اور امن طلب کی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۴ اور درواروں کی کنجیاں ملازمین امیر تیمور کی سپرد کریں اوہمیں ایام میں قلعہ دمشق بہی فتح ہوا
یہ دار کوتوال کو یاسا میں پہنچایا اور ہزار آدمی مقتول ہوا ملکہ بعضی بعضی محلہ جلاکر خاک سیاہ
کردئے القصہ بعد فتح کرنے اکثر بلاد کی مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا ـــ اور اوایل ماہ شعبان میں
رایات ظفر قرین بی جانب ماردین کی بہت ہوئی اور صاحب قران مظفر اور منصور ہوکر جانب
دار السلام بغداد کی گیا فرج نام متفاوت در حکام جو اون ایام میں جانب سلطان احمد جلایر سی
حاکم اوس خطہ کا تہا شہر میں متحصن ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ رہا ستائیسویں
تاریخ ماہ ذیقعدہ کو بعد لو فتح ہوا امیر تیمور نے حکم قتل عام کا دیا ــ باشندہ وہاں کے
مقتول ہوئے ملک لشکریوں نی اکثر عمارات اور باغ جلاکر خاک سیاہ کردئے ـــ ماہ ذالحجہ
سال مذکور میں صاحب قران منصور و مظفر ہوکر جانب آذربیجان کی آیا ـــ اوایل سنہ[۸۰۴]
سات سو چار ہجری میں صاحب قران نے عنان عزیمت جانب کحوان اور قراول تپہ کے
معطف کی اور وہاں سی جاماع کو جاکر موسم جاڑے کی وہاں گذار کر تیرہویں[۱۳] تاریخ ماہ
رجب سال مذکور کو بقصد جنگ ایلدرم بایزید کے جو ایام یورش شام میں بسبب اطوار ناپسند
ترکمان متعرض بعضی ممالک محروسہ کا ہوا تہا طرف بلاد روم کی کوچ کیا ـــ بعد تسخیر قلعہ ترتوم
اور قلعہ کماخ اور ماردک کی براہ قیصریہ اور انکوریہ سے جانب بادشاہ روم کے متوجہ ہوا
اور اس جانب سی ایلدرم بایزید جو کہ نہایت تحمل اور حشمت اور کثرت لشکر اور بسط ملک
میں تمام سلاطین روم سی امتیاز تمام رکہتا تہا سپاہ کثیر اور اسباب و آلات حرب بیشمار ہمراہ
لیکر دار السلطنت اپنی سی باہر آیا صاحب قران سے مقابلہ کا ارادہ کیا روز جمعہ انیسویں[۱۹] تاریخ
ماہ ذالحجہ کو نواح انکوریہ میں دو نو سپاہ کا مقابلہ ہوا اور جانبین سی مردان دلیر اور بہادران
صف شکن نے آتش جنگ اور جدال کی روشن کے ــ رہبر سوختہ صحرائی عربدہ
بجوں جوں عمرہ کاردلان سر ؛ جو رنگ سیر مردان سپیہ جستہ ؛ ز قتل سرکشان
در حول نشستہ ؛ اور اس روز صبح سی شام تک ملک الموت کو سر کجہانی کی فرصت نہ تہی

بیان امیر تیمور کا

نہ تہی روحین قبض کرتی تہک گیا تہا قیصر ملک روم نی پاؤن ثبات اور وقار کا استوار رکہہ کر جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفعہ مین مصروف تہا مگر جب شام ہوئی اوسوقت ایلدرم بایزید نی اثار ضعف اور انکسار کے اپنی زمانہ کے رخساروں پر ہویدا پائی اسلئی ارادہ بہاگنی کا کیا ــ سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر مذکور کا تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر امیر تیمور کے سامنی لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات سخت زبان خجستہ بیان سی فرمائے پہر لطف اور رحمت بیدریغ کا امید وار اوسکو کر کی حکم دیا کہ واسطی قیصر کے بڑا خیمہ بہت اچہا کہڑا کروادو ــ اور حسن پر لاس ــ اور بایزید جغتائی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت مین مشغول ہوئی اور منشیان بلاغت شعار اور دبیران فصاحت آثار نے فتح نامہ ہر دیار و بلاد کو لکہہ کر روانہ کئے ــ بعد ازان حضرت صاحب قران نی یکوتامیہ پر ڈیرا کر کی شاہزادون اور امیرون کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ وہان ٹہر کر تنک زنغ کے جانب ارادہ کوچ کرنیکا ٹہان کر اثنا راہ مین نواحی الیون تاش پر ڈیرا کر کی قیصر روم کو جو قید تہا طلب کیا چند نصایح مشفقانہ فرما کر اوسکے آئینہ دل سی زنگ کو دور کیا اسی اثنا مین سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قران کو بہت رنج اور الم اوسکے وفات سی پیدا ہوا اول فصل خریف مین درمیان تنغوز لوق کے نزول اجلال فرما کر پہر وہانسی کوچ کر کے تیرہ مین جو مشاہیر بلاد روم سی ایک شہر ہی ڈیرا کیا ــ وہان جا کر یہ سننی مین آیا کہ دریا کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت حصین ہے اوس قلعہ مین فرنگی لوگ رہتی مین اہل اسلام سی بغض اور عداوت بہت رکہتی ہین اسلئے مسلمانون کو اکثر ضرر پہنچاتی رہتی ہین اوسکو قلعہ میر و کہتی ہین اسلئے صاحب قران نے یہہ خبر سنکر بتاریخ چہٹی روز شنبہ کو ماہ جمادی الاول سنہ ۸۰۵ سات سو پانچ ہجری مین ارادہ جہاد کا کر کے اوس جانب کو کوچ کیا اور اوس قلعہ کو دو ہفتہ مین فتح کیا قیصر روم کو سات برس مین بہی وہ فتح نہوا تہا جسکو امیر تیمور نے دو ہفتہ مین فتح کیا غازیون نے اندر قلعہ کی گہس کر کسی فرنگی کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

۱۵۶ چھوڑا اور اوس قلعہ کو بھی ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا — بعد ازاں دو سلی فتح کر لی اور دو تین بگ
متوجہ ہوا ایلدرم بایزید مذکور لسبب اوس مرض کی جو اوسکو ہو گیا تھا جانب آق شہر کی بھیجدیا
جب ماکری درسی میں پہنچا اون دونوں قلعوں کو بھی مسخر کر کی جانب عراق کی کوچ کیا — روز
پنجشنبہ چودھویں شعبان کو ایلچی نے آق شہر سی آکر عرض کی کہ قیصر سعید ایلدرم بایزید لسبب مرض ضیق
اور ضیق النفس کے انتقال پا ما صاحب قران اوسکی وفات کی خبر سنکر ملول ہوا اور یہہ کلمہ زبان
سی کہا کہ (عرفت اللہ بفسخ العزایم) یعنی پہچانا میں خدا کو لسبب فسخ ہونی ارادوں کی) —
جب آق شہر میں لشکر امیر تیمور کا آکر پڑا اوسوقت اردوی محمد سلطان بن مرزا جہانگیر سی کہ
بمعی موضع رودم پر چڑھائی کر کے گیا تھا یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مذکور مرض صعب میں گرفتار ہے
اسکے حضرت صاحب قران اوسکو اور اولاد سی زیادہ چاہتی اور محبت کرتے تھی کیونکہ وہ جانتے
تھے کہ میرے بعد منصب ولیعہدی کا اوسکو ہو یہہ خبر سنکر نہایت متوش اور پریشان خاطر ہوکر
جانب بادشاہزادہ کی جا کر دیکھا تمام قوی ضعیف ہو گئے تھے اوسیوقت محافہ میں ڈالکر اوس
مقام سی کوچ کیا جب نواحی قراحصار میں پہنچی مرزا محمد سلطان جنت ہوا بادشاہ کو کمال رنج
اور غم ایسا ہوا کہ عنان تحمل اور صبر کی ہاتھہ سی چھوڑ کر ماتم داری کی اور نعش اوسکی ہمراہ الیاس
خواجہ بن شیخ علی بہادر کے جانب سلطانیہ کی روانہ کر دے تا کہ وہاں خاک میں سپرد کر دینا
پھر وقت رخصت کی سمرقند میں لیجا دفن — اسی اثنا میں ملک فرخ سلطان مصر نے خطبہ
اور سکہ امیر تیمور کی نام کا جاری کر دا کی قاصدان چرب زبان عالم پناہ کی خدمت میں بھیجکر
اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قران گیتی ستان نی بعد اسکی کہ اکثر ممالک روم کو
ولایان گار وسپاہ ظفر پناہ کا کر لیا تھا اسلئے جانب آذربیجان کی مراجعت کی — جب جوانب
فارس کی لشکر پڑا امیرزادہ مظفر الدین ابابکر بن میرزا میرانشاہ کو واسطی تعمیر بغداد اور سرداری
عراق عرب اور واسطی دفع قرا یوسف ترکمان کی کہ اون ایام میں روم سی آکر اوس دیار پر قابض
ہو گیا تھا مامور کیا — درمیان ۸۰۶ کی حضرت صاحب قران نی دوسری دفعہ بھی گرجستان پر

بیان سفر کرنے صاحبقران کا

گرجستان پر لشکرکشی کرکے بہت قلعے اور جبل اور بلاد گرجیوں کو ویران و منہدم کئے تھے چودھوین ۱۵۷
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور مین جانب سمرقند کے کوچ فرماکر آب ارس سے گذر کر نواح قزیہ
نعمت آباد مین جو کہ ایک گانو قریات نہر برلاس سے ہے نزول اجلال فرماکر اوس مقام مین
بڑا جشن کیا ۔ ممالک آذربیجان مع اوسکے توابع و لواحق کے حدود روم اور شام تک
امیرزادہ عمر بن میرانشاہ کو سپرد کئے ۔ اور حکم دیا کہ تمام بادشاہزادے جو کہ درپے
حکومت فارس اور عراقین کے ہون اوسکے حکم سے تجاوز کبھی نکرین اور امیر جہانشاہ
بن جاکو برلاس کو شاہزادے کی ملازمت مین چھوڑ اور امور ملک داری مین بہت
نصیحتین کین ۔ بعد ازان صاحب قران سمرقند مین بہت جلد درمیان سنہ آٹھ سو
سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنے صاحب قران کا جانب ملک ختا کی

جب صاحب قران سعادتمند نے چند روز مشقت سفر سے آرام لے لیا اوسوقت یہہ خیال
آیا کہ باشندگان ختا سے جو کافر ہین لڑائی کیجے مگر قبل اس مہم کے بادشاہزادے کی
شادی نکاح کی کرنی منظور تھی اسلئے حکم دیا کہ اشراف و اعیان اطراف اور ولایات
اور بلدون سے موضع سمرقند مین آکر جمع ہون اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا
کہ تیاری جشن اور شادی کی کرین خلق بسیار سمرقند مین آکر حاضر ہوئے اور فراشان چابک
دست نے مرغزار کان گل مین خیمہ بیشمار کھڑے کئے ۔ روز یکشنبہ غرہ ربیع الاول
سال مذکور کو خسرو منصور نے اوس منزل نزہ کو تشریف لاکر غیرت گلستان ارم کیا
اعت سعید مین علما اور ایمہ اور سادات اور قضاۃ بلدون کے نے اپنی اپنی عہدہ پر
م کیا ۔ امیرزادہ الغ بیگ ۔ اور امیرزادہ ابراہیم سلطان ۔ اور امیرزادہ
زادہ بایقرا پسران امیرزادہ عمر شیخ کا نکاح دختران حور سرشت سے کرکے ہزار ہا روپیہ

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۸ بہار اول پر کیا بعد ازاں حضرت صاحبقران تخت جہاں بانی پر جلوہ افروز ہوا اشراف
اور اعیان اور اولاد اور نوئیان اور امرا اور وزرا اور ایلچیان مصر و شام اور فرنگ
اور سوار اونکی اور وہاں کی خلقت لی ایسی ایسی مقام میں آرام کیا بعد عیش و عشرت
تین روز کے حسب الحکم یورش خطا اور عزیمت جہاد کا حکم ہوا تیسری جمادی الاول سنہ ۸
اٹھہ سو سات ہجری کو کوچ کرکی اقتولات پر لشکر ظفر پیکر پہنچا شدت برودت کی برابر
ایسی مستولی ہوئی کہ ہاتھہ پیر سپاہیوں کے بی حس و حرکت ہو گئی باوجود اس حال کی بھی
صاحبقران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہو جاوی عین زمستان میں کہ آفتاب
آخر جدی میں تھا عنان عزیمت جانب اترار کی معطوف کی روز چہار شنبہ بارھویں رجب کو
اترار میں پہنچا ۔ بارے اسی بیچ اتفاق ہوا کہ جو سرای واسطے نزول امیر تیمور کے متعین
کی گئی تھی دو روز بعد بیچ کے ایک بخار آتش مسقف خانہ میں لگا تھوڑا سا حصہ کا جل گیا
یہہ لوگوں نے فال بد تصور کی اور انہیں ایام میں لوگوں نے خواب بھی بہت پراگندہ دیکھا
تھے اسلئے تمام وضیع و شریف سخت حیران اور متفکر تھے کہ کیا واقعہ گذرا چاہتا ہے
اسی اثنا میں قرا خواجہ ایلچی ہوکر توقتمش خاں کی پاس سی جو بے سر و سامان قطع بیابان
کرتا پھرتا تھا آیا اور بوسیلہ امرا اور مقربین کی مشرف اندوز ملازمت کا ہوکر توقتمش خاں
کی طرف سی یہہ عرض کی کہ اوسنے یہہ کہا ہے کہ میں بدلا اور جزا کفران نعمت کی دیکھہ لے
مشقت بہت اوٹھا کے اب امیدوار ہوں کہ بادشاہ ہفت اقلیم اپنی لطف عمیم سی میرے
دفتر جرائم پر قلم عفو کھینچے تا کہ مدت العمر مقام کی اور بیار بندی میں گذاروں اور پھر کبھی
بدعہدی اور بیوفائی نہوں امیر نے منظور کیا اور فرمایا بعد فراغت اس یورش کے اگر صحیح
و سالم مراجعت کروں گا تمام دشت قپچاق اور الوس جوجی خاں کو خاطر خواہ ایلچی
بغیر کسی شرکت کی اوسکو دوں گا امر تقدیر کے دلیں اوس روز یہہ بات کہ قرا خواجہ
کو رخصت مراجعت کی مع تحایف لایقہ کی توقتمش خاں کے پاس جانے دوں مگر پردہ

پردہ غیب سی تقدیر نی اور ہی کچھہ صورت دکھلائی جسکا بیان یہہ ہی

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اوسکی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون امم اور حسب تواتر اخبار عالم کے ہر ابتدا کی ایک انتہا ہی اور ہر کمال کی
واسطی ایک زوال ہی ـــ وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہی جسنے علم کامرانی کا اس
عالم فانی مین بلند کیا ہی کہ بعد تہوڑے عرصہ کی قلم تقدیر نی اوسکی نقش وجود کو لوح ہستی سی
محو نہین کیا سچ ہی ـــ زرفعت گرنہی بر آسمان پائے ــ بود زیر زمینت عاقبت جائے
غرض وارد کرنے ان کلمات سی یہہ ہی کہ روز چارشنبہ دسوین ماہ شعبان ۸۰۷ھ ہجری کو
مزاج صاحب قران کا سرحد اعتدال سی نکل گیا اور لحظہ لحظہ صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی
اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑہتی جاتی تہی اسلئے لاچار تن بتقدیر دیکر کے
اپنی گناہون سی استغفار زبان دل سی کہی اور تمام خواتین عصمت شعار اور امراء رفیع مقدار کو طلب
فرماکر کلمات دلپسند اونکی گوش ہوش مین پہنچائے اور بعد وصایای موفور اور نصایح غیر
محصور کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولی عہد اور قایم مقام کیا جب وصیت تمام کر چکا
حالت نزع کی ہوگئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قرأت کلام اللہ مین مشغول تہے باہر نہین
سی مولانا ہبتہ اللہ کو اندر بلاوے جب وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قران مجید کی اور کلمہ توحید کا
ذکر کرے سترہوین ماہ مذکور کو بادشاہ موید منصور زبان کلمہ توحید سی گویا کرکی جنت اعلی کو
انتقال کر گیا ـــ دریغ ان شہنشاہ صاحب قران ــ جم تاج بخش ممالک ستان ــ دریغ
انکہ دیگر نہ بیند سپہر ــ نظیرش در آئینہ ماہ و مہر ــ عمر صاحب قران کی اکہتر برس کی اور
چہتیس برس بادشاہت کی بعد وقوع اس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نور الدین نے
باتفاق جمیع خواتین کے ایلچیون کو اطراف ممالک محروسہ مین واسطی اطلاع اس واقعہ شاہ
جہان کے بہیجا تاکہ سب بادشاہزادون کو خبر ہوجاوے اور محافظت ولایات مین شمہ

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا

۱۷ شعبان کے بعد امرا نے باہمی مشورت اور ادا کرنے رسومات تعزیت کی نعش اوس بادشاہ کی
ہمراہ یوسف اور علی قورچی کی جانب سمرقند کی بہیجی وہ بہت جلد تب دو شنبہ بائیسویں ماہ
شعبان کو وہاں پہنچی بطریق اہل سنت و جماعت اوس گنبد میں جو اسی واسطے بنایا گیا تہا اور نعش
خاک کے سپرد کیا — بعد روانہ کرنے نعش کی امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امرا اور توپیان
نے مع سپاہ ظفر پناہ کے بہ نیت جہاد و غزا کفار ختا کی اترار سے کوچ کیا قریب ایک فرسخ کے
چلکر درکش ہوئی — مگر امیرزادہ سلطان حسین بن جو سب میں بہادر تصور کیا گیا ہے جو اس
واقعہ کی لشکر اپنی سپاہ کو پراگندہ کرکی ایک ہزار سوار لیکر جانب سمرقند کی کوچ کیا اور اسکا ارادہ
یہہ تہا کہ سمرقند میں جاکر بجائی امیر تیمور کی میں بادشاہت کروں اور تخت پر جا بیٹھوں سے امرا
اردو اعلی نے جب یہہ خبر سنی فوراً جانب سمرقند کی اونہوں نے بہی مراجعت کی اور ایک ایلچی
میرزا خلیل سلطان کے پاس بہیجکر اس امر کی اطلاع کی کہ اسطرح سے سلطان حسین لشکر سے جدا ہوکر
بارادہ بادشاہت یہاں آیا ہی وہ تخت پر بیٹھنی نہ پاوے جب یہہ خبر خلیل سلطان کو پہونچی
خداداد حسینی اور اور امرا نے جو اوسکی ملازمت میں تہی اونہوں نے خلیل سلطان ہی کو بادشاہ
بنالیا — جب امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین نے یہہ خبر پائی کہ خلیل سلطان ہی بادشاہ بن گیا
اور وہ ارادہ سمرقند میں جانیکا رکہتا ہے مگر اونہوں نے خط شاہزادی اور اوسکے متعین کو
لکہکر یہہ اطلاع دی کہ حکومت سمرقند کی موجب وصیت صاحبقران امیرزادہ پیر محمد بن
جہانگیر کو پہنچی ہے مناسب یہہ ہے کہ وصیت پر اونکی عمل کرو لیکن اس پر بہی کچہ فایدہ مترتب
نہوا — جب میرزا الغ بیگ — اور میرزا ابراہیم سلطان سے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ
نورالدین مع خواتین حشمت آئین کی موضع مرحق پر جاکر اوترے تمام امرا اور بادشاہزادے
کے امیر شاہ ملک سے پیشتر روانہ ہوکر سمرقند کی قریب آ کر دیکہا کہ سمرقند بہت مضبوط
اور مستحکم ہو رہی ہی کیونکہ ارغون شاہ نے بعد دن میرزا خلیل سے بہت فریفتہ تہا اندر شاہزادوں
کی مخالفت پر مستعد ہو رہا تہا اسلئے اوسنے دروازہ بند و بست کر رکہا تہا تاکہ کوئی اندر نہ آ سکے

۱۶۱ غرضیکہ امیرشاہ ملک نی دروازہ چہار راہہ پر جاکر ہرچند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ
اوسکو شہر مین آنے دی اوسنی ہرگز نہ مانا شہر مین بہی گہسنی ندیا لاچار ناامید ہوکر پہر گیا اردو
معلی مین پہر مراجعت کرآیا سب صورت حال وہان کی بیگمات کی خدمت مین عرض کی اونہونے
امیر شیخ نورالدین کو بہی اوسکے ساتہہ کرکی پہر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید اوسکے جانے
سی شہر کہولدین امیر شیخ نورالدین بہی مایوس ہوکر پہر آیا شہر کا دروازہ نہ کہولا مقارن
اسس حال کی رستم طغا بوغانی اردوی مرزا خلیل سلطان سی آکر عرض کی کہ تمام امراو
اور لشکریون مرزا خلیل سلطان کی بیعت کرلی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہوگیا ہی
یہہ خبر سنکر اغایون اور خاتونون نی باستصواب امرا سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ
بہت جلد کیا اور امیرشاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین ملازمت ابراہیم سلطان — اور
مرزا الغ بیگ کی معہ اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحب قران کے جانب بخارا کی
چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور مین اپنی مقصد کو پہنچکر برج اور بارہ اوس بلدہ کے مضبوط کئے

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحبقران کا

بیٹی یعنی مرد اولاد صاحب قران منصور سی بروز وفات چہتیس ۳۶ بچہ بیٹے اور پوتی اور پڑوتی
تہے — امیرزادہ جہانگیر کے گیارہ ۱۱ بچہ موجود تہے — محمد — جہانگیر — سعد —
وقاص — یحیی انبار شاہزادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور مرزا پیر محمد بن جہانگیر
معہ سات بیٹون کے حیات تہا — قیدو — خالد — بوزنجر — سعد وقاص —
سنجر — قیصر — جہانگیر — اور اولاد شاہزادہ شہید عمر شیخ بہادر کے سی نو بیٹی
اور پوتے تہی — پیر محمد بن عمر شیخ — بایکرا بن عمر شیخ — رستم بن شیخ عمر
معہ دو پسر کی یعنی عثمان اور سلطان علی — اسکندر بن عمر شیخ — امیرزادہ بایقرا
بن عمر شیخ — مرزا امیرانشاہ سات بیٹی اور نو ۹ پوتی رکہتا تہا ابابکر معہ دو پسر ایلنکر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲ سلطان عمر بن میران شاہ خلیل سلطان بن میرانشاہ ابا بکر بن میران شاہ — مرزا شاہرخ کی
سلطنت میں تھے الغ بیگ ابراہیم سلطان بایسنقر سیورغتمش محمد جوکی جان اعلان بارودی

بیان سلطنت مرزا خلیل سلطان کا

جب لشکریوں نے تاشکند میں مرزا خلیل سلطان کو بادشاہ بنا کر اور بادشاہزادوں کو بالکل
تصور کیا اوس وقت وہ کامیاب اور کامران ہو کر جانب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور اشراف
شہر نے استقبال کیا اور ارغون شاہ نے آپ کو یک تک استقبال کر کے کنجیاں شہر اور
دروازوں کی حوالہ کیں شاہزادہ نے ۱۶ سولہویں رمضان ۸۰۷ آٹھ سو سات ہجری میں دربار
شہر کے آگے افسر بادشاہی کا سر پر رکھا اور خزانے حضرت صاحب قران کی کھول کر
جود و سخا کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قران پر بھی کچھ عمل کیا وہ یہ میرزا محمد جہانگیر کو
جو کہ پسر مرزا محمد سلطان کا اور برادرزادہ مرزا پیر محمد کا اور ولی عہد صاحب قران کا تھا
تخت خالی پر بٹھلایا اور حسب رسم فرمانوں کے سروں پر اور احکام کی پیشانیوں پر اوسکا
نام لکھتا اور چند روز واسطے ثواب رسانی روح حضرت صاحب قران کی فقرا اور مساکین کو
کھانا بھی دیا — اور شعرا اور فضلا کو جنہوں نے اوسکی تحسین قصاید کہی تھے انعامات بیانات
مرحمت کئی — پوشیدہ نہ رہے کہ اوس زمانہ میں خطہ سمرقند بسبب کثرت علما بزرگوار
اور فضلا رفیع المقدار اور حیثیت دار اور عہدہ سوں کی مثل کی تمام عالم کی شہروں سی ممتاز
تھا — اور زر نقد اور جواہر زواہر اور نفایس قیمتہ اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ و خرگاہ
اور اسباب بادشاہی سی بہرا ہوا تھا گویا سب سامان بادشاہی معہ زر و دولت کی موجود تھا
اور بے مشقت اور بے زحمت مرزا خلیل سلطان کی ہاتھ وہ ملک بھی آیا اور باوجود اسکی
کہ تمام امرا اور باشندگان شہر اوسکے مطیع و منقاد تھی کوئی باغی بھی نہ تھا مگر چار برس سی
زیادہ حکومت نکر سکا پیر اور ولایت کا فتح کرنا اور مسخر کرنے کا تو کیا ذکر ہی — اور بسبب

بیان جلوس فرمانا سلطان سعید مرزا شاہرخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہہ ہوا — کہ یہہ شاہزادہ ایک عورت فردمایہ شاد ملک ۱۶۳
نام پر عاشق تہا جن ایام مین کہ امیر تیمور زندہ تہی اسکو قدرت کہیل کہیلنی کے نہ تہی اب جب کہ وہ
مستقل بادشاہ ہوا ہر ایک طرحکا خوف جاتا رہا کہیل کہیلا یعنی رات دن اوسکی لہو و لعب مین
ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کرکی اوسکے حوالہ کئے اور عورت شاد ملک
نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تہی اوسپر عمل کرتا تہا چنانچہ اوسی عورت کی اغوا
اور بہکانی سی بعض بیگمات کو جو امیر تیمور کے جوروین تہین مردم فرومایہ اور ناجنس سی باکراہ
زبردستی اون بیویون کی نکاح کردئے اور مال بہت بے فایدہ صرف کیا اسلئی اکثر اکابر
اورامرا کی طبیعت اوسسی متنفر ہوگئی چنانچہ یہی باعث اون فتنون کا تہا جو ماورالنہر مین
برپا ہوئے اوسوقت وہ بیچارہ طوعاً وکرہاً سمرقند سی بہاگ کر مرزا شاہرخ کی خدمت
مین گیا اور ولایت رے مین عالم بقا کو کوچ کر گیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہرخ کا تخت بادشاہت پر درمیان ولایت خراسان کے

جب خبر فوت ہونی امیر تیمور کی دار السلطنت ہرات مین پہنچی مرزا شاہرخ بہادر بعد ادای رسم
ماتم داری کی باستصواب امرا و ارکان دولت کی سریر خلافت پر ماہ رمضان مین بیٹہا —
اور حکام ممالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اوسکا حکم دل و جان سی قبول کرکی
خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا — اوسوقت حضرت خاقان سعید نی امیر
مضراب جاکو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیکہ کوکلتاش کو واسطی انتظام
خراسان کے متعین فرمایا اور خود معہ تمام امرا کی جانب ماورالنہر کی نہضت فرمایا ہوا
جب موضع درہ زنگی پر پہنچا اوسوقت امیر سید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے سمرقند سی آکر
خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورت کی امیر جلال الدین

بیان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

۱۶۴ یہر رستاد اس ارعون ستاہ کو واسطی تعمیر برح اور بارہ کی ہرات کو اور امیر سید حواحہ کو اسکی عمارت قلعہ طوس کی روانہ فرماکر تہہا بدات حود طرف سمرقند کی گیا جب حدود شیح زادہ مایہ بدیں پہنچا وہاں مرزا سلطان حسین ملازمت میں حاضر ہوا نوازشیں اور لطف بیکراں اوسپر فرمائی — جب مرزا شاہرح بہادر نے دریا جیحوں سی عبور کیا اوسوقت امیر شاہ ملک نے بخارا سی آکر اخبار سلامتی شاہزادوں کا عرض کیا اسی اثنا میں ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کے پاس سی آیا اور عرض کی کہ مجکو اطاعت اور انقیاد ایکا مدل منظور ہی رسو اسطی خاقان سعید نے مراجعت کی امیر شاہ ملک کو واسطی لانے اولاد امجاد کی دریا بخارا کی بہیجا جب اوسی حالیں امرا بخارا نے شنا کہ مرزا خلیل سلطان بہی لشکر لیکر باہر سمرقند کی آپڑا ہے لست سیم کی بخارا چہوڑکر مرزا الغ بیگ — اور مرزا ابراہیم سلطان سی جا ملے وہ لوگ بہی آب اموبہ سی عبور کرکے اردو اعلی میں ملحق ہو گئی — بعد ازاں امیر شیح نور الدین موجب فرمانی خاقان گیتی ستان مرزا شاہرح بہادر کی پاس مرزا حلیل سلطان کے گیا کچہہ حوالی حضرت صاحبقراں سے آگئے ایمزادہ پیر محمد ولیعہد کے بہیجی اور اوسی کہا کہ سلطنت ماوراالنہر پر قناعت کرے اسطور پر مرزا شاہرخ بہادر صلح کرکی عازم دار السلطنت ہرات کی ہوئے اسی اثنا میں امیر سلیمان شاہ جوکہ موجب فرمان صاحبقراں کے مملکت رستدار اور فیروزکوہ میں حکومت کرتا تہا لسبب صولت سپاہ مرزا میراں شاہ کی بہاگ کر اردو اعلی میں جا ملا مرزا شاہرح بہادر نی چہبیسویں تاریخ ذی قعدہ کو ہرات میں نزول اجلال فرمایا

بیان حال سلطان حسین پوتی صاحب قران کا
اور بیان مخالفت امیر رکن الدین کا

— مرزا سلطان حسین بہایت موقوفی اور جنوں کی باعث اردوی ہمایوں سی بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

بہاگ کر آب آمویہ سی عبور کرکی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان مین منتظم ہوا بموجب فرمانی
مرزا خلیل سلطان کی سعد بعضی امرا کی کنارہ جیحون پر پہنچا تاکہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سی جو کہ اون ایام مین کابل سی درمیان بلخ کے آگیا تہا خبردار رہی وہان جاکر اوسکو
یہہ خیال آیا کہ مین خود مستقل بادشاہ ہوکر سلطنت کرون یہہ سوچکر امیر تیمور خواجہ بن آقبوقا
— اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کرکی باقی امرا سی عہد و پیمان کرکے دار الملک سمرقند
کو مراجعت کی — ادہرسی امیرزادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر مقابلہ دشمن
کا کیا آٹہوین محرم ۸۰۸ آٹہہ سو آٹہہ ہجری مین نواح کش پر مقابلہ جانبین کا ہوا —
بسبب غدر اور سفاکی کے بعض امرا اور لشکری مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اندخو اور
شبرغان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سی جا ملے اور جانبین مین محبت و اتحاد ہوگیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونون پر تاخت کی دونو بہاگ کر ہرات مین آئی حضرت
خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسبب بعضی مصالح ملک درمیان
طوس کی بہیجا اور مرزا سلطان حسین کو یاساکو روانہ کیا جب یہہ خبر سلیمان شاہ نی سنی آغاز
مخالفت کرکی حصار کلان مین متحصن ہوا اور حضرت خاقان یعنی مرزا شاہرخ نی اوسکی جانب
نہضت فرمائے ابہی لشکر پہنچنے نہ پایا تہا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ ظفر پناہ نے صحیح و سالم مراجعت فرمائی ہرات مین آکر مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ
ملک کو واسطی ضبط اندخو اور شبرغان کے روانہ کیا اور فصل بہار مین بنفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل سلطان کا اور کچہہ حال وقایع خراسان کا

واضح ہو کہ جن ایام مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اندخو اور شبرغان مین تہے

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۶ مرزا پیر محمد نے ایک ایلچی بھیجکر امیر شاہ ملک کو بلایا اور بلخ میں جاکر مخالفت مرزا خلیل سلطان
کی اختیار کی اور مرزا الغ بیگ بھی اوس سے مل گیا دونوں نے متفق ہوکر آب آمویہ سے عبور کیا
دوسری طرف سے مرزا خلیل سلطان بھی دشمنوں کے استقبال کو آیا نسف کے پاس فریقین
کی ملاقات ہوئی شکست مرزا پیر محمد کو ہوئی شاہزادہ قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور
مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک بھی آب آمویہ سے عبور کر گئی جب یہ خبر بادشاہ مرزا شاہرخ
بہادر کو پہنچی متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اثناء راہ میں مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اردوی
ہمایوں سے ملحق ہوگئی اونہوں نے کیفیت اس لڑائی کی بشرح بیان کی اسی اثنا میں
ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کی پاس سے آیا اوسنے بیان کیا کہ بادشاہزادے نے یہ عرض
کی ہی کہ بسبب اسکی کہ مرزا پیر محمد آب آمویہ سے عبور کرکی ماوراء النہر میں چلا آیا تھا اور میری
ملک میں وہ متعرض کرتا تھا اسلئے میں اوسکے دفع کرنے کی واسطے مقابل ہوا تھا ورنہ میں اوسی
عہد و پیماں پر ثابت ہوں جو آپسے کیا تھا شہریار عالیمقدار نے سخنان شفقت آمیز کہکر موضع
اندراب سے دارالسلطنت ہراۃ کو مراجعت کی اسی اثنا میں بعضی ارکان دولت شاہرخ بہادر کے
بلخ کو چلے گئے اور امیر سید خواجہ بن شاہ علی بہادر جو کہ منصب امیر الامرائی کا رکھتا تھا خیال
استقلال کا دل میں لاکر ایک جماعت کو اپنے سے متفق کرکے بوقت نماز مغرب غرہ ذی الحجہ کو
بیرون ہرات سے عازم جام کا ہوا اوسی شب کو رایات عالیات نے بھی اوسکا تعاقب
تمام شب کیا علی الصباح اونکو جا لیا مخالفوں نے گھوڑوں پر سے اوتر کر زمین عجز پر سجدہ
کیا اور زبان بتضرع اور عاجزی کی کھولی حضرت خاقان سعید نے اونکے جرم معاف فرمائے
اور مراجعت جانب ہرات کی کی اور سید خواجہ مع اتباع کی ملازمت شاہ میں سالار
تک گیا جب شہریار عالیمقدار شہر میں آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ پھر نقارہ
مخالفت کا بجایا اور جانب طوس کی جاکر پھر وہاں سے قلعہ کلات کی جانب گیا حضرت
خاقان سعید نے بھی تیئیسویں [۲۳] تاریخ ماہ ذی الحجہ کو تعاقب خواجہ مذکور کا فرمایا جب مشہد

بیان حالات مرزا امیران شاہ کا

مشہد مقدس سے پر خیام بادشاہی پڑے سید خواجہ نے قلعہ کلان سے جانب سبزآباد کی کوچ کیا ۱۶۷
ـــ مرزا شاہرخ بہادر نے بھی اوسی جانب حرکت فرمائی جب ملبغ معاج پر پہنچا امیر شاہ
ملک بلخ سے حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان نے وہان سے آگے جاکر
سمنان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا امیران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکے حال پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا امیران شاہ اور اوسکی اولاد کا
جو بعد وفات امیر تیمور صاحب قران کی گذرا

واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحبقران کی ولایت آذربیجان مین مرزا عمر نے
سنی سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کروادیا اور اپنے بھائی اور باپ سے جو درمیان بغداد
کے تھے کچھہ حساب نہ کیا ـــ اسی اثنا مین امیر جہان شاہ جاکو نے بسبب اغوار مفسدون
کے خیال استقلال کا دمین لاکر بائیسوین تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نوابون ومخصوصون
مرزا عمر کو قتل کرکے سراپردہ شاہزادہ پر چڑھائی کی مرزا عمر نے بھی پاؤن ثبات کا استوار
اور محکم فرماکے مقابلہ کیا آخر کو وہ بھاگا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادرون سکے
ساتھہ لیکر اوسکا تعاقب کیا ظہر کے وقت دوسرے روز اوسکو پکڑکے حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا مین مرزا ابوبکر نے بغداد سے قصد چڑھائی کا کیا اور ایک ایلچی واسطے طلب اجازت
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنے آکر یہہ بیان کیا کہ اسطرح پر ارادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اوسکی بہت عزت کی اور کہا کہ یہہ کہنا کہ بھائی جان جلد تشریف یہان لاکے
تاکہ ہم تم دونو متفق ہوکر انتظام مملکت کا کرین مرزا ابوبکر یہہ بات سنکر دو تین سو سوار لیکے
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا کسی ایک قلعہ مین قید کیا گیا
ر جب مرزا امیران شاہ نے اپنے ولد اعز کی مقید ہونے کی خبر پائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر دارالمرز استراباد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا — بعد ازاں درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہوگئی
وہ دولت آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر سے چند روز در قلعہ ... میں قید رہکر
وہاں کے محافظوں اور کوتوال قلعہ سے کچھ گٹھ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھے وہ بھی بھاگ گیا دونوں
بھائی کاؤس میں جاکر متفق ہوکے قلعہ سلطانیہ میں اپنا قبضہ کرلیا اور تمام عیال اور اموال مرزا
عمر پر متصرف ہوگئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر میں پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی
چلے آئے — اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم سے کچھ صلح کرکے مراجعت کی — اور یہاں
مرزا ابوبکر نے مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بٹھلا دیا تھا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا
پڑھواکر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نے شہر کو چھوڑکر اولا مرزا عمر شیخ بہادر کے
خدمت میں التجا لیگیا بعد ازاں درمیان بھائیوں کی بہت لڑائیاں ہوئیں آخر الامر خا-
خراسان سے آیا اور پھر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ سکے مورد لطف اور
عنایت کا ہوا

بیان تسخیر دارالمرز استرآباد اور بعضے حالات جو اسکی پیچھے گذری

حضرت خاقان سعید نے بعد اسکی مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب موضع بیاد طار پر
نزول فرمایا بادشاہ استراباد کا جو بسبب التفات حضرت صاحبقران کے مدت سے
حکومت مازندران کی کرتا تھا اور کوئی اوسکا مزاحم کبھی ہوا تھا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر
فراواں لیکر مقابلہ پر آیا جانبین میں لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی —
اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بھاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی
چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت تصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور
خطبہ شاہرخی جاری ہوگیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جمجاہ نے
مرحمت کی اور آپ مراجعت فرماکر چوتھی تاریخ جمادی الاول سنہ ۸۰۹ ہجری میں نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دارالمرز استرآباد کا

۱۶۹ درمیان بلدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سال کی ماہ رمضان مین مرزا پیر محمد جہانگیر تیغ ظلم بیر علی سی
مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو کر سترغان مین اقامت رکھتا تھا درگاہ عالم پناہ مین حاضر
ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار اور تاسف کی
امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان ـــ اور امیر نوشیروان کو ہمراہ سید احمد میرک کی جانب
بلخ کی روان کیا اور چاہتا تھا کہ خود بھی پیچھی سی کوچ فرماوے لیکن دفعتہً یہہ خبر سننی مین آئے
کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب کرکان سی عبور کر کی خراسان مین فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے
اسلیئے خاقان عالی مقام نی اٹھاروین ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ
نوین ذیقعدہ کو نواحی بردریہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ
مرزا عمر کی متفرق ہو کر پریشان ہوگئی اور شہزادہ مذکور بسبب بزدلہ ہونے کی بہاگ گیا
اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی انہین ایام مین امیر مضراب سکے
نوکرون نی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر پیرون مین بیڑیان اور سر پر ایک زخم
آیا ہوا تھا اس شکل سی لاکر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر
عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہوگیا بیسوین ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی سکے
قبر کی برابر اوسکو مدفون کیا اور خاقان بہ تائید منصور ہو کر اوایل ماہ ذوالحجہ مین اپنی دار السلطنت
مین آیا درمیان نصف ماہ مذکور سکے بادغیس پر چڑہائی سکے لوٹ وہان سی انیسوین ماہ محرم
سنہ ۸۱۰ اٹھہ سو دس ہجری کو واسطی انتقام سکے بیر علی پر چڑہائی سکے جانب قبۃ الاسلام
بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا وہان سننی مین آیا کہ بیر علی بہاگ گیا وہان سی
مراجعت فرما کر قلعہ ہندوان کی پہر تعمیر فرمائی اور دہ مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد
کو دی امیر مضراب اور توکل برلاس کو واسطی استیصال بیر علی سکے روانہ کر کی بنفس نفیس
جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہوین ربیع الآخر کو خطہ ہرات مین تشریف لاکر بیٹھا

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

اور بیت جرانی وہ امرا جو ہمراہ پیر علی پیر محمد ہوئے تھے اوسکو بنگا کر اور شکست دیکر صحیح و سالم
آئی اور پیر علی نے تازہ پھر لشکر جمع کرکی متوجہ جنگ کا ہوا — اور لشکر کے صدموں سے
مرزا قیدو کو بھگا دیا مگر اوسکے نوکروں نے مرزا قیدو کا سر کاٹ کر جہاں پناہ کی خدمت میں بھیجدیا
— اسی سال میں حضرت خاقان سعید نے لشکر اکبر بادشاہ نے جو ماوراء النہر میں تہا
جمع کرکی ارادہ مازندران کا کیا ہی اسلئے پہر خاقان سعید کی دار السلطنت ہرات سے حرکت
کرکی استرآباد میں پہنچ کر پہرے سے سیر مازندران کو اپنی تحت میں لاکر مرزا الغ بیگ گورگان
کو کہ حاکم بعضی ولایت خراسان کا تہا در یہاں کا کیا اور آپ جانب ہرات کی مراجعت کرگیا

مجمل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا
اور مارا جانا مرزا امیران شاہ اور مرزا ابوبکر کا

ان ایام میں کہ صاحب قران گیتی ستان کی قصد روم کا کیا تہا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان جو بیچ سایہ دولت قیصر روم کے آسودہ تہے بہت خوف اور ہراس کرکی جانب
مصر کی چلے گئے تھے بعد جانے ان دونوں کے ولایت میں ملک فرج کی ایک قاصد
حضرت صاحبقران کے پاس بہیج کر اطلاع اونکی آنے کی کردی صاحب قران نے اوسکے
جواب میں یہہ لکہا کہ اگر بادشاہ کو ہماری محبت میں رسوخ ہے تو چاہئے کہ سلطان احمد کو
قید کرکے ہماری پاس روانہ کردی اور قرا یوسف کو قتل کری جب یہہ نامہ ملک فرج کی
پاس پہنچا اوسنے دونوں کو قید کرلیا اور ان دونوں نے حالت قید میں یہہ عہد آپسمیں
کر رکہا تہا کہ اگر ہم صحیح و سلامت اس ہلکہ سے نجات پاویں گی تو ہمیشہ موافقت اور محبت
میں رہیں گے کبھی آپسمیں مخالفت نکریں گے اسی اثنا میں جب صاحب قران کی فوت
ہونیکی خبر مصر میں پہنچی ملک فرج کی سلطان احمد اور قرا یوسف کو مطلق العنان کیا اور
رخصت کیا اور تہوڑی ہی عرصہ میں قرا یوسف کی شوکت اور حشمت پیدا کرکی سے رجعت بادشاہ

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیار بکر پر استیلا پایا بسبب اس حرکت کی ۱۷۱
ملک فرخ نی سلطان احمد سی ہی محبت کم کردی اور بدگمان اوسکی جانب سی ہی ہو گیا سلطان
احمد نی فقیروں کا لباس بدلکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تئین حلہ مین پہنچایا وہان آکر چند
اوباشون سی ملکر ایسی خبرین واہیات درمیان بغداد کی اوڑائین کہ دولت خواجہ اتفاق
جو ان ایام مین جانب مرزا احمد کی سی حاکم دار السلطنت بغداد کا تہا متوہم ہو کر شہر چہوڑکر بہاگ
گیا بعد ایک ہفتہ کی سلطان احمد نی بغداد مین آکر جہنڈا اپنی سلطنت کا بلند کیا ــ اور آخر
سنہ ۸۰۸ اٹہہ سو آٹہہ ہجری مین کہ مرزا ابوبکر اصفہان کی محاصرہ مین مشغول تہا ــ اور امیر شیخ ابراہیم
شیروان سی جانب تبریز کی چلا گیا تہا سلطان احمد نے ارادہ تسخیر آذربیجان کا کیا ــ اور
امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آنی کی سنکر شیروان سی جانب تبریز کی کوچ کیا
ــ اور آخر محرم سنہ ۸۰۹ آٹہہ سو نو ہجری مین سلطان احمد نی دولت خانہ تبریز مین آکر شراب
خواری اور صحبت امردان سیم تن مین مشغول ہوا جب مرزا ابوبکر نی مہم اصفہان سی فراغت پائی
جانب تبریز کی آیا سلطان احمد بسبب خوف اور وہم و ہراس کے جانب بغداد کی چلا گیا اور
مرزا ابوبکر آٹہوین ربیع الاول سال مذکور کو دار الملک تبریز مین داخل ہوا اور رعایا تبریز
سی وعدہ کیا کہ مین ظلم اور اعتساف بالکل دور کر دونگا اور انصاف اور عدل کرونگا
ــ بعد ازان قرا یوسف ترکمان نے قصد مملکت آذربیجان کا کیا درمیان اوسکے اور مرزا
ابوبکر کی لڑائیان ہوئین آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ آٹہہ سو دس ہجری مین معز الدین میرانشاہ
ہلاک ہوا اور میرزا ابوبکر بہاگ کر متوجہ جانب دار الامان کرمان کے ہوا سلطان ادریس ابن
رند کو برلاس کہ حاکم اوس مملکت کا تہا جب اوسنی شاہزادی کے آنی کی خبر سنی بطور استقبال
گیا اور مرزا ابوبکر نے کرمان مین آکر خیال استیصال سلطان ادریس کا دلمین ٹہرایا اسلئے وہ بہی
بادشاہزادہ کے پکڑنی پر مستعد ہوا آخر یہہ ہوا کہ نقارہ جنگ کا بجاکر مرزا ابوبکر کے محل کا
احاطہ کیا پہر صلح اسطرح پر ہوئی کہ کرمانی لوگ ابوبکر کی پکڑنی کا قصد نکرین دشمن سی نکلکر

بیان ہونا اسا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا

۲ — اکسی اور ولایت میں چلا جاویگا بعد ازاں ابوبکر کرمان سے نکلکر سیستان میں آیا درمیان اوسکی
اور حاکم سیستان قطب الدین کی محبت اور اتحاد ہوگیا یہی باعث لشکر کشی خاقان سعید کا جانب
ہرات اور سیستان کی بڑ چیا یہہ حاجاں مذکور کی اکثر وہ ولایت مسخر کی اور مرزا ابوبکر سے
دوسری دفعہ پھر بھاگ کر کرمان میں جاکر سلطان اویس سے چند لڑائیاں کین ایک معرکہ میں
شہید ہوا — اور قرا یوسف ترکمان بعد بھاگنے مرزا ابوبکر کی اور مارے جانے مرزا میرانشاہ
کورکان سے تمام ولایت آذربیجان کا حاکم ہوگیا اور اپنی بیٹی پیر بداق کو جگو سلطان احمد
جلایر سے اپنا بیٹا کر لیا تھا تخت سلطنت پر بٹھلا کر خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروادیا

بیان ہونا اسا میرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا اور مخالفت واقع ہونے درمیان بھائیوں کی گردش فلک سے

واضح ہو کہ جن ایام میں صاحبقران گیتی ستان نے وفات پائی مرزا پیر محمد دار الملک شیراز پہ
مستولی تھا — اور مرزا رستم اصفہان میں — اور مرزا اسکندر ہمدان میں جب یہہ خبر وحشت
اثر یعنی وفات صاحبقران کے جو مرزا پیر محمد کو پہنچی بعد پہنچنے مشورہ بسبب اسکے کہ اوسکی
والدہ ملکہ آغا سلک خواتین حضرت خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے مین منسلک تھی
خطبہ اور سکہ نام مرزا شاہرخ بہادر کے موشح اور مزین کرکی واسطی اطلاع اس نیک
امر کی ایک ایلچی خراسان میں بھیجا اور یہہ شعر اوس نے عرضداشت میں لکھی سے — ہمہ گانیم
شہ رخ پرست ✽ من و رستم و اسکندر و ہر کہ ہست ✽ حضرت خاقان سعید نے اوس ایلچی پر
بہت نوازش اور عنایت فرماکر رخصت کیا اور فوراً مرزا عمر بن میرانشاہ کو قتل کیا اور مرزا
ابوبکر کو قید کیا مرزا اسکندر دوستی مترحم ہوکر ہمدان سے جانب شیراز کی گیا اور مرزا پیر محمد نے
عنایت فرماکر حکومت یزد کی اوسکو سپرد کی مدت تک درمیان بھائیوں کی طریق یکجہتی
اور اتحاد کا سلوک رہا یہاں تک کہ درمیان ۸۰۹ آٹھ سو نو ہجری کے بسبب فساد مفسدوں

بیان تہوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مفسدون کی اتفاق مخالفت کا ہوا مرزا پیر محمد نی مرزا اسکندر کو مقید کر کی جانب خراسان کی ۸۰۳
بہیجا وہان سی چہوٹکر صفہان مین پہنچا میرزا رستم نی اسکندر کی آنی کو فوز عظیم تصور کر کے
ایکدوسری کی موافقت کر کی قصد شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نی اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کہاکر
مراجعت کی اون دونون بہائیون نی تعاقب اوسکا کر کی چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
دیکہا کہ فتح میسر نہین ہوتی چند دیہات فارس کی لوٹکر صفہان مین آئے ـــ اور درمیان ۸۰۶
اٹہ سو دشش ہجری کی مرزا پیر محمد نی لشکر کثیر جمع کر کی اصفہان پر چڑہائی کی اور دہر سے مرزا رستم
نے کندمان کو لشکرگاہ کے بعد پہنچی مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر صفہان کو
ہوئی مرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی بہاگ گئی اور مرزا پیر محمد نی اصفہان بسپر شیخ
مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور اور مظفر ہوکر جانب دارالملک شیراز کی مراجعت فرمائی ـــ اور
مرزا رستم نی خراسان مین پہنچکر بسبب عنایت خاقان سعید کے پرتو عاطفت اور مہربانی کا پایا
ـــ اور میرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شبرغان مین پہنچکر مرزا قیدو اور سیاہ کو اوسکی استقبال
کے واسطی روانہ کیا شاہزادہ بہاگ کر جانب ولایت اندخو کی گیا وہان کی حاکم سید احمد ترخان نے
اوسکو مقام مناسب مین اوتار کر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نی نہایت
لطف اور احسان سی سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک نامہ سید احمد ترخان کے
نام بہی اس مضمون کا بہیجا کہ مرزا اسکندر کا مزاحم نہووے جہان چاہی جانی دو مرزا اسکندر
بامید شفقت برادر کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چہبیسوین رمضان ۸۱۱ اٹہ سو گیارہ
ہجری کو پاپیادہ شیراز مین آیا مرزا پیر محمد نی بہائی کی آنی کی خبر پاکر فوراً اوسکو بلایا اور
طرح طرح کی عنایت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان ۸۱۲ اٹہ سو بارہ ہجری کی
مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتھ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام دو چاہہ پر
پہنچی سید حسین شربت دار نی جسکو باوجود شاہزادی سنی مرتبہ طبابت سی درجہ امارت کو پہنچایا
تہا نہایت شقاوت اور بدبختی سی پیش آکر طایفہ اہل شر اور مفسدین سی ملکر آدہی رات کو

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کی

۱۰۴ مرزا پیر محمد کی ویری میں جا کر شربت شہادت کا اوسکو پلایا — مرزا اسکندر یہہ خبر سنتے ہی
مرزا بہاگ کر جانب شیراز کی چلا گیا امرا اور اعیان سلطنت نے اتفاق کر کی شہر کا بست
کر دیا اور [illegible] ح اور بازو کا استحکام خوب طرح پر کیا حسن شربت دار نی جب مرزا اسکندر کے
بہاگ جانی کی خبر سنی تمل حشمت تمام شیراز کی باہر آ کر ڈیرا کیا اور دوسری روز صبح سی
ظہر کی نماز تک لڑائی رہی اسی اثنا میں امیر صدیق جو کہ ملازم مرزا پیر محمد کا تہا حسین شربت دار
گرفتار ہوا امیر صدیق نی اوسکو پکڑ کر شہر میں لا کر شیخ سعدی شیرازی کی روضہ میں پہانسی لٹکا کر
اور ڈاڑہی اوسکی ترشوا ڈالی اور ایک گدہی پر اوسکو سوار کر کی تمام شہر میں پہرایا بعد ازاں
اوسکو مرزا اسکندر کی خدمت میں لیگئی شاہزادی نے اوس سی پوچہا کہ میرے بہائی کو تو نے
کیوں قتل کیا — اوسنے کہا کہ اوسکی نسبت جو میں نے سوچا ہے اوسکا جواب تجہسی بہی ہوگا مرزا
اسکندر یہہ قول سنکر خفا ہوا اپنی ہاتہہ سی دونوں آنکہہ اوسکی کٹاری سی نکال ڈالی اور فرمایا
کہ اس بدذات کو قتل کر دو چنانچہ مارا گیا — اسی اثنا میں سلطان معتصم بن زین العابدین بن
شاہ شجاع نی درمیان اصفہان کی خروج کیا مرزا اسکندر نے اوسکی دفع کی تدبیر کی بعد
تلاقی فریقین کے سلطان معتصم منہزم ہوا بہادروں نے تعاقب کر کی پانی کی کنارہ پر اوسکو
مار ڈالا — اور مرزا اسکندر نی مظفر اور منصور ہو کر جانب شیراز کی مراجعت کی بعد ازاں مرزا
رستم بنسبت رخصت خاقان سعید کی جانب اصفہان کی گیا چند نوبت درمیان بہائیوں کے
لڑائی ہوئی آخر الامر دوسری دفعہ پہر مرزا رستم جانب خراسان کی گیا درمیان ۸۱۴ سنہ آٹہہ سو
چودہ ہجری کی پاس ... حضرت خاقان سعید کا ہوا — اور مرزا اسکندر نے عراق اور فارس
میں استقلال تمام پا کر اصفہان کو تخت گاہ اور دار السلطنت بنایا

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کے
اور مارا جانا اوسکا امیر قرا یوسف ترکمان کی ہاتہہ سی

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

واضح ہو کہ درمیان ۸۱۲ھ اٹھ سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربیجان کا تحت تصرف قرایوسف
سکے تہا بسبب اسکی کہ قراعثمان نی درمیان ولایت آذربیجان کی کچھ تعرض کیا تہا اور بسبب اسکے
کہ طہرتن نی بہی اوسکے آنی کی استدعا کی تہی اسلئی وہ اوس جانب گیا سلطان احمد نی اوسکی غیبوبت
کو غنیمت جان کر لشکر جمع کر کے درمیان محرم ۸۱۳ھ اٹھ سو تیرہ ہجری کے آذربیجان پر چڑہائی کی
درمیان غرہ ربیع الاول کی تجمل و حشمت بسیار جانب تبریز کی پہنچا۔ امیر قرا یوسف نی جب
یہہ خبر ناخوش سنی فوراً مراجعت کی اور سلطان احمد نی بہی جہنڈا مخالفت کا بلند کیا روز جمعہ اٹھائیسویں
ربیع الاخر کو اوپر دو فرسخ کی تبریز سی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست لشکر بغداد کو
ہوئی اور سلطان احمد ایک باغ میں جا چہپا کسی رذالی نی قرا یوسف کو اوسکے چہپنی کی خبر کر دے
ایک جماعت اوسکی جانب گئی اور اسکو پکڑ کر ترکمان کی سامنی لا حاضر کیا قرا یوسف نی بعد کلمات
ناسزا کہنی کی نشان حکومت آذربیجان کا بنام عبداللہ غرابی کی بیٹی بنام مرید اق خان کی اور فرمان
سرداری بغداد کا بنام دوسری بیٹی مسمی سلطان محمد کی سلطان سی طلب کی اور وہ
چاہتا تہا کہ اوسکو قتل نکرے لیکن امرا عراق عرب نی درباب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلئی قرایوسف نی سلطان مذکور کو معہ اوسکی اولاد کی قتل کیا اب دولت خاندان
امیر شیخ حسن ایلخانی کی تمام ہوئے

بیان متوجہ ہونی خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی اور سپرد کرنا بعضے ممالک کا شاہزادوں کو

واضح ہو کہ حضرت خاقان سعید نی پانچویں تاریخ ماہ ذیقعدہ ۸۱۱ھ اٹھ سو گیارہ ہجری کو بارادہ
قصد بادغیس کے لشکر جمع ہونی کا حکم دیا اوس مقام پر جب یہہ خبر متواتر پہنچی کہ درمیان مرزا
خلیل سلطان اور خداداد کی مخالفت واقع ہو گئی اور خداداد نی فتح و نصرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا مامور و محکوم کر لیا ہے اسلئی خاقان سعید موید و منصور اکیسویں ماہ مذکور کو

بیان متوجہ ہونے مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

۱۷۲ جانب ماوراء النہر کے بعجلت روانہ ہوئے جب دریاے جیحون سے عبور کیا اوسوقت خبر آئی کہ خداداد نے
مرزا خلیل کو مقید کیا اور آپ بھاگ گیا القصہ خاقان سعید بیسویں ذی الحجہ کو دار السلطنت سمرقند میں
تشریف لائے اور بارہ محرم ۸۱۲ آٹھ سو بارہ ہجری میں علم ظفر پیکر تعاقب میں خداداد کی جانب
مغولستان کی روانہ کئے ۔ اور امیر شاہ ملک مع بعض امرا اور فوج کثیر کے متحرک ہوا اسی
اثنا میں ایسی صورت دیکھنے میں آئی کہ کسی کی ایسے خیال میں متصور ہوئی تھی بیان اسکا یہہ ہے
کہ جن ایام میں کہ خداداد حسینی نے بادشاہ مغولستان سے مدد طلب کی اوسنے اپنے بھائی شمع جہاں کو
اس مہم کے واسطے متعین کیا جب خداداد اوس سے ملا اوسنے اپنے خواص اور مقربوں سے کہا کہ خداداد
حسینی مرد ناسپاس اور بیمروت اور کم ذات ہے کیونکہ اوسنے باوجود حقوق تربیت صاحب قران کو
طاق نسیان پر رکھ کے اونکے اولاد امجاد کی نسبت راہ مخالفت اور عصیان کی چلا ایسے شخص
کی موافقت کرنی اور مدد دینی بیوقوفی ہے یہہ سوچکر سر اوسکا تن سے جدا کر کے امیر شاہ ملک کی
پاس بھیجدیا امیر شاہ ملک نے بدون لڑائی اور محاربہ کی ایسے دشمن کا سر لیکر مراجعت کی بعد ازاں
حضرت خاقان ممالک ستان نے حکومت خطہ اوزجند کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تفویض کی
اسی اثنا میں امیر شیخ نور الدین جمعیت طلب کرنے کی جانب اترار کی گیا اور اردوے معلی میں یہہ خبر پہنچی
کہ مرزا خلیل سلطان بعد مقید ہونے کے امیر خداداد کی محافظین سے متفق ہوکر اوس قلعہ میں متحصن ہو گیا
ہے حضرت خاقان سعید نے امیر شاہ ملک کو اوس جانب روانہ کیا اوسنے جاکر اوس قلعہ کا محاصرہ کیا
جب کئی روز گذر چکے اوسوقت مرزا خلیل سلطان نے پیغام بھیجا کہ مجکو راہ دو تاکہ میں قلعہ سے باہر
آؤں اور ملازمت حضرت شاہرخ بہادر کی میں حاضر ہوں امیر شاہ ملک نے منظور کیا وہاں سے
نکلکر امیر شیخ نور الدین کے پاس گیا اوسوقت حضرت خاقان سعید نے آپ اوس طرف کوچ
کیا اثناے راہ میں جانبین سے قاصد آنے لگے مرزا خلیل سلطان نے بعد لینے عہد و پیمان کی ملازمت
عم بزرگوار میں حاضر ہوا طرح طرح کی مراحم خسروانہ سے معزز و ممتاز ہوا ۔ اور حضرت خاقان
سعید نے جانب خراسان کی مراجعت کی ولایت ترکستان اور ماوراء النہر کے مرزا الغ بیگ کو دے

کو دی اور مملکت حصار شادمان کی مرزا محمد جہانگیر بن میرزا محمد سلطان کو دیدی — جب سواری
ہمایون آب جیحون سی عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندہار اور کابل اور غزنین کی مرزا قیدو بن
مرزا پیر محمد ولیعہد کو عنایت ہوئی — اور ابو الفتح مرزا ابراہیم سلطان کو والی ملک بلخ اور
طخارستان کا کیا سولوین شعبان کو دار السلطنت ہرات مین بادشاہ داخل ہوئے — اور
ماہ ذیقعدہ مین مرزا خلیل سلطان نے بموجب حکم اور فرمان شہریار گردون وقار کی دس ہزار
سوار جرار لیکر عراق پر چڑہائی کی جب مملکت ری مین پہنچا چند روز فراغت سی اقامت
بعد ازان امیر شیخ نور الدین نے ولایت اترار مین کہ وطن قدیم آبا و اجداد اوسکے کا تہا
جہنڈا مخالفت اور عصیان کا مرتفع کیا اسی واسطہ دو دفع خاقان عالی مرتبت نے ماوراالنہر
پر لشکر کشی کی درمیان ۸۱۴ ہجری سے کے امیر شیخ نور الدین اوپر دروازہ قلعہ صوران کے
پشت زین سی گر پڑا گرتی ہی جان بحق ہوا — اور سولوین رجب سال مذکور کو مرزا خلیل
سلطان ولایت ری مین فوت ہوا حضرت خاقان نے یہہ خبر سنکر بہت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی اور پانا فتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک مجید سی

جب قرا یوسف نی مملکت آذربیجان پر استیلا پایا اور حضرت خاقان سعید نی اوسکی استقلال کی
خبر سنی بارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹہارویں رجب ۸۱۶
آٹہہ سو سولہہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بلدہ نیشاپور پر خیمی سپاہ خاقان منصور کے پڑے
اوسوقت ایک مکتوب بدین مضمون مرزا اسکندر کو لکہا کہ رایات عالیات واسطی دفع فتنہ
و فساد قرا یوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوئی ہین اوس فرزند کو چاہیے
کہ طریق اتحاد اور موافقت کا مسلوک رکہہ کی فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح ری پر
ہمسے آملی — بعد ازان یہہ خط روانہ فرماکر آپ مازندران مین پہنچا جاڑے کی موسم سرما

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

۱۷۰ دیار میں گذاری جب وہ خط مرزا اسکندر کی مطالعہ میں آیا اوسنی یہہ تصور کیا کہ حضرت خا
سعید قصد ملک فارس کا رکھتی ہیں اسلئے خواب ناصواب بیجا علم مخالفت اور عصیان کا
کیا اور خاصی ایلچی بہیج کر صفہان میں لشکر جمع کیا بادشاہ گیتی پناہ نی یہہ حال فاسد مرزا کا
واقف ہوکر یورش آذربیجان کی موقوف رکہہ کر جانب اصفہان کی حرکت کی اور ابتدا
بہار میں مرزا بایسنقر کو مازندران کی طرف خراسان کی روانہ کیا اور آپ بنفس نفیس ۲۰ ماہ
محرم سنہ ۸۱۷ آٹھ سو سترہ ہجری کو طرف ری کی گیا جب اوس مملکت میں پہنچا ایک جماعہ
اسکندر کی شاہزادی سی روگرداں ہوکر اردوی اعلی میں آملے اور جب اصفہان کی قر
پہنچا مرزا اسکندر لشکر قیامت اثر لیکر برابر مقابلہ کے آیا بہادران دونو جانب نی تیر و
لڑائی میں داد مردانگی دی اور شجاعت اپنی اپنی دکہلائی خاقان سعید نی فتح پائی مرزا
کی ملطایف رحیل اپنی تئیں شہر میں ڈالا اور لشکر نے اصفہان کا محاصرہ کیا اسی اثنا
میں اکابر اور اعیان شیراز کی متعلقان مرزا اسکندر کو مقید کرکے خطبہ اور سکہ بنام شاہزادہ
کے مزین کرکے اس خبر کی بشارت ایلچی کے زبانی حضرت خاقان کے پاس بہیجی خا
نے یہہ خبر سنکر خوشی بہت کی اور لطف اللہ خان تمور کو واسطی ضبط اموال فارس کی
فرمایا اور چونکہ محاصرہ اصفہان کو قریب دو مہینی کے ہو چکی تہے دوسری تاریخ ماہ
کو جنگ سخت واقع ہوئی صبح سی شام تک لڑائی ہی اوسی وقت کو مرزا اسکندر علامت
ادبار انکسار کی اپنی حال پر ظاہر دیکہہ کر ارادہ بہاگنی کا کیا ایک فوج نے اوسکا تعاقب
کیا اور پکڑا ہوا حضرت خاقان کی خدمت میں حاضر کیا حضرت خاقان نے اوسکا عزل
فرماکر اوسکو مرزا رستم کے سپرد کردیا اوسنی آنکہوں میں اوسکے تیل کے سلائی پہیرا
سہ بسنگ گشتن و کر بودن آرزو مند ہست بزبان و گوش کسی کین حدیث گفت

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

حضرت خاقان عالیمکان نے بعد فتح اصفہان کی سرداری اوس بلدہ کی مرزا رستم کو دی اور حکومت ولایت ہمدان اور قلایع رود جرد اور نہاوند کی شاہزادہ سعادت انتما مرزا بایقرا کو دے — اور امارت مملکت ری کی مرزا ایلچل کو سپرد کی — اور حکومت دیار قم کی مرزا سعد وقاص کو عنایت کی اوسوقت اعلام ظفر پناہ جانب شیراز کی آئی بعد وہان کے پہنچنے کے حاکم شیراز کا مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مراجعت کی بائیسوین رجب سنہ مذکور مین بلدہ ہرات مین داخل ہوا — اور مرزا بایسنقر نے دیدار والد بزرگوار سے مشرف ہوکر نذر گذرانی اسی اثنا مین درمیان مرزا الغ بیگ اور مرزا امیرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور منازعت ہوگئی بعد جنگ وجدال کی مرزا امیرک احمد طرف مغولستان کے چلا گیا

بیان اون وقایع کا جو بعد مراجعت خاقان منصور کی ولایت عراق اور فارس مین ظاہر ہوئی اور حال متوجہ ہونیکا جانب شیراز کی

بعد معاودت خاقان سعید کی ملک شیراز سے جو حالات گذری ایک اون مین سے یہہ ہی کہ مرزا ایلچل پہلو بستر ناتوانی پر پڑ کر عالم جاودانی کو انتقال کر گیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی مرزا ایلنگر کو ایک فوج دیگر جانب مملکت ری کی روانہ کیا — دوسرا حادثہ یہہ ہوا کہ قرا یوسف ترکمان نے قصد قلعہ سلطانیہ کا کیا امیر بسطام جاگیر جو اوس قلعہ مین تہا اور دم اخلاص اور ہواخواہی کا بہرتا تہا بہاگ کر قم مین چلا گیا وہان جا کر امیرزادہ سعد وقاص کے ملازمت مین حاضر ہوا اوس شاہزادہ نے امیر بسطام کو مقید کر کی صورت حال واقعہ کے عرض کر بہیجی خاقان روشن ضمیر کو امیر بسطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اوسکو چہوڑ دو لیکن مرزا سعد وقاص نے اوس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوا اور بہکانی بعض مفسدون کی امیر بسطام کو ہمراہ لیکر قرا یوسف کے پاس گیا اور منظور نظر عنایت اور اعزاز و احترام کا ہوا — اور سانحہ یہہ ہوا کہ شاہزادہ مرزا بایقرا نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جسکی ظل رعایت مین بسر کرتا تہا خیال

بیان وقائع خاقان منصور کا

۱۸ استقلال کا ایک دمیں ہوکر جانب شیراز کی چڑھائی کی — اور میرزا رستم نے کیفیت اس واقعہ
سے وقوف پاکر ایک جماعت سر راہ بھیج کر مانع اوسکا ہوا قضارا مرزا اسکندر مخالفین کے ہاتھ
آگیا اوسکو اصفہان میں لیجاکر قید کیا اسواسطے تھوڑا سا فتور عزیمت مرزا ابالقرا میں بھی پیدا ہوا
چند روز کندمان میں توقف کیا مگر پھر حرص جہانگیری اور کشور کشائی کی اوسکے دلپر غالب آئے
جانب شیراز کی گیا — جب ابراہیم سلطان نے مرزا ابالقرا کی آنیکے خبر سنی فورًا سپاہ
آراستہ کر کی مقابلہ پر آیا — مرزا ابراہیم سلطان بعد لڑنے کی جانب ابرقوہ کی بھاگ گیا —
اور مرزا ابالقرا آخر ماہ ربیع الاول ۸۱۸ ہجری میں مظفر و منصور بلدہ شیراز میں داخل ہوا اور
چند اعیش و عشرت کا شغل کیا اسی اثنا میں مرزا رستم نی درمیان اصفہان کی مرزا اسکندر کو جو کہ
مفسد اور بانی اس فتنہ کا تھا عالم آخرت کو روانہ کیا — جب یہ خبر حضرت خاقان نے سنی بلا دبی
مشورہ کے اور جمع کرنے لشکر کی ستر ہویں جمادی الآخر سنہ مذکور کو جانب شیراز کی متحرک ہوا
جب رایات عالیات اوس مملکت میں پہنچ گئے اوسوقت مرزا ابالقرا کو خاقان سعید کی متوجہ ہونے
کی خبر کا یقین ہوگیا تھا متحیر اور پریشان ہوا — لاچار جب کوئی صورت نہیں پڑی اپنی دلبند
مرزا بایسنقر کے پاس سبب اتحاد اور اخلاص کی امیر جلال الدین ابو سعید کو بھیج کر توقع شفاعت جرائم
اور عفو مآثم کی درخواست کی — مرزا بایسنقر نے اوس ایلچی نامزدہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ خاقانی
میں حاضر ہوکر صورت حال کی عرض کی خاقان نے امیر جلال الدین ابو سعید پر نظر عنایت اور مہربانی
کی اور بار گناہ شاہزادہ کا بخشا جب امیر حسب خواہش مطلب لوٹکر جانب شیراز کی آیا مرزا
ابالقرا کی شست بختی سے پانچویں رمضان کو بلدہ مذکور سے باہر نکلکر عم بزرگوار کی دست بوسی کی بادشاہ
کی بسبب عہد کی کچھ تعرض شاہزادے سے نہ کیا — مگر پہلے جن لوگوں پر اعتماد تھا اوسکی مصاحبت
میں بھیج دیا یعنی مرزا قیدو کے پاس — اور بادشاہ نے ماہ رمضان شیراز میں گذار کر دوسری عید
سرداری وہاں کی مرزا ابراہیم سلطان کو سپرد کی — اور مملکت قم اور کاشان اور ری اور
استرآباد و گیلان تک امیر الیاس خواجہ کو دی بعد اوس کے بقصد تسخیر کرمان کی روانہ ہوا جب

جلوس فرمانا میرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان مین پہنچا سیادت پناہ ارشاد دستگاہ امیر شمس الدین علی نمی والی کرمان سلطان ۱۸۱
اویس کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس مملکت کی زبان کہولی بادشاہ
نے عرض اوسکی قبول فرمائی اور مراجعت فرماکر درمیان محرم سنہ ۸۱۹ آٹہ سو انیس ہجری کے
دار السلطنت ہرات مین داخل ہوا

بیان جلوس میرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر
اور بیان مآل حال بعض بادشاہزادون کا

جب خاقان بلندمکان دار السلطنت ہرات مین تشریف لائی منصب امارت دیوان اعلی کا
قرۃ العین مرزا بایسنقر بہادر کو سپرد ہوا اور شاہزادی نی اوس عہدہ کو لیکر بساط عدل
اور انصاف کا پہیلایا اسی اثنا مین مرزا امیرک احمد بسبب نزاع مرزا الغ بیگ کی جو طرف
مغولستان کی چلا گیا تہا آکر منظور عنایت اور التفات کا ہوا اور انہین ایام مین باتفاق
مرزا ایلنگر کی خیال مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر منقش کیا حضرت خاقان کو اس حال
کی اطلاع ہوگئی تہی — میرزا قیدو کی طرف سی ایک عرضی اسمضمون سے آئی کہ میرزا بایسنقر
مع جماعت مردمان متعینہ اپنی کے قصد اس فقیر کا رکہتا تہا اسلئی مینی اوسکو گرفتار کرلیا ہی
جسطرح ارشاد ہو تعمیل اوسکی کیجائی حضرت خاقان سعید نی حکم دیا کہ مرزا قیدو میرزا بایسنقر
کو آب سندہ سی اوتر جانی دی جسطرف اوسکا دل چاہی وہ چلا جاوی — میرزا امیرک
احمد جانب کعبہ کی چلا گیا — اور میرزا ایلنگر کشتی مین بیٹہ کر سفر دریا کے کرنی پر مستعد ہوا
— اور مرزا قیدو نی میرزا بایسنقر کو آب سندہ سی نہ اوتارا درمیان سنہ ۸۲۰ آٹہ سو بیس
ہجری کی کہ شہریار رعایا پرور متوجہ قندہار کا تہا حسب الحکم اوسکو اردوی ہمایون مین بہیجدیا
حضرت خاقان نی شاہزادی کو مع ملازمین متعینہ اوسکے کی جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر
اوسکی خبر نہ آئی کے کیا ہوا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا اور بعض حالات جو بعد اوسکے وقوع مین آئے

سید شمس الدین نی جو کہ مہم کرمان کی سرانجام کرنی پر مامور تہا جب تسخیر حال سی جانب اوس
بلدہ کی مراجعت کی ہرچند سلطان اویس کو اودر متوجہ کرنی بانیسر یا علی کی ترغیب فرمائی لیکن
سعی اوسکی رائگان گئی سو اسلئی جناب تقاعت مآب نی درمیان ہرات کی آکر کیفیت حال کی
معروض رای خاقان سعادت انتمای کی سنتی ہی آتش غضب بادشاہ کی مشتعل ہوئی فرمان عالی باصدور
ہوا کہ امیر ابراہیم جہانشاہ برلاس اور امیر حسن صوفی ترخان اور امرا فرمان شیخ اور حکام ولایت
فراہ اور سیستان کی معہ سپاہ فراوان واسطی تسخیر کرمان کی جاوین امرا مذکورنی تعمیل حکم کی
فوراً کی اوس ولایت مین پہنچی ششتر روز تک شہر کا محاصرہ رہا بعد ازان سلطان اویس نی
قاصد بہیجکر عرض کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گناہ کو معاف فرماوین اور ہم لوگ مراجعت کر جاوین
تو مین بسر کی بل ملازمت آستان رفیع البنیان مین حاضر ہون امیرون نی کیفیت حال کی حضرت خاقان
کو لکہکر عرض کی یہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول مین صادق ہی چاہئی کہ ایک ایلچی
معتمد اس جانب روانہ کرے اوسوقت لشکر محاصرہ موقوف کرنی والا جب تک شہر کو
فتح نکرین مراجعت نکرنی پاوین امیرون نی سلطان اویس سی اس امر کی اطلاع دی اوسی
شیخ حسن کو جو تمام اوسکی نوکرون سی نہایت قربت رکہتا تہا درگاہ عالم پناہ مین بہیجا
جب شیخ حسن نی قدموسی بادشاہ کی حاصل کی نہایت مسکینی اور زاری سی گناہ سلطان اویس کا
معاف کروانی کی درخواست کی حضرت خاقان سعید نی اوسکی التماس قبول فرمائی اور قسم
کہائی کہ مین کسی طرح کی اوسکی حقیقت مین دی بگرون گا بلکہ دایمی تئین محفوظ نظر تربیت اور عنایت کا
تصور کرے بعد ازان شیخ حسن نی جانب کرمان کی مراجعت کی جو کچہ دیکہا اور سنا تہا سلطان
اویس سی بیان کیا چنانچہ وہ ملازمت خاقان مین حاضر ہوا اصناف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

انواع اعطاف سے اختصاص پایا اور درمیان ۹۱۹ھ آٹھ سو انیس ہجری کی خسرمان فرمائی بلاد اور عبادنی مرزا سیورغتمش کو حکومت ولایت بدخشان پر پروانہ کیا اور شب پنجشنبہ غرہ جمادی الاول ۸۹۰ھ ہجری کو ولادت مرزا علاء الدولہ کی ہوئی اسی سال مین بادشاہ مذکور واسطے گوشمالی ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب گرمسیر اور قندہار کی ہوا نیدرہوین رجب کو رایات عالیات نے دار السلطنت ہرات سے کوچ فرمایا چودہوین شعبان کو کنارہ آب ہیرمند پر لشکر خاقانی کا اوترا اس منزل پر مرزا سیورغتمش نے معہ امراء بدخشان کے حاضر ہوکر قدمبوسی کی بائیسوین ماہ مذکور کو قندہار کی پاس ڈیرا کیا تیسری تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اشراف اور اعیان غزنین کی اردوء اعلی مین حاضر ہوئی کسی نی اردوی میرزا قیدو سے آکر عرض کی کہ شاہزادہ بھاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہوگا کسی کو اوسکی تعاقب مین نہ بھیجا نوین ماہ مذکور کو اور ایک شخص نے آکر عرض کی کہ کابل اور غزنین مین کوئی شخص ملازمین میرزا قیدو سے نہا اسواسطی بادشاہ ظفر پناہ نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو اوسطرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قیدو راہ عجز سے پیش آوے صلح کرکی غزنین اوسکو دیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوس ولایت کو ضبط کرنا مقارن اسی حال کی امراء اور سرداران ہزارہ نے اسپان بادرفتار اور شتران باربردار بھیجکر باج اور خراج قبول کیا — چتر زر نگار خاقان عالیمقام نے جو کنارہ آب ہیرمند پر واسطی قشلاق کے مقرر ہوا تہا مراجعت کی اوس سرزمین مین ایک روز خاقان سعید نے گہوڑے پر سوار ہوکر سیر فرمائی ناگاہ پشت زین سے زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتہہ مین آئے ایلچیون نے دار السلطنت سے ایک کمانگر کو اردوی اعلی مین بہیجا تاکہ اوس ہاتہہ کی ٹوٹی کی علاج کرے — دوسرا واقعہ اس قشلاق کا یہہ تہا کہ حضرت خاقان سعید نی زمام رتق اور فتق مہمات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی کو سپرد کی تہی خواجہ بیگو نہادہ آخر ایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا — سوار اسکے امیر ابراہیم نے جانب کابل اور غزنین سے آکر عرض کی کہ میرزا قیدو کابل مین پہنچا اسے ارادہ اردوی ہمایون کا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

۱۰۴ ا رکہتا ہی — علاوہ ازیں امیر شیخ لقمان برلاس جو واسطی تحصیل خراج ہزارہ کی مامور ہوا اور وہ
وہاں گیا چند روز کے بعد خبر آئی کہ وہ لوگ دار مال میں درنگ کرتی ہیں اسلئی امیر محمد
صوفی اور امیر موسی نے موافق فرمان خاقان مظفر کے ہزارہ پر چڑہائی کرکے اون لوگوں کے
ہمسر کی اور مظفر پھر آئے — اور شہریار ربیع مقداری اوائل فصل بہار میں میرزا
سنجر اور میر یادگار شاہ ارلات اور امیر علیکہ — اور میر فیروز شاہ کو واسطی ضبط اون دیار کے
حکم دیا اور فرمایا کہ اگر میرزا قیدو آپ چلا آوی تو ہمراہ اپنی لیکر ہرات میں لے آؤ
اور اگر نہ آوے اوسکا تعاقب کرکی جہان کہیں ہاتھ آوی پکڑکر لاؤ اور درگاہ عالمپناہ میں بھیجو
اور لشکر ہمایوں نے دار السلطنت ہرات کو ہجرت فرمائے دوسری محرم سنہ ۸۲۱ اٹھ سو اکیس
ہجری کو اوس بلدہ جنت صفات میں نزول فرمایا — اور اوائل ربیع الاول میں یہہ خبر سُننی میں
آئی کہ میرزا اسد قاص جو شہر قشم کو چھوڑکر چلا گیا تھا اور میرزا یوسف جسکا حاکم تھا عالم جاودانی
کو رحلت کر گیا اسی اثنا میں امرا نے قندہار سے آکر میرزا قیدو کو ہمراہ لائے حضرت خاقان
نے شاہزادہ کو منظور نظر شفقت اور مہربانی کا فرمایا — اسی اثنا میں خبر متواتر پہنچی کہ شاہ
سیستان نے عہد اعصیان اور طغیان کا بلند کیا ہی خاقان سعید نے ایک جماعت امرا کی میرزا
سیورغتمش کی ہمرکاب کرکی واسطی دفع اوس فتنہ اور فساد کی مامور کی جب بادشاہزادہ مع
امرا کی قسم پر پہنچا میر شاہ بہار الدین نے کہ والی اوس سرزمین کا تھا جناب عرفان شعار
خواجہ تاج الدین حسن کو درگاہ شہریار میں بھیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور خراج
دینا منظور کیا خاقان سعید نے شفاعت خواجہ حسن کو قبول فرماکر اون بادشاہوں کی جرائم
کو عفو کیا امراء مذکورہ نے مراجعت کی تب اون سیستان پر حکومت سابق دستور بحال رہی
— ماہ رجب سال مذکور میں میرزا قیدو نے حقوق تربیت اور نعمت خاقان جنت مکان سے
نادر و قصور کرکی ایک جماعت اہل فتنہ اور مفسدین سے ملکر آدہی رات کو جانب قندہار کی بھاگ
گیا میرزا اسکندری حسب فرمان خاقان جنت مکان کی اوسکا تعاقب کیا قصبہ سر وار میں میرزا قیدو کو قید

بیان جانی لشکر کا جانب آذربیجان کی اور انتقال قرا یوسف کا

قید کر کی درگاہ عالم پناہ مین حاضر کیا حضرت خاقان سعید نے اوسکو قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا اور تمام مملکت قندہار اور غزنین اور کابل کی مرزا سیورغتمش کو عنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربیجان کے اور انتقال پانا قرا یوسف کا

واضح ہو کہ جن ایام مین کہ مرزا میران شاہ گورگان جنگ قرا یوسف ترکمان مین شہید ہوا تہا اون دنون سی ارادہ یورش آذربیجان اور دفع فتنہ قرا یوسف کا خاقان سعید کو منظور نظر تہا مگر بسبب چند موانعات کی اب تک ظہور مین نہ آیا یہانتک کہ درمیان ۸۲۳ھ ہجری کے جبکہ مملکت خراسان اور مازندران — اور ماوراء النہر — اور بدخشان — اور کابل — اور غزنین — اور سیستان — اور فارس — اور عراق — خس و خاشاک مفسدین سے پاک ہو گئین اوسوقت حضرت خاقان سعید نی سپاہ بی انتہا اور ہتیار لڑائی کی جمع کر کی نیدرہوین شعبان کو جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا — بعد قطع منازل کی بیسوین شوال کو درہ نمک سی گذر کر نواح رے مین نزول اجلال فرمایا اوس منزل مین مرزا ابراہیم سلطان معہ سپاہ فارس کے اور میرزا رستم معہ سپاہ صفہان کے لشکر ہمایون مین آکر ملی بہت اعزاز اور اکرام اونکا ہوا مگر تقدیر الہی سی قرا یوسف ترکمان بیمار ہو گیا جمعرات کی روز ساتوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور دار فانی سی ملک جاودانی کو کوچ کر گیا اوسکے مرتی ہی لشکری لوگ ایسی تتر بتر ہوئے کہ ایک کا بہی پتا نہ معلوم ہوا کہ کدہر بہاگ گئی اور ابہی لشکر خاقان سعید کا حدود رے ہی مین پڑا تہا بدمعاشون نے قرا یوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دونون کان اوسکی بسبب اسکے کہ دونون کانومین سونی کی بندی تہی کاٹ لئی — جب یہہ خبر حضرت خاقان سعید کی لشکر مین پہنچی مرزا بایسنقر کو جانب تبریز کی روانہ فرما کر آپ بہی جانب چمن خرابانی کی تشریف لیگئی بعد تسخیر قلعہ سلطانیہ کے اوس مقام مین مقیم ہو کر موسم جاڑے کی تمام کئے

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سے

۱۸۶ — اور میرزا اسفقری نصف ماہ ذیقعدہ میں دولت خانہ سریر میں نزول اجلال فرماکر
واسطے تمہید بساط نصفت اور قواعد معدلت کی قیام فرمایا — اوایل فصل بہار میں خاقان
عالیمقدار نے اوس منزل سے کوچ کیا جب جلکاریز ڈیرا ہوا مسامع علیہ میں یہہ خبر پہنچی کہ اس
نواح میں ایک قلعہ ہے اوسکا نام قلعہ بابرید ہے اوس قلعہ میں بہت مال اور دولت قرا یوسف
کی بہری ہوئی پڑی ہے اوسکی بیٹوں نے یہاں دولت گاڑرکہی ہے اب وہ قلعہ امیر اسپند کی
گماشتوں کی قبضہ میں ہے حکم پہونچا اوس قلعہ کی طرف کوچ کرو تیئسویں[۲۳] جمادی الاول سنہ ۸۲۴
ہجری کو وہاں جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اوسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوسمیں سے نکلا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سے اور مراجعت فرمانی بعد فتح پانیکی

جب شہریار متوجہ تبریز کا ہوا اثناء راہ میں یہہ خبر پہنچی کہ قرا یوسف کی بیٹوں یعنی اسکندر نے
اور اسپند نے لشکر بہت جمع کیا ہے اونکا ارادہ تبریز لڑائی کا ہے بادشاہ نے یہہ خبر سنی
ہی جانب عادل جوز — اور اخلاط کی جہاں اونکی لشکر پڑے ہوئے تہی کوچ فرمایا آخر ماہ
رجب میں تلاقی طرفین کی ہوئی اون دونوں سرداروں نے بہی بڑی بہادری سے مقابلہ کیا
اوس روز صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہی بہت
بڑی لڑائی ہوئی اِس لڑائی میں بہت لوگ عالم بقا کو چلے گئے تیسری روز کہ غرہ شعبان کا اور
وقت زوال ترکمانوں کا تہا پہر تیرہ صحر کی لڑائی ہوئی اوس روز ترکمانوں نے کئی حملی متواتر
کئے ملکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ خاقان سعید کا لشکر قریب شکست کہانے اور بہاگنے کی ہوگیا
اسی اثناء میں بادشاہ نے حکم دیا کہ میرے خیمہ میں وضو کی واسطے پانی لاؤ نماز حاجت
کی ادا کی اور اپنی خدا سے فتح اور ظفر کا سوال کیا بعد اوس کے گہوڑے پر سوار ہوکر قلب سپاہ
میں پہنچا اسی اثناء میں امیر غیاث الدین نے واسطے بیرا کہیڑنے مخالفین کی یہہ حیلہ کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

حیلہ کیا کہ نقارہ فتح کا بجوا دیا اور بآواز بلند لوگون سی یہہ کہا کہ امیر اسفندیار مخالف مقید
ہوا اسکندر نی جب یہہ خبر سُنی متحیر اور پریشان ہو کر سست ہو گیا ترکمانون کی جب کانین
یہہ آواز گئی معرکہ سی بہاگی اوسوقت حضرت خاقان سعید کی سپاہ نی بہاگتون کا کام تمام کیا
اور بہت لشکری مخالفین کی مار ڈالی اور سپاہ منصور نی بہت مال غنیمت اور اسباب دشمنونکا
لوٹ لیا — اور قرا یوسف کی بیٹی جانب جنگل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریز کی جانب
کوچ کیا پندرہوین شعبان کو تبریز مین داخل ہوئے بعد ازان تبریز سی جانب ہرات کی
کوچ کیا حدود قزوین مین میرزا ابراہیم سلطان اور مرزا رستم مرخص ہو کر جانب شیراز اور
اصفہان کی چلی گئے جب خاقان سعید مملکت خراسان مین پہنچی امیر غیاث الدین شاہ
ملک کو ولایت خوارزم کی طرف روانہ کیا انتیسوین شوال کو بلدہ ہرات مین حضرت خاقان
سعید داخل ہوئی

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان سنہ ۸۲۵ ہجری کی سنہ ۸۳۲ ہجری تک گذری

اسی سال مین حضرت وہب العطایا نے مرزا بایسنقر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان عالیشان
نے اوس لڑکی کا نام ابو القاسم رکہا سنہ ۸۲۶ ہجری مین حضرت خاقان سعید نی ولایت خراسان
مین باسایش تمام بسر کیا — اور درمیان سنہ ۸۲۸ اٹہہ سو اٹہائیس ہجری کی مرزا مغیث الدین
الغ بیگ گورکان نی لشکر فراوان لیکر جانب جتہ اور مغولستان کی چڑہائی کی اور وہانکی
حاکم شیر محمد اغلان کو بضرب تیغ دشمنان بہگا دیا بعد ازان جانب سمرقند کی مراجعت کی
وہان سی جانب ہرات کی پندرہوین ذی الحجہ کو داخل ہرات ہو کر دیدار والد بزرگوار اور برادران
نامدار سی مشرف ہوا چند روز وہان ٹہر کر ہمراہ اپنی مرزا محمد جوکی کو ساتہ لیکر ہوئی جانب سمرقند
کی مراجعت کی اور درمیان سنہ ۸۲۹ آٹہہ سو انتیس ہجری کی امیر خیر عادل غیاث الدین شاہ
ملک ولایت خوارزم مین فوت ہوا جب یہہ خبر خاقان سعید کو پہنچی اوسکے بیٹہ امیر محمد سلطان

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

۱۸۰ اکو عہدہ اوسکے باپ کا لوارثی فرماکر بجاے اوسکی گدی نشین کیا۔ امیر شاہ ملک ولایت مشہد میں برابر مزار علی بن موسی رضی کی مدفون ہوا۔ اور سولھویں محرم ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہجری میں مرزا بیسونغر عشق حظ عیش میں فوت ہوا۔ حضرت خاقان سعید لے بعد سنے اسکے جہکی رسومات ماتم داری کی ادا فرماکر غربا اور مساکین کو کھانا کپڑا مرحمت فرماکر اوسکے بیٹے مرزا سلطان مسعود کو حکومت دیار قندہار اور غزنین سکے عنایت کی۔ اور اسی سال میں بادشاہ الوس اور بک براق اغلان نے جوکہ تربیت یافتہ مرزا الغ بیگ گورگان کا تہا آمار کہران بمت کرکی ولایت سغناق میں گیا۔ مرزا الغ بیگ براق کی محاربہ کیا اور حضرت خاقان سعید کو اسی عزیمت سے آگاہ کردیا خاقان مذکور نے مقابلہ اور مقاتلہ سے ممانعت کی لیکن مرزا محمد جوکی کو جو سمرقند سے مراجعت کرکی ہرات میں آگیا تہا سپاہ بیکران آراستہ کرکی دوسری دفعہ جانب ماوراء النہر کی روانہ کیا جب مرزا محمد جوکی آب جیحون سے گذر گیا اوسوقت اوسی سال کہ مرزا الغ بیگ بقصد جنگ براق متوجہ سغناق سکے ہوا ہے اسلئی دونوں بہی سے بہاگ کر اردوی اعلی میں جا ملا پیداران دونوں بہای جمع ہوکر جانب براق کی روانہ ہوئے مخالفین نے بہی پائی ثبات کا مضبوط کیا بعد ہلا کی طرفین لڑائی بہاری ہوئے اور لشکر ماوراء النہر کو شکست ہوئی شاہزادی بہاگ گئے اور براقیوں نے دست غارت اور تاراج کا دراز کرکے خوب مال لوٹی اور بڑے وقایع ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہجری سے رو واقع ہی جسمیں ایک چہری خاقان سعید کی بہی مفصل اس حال کا یہ ہے کہ روز جمعہ تیئسویں ربیع الثانی کو حضرت خاقان نماز جمعہ سے فارغ ہوکر مسجد جامع سے باہر آئے ایک شخص بد پوش احمد لر نام ایک کاغذ ہاتہ میں لیکر بطریق دادخواہی کے حضرت خاقان کے سامنے دوڑ کر آیا اور چہری خاقان سعید کی پیٹ پر ماری فوراً علی سلطان قوچین نے اوسکو قتل کیا اور امیر ملیکہ اور امیر فیروز شاہ اوسوقت مسجد کی دروازہ پر سوار کہڑے تہے بادشاہ عالم پناہ نے امیر فیروز شاہ کو طلب کیا وہ حالت سواری بیچ مسجد میں آیا اور وقوع حادثہ سے بہت حیران ہوا جب اوسنے دیکہا کہ حضرت خاقان ارادہ بیٹہنے کا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربیجان کی

بیٹھی کا رکھتی ہین اونسنی عرض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہوں ورنہ فتنہ عظیم برپا ہو جاوی گا ۸۲۹ھ
کیونکہ لوگون کو حیات اور ممات مین تردد پیدا ہوگا اسلئی تمام شہر مین غدر پڑ جاوی گا ہوسکی
حضرت خاقان باوجود ضعف کی سوار گہوڑے پر ہوئے جب باغ زاغان مین پہنچی طبیب اور
جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی۔ اور مرزا بایسنقر نی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کی
غرضیکہ ایک جماعت مردمان مولانا معروف خطاط اور خواجہ عضد الدین کو احمد لر کی دوستی سی
متہم کیا مولانا مذکور کو بعد عذاب اور تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا۔ اور خواجہ
مذکور معہ ایک جماعت ندما کی مارا گیا اسی اثنا مین یہہ لوگون نے بیان کیا کہ احمد لر گاہی گاہی
امیر قاسم انوار کی خدمت مین بہی جایا کرتا تہا اسی واسطی مرزا بایسنقر نے کہ وہ امیر قاسم انوار
قدس سرہ سی کدورت بہی رکہتا تہا احمد لر کے موافقت کی تہمت رکہہ کر اونکے ملازمون کو
شہر بدر کروادیا اور سید بزرگوار مذکور جانب ماوراء النہر کی چلا گیا جناب مرزا الغ بیگ اوسکے
مریدون مین منسلک ہوا القصہ جب خاقان سعید کو زخم کاردسی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
انتقام براق اغلان کی درمیان غرہ شعبان کے طرف ماوراء النہر کی گیا اور مرزا بایسنقر پیچہی باپ
کے روانہ ہوا جب قبۃ الاسلام بلخ کی پاس پہنچا بسبب التماس مرزا الغ بیگ اور بموجب
حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مراجعت کر آیا اور جب لشکر ہمایون خاقان سعید کا دارالسلطنت
سمرقند مین پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سغناق سی دل برداشتہ ہو کر بہاگ گیا اور حضرت
خاقان نے جانب خراسان کی مراجعت کی پندرہوین محرم سنہ ۸۳۱ھ اٹہ سو اکتیس ہجری مین کامیاب
وکامران ہو کر باغ زاغان مین پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی سنہ ۸۳۲ ہجری مین

حضرت خاقان سعید نی جب یہہ سنا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پہر آغاز فتنہ
فساد کا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانیہ پر بہی قبضہ کرلیا ہی اسلئے خاقان سعید نی روز یکشنبہ پانچوین

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی

۱۹ تاریخ ماہ رجب ۸۳۲ھ آٹھ سو بتیس ہجری میں بہ سپاہ کثیر کی جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا
جب مملکت رے میں لشکر قیامت اثر پہنچا مرزا ابراہیم سلطان فارس سے اور مرزا رستم اصفہان
سے اور سوار انکی اور حکام بلاد عراق اور آذربیجان کی اردوئے ہمایوں میں آکر ملے بعد قطع
منازل کی جب دیار سلماس میں پہنچے اوس مقام پر اسکندر بھی سپاہ کثیر لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی
اور قتال تمام دن جاری رہی شام کے وقت ہر ایک اپنی اپنی مقام پر عود کش ہوئے دوسرے
دن پھر میدان جنگ میں آئے آج کی روز باوجود اسکی کہ اسکندر نے ایسی لڑائی کی اور ایسی
مردانگی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوسکے دست بازو کی تعریف کرتی تھی مگر کچھ نہوا آخر کو بھاگا
سچ ہے مصرعہ ؎ چوں سعادت نبود کوشش بسیار چہ سود ۔ بسبب اسکے کہ اس معرکہ میں
مرزا ابراہیم سلطان سے آثار شجاعت اور مردانگی کے ظہور میں آئے مولانا شرف الدین علی
یزدی نے جو کہ شہزادہ کی ملازمت میں تھا ایک تاریخ اس واقعہ کی رباعی میں یہ لکھی ہے

؎ اسکندر ترکماں پر عصیاں دور بد — دارائے جہاں کسرائی او در جست پدید
از تیغ ابوالفتح چو بگریخت بجنگ — تاریخ شد او چنانچہ ابوالفتح برید

القصہ خاقان عالیمقدار نے بعد اس فتح نامدار کی شکر نعمت پروردگار کا بجالاکر مرزا محمد جوکی کو
لشکر جرار دیکر حکم دیا کہ مخالفوں کا تعاقب کریں بادشاہزادہ صحرائی روم اور صحرائی موش
تک ڈھونڈ آیا کہیں دشمنوں کا پتا نملا — چھٹی محرم کو ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہجری کو
شہر سلماس سے جانب قلعہ الجق کی کوچ ہوا جب وہاں پہنچی متعلقین اسکندر ترکماں کے
جو اوس قلعہ میں متحصن تھی عجز و بیچارگی سے پیش آئے اور بدر رقہ پیشکش بادشاہ کی اونہوں نے بہیجی
حضرت خاقاں راضی ہوکر جانب قراباغ کی نہضت فرما ہوئے انتیسویں ماہ مذکور کو اوس
منزل پر نزول اجلال فرمایا اسی اثنا میں امیر ابوسعید بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ
میں گیا از بس عنایت اور مہربانی ہوئی حضرت خاقاں سعید سے فصل جاڑے کی قراباغ
پر گذار کر سرداری حکومت آذربیجان کی بہ مضافات امیر ابوسعید کو مفوض کی اور گیارویں

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیارہوین شعبان کو غان عزیمت جانب مملکت خراسان کی منعطف کی ستروین ماہ رمضان کو سلطان پر ڈیرا کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گذارا ماہ شوال مین مرزا ابراہیم سلطان اور میرزا رستم اور تمام حکام عراق کو رخصت مراجعت کی دی اور آپ کوچ فرماکر آٹھوین محرم ۸۳۴ھ ہجری کو باغ تراغان مین رونق افروز ہوئے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدنیا والدین مرزا بایسنقر کا مہم جرجان پر اور وفات پانا اوسکا بعد مراجعت کے ولایت خراسان مین

شاہزادہ عالیجناب مرزا بایسنقر نی بموجب حکم خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے معہ ایک جماعت اعاظم اور امراء نامدار کے ماہ صفر ۸۳۵ھ آٹھ سو پنتیس ہجری مین جانب جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استرآباد مین آکر موسم جاڑے کے اوسجا گذارے وہان سنی مین آیا کہ اسکندر نے بھر لشکرکشی آذربیجان پر کی ہی اور اپنی چھوٹے بھائی امیر ابوسعید کو قتل کیا جب فصل جاڑے کی پورے ہو چکے مرزا بایسنقر متوجہ جانب خراسان کی ہوا باپ کی قدمبوسی حاصل کی درمیان ۸۳۶ھ آٹھ سو چھتیس ہجری کے امیرزادہ یار علی پسر اسکندر ابن قرایوسف ترکمان جنگل کی جانب سی بھاگ کر امیر خلیل اللہ شیروانی کے پاس گیا شیروان شاہ نی امیرزادہ کو قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین بھیجدیا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یار علی کو منظور نظر فرماکر آخرالامر قید کرکی جانب سمرقند کی بھیجدیا ستائیسوین رجب کو مرزا ابراہیم سلطان کے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام سلطان عبد اللہ رکھا گیا اور درمیان ۸۳۷ھ آٹھ سو سینتیس ہجری کی مرزا بایسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتوین جمادی الاول کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سی خبر پاکر بہت غم اور رنج کیا اور نہایت اندوہ اور حیرت سی باغ سفید مین جو مسکن شاہزادی کا تھا جاکر بعد تقدیم

بیان پھر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی

۱۹۲ سترالیط تجہیز و تکفین سے اوسی تاریخ میں عمار حصارہ کی ٹرپی خاقان بلندمکان نی اوسی جائے توقف کیا امراء عظام تابوت اوٹھا کر مدرسہ مہدی علی کو برشاد اعامیں لیگئے وہاں دفن کیا اوسکی تاریخ وفات کی کسی فاضل نے یہ کہی ہے سلطان سعید بایسنقر سحرم گفتا کہ ای اہل عالم خرم * مں رقم و تاریخ وفاتم ایست * مادا جہان عمر دراز ہیرم * پستیس برس چار مہینے کی عمر اوسنے پائی اوسکی تین بیٹے یادگار رہے میرزا رکن الدین علاء الدولہ سے میرزا سلطان محمد سے میرزا ابوالقاسم بابر کہتے ہیں کہ میرزا بایسنقر سب عادل اور منصف تہا اپنے ایام دولت میں تربیت اہل فضل اور اہل کمال پر بہت مصروف رہتا تہا حضرت خاقان سعید نی بعد اوسکے وفات کی اوسکا منصب میرزا علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابوالقاسم کی تنخواہ مقرر کر دے

بیان پھر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی واسطے دفع فتنہ اسکندر کے

اوایل شہور سنہ آٹھ سو اڑتیس ہجری میں حضور کے مسامع میں یہہ آیا کہ اسکندر نی ضبط ارکان اور آذربیجان سی فراغت پاکر اب قصد دیار شیروان کا کیا ہے اسلئے خاقان عالیشان نے بہت سپاہ جمع کر کی دوسری تاریخ ربیع الثانی کو قصد مملکت آذربیجان کا کیا جب حطری میں نزول اجلال فرمایا سب ہجوم لشکر کے موسم جاڑے کی اوسجا ہی تمام کی اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آنے کی خبر پا کر بہاگ گیا اور بہائی اوسکا امیر جہان شاہ بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ میں حاضر ہوا اور توجہات شاہی کا اوسکے شامل حال ہوا ــ اور چوتہی شوال سال مذکور میں میرزا ابراہیم سلطان ولایت شیراز میں فوت ہوا حضرت خاقان کی مزاج رسے میں یہہ خبر وحشت اثر سے قلق اور رنج کیا اور مساکین و فقرا کو خیرات دی اور مملکت شیراز شاہزادہ مرحوم کی بیٹے میرزا عبداللہ کو جو صغیر سال

بیان وفات اسکندر کا

صفیر سال تہا دی اور تمام وہ مملکت شیخ محب اللہ ابو الخیر کی قبضہ مین کر دی — اسی سال مین
درمیان بلدہ ہرات کی وبا کا بہت زور و شور رہا القصہ مرزا شاہرخ بہادر اول بہار مین وہان
سی حرکت فرما کر تبریز مین تشریف لائی بعد گذارنی تابستان اور تیر ماہ کی اوایل زمستان مین
قراباغ ایران مین آئے اسی اثنا رمین مرزا محمد جوکی جو بموجب فرمان پدر بزرگوار کی تعاقب اسکندر مین
گیا تہا آذربیجان تک اسکندر کی تعاقب مین رہا جب کچھہ پتا اور خبر اوسکی نہ ملی مراجعت کی
اور بعد گذرنی موسم جاڑے کی خاقان سعید نی مراجعت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہوین شوال
سنہ ۸۳۰ اٹہہ سو تئیس ہجری مین قراباغ اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا یہان مقام فرما کر
تمام مملکت ولایت آذربیجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرا یوسف کو مرحمت کی اور آپ
کوچ فرما کر دوسری تاریخ ربیع الاخر سنہ ۸۴۰ آٹہہ سو چالیس مین داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرا یوسف کا

تاریخ خلاصہ الاخبار مین لکہا ہی کہ یہہ بات چند ثقہ لوگون سی سُنّتی مین آئی اسمین کچھہ شک نہین
کہ اسکندر بن قرا یوسف کی ایک بٹیا تہا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی مسماۃ لیلی تہی یہہ عورت
لیلی چونکہ بہت حسین تہی اسلئی وہ قباد اوسپر عاشق اور فریفتہ تہا اور واقعین قباد اوسکے وہ
سوتیلی مان تہے مگر یہہ عشق کا فرکیش ایسا ہی کہ آدمی کو اندہا کر دیا کرتا ہے غرضیکہ جن ایام مین
خاقان عالیشان مرزا شاہرخ بہادر نے یورش آذربیجان سی جانب خراسان کی مراجعت
فرمائی اسکندر قلعہ النجق مین بہاگ کر گیا اور اسسبب اسکی کہ قباد اور مسماۃ لیلی اور اوسکی متعلقین
نے اون ایام مین کہ حضرت خاقان نواحی اوس قلعہ مین فروکش تہی پیشکش اور نذر گذرانی تہی
بدمزاجی سی سببی پیش آیا اور کہا کہ تمنی کسو اسطی نذر اوسکو دی تہی مین تم سبکو قتل کرواؤن گا
قباد — اور لیلی نے یہہ خیال کیا کہ سبب بدمزاجی کا یہہ ہی کہ اسکو ہماری تعشق اور محبت
کی خبر ہو گئی ہے اور یہہ جان گیا ہے کہ یہہ دونو اس قلعہ مین چین اوڑا یا کرتی ہین اسلئی قباد

بیان آنی ایلچی جیجک بوقا فام کا جانب والی مصر سی

 سی لیلی نی کہا کہ اس اپنی باپ کو اگر تو قتل کر ڈالی تو سب تم دونوں جیسی کہ ہل ایلی کی اسلی ایک شب کو کہ اسکندر مست ہوکر قلعہ بام پر سو یا لیلی نی سیڑہی لگا ئی اور قباد نی اوس بام پر جا کر ایک حنجر اپنی باپ کی مارا اسکندر جاگ سی بیدار ہوا اور اوسنی غشی میں یہہ جانا کہ کسی بیگانہ نی مجکو قتل کیا اسو اسطی اوسی اپنی بیٹی قباد کو پکارا اوس قباد بد اختر نی ایک ہاتھ اور مارا کہ کام اوسکا تمام ہوگیا

بیان آنی ایلچی جیجک بوقا فام کا جانب والی مصر سی
اور حال بعض حوادث کا جو ان ایام مین ظاہر ہوئی

انہیں ایام میں حاکم مملکت مصر و شام کا ملک اشرف نامی فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی ارکان دولت اور اعیان نی تاج سلطنت کا جقماق بیگ کی سر پر رکہی وہ امیر چورتہار کہا اور متفق ہوکر اوسکی خدمت میں سرگرم ہوئی اور ملک الظاہر اوسکا لقب رکہا گیا — جن ایام میں کہ ملک اشرف زندہ تہا اس جقماق بیگ نی خواب میں یہہ دیکہا تہا کہ حضرت خاقان سعید شاہرخ بہادر نی میری کمر پکڑ کر تخت پر بٹہلا دیا ہی اور یہہ فرمایا کہ جب تو تخت سلطنت پر بیٹہی اور بادشاہت کا رتبہ تجہ تک پہنچی تو ہمسی طریق محبت اور وداد اور اتحاد کا جاری کہنا اسو اسطی جب وہ بادشاہ ہوا جیجک بوقا نامی کو ایلچی بنا کر درگاہ خاقان سعید میں اوسی بہیجا یہہ ایلچی درمیان سنہ ۸۴۳ آٹہہ سو تینتالیس ہجری کی دار السلطنت ہرات میں پہنچا تو وسیلہ امراء کے قدموسی حضرت اعلی کی اوسکو نصیب ہوئی اور ہدایا اور تحفی جو واسطی پیشکش کی لایا تہا سب امراء سی گذاری اور اچہی اچہی باتیں بادشاہ کی خدمت میں عرض کیں خاقان سعید نی ایلچی پر نوازش بہت فرمائی اور پانچ جلدیں کتابوں کی جو سلطان جقماق نی طلب کیں تہیں اچہی پاکیزہ خط سی لکہوا کر اوس ایلچی کو دیں اور پچاس ہزار نقد دینار بطور انعام اور خلعت سرا پا اور چند گہوڑوں بادرفتار کے سرفراز فرمایا اور رخصت دی اور ساتہہ اوسکی مولانا

بیان آنی ایلچی جیجک بوقا فام کا جانب والی مصر سی

مولانا حسام الدین مبارکشاہ بروانچی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اون پانچ کتابون کی قیمت
جنکا نام کتب مبسوطہ مین لکہا ہی جناب مولوی صاحب کو جو ہمراہ ایلچی کی گئے تہے بہت روپیہ
بحساب ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور نی اثنار راہ مین سفر آخرت کا اختیار کیا اوسکا بیٹا
وہ ہرایا اور روپیہ لیکر پہر مصر کو گیا وہان سے جانب ہرات کی معززا اور محترم مراجعت کر آیا —
اور تیسری تاریخ کی شب کو ماہ شعبان مین مرزا علاء الدولہ کے ایک فرزند پیدا ہوا اوس
لڑکے کا نام سلطان ابراہیم رکہا گیا — اسی سال مین حضرت خاقان سعید نی مرزا سلطان
مسعود کو حکومت کابل سی معزول فرماکر اوسکے بہائی مرزا قراچار کو وہان کی سرداری مرحمت
کی — اسی سال مین امیر فرمان شیخ جو درمیان سلک امرار عظام کی منتظم تہا فوت ہوا —
اور درمیان ۸۴۴ھ آٹہہ سو چوالیس ہجری کی امیر علاء الدین ملیکہ کوکلتاش کہ نوی ۹۰ برس سے
اوسکی عمر تجاوز کرگئی تہی فوت ہوا — اسی سال مین ملکہ آغا بہی فوت ہوئی قبۃ الاسلام
بلخ مین درمیان گنبد مدرسہ کی مدفون کی گئی — اور اوایل ۸۴۵ھ ہجری مین مرزا عبد اللطیف
کو بچہ پن سی جد بزرگوار کی ملازمت مین رہتا تہا بسبب اسکی کہ مہد علیا گوہر شاد آغا دادی
اوسکی — میرزا علاء الدولہ سی بہت التفات رکہتی تہی رنجیدہ خاطر ہوکر جانب سمرقند کے
چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب مفارقت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی بیوی کو حکم
دیا کہ اوسکو منالاؤ چنانچہ سلے آئی — درمیان ۸۴۶ھ آٹہہ سو چہیالیس ہجری کی حضرت
خاقان سعید نی سنا کہ ملک کیومرث رستمداری طریقہ اطاعت اور فرمانبرداری سی منحرف
ہوکر طریق مخالفت اور سرداری سی پیش آیا ہے اسلئے اوسجانب کوچ فرمایا جب خاقان
سعید خطہ نیشاپور سی آگی جائی اوسوقت ملک کیومرث نی پے درپے ایلچی بہیجکر اظہار
اطاعت اور فرمانبرداری کی اوسوقت ارکان دولت اور خاقان سعید کی رای مین یہہ آیا کہ کسی
ایک بادشاہزادی کو اوس مملکت مین بہیجدیجی تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو — اسی اثنار
مین امیر جلال الدین فیروزشاہ نے عرض کی کہ ان ایام مین جناب ولایت مآب شیخ الملۃ والدین

بیان بیماری خاقان سعید کا

۱۹۶ عمر قدس سرہ ولایت حجاز سے تشریف لائی ہیں وہ ایسا بیان کرتی ہیں کہ مات الحسنۃ میں سراہمی تربت قدوہ ارباب کشف ویقین شیخ احمد غزالی رحمۃ کی مجکو اسطرح پر کشف ہوا ہی کہ تمام اولیاء نے میرزا سلطان محمد میرزا بایسنقر کو حکومت عراق دی ہی خاقان سعید نے یہہ بات سنتے ہی فوراً میرزا سلطان محمد کو باطل و نقارہ مملکت سلطانیہ اور قزوین اور رے کی مرحمت فرما کر ادہر روانہ فرمایا اوسنے تہوڑے ہی عرصہ میں سب گرد ملک لوگوں کو مطیع و منقاد کر لیا اور بخلاف حکم اور ولایتوں کی مال پر تصرف ایسا کر کی جہنڈا استقلال کا بلند کیا

بیان بیماری خاقان سعید کا اور چند حادثہ جو گذری

در سال ۸۴۶ ہجری کی حضرت خاقان سعید کو بیماری سخت ہوئی ہر چند حکیموں نے علاج کیا صحت نہوئی اسلئے ہرات والے اور مضطرب ہی کہ اسی اثناء میں شیخ بہاء الدین عمر قدس سرہ برور رحمہ لمار کے واسطے عیادت کی تشریف لائی حضرت خاقان سعید نے باوجود اسکے کہ تین روز سے کسی سی گفتگو نہ کی ہی جناب شیخ الاسلام مذکور کو سلام کیا اوس جناب نی خدا تعالی سے بدست دعا ہو کر صحت کی دعا چاہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سے ہونی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید نے واسطے جامہ کعبہ کے غلاف نہایت تکلف سے سوا کر بمدد شیخ نور الدین محمد مرشد سے اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے مکہ بہیجا وہ دوران راہ مصر سے کعبہ کو گئی جامہ مذکور جا کر کعبہ پر پہنا کر صحیح و سلامت پہنچ آئے — اور اسی سال میں امیر فیروز شاہ جو نہایت عقلمند اور عادل تہا اور تربیت اہل علم و فضل میں اہتمام و سعی بہت کرتا تہا   تہا فوت ہوا — اور اسی سال میں میرزا محمد جوکی بہادر جو کہ بسبب کم اتفاقی سماۃ مہد علیا گوہر شاد آغا کی نہایت حزن اور غم میں اوقات بسر کرتا تہا نواح سرخس میں فوت ہوا حضرت خاقان سعید کو یہہ خبر سنکر نہایت اضطراب اور غم ہوا آخر الامر صبر کیا اور اوسکی نعش ہرات میں منگوا کر برابر قبر میرزا بایسنقر کے دفن کی

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا

اور کوچ کرنا رایات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تخت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اور امصار
اور اکناف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی نی سخاوت پر ایسی کمر باندہی کہ آمد
تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تہی خرچ بہت کرنی لگا اسلئی جابجا کی خلق اوسکی
پاس آجمع ہوئی اسی اثنا مین جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق مین پہنچی
بعض مفسدون نی شاہزادی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضعیف ہوگئی
ہین کہ مقدور رہنی اور طاقت چلنی کی نہین رکہتی اور یقین ہی کہ اس بیماری مین فوت ہوجاوین
اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی تحت و تصرف مین لائی اسواسطی درمیان
سنہ ۸۴۹ آٹھ سو انچاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان مین گیا — امیر سعادت خاوند شاہ
کہ بعد وفات مرزا رستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تہا اوسکو پکڑکر قید کیا اور بعد ضبط اوس
ولایت کی اور لینی اموال لانہایت کی جانب دار الملک شیراز کی کوچ کیا — مرزا عبد اللہ نے
شہر مضبوط کرکی ارادہ متحصن ہونی کا کیا اور یہہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی ہرات مین
پہنچی جب یہہ خبر خاقان عالی نی سنی درمیان سنہ ۸۵۰ آٹھ سو پچاس ہجری کی جانب عراق
اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علاء الدولہ کو ہرات مین اپنا قایم مقام چہوڑا جب رایات
نصرت آیات مملکت ری پر پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیکہ کوکلتاش
سے اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتہہ لیا — مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی کی
تشریف لانی کی سنی بسبب نامردی کی شیراز سی مراجعت کرگیا — اور لشکر خاقان کا جب
بلدہ اصفہان مین پہنچا وہان حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور روسا اس ولایت کی مرزا سلطان محمد
کی ہواخواہ ہین اونکو گرفتار کرو چنانچہ شاہ علاء الدین کہ ایک بزرگ سادات حسنی سی تہا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸ — اور خواجہ اصیل ترک وغیرہ انکو پکڑ کر محنت و مشقت گرفتار کر کی یاسا کو روانہ کی اور جناب
حقایق مآب ملاذ سعادت انتساب مولانا شرف الدین علی یزدی رحمہ کہ در اصل ان گرفتاروں میں تھا
بسبب حیلہ اور مدد میرزا عبد اللطیف کی چھوٹ گیا وہ مخلصی پاکر جانب ہرات کی چلا گیا بعد گذرنا
ایام سرما کی خاقان سعید نے امراء عظام مثل سلطان شاہ برلاس سے اور شیخ ابو الفضل کو مرزا سلطان
محمد کے پاس اسلئے بھیجا کہ شاہزادہ کو جس طرح ہو سکے اردوی ہمایوں میں لے آویں لیکن شیخ ابو الفضل
سے پیشتر ہی آگئے مرزا سلطان محمد کی خدمت میں گیا اور نصایح سود مند و وعظ و نصیحت کرکے شاہزادہ
کو ملازمت حضرت کی اور جلدی کرنے کی واسطے سمجھایا اور کہا کہ سب تقصیر تمہاری اس حضرت
سی معاف ہو جاوی گی مگر خدا کو اور ہی کچھ منظور تھا کہ وہ کسی کو معلوم نہ تھا وہ ظہور میں آیا
یعنی حضرت خاقان نے انتقال پایا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حوادث پیچھے اس واقعہ کے ظہور میں آئے

کدام دوحہ اقبال سر بچرخ کشید ‏ — ‏ کہ صرصر اجلش عاقبت ز بیخ نکند
کرا نہاد فلک تاج سروری بر سر ‏ — ‏ کہ عاقبتہ بدست زمانہ اش افکند

واضح ہو کہ جن ایام میں درمیان ولایت رَی کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا تھا درد معدہ و باد ستا
مذکور سے شدید ہوا اتوار کی صبح پچیسویں تاریخ ماہ ذوالحجہ سنہ ۸۵۰ آٹھ سو پچاس ہجری کو وہان
دروازے کے شراب خالص نوش جان کی اور تخت رواں پر سوار ہو کر قصد جانب قلعہ طبرک کا واسطے
زیارت کرنے وہاں کی مشایخ کے کیا اثناء راہ میں تخت رواں سے سرکشی کی اسلئے حضرت خاقان
سعید نے نہایت ضعف اور ناتوانی کی باعث سواری محفہ کی منگوا کر سوار ہوئے محفہ میں لیٹے
ہی تھے درد معدہ بہت شدت سی ہوا اسلئے راہ سی مراجعت شاہی ملازمہ سیاہ کی ابھی ایسے
خیمہ تک نہیں پہنچنے پائے تھے کہ جان بحق ہوئی سچ ہے

بیان انتقال پاپا حضرت خاقان سعید کا

ہے دلانیست دایم بقا و حیات ٭ کہ عالم ندارد قرار و ثبات ٭ نرسد تخت و بخت از
باوج کمال ٭ چو خورشید تابندہ یابد زوال ٭ بیا تا نگویم بآواز نے ٭ کہ جمشید
کے بود و کاؤس کی ٭ حضرت خاقان سعید کی عمر بہتر برس کی ہوئی اور سلطنت اس
بادشاہ کی منتقل ہو کر تنتالیس برس سات مہینے کی ماسوا اسکے صاحب قران کی نیابت
مدت تک کی ہے ہے اگر صد سال مانی ور یکی روز ٭ بباید رفت ازین کاخ دل افروز
القصہ دوسرے روز بعد وفات بادشاہ ہفت کشور کی اردوی ہمایون مین شور محشر برپا
ہو گیا ہے گردون بدود حادثہ عالم سیاہ کرد ٭ ایام خاک بر سر خورشید و ماہ کرد
باد اجل چراغ امل رہ فرو نشاند ٭ واز دود آن چراغ جہانرا سیاہ کرد ٭ مرزا عبد اللطیف
نے بموجب اشارہ مہد علیا گوہرشاد آغا کی جانب برانغار سے پایہ توق ظفر شعار مین ہیجکر
لشکرگاہ بندوبست کیا ہے اور مرزا ابو القاسم بابر نے ہمراہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
محمد جہانگیر کے جو کہ نواسہ دختر خاقان سعید مغفور کا تہا جانب خراسان کی چلا گیا اور اونکی
لشکریون نے اردو بازار مین لوٹ اور غارت بہت کی جو جسکے ہاتھ آیا لے بہاگا تین روز
تک یہہ فتور رہا بعد ازان تین دن پیچھے نعش مرزا شاہرخ بہادر کی ایک ڈولی مین رکھہ کر
طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اثنا راہ مین چند مفسدون نے مرزا عبد اللطیف سے یہہ کہا
کہ مہد علیا گوہرشاد آغا باتفاق چند امرا کے کسی اور فکر مین ہے اور شاہزادہ مذکور کو
معلوم تہا کہ دادی مرزا علاء الدولہ سے بہت محبت رکہتی ہے یہہ بات شاہزادہ کو بہت بری
معلوم ہوئی اسواسطے سلخ ذی الحجہ سال مذکورہ کو ڈیرا اوس دادی مسماۃ مہد علیا گوہرشاد
آغا کا لٹوا دیا اور جس امیر سے کچہہ شک دیکہا اوسکو قید کیا عبد اللطیف مذکور نے
اس عورت کا تمام اسباب لوٹ لیا یہانتک کہ اوسکے پاس سواری بہی نرہی تاکہ وہ
قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کمر مین باندہ کر لاٹہی ہاتھہ مین لیکر پیادہ دہ جاتی
تہی اسی اثنا مین ایک شخص نے جو امرا برلاس کے نوکرون مین سے ایک خادم تہا اپنا

بیان جلوس فرمانی مرزا علاء الدولہ کا تخت پر

۲ گھوڑا اوس عورت کو دیا اوسوقت وہ اوس گھوڑے پر سوار ہوئی اور اوسکے ملک سے لی اوسکی
پاس کچھ نہ رہا المختصر مرزا عبد اللطیف دامغان میں پہنچا وہاں کے داروغہ نے شہر بند کر لیا اور
مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے بعد محاصرہ اور محاربہ کے شہر کو فتح کیا لشکریوں نے
جو کچھ اسباب شہر میں پایا سب لوٹ لیا — پھر عبد اللطیف بسطام کو گیا وہاں جا کر اوسنے
سنا کہ مرزا بابر نے استراباد اور جرجان کی تخت سلطنت پر بیٹھا — پھر وہاں سے لشکر لے
جانب شیروان کی کوچ کیا اثناء راہ میں خبر پہنچی کہ امیر سلطان شاہ برلاس جو معہ چند امرا کے
اردوی مرزا سلطان محمد میں گیا تھا وہاں سے مرخصت کی ملازمت حضور میں حاضر ہوتا ہے —
اور امیر شیخ ابو الفضل اوسکے ساتھ رہا — اور امیر نظام الدین احمد فیروز شاہ راہ بر شہر سے آ
ہرات کی چلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکر میں آملا — اور مرزا عبد اللطیف سرداروں کی
جانب نیشاپور کی چلا گیا وہاں جا کر سنا کہ مرزا علاء الدولہ نے اپنی لشکریوں کو بہت روپیہ اور
جواہر تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اوسکے معہ چند سرداروں کی مشہد مقدس میں آ گئی ہے

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا

دو شنبہ کو اول ماہ محرم سنہ ۸۵۱ آٹھ سو اکیاون ہجری میں مرزا علاء الدولہ حسب حکم اقبال اپنی
جد بزرگوار کی بیچ درمیان دار السلطنت ہرات کی تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور انعام و احسان
سپاہ پر بہت کیا اوسکا ارادہ تھا کہ تحفے مناسب اور ہدایا لائق مرزا الغ بیگ گورگان کے
پاس روانہ کرے اور اپنی تئیں حلقہ بگوشوں اور موافقوں سے شمار کرے مگر جب اوسکو یہ خبر پہنچی
کہ مرزا عبد اللطیف نے مسماۃ مہد علیا کی ساتھ بے حرمتی کی ہے اسلئے مخالفت اختیار کی اور مرزا
سید محمد شیرازی سے اور امیر ادریس ترخانی اور امیر احمد ترخان کی ہمراہ ایک جماعت بہادروں کی
واسطے دفع عبد اللطیف کی نامزد فرمائی اون امیروں نے مشہد مقدس میں آ کر یہ خبر سنی کہ شاہزادہ

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا رجیحون سسی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو مین بی ساماتی اور حیرانی بہت ہی فورًا ایلغار کر کی ہفتہ کی رات ۲۰۱
تیرہویں ماہ صفر کو تاخت لاسئے مرزا عبد اللطیف کی پنجہ سسی مسماۃ مہد علیا اور امرار ترخانیون کو
خلاصی دی اور ار دو سسی نکلکر صف آراستہ کی لڑائی ہونی لگی مرزا عبد اللطیف کہ اوس وقت
تک خواب بیہوشی مین سوتا تہا بسبب سسی شور وغوغا کی بیدار ہوا تہیا اور سامان لڑائی
کا کیا انتشار کرو فرمین گہوڑا دوڑا کر سسی پر آپہنچا فورًا گرفتار ہوا مخالفین نی سب لشکر یون
کو لوٹ لیا بعد ازان مرزا صالح اور ترخانی لوگ ہمراہ ڈولے جناب عفت مآب مہد علیا کے
ہوکر جانب ہرات کی گئی مرزا علار الدولہ سنے ہی سعد آباد جام تک استقبال کیا مع عورت
دار السلطنت مین داخل ہوئی اور عبد اللطیف قلعہ اختیار الدین مین محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا رجیحون سسی اور مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قید سسی بفضل قادر بیچون

جب مرزا مغیث الدین الغ بیگ نی پدر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سسی فورًا بعد ادا سے
مراسم تعزیت کی اور بعد قید کرسنے مرزا ابوبکر بن مرزا محمد جوگی سکے ارادہ تسخیر ممالک حضرت
خاقان مغفور کا کیا جب آب آموئیہ سسی عبور کرسکے قبۃ الاسلام بلخ مین آرام کیا چاہتا تہا
کہ مرزا عبد اللطیف موکب ہمایون سسی اکر شامل ہوئے اسس اثنار مین اوسکے گرفتار ہونیکی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا امرار واعیان دولت سسی اسباب مین مصلحت لی اور مشورہ طلب کیا
سبنی متفق اللفظ والمعنی یہہ عرض کی کہ مرزا علار الدولہ سسی صلح کرنے جائی تاکہ شاہزادہ
مخلصی پاوسے اور مرزا علار الدولہ سنے جو مرزا الغ بیگ کی آنیکی خبر سسی اوسنی
سپاہ کثیر جمع کرسکے آب مرغاب سسی عبور کیا اسوقت مرزا الغ بیگ نی مولانا میر کہ محمود
صدر ابراہیم کو بہتیجی مذکور سکے پاس روانہ کرسکے یہہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہہ چاہتی
ہے کہ اوس فرزند کا ملک پامال حوادث اور آشوب کا ہو گر اب عبد اللطیف کو اگر

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

ہماری پاس تم روانہ کرو گی تو صورت صلح کے ہو جاوے گی حسب مولانا مذکور نے اردوی مرزا علاء الدولہ میں حاضر ہو کر مرزا الغ بیگ کی طرف سے یہ بات بیان کی مرزا علاء الدولہ نے لشکر سے اس خبر کو مرزا بابر حدود ولایت خراسان میں بھیج گیا ہے صلح قبول کی اور جانب ہرات کی بازگشت کی اور مرزا عبد اللطیف کو مع لوگوں کی تمام خدمت عم بزرگوار میں روانہ کیا شاہزادہ نے کو قبۃ الاسلام بلخ میں درمیان خدمت پدر بزرگوار کے بھیجا اور ولایت الغ بیگ نے اوسکو مرحمت کی اور آپ جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب خراسان کی اور صلح ہو جانی درمیان ہمایون کے

مرزا ابوالقاسم بابر نے جو بعد شکست مملکت جرجان سے فراغت پائی عنان عزیمت جانب خراسان کی موڑے اور کامیاب و کامران ہو کر ولایت خبوشان میں پہنچا وہاں بارادہ جنگ و قتال قیام فرمایا مرزا علاء الدولہ بعد وداع خاطر جانب عم بزرگوار سے پناہ کبیر مشہد مقدس میں گیا اور سرداران لشکر ہمایونی کی مقابلہ پر پہنچا بعد تلاش طرفین بوجہ صواب یک دیگر اہل مہم کے صلح اسطرح پر ہوگئی کہ فاصلہ درمیان دو مملکت کی موضع خبوشان ہو بعد ازاں مرزا علاء الدولہ جانب ہرات کے چلا گیا اور مرزا بابر استرآباد کو روانہ ہوا اور آخر ۸۵۱ھ ہجری میں مرزا ابوالقاسم بابر نے لشکر کشی اوس ملک پر کی جناب باری کی تائید سے وہ ملک فتح ہوا حاکم وہاں کا سید شمس الدین محمد نہایت لطف و مداری سے پیش آیا بادشاہ ظفر پناہ نے پھر دوسری دفعہ وہ ملک اوسکو دیا اور ایک عورت سے جو اوسکی خاندان کی تھی اپنا نکاح کیا اور موقت جانب استرآباد کی مراجعت کی اور سولویں تاریخ محرم ۸۵۲ھ ہجری میں مرزا شاہ محمود ابن مرزا بابر پیدا ہوا

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی اور مرزا عبد اللطیف کی رہائی ہوئی اور جانا مرزا الغ بیگ کا جانب خراسان کی اور فتحیابی

جن ایام مین کہ مرزا علاء الدولہ نی مرزا عبد اللطیف کو قید سی مخلصی دی تہی یہہ وعدہ کرلیا تہا کہ جتنی ملازم تمہارے میری پاس مقید ہین اونکو نیشاپور سی مخلصی دیکر تمہارے پاس بہیجدونگا اور خاقان مغفور کے خزاین سی جو لایق عم بزرگوار کی ہونگے دونگا مگر ان وعدون کو وفا نکیا ہرچند کہ مرزا عبد اللطیف نی اوسکے پاس واسطی چہوڑ دانے اپنی ملازمین کی قاصد بہیجی اوسنی نہ مانا بلکہ مرزا علاء الدولہ نے برخلاف اوسکے مرزا صالح کو فوج دیکر لب آب مرغاب پر روانہ کیا اسلیئی مرزا عبد اللطیف نی یہہ خبر سنکر اوسیجانب تاخت کی مرزا صالح نے بہاگ جانا غنیمت جانکر اپنی تیئن ہرات مین پہنچایا — اور مرزا علاء الدولہ نی جرات بچازادہ سی آشفتہ ہوکر جانب بلخ کی کوچ کیا جب اندخود اور شبرغان کے حدود مین پہنچا ایک ایلچی مرزا الغ بیگ کا آیا اوسنی بیان کیا کہ مرزا الغ بیگ نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی حرکت عبد اللطیف سی سرزد ایسی ہوئی جو باعث تمہاری چڑہائی کرنی کا ہوئی تو مناسب تمکو یہہ تہا کہ پہلے مجکو اوس امر سی اطلاع کرتی تاکہ مین اوسکا تدارک کردیتا اب صلاح یہہ ہے کہ تم مراجعت کرجاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کروکہ رعیت کو تکلیف نہ دین مرزا علاء الدولہ نے یہہ بات بسمع رضا و رغبت سنکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن اوسکے لشکریون نے شہر اندخود اور شبرغان کو لوٹ لیا جو کچہہ لشکریون کی ہاتہہ آیا لے بہاگی جب مرزا علاء الدولہ اپنی دار السلطنت مین پہنچا اور فصل جاڑی کے تمام ہوچکی تقریب سنت ختنہ مرزا سلطان ابراہیم کی جشن کیا اور بڑے دہوم کی شادی رچائی اسی اثنا مین مرزا الغ بیگ گورگان نے واسطی انتقام اور بدلا لینے اوس خرابی اور ویرانی کے جو اوسکے لشکر کی ہاتہہ سی ولایت اندخود اور شبرغان مین برپا ہوئی تہی سپاہ کثیر لیکر آب آمویہ سی گذر کرگانو قاضی پیر جو دو فرسنخ اندخو سی واقع ہے نزول اجلال فرمایا مرزا علاء الدولہ نے یہہ خبر محنت اثر

سال مخالفت کا جو دوسرے دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبداللطیف کی ہوئی
۸۴ ۲ لشکر جرار اور ساری ٹیڈی اور سپاہ کو ملا کر خراسان کے دروازہ کی کہلوا کر بہت بر دیا سے
دیگر نکات دولت لشکر نخواند + مدام زر و سیم گوہر فشاند + بعد انتظام لشکر کی امیر محمد
صوفی ترخان سے اور امیر سلطان ابو سعید کو حکومت اور داروغگی ہرات کی دی اور قلعہ
اختیار الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا ــــ اور مولانا احمد لنیاول کو قلعہ عماد پر بھیجا اور آپ
کنارہ آب مرغاب کی جانب کوچ کیا جب اس کی کدورت طبیعت میں لڑکے یہ آیا کہ ہم برگز
سے صلح کریں یہ سوچکر ایک جماعت اپنی مخصوصوں کی حضرت ولایت منزلت ہدایت
منقبت شیخ بہاء الحق والدین قدس سرہ کی خدمت میں بھیجی اور کہا کہ آپ مجھیں اور الغ بیگ
کے درمیان پڑکر صلح کروا دیجئے ان لوگوں نے خدمت شیخ میں جا کر یہ پیغام دیا اونہوں
نے منظور کیا مگر قبل پہنچنے شیخ الاسلام کی مرزا الغ بیگ آب مرغاب سے عبور کر گیا اور موری
رباط پر تلاقی طرفین ہوئے دونوں سرداروں کی پر مستعد ہوئی اسی اثنا میں مرزا عبداللہ
شیرازی جو کہ مرزا علاء الدولہ کے شاگردوں میں منتظم تھا اوس سے روگرداں ہو کر مرزا الغ بیگ
سے ملگیا اس سبب سے سپاہ خراسان کا دل شکستہ ہو گیا مرزا علاء الدولہ پہلے مقابلہ پر آیا
مگر پیٹھ معرکہ کو دکھلا کر جانب استرآباد کی بھاگ گیا وہاں جا کر مرزا بابر سے ملحق ہوا اعہد علیا کو ہر
شاد آغا ــــ اور بھائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان سا اور خواجہ پیر احمد خوافی ــــ اور امیر
ابو سعید داروغہ جو ہرات میں تھے بعد سنی اس خبر کے کہ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بہت جلد
متوجہ عراق کے ہوئے امیر ابو سعید راہ میں گرفتار ہوا اور لوگ سب صحیح و سلامت بھاگ
گئے القصہ جب مرزا الغ بیگ نے فتح پائی شکر حق سبحانہ و تعالیٰ کا ادا کیا اور فتحنامہ اطراف
ممالک میں لکھکر روانہ کیا اور باوجود اسکے کہ مرزا عبداللطیف کی اس معرکہ میں بہت شجاعت
اور جوانمردی سے تھی حکم دیا کہ جلدی فتح کا نام چھوٹی بیٹے مرزا عبدالعزیز کی لکھو یہ باعث
پریشانی مزاج عبداللطیف کا ہوا اور کدورت جانب اپنی باپ کی اس کی اوسکی طبیعت پر بیٹھ
گئی اور مرزا الغ بیگ نے جانب ہرات کی کوچ کیا جب مرزا الغ بیگ تخت خاقان سعید پر ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات مین بٹھیا زبر دستون کا انصاف اور عدل کیا امیر جلال الدین محمد ولد امیر سلطان ۲۰۵
شاہ برلاس نی تاریخ اس فتح کی یہہ کہی ہے سے خسروا زپی نصرت لشکرش ۔۔
تاریخ گفت ان فتحا قریب ۔۔ اسی اثنا رمین کوتوال قلعہ نزتو اور قلعہ اختیار الدین کے
داروغہ سنے اطاعت وانقیاد ظاہر کیا اور کنجیان خزانون کے سپرد کین مرزا
الغ بیگ نی امیر زادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابو سعید داروغہ کو قید کیا
اور قلعہ نزتو مین ان مقیدین کو بہیجدیا اور واسطی دفع کرنے مرزا بابر اور علاء الدولہ کے
جانب استرآباد کی کوچ کیا جب اسفراین مین پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز سے
کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس پل ابریشم تک گیا بسبب وسحای
سی مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بہی سرحد بسطام مین اس حال سی آگاہ ہوکر بسبب
اتباع اپنی والد کے مراجعت کی اثنا رراہ مین مریض ہوا مشہد مقدس مین حاضر ہوا اور صحت پائی

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت فرمانی مرزا الغ بیگ گورکان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابو سعید داروغہ جو قلعہ نزتو مین محبوس تہی ایک شخص سنے
جو ہوا داروں سلطان ابو سعید سی تہا ایک سوہن چہپاکر سلطان ابو سعید کی پاس بہیجدیا اون
دونون نی بوسیلہ اوس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیان کہولکر باتفاق چند قیدیون کی اہل قلعہ کو
قتل کیا اور چند محافظین قلعہ کو بہی قتل کیا اور بعض سپاہیون کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابو سعید
قلعہ سی باہر نکل گیا اور مرزا یار علی سنے جو نقد اور زر قلعہ مین موجود تہا اوسپر اپنا قبضہ
کرکے سخاوت ظاہر کی یعنی لوگون کو خزانہ تقسیم کیا اسلئے بہت آدمی اوسکی خدمت
مین موجود ہوگئے جب اوسکے پاس آدمی ہوگئی اوسوقت یار علی مذکور نی ارادہ دار السلطنت
ہرات کا کیا جب وہان کی حاکم امیر بایزید پروانچی سنے جو کہ ایک گماشتہ جناب مرزا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

۹۰۶ مرزا ابع بیگ کا تہا کیفیت واقعہ کے اطلاع پائی و اصلی استقلال میں حصر کی ایک قاصد پایہ بادشاہ عالی گہر کے بہیجا اور آپ ایک جمعیت مرداں باراری کی لیکر مقابلہ پر دشمن کی گیا ہے اور مرزا یار علی کی سرویوں پر بوقت صبح تاخت کی اونکی جمعیت کو پریشان کرکی ہرات کے اندر تک تعاقب کیا اور جب شہر سی باہر آچکا اوسوقت لڑائی ہوئی حکہ ستر دن لڑائی کو ہوچکی اور جتنہ فرو ہوا مرزا ابع بیگ مشہد سی حدود ہرات میں آیا ہے اور یار علی ترکمان بامید وجیراں جانب قلعہ مرتو کی مراجعت کرگیا مرزا ابع بیگ نے ہرات میں آکر سبب بہاگنے امیر بایزید کے اون لوگوں کو جو باہر ہرات کی رہتی یار علی کی دوستی سی متہم کرکے اونکو غارت اور تاراج کیا اسی اثنا میں خبر مرزا بابر کی آنے کی متواتر ہوئی مرزا ابع بیگ نے حکومت دارالسلطنت ہرات کی مرزا عبد اللطیف کو سپرد کی اور پیشکش حضرت خاقان سعید کے ہمراہ لیکر راہ مرو سی ماوراء النہر میں آیا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم بابر کا دارالسلطنت ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا اور حادث ہونا اور وفا بیاست کا

مرزا ابوالقاسم بابر نے جب درمیان حدود بسطام اور دامغان کی سنا کہ مرزا ابع بیگ بل ارتستم سی مراجعت کرگیا ہے تعاقب اوسکا کیا اور بہت جلد حرکت کرکی امیر ہندوکہ کو فوج دیگر جانب مرو کی روانہ کیا اور حکم دیا بسر راہ مرزا ابع بیگ کے پیچ کر دست بردی کرنا اور امیر خلیل ہندوکہ اور بالکراجہ کو اور فوج دیگر دارالسلطنت ہرات پر بہیجا اور آپ جانب سرخس کی گیا ہے امیر ہندوکہ اوس لوح میں جہاں مرزا ابع بیگ تہا پہنچکر مرزا ابراہیم اونکو تیمور کو جو سپہ سالار اوسکے لشکر کا تہا اپنا دستگیر بناکر جانب ہرات کی مراجعت کی اور مرزا ابع بیگ نے آب آمویہ سی عبور کرکے بخارا پر نزول اجلال فرمایا اور نعش پدر بزرگوار کی جانب سمرقند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحبقراں کی قبر کے پاس اوسکو

بیان آنے مرزا ابو القاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

اوسکو دفن کرنا — اور امیر خلیل اور مانخواجہ جب تعبیہ قوشیج کے پاس پہنچے مرزا عبد اللطیف
بعد حکومت پندرہ روزہ کے آدہی رات کو بہاگا عین صورت جانکر جانب ماوراء النہر کے
چلاگیا اور امرا مرزا بابر نے درمیان ہرات کی آکر ظلم اور بے انصافی شروع کی — اسی
اثنا مین مرزا یار علی کو پہر ہوس بادشاہت کی ہوئی اور سنی شہر ہرات پر آکر محاصرہ کیا
چند سرداران شہر نے جو بسبب ظلم بابریون کی نالان تہے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ عراق
سے یار علی کو شہر مین لائے اور مرزا بابر کی امیر جو اوسمین تہے قلعہ اختیار الدین مین جا چہپے سرکی
بعد لینے عہد وپیمان سے باہر قلعہ سے آئے پہر بوقت شب قلعہ مین جاکر خزانہ لیکر بہاگ گئے اوسوقت
یار علی ترکمان نے بسبب کم عقلی اور بیوقوفی کے خیال استقلال بادشاہت کا دمین لاکر شراب خواری
اور صحبت معشوقان سرو قد کے کرنی اختیار کی بیس روز تک اسی طرح چین اوڑاتا رہا آخر ماہ
ذوالحجہ سنہ ۸۵۲ آٹہہ سو باون ہجری مین ناگاہ ایک فوج ظفر موج مرزا بابر کے دروازہ ملک سے
آگہسی شہر کی باغ مین آکر اوس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت مستی مین کہ شراب پیکر
متوالا ہو رہا تہا پکڑ کر بابر کے سامنے حاضر کیا اوسنے حکم دیا کہ چہار طرف ہرات کی اسکو پہرا کر
گردن مارو چنانچہ مارا گیا — مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت + کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
اسی اثنا مین امیر ہندوکہ جانب مرو سے حاضر ہوا اور امیر ابراہیم اوسکو تیمور کو ملازمت بادشاہ مین
حاضر کرکے اوسکے قتل کی درخواست کی بموجب حکم فوراً وہ بہی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
خراسان پر متمکن ہوا سرکارون کی مرزا علاء الدولہ کو جو معرکہ مرزا الغ بیگ سے آجتک بہاگا ہوا
اوسکے ہمراہ تہا عطا فرمائی اور اپنے بیٹے مرزا ابراہیم کو بہی اوسکے ہمراہ بہیجا بعد چند روز کے
مرزا بابر نے بسبب اغوا چند مفسدون کے مرزا علاء الدولہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
کے تون مین بہیجکر ابراہیم کو گرفتار کرواکے ہرات مین بلا لیا اون دونون کو قید کردیا بعد ازان
یہہ بادشاہ شراب خواری اور صحبت معشوقان سیم تن مین تمام ہمت مصروف ہوا اور امرا
اکابر و اعیان دولت نے ظلم اور ستم رعیت کی حال پر بہت کیا بخلاف امیر ہندوکہ کی کیونکہ

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبداللطیف کا اور مارا جانا بیٹے کے

اوسی اسی مصلحت مد نظر کیا اور سنہ ۸۵۳ آٹھ سو ترپن ہجری میں جانب ادھیس کی گیا درمیان
اسی سال مذکور کے مرزا بابر نے سنا کہ حاکم سیستان کا شاہ حسین طریق مستقیم طاعت سی
منحرف ہو گیا ہی مخالفت میں ایام بسر کرنی لگا ہی اسلئے لشکر واداں لیکر اوس جانب کوچ کیا
جب قصبہ اسفزار میں پہنچا شاہ حسین نے بسبب نہ پانی طاقت جنگ اور پیکار کی عاجز ہوکے
نامہ اور تضرع نامہ لکھکر عفو جرائم کی درخواست کی اور خراج دینا منظور کیا مرزا بابر نے اسکا
جرم معاف کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اثنا میں امیر حیدر کہ سلے جہد الحاقت
کا ملند کرکے امیر ابراہیم کو جانب سمرقند کی بھیجا اور آپ سپاہ آراستہ کر چڑھائی کی مرزا بابر نے
اس امر کی خبر پاکر سلطان ابو سعید دارو غہ شیخ علی بہادر کو مع ایک فوج کے دفع
مخالف مذکور کی نامزد کیا امرا نامزد کردہ نے حدود جیوستان میں پہنچکر امیر حیدر کہ سے ایک بہار
لڑائی لڑی پہلے شکست لشکر بابر کو ہوئی سلطان ابو سعید بھی مارا گیا آخرالامر حیدر کہ مغلوب
ہوکر شیخ علی بہادر کی ہاتھ سے مارا گیا — اسی سال میں قلعہ عماد تحت و تصرف بندگان مرزا بابر
آ گیا تھا — اور مرزا علاء الدولہ نے فرصت پاکر قید سے رہائی پائی جانب غور لور چیارکا
حاکم سیستان کی راہ عراق میں پہنچا

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبداللطیف کا
اور مارا جانا اوسکا اپنی بیٹے کی ہاتھ سے

دراصل ہو کہ جناب مرزا الغ بیگ نے بعد امتحان طالع کے زائچہ طالع مرزا عبداللطیف کی
دیکھکر اوسکا شیا تھا یہہ جان لیا تھا کہ مجکو اپنی بیٹے کے ہاتھ سے کچھ گزند اور صعوبت پہنچی گی
اور مولانا محمد ہندوستانی نے بھی جو کہ اوس جناب کی خدمت میں ایام بسر کرتا رہتا تھا یہہ ظاہر
کر دیا تھا کہ اس بیٹے سے آپکو صعوبت پہنچی گی اسلئے مرزا الغ بیگ گورکان مرزا عبداللطیف
کی کدورت دل میں رکھا کرتا اور چھوٹی بیٹے عبدالعزیز کو پیار کیا کرتا تھا اس واسطے مرزا عبداللطیف

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کی ہاتہہ سے

مرزا عبد اللطیف کی بہی دسین کیفیت نبی راہ پائی آخر الامر بسبب اوس باعث کی جو کتب مبسوطہ تاریخ مین لکہا ہے اس باپ اور بیٹے مین مخالفت پیدا ہوئے بیان اسکا یہہ ہے کہ جب مرزا عبد اللطیف نی بسبب آنی مرزا بابر کی ہرات سی بہاگ کر قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچکر جو صوبہ عال اوسکا تہا قیام کیا ارادہ باپ سی لڑنے کا دسین مصمم کرکے لشکر فراہم کیا مرزا الغ بیگ نے یہہ خبر سنکر بسبب بد اختری نے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بطاقت ہوکر مرزا عبد العزیز کو جو چہوٹا بیٹا تہا سمرقند مین اپنا قایم مقام کیا اور آپ باسپاہ فراوان جانب جیحون لے گیا مرزا عبد اللطیف نے اوسکا جانب جاکر باپ کو دریا سی عبور نکرنی دیا دو چار بالاسے آب لڑای ہوئے اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باپ پر فتح پائی چند روز جب اسطرح پر گذر چکے سمرقند سی خبر آئی کہ مرزا عبد العزیز نے حرکات ناپسند اختیار کین ہین چنانچہ وہ امیرون کی جورون اور لڑکیون کو تاکتا ہی بلکہ دست درازی امرا کی عورتون پر کرنے لگا ہی مرزا الغ بیگ نے یہہ خبر سنکر تہدید نامہ اوس اپنی بیٹی عبد العزیز کی نام لکہا مگر اوسنی باپ کے لکہی پر ہرگز عمل نکیا اوس حرکت بد سی باز نہ آیا امیر لوگ اوسکے باپ کی ہمراہ یہان لڑای مین تہی اوسکو کوئی مانع وہان نہ دکہلای دیتا تہا سبکی عورتون کو خراب کرنی لگا اس سبب سی اون امیرون نے تنگ آکر ارادہ کیا کہ اوسکے باپ مرزا الغ بیگ کو پکڑکر مرزا عبد اللطیف کی سپرد کردین اسی اثنا مین اور ہی صورت پردہ غیب سی ظہور مین آئے جو کسیکی خیال مین بہی نہ تہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا سلطان ابوسعید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور گورکان جو مدت سی درمیان ملازمت مرزا الغ بیگ کی گذرانتا تہا اور ہوس بادشاہت کے رکہتا تہا یہہ وقت مغتنم سمجہکی اوسنی جانکر ان باپ اور بیٹون کو لڑتے ہوئی چہوڑکر اہل ارغون خان کو اپنی متفق کرکے ارادہ کشورکشائی کا دسین ٹہان کر جانب سمرقند کے گیا مرزا عبد العزیز نے اپنی مین طاقت مقابلہ کے نہ لاکر چار دیواری شہر کی قید کرکے متحصن ہوا جب یہہ خبر مرزا الغ بیگ کو ہوئے بہت حیران اور پریشان ہوکر جانب سمرقند کی

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد کا

اا آیا حب راات سالیات مرزا الغ بیگ کی سمرقند کی قریب تہی مرزا سلطان ابوسعید نے محاصرہ ترک کرکی ایل ارغون خاں کی حدن چلا گیا — اسی اثنا میں مرزا عبداللطیف نے ہی آب اموییسی عبور کرکی جانب سمرقند کی کوچ کیا مرزا الغ بیگ نے جب اپنی پسر نامختر کی آنے کی خبر سنی مقابلہ اوسکا ایک گانو دمسق پر کیا اوسجا ئی پہر لڑائی ہوئی الغ بیگ نے شکست پائی اور بہاک کر سمرقند کی طرف گیا میران شاہ توجین جو ایک پیر وردہ اس بادشاہ کا اور کوتوال قلعہ سمرقند کا تہا اوس محسن بادشاہ کو شہر میں گہسنی دیا اسلئے مرزا الغ بیگ جانب شاہرخیہ کی گیا وہاں کے کوتوال نے بہی گہسنی دیا اوسوقت لاچار ہوکر جانب سمرقند کے آیا اور اوس بدذات بیٹی سی ملاقات کی باتیں ہوئیں آخر الامر مرزا عبداللطیف نے ایک شخص عباس نامی کو جسکا باپ مرزا الغ بیگ کی حکم سی مارا گیا تہا یہہ سمجہایا کہ تو خان کے پاس جو اوسوقت میں مسند جانے پر تہا جا اور اپنی باپ کا قصاص طلب کر اوسی جاکر عرض کی کہ پیر اباب مرزا الغ بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا ہے میں قصاص چاہتا ہوں خان نی یہہ کہا کہ قصاص لیا موجب شرع شریف کی درجب ہی اکثر علمای سمرقند نے بہی فتوی الغ بیگ کے قتل کا دیا اوسوقت عباس مذکور نے اوس بادشاہ عادل اور فاضل کو بیگ سر کیچہ سر نے اوسکے پسر نامختر کے قتل کیا — اور مرزا عبداللطیف نے قتل اس واقعہ کے تین روز پہلے اپنی بہائی عبدالعزیز کو بہی مروا ڈالا تہا ایک فاضل نے یہہ قطعہ تاریخ مرزا الغ بیگ کا لکہا ہے ؎ الغ بیگ ان شاہ جم اقتدار ؎ کہ دیں ہی زا او بود تقویت رعباس سعید شہادت چشید ؎ شدش سال تاریخ عباس گشت ؎ حاصل کلام یہہ ہے کہ مرزا عبداللطیف نی اپنی باپ کو جو فضیلت اور عدالت میں بی نظیر تہا اور ہمیشہ تمام ہمت سر سیب اہل فضل و کمال میں مصروف رہتا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا اور آپ مستقل بادشاہ ہوا — اور مرزا سلطان ابوسعید کو اہل ارغون خان سی لیکر قید کیا

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی ہونا لڑای کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر کے

مرزا سلطان محمد نی بعد انتقال حضرت خاقان سعید کی تہوڑی ہی عرصہ مین ولایت عراق اور فارس پر قبضہ پاکر حاکم شیراز مرزا عبد اللہ پر شفقت اور مرحمت فرماکر اوسکو جانب خراسان کی بہیجا اور آپ سپاہ ظفر پناہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکہہ بہیجا مرزا جہان شاہ نے اس جرات اور حرکت سی حیر تمند ہوکر لشکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے نکلا جبکہ دونون کا مقابلہ ہوگیا اور سفیر ہر دو جانب کی آئے گئے انجام اس مہم کا صلح پر ٹہر گیا ان دونون بادشاہون سی ہر ایک اپنی اپنی دار السلطنت کو چلی گئی — مرزا سلطان محمد نے بعد بند وبست اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی جب سُنا مرزا الغ بیگ سمرقند سی مراجعت کر گیا اوسنی خراسان پر لشکر کشی کی — مرزا ابو القاسم نے یہہ خبر پاکر ہرات سی لڑنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جام مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا بڑی بہاری لڑائی ہوئی سپاہ عراق نی لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر نی بلطایف الحیل اس جنگ سی خلاصی پاکر اپنی تئین قلعہ عماد مین پہنچایا اوسوقت مرزا سلطان محمد نی حضرت خاقان سعید مغفور یعنی مرزا شاہرخ بہادر کی تخت پر بیٹہکر جلوس فرمایا — اور مرزا ابراہیم کو قید سی رہای دیکر پاس مرزا علاء الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سی آیا تہا روانہ کیا وہ موسم جاڑے کی تہی اور قحط ان دنون ایام مین بہت ہوگیا تہا چنانچہ ایک سیر گیہون چار دینار کی عوض ملتے تہے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی جانب ولایت استرآباد کی اور مراجعت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سی

بیان نہضت فرمائی بابر کا قلعہ عماد سی

۲۱۲ مرزا ابوالقاسم بابر نے بعد چند روز قیام فرمانے کی قلعہ عماد میں جانب ابیورد کی کوچ کیا اور
وہاں سی جانب خراسان کی گیا — ان ایام میں خراسانی لوگ بسبب ظلم اور جور امیر حاجی محمد
غناستیرین کی جو کہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سی مختار کل تہا تنگ ہو کر گروہ گروہ فوج فوج
مرزا بابر کے پاس جاتے تہے جب مرزا سلطان محمد نے یہہ حال دریافت کیا ارادہ اپنی دفعیہ
مرزا بابر کی استیصال کا ٹہرا کر بیٹے مرزا علاء الدولہ کو حکومت گرمسیر پر روانہ کیا اوسوقت عازم
استراباد کا ہوا — اور امیر حاجی محمد غناستیرین کو معہ اور سرداروں کے برسم منقلای
پیشتر روانہ کیا — اور مرزا بابر بہی مثل شیر ببر کی مخالفین کی مقابلہ کو آیا مشہد پر لڑائی ہوئی
مرزا بابر کی فتح ہوئی اور عراق کی سپاہ نے شکست کہائی امیر حاجی محمد معہ سپاہ اور سرداروں کی گرفتار ہوکر
مارا گیا اسلئے مرزا سلطان محمد نے درمیان ولایت طوس کی سہ دست عراق کا خواجہ غیاث الدین
احمد خوانی کو حوالہ کرکے بہت جلد حرکت کی اثنا راہ میں خبر تسلط اور استیلا مرزا بابر کے
سنکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تہا چنانچہ سوائے تین سو سوار کی ہمراہ اوسکے شہریار کے
کوئی نہ رہا اور دفعتہً مرزا بابر کی لشکر پر آپہنچا مرزا بابر پہر دوسری دفعہ قلعہ عماد کو بہاگ گیا —
مرزا سلطان محمد نے بسبب اسکے سمجہکر کہ مبادا مخالفین نے ابہی بہاگ جانے میں کوئی فریب کیا ہو
مراجعت کر کی اپنے اردو میں آیا جتنی آدمی کہ وہاں چہوڑ گیا تہا اون میں سی ایک کو بہی نہ پایا
اسواسطی کہ لوگوں نے امرا کی مقتول ہونے کی خبر پا کر بہاگ جانا اور پریشان ہونا میں صواب جانکر
سب چلدئے اسی اثنا میں یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ کو گرمسیر سی ہرات میں جا کر تخت پر
جلوہ آرا ہوا مرزا سلطان محمد یہہ خبر سنکر بہت پریشان خاطر ہوا اور کہنی لگا کہ باشندگان
ہرات مرزا علاء الدولہ کو بالطبع وہاں کا بادشاہ بنایا چاہتی ہیں اسوقت وہاں بادشاہ ہونا
مناسب یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں جانب عراق کی جاؤں امرا نے بہی یہہ رای پسند کی اوسوقت
وہ اپنی مملکت کی طرف راہی ہوا — مرزا ابوالقاسم بابر نے جب مرزا سلطان محمد کی مراجعت
کی خبر سنی قلعہ عماد سی نکلکر جانب ہرات کی کوچ کیا — مرزا علاء الدولہ نے بہائی کی آنی کے

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا

آنی کی خبر سنکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد یساول کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۳ چلا گیا اسلئے مرزا بابر دوسری دفعہ خدا تعالی کی مدد سی دار السلطنت ہرات مین اوپر تخت سلطنت کی بیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تحت مین لایا مولانا احمد یساول کو پناہ دیکر اپنی خدمت مین بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ کا تخت سلطنت پر اور بیان اوس امر کا جو درمیان مرزا سلطان ابو سعید اور اوس جنا کی وقوع مین آیا

مرزا عبد اللطیف نی بعد قتل کرنی اپنی باپ الغ بیگ اور بہائی عبد العزیز کی تاج سلطنت کا اپنی سر پر رکہا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضایل کی کرنے لگا مگر وہ نہایت بد خصلت اور تیز خشم اور مغضوب الغضب آدمی تہا تہوڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تہا اسلئی ایک جماعت نوکرون مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد العزیز کے نی اتفاق کر کی جمعرات کی شب چہبیسوین [۲۶] ربیع الاول ۸۵۴ آٹھہ سو چون ہجری مین جس وقت کہ وہ بادشاہ دیوان دار باغ جنار سی سمرقند کو آیا تہا تیر باراتی اوسپر کی ایک تیر اوسکے آکر لگا کام تمام ہو گیا وہ نوکر اوسکی جو ہمراہ تہے بہاگ گئے مخالفین نے اوسکی پاس پہنچکر سر اوسکا تن سی جدا کیا اور مرزا الغ بیگ کی قبر کے سامنی لاکر اوسکو ٹانگا ؎ کشتی تو و کشتند ترا آنکہ ترا کشت ٭ ہم کشتہ شد از گردش ایام سرانجام ٭ چہ مہینے [؟] مرزا عبد اللطیف نے بادشاہت کی ـــ وہ ہمیشہ یہہ شعر جب سی کہ اپنی باپ کو آدمی سی قتل کر دیا تہا پڑہا کرتا تہا ؎ پدر کش بادشاہی را نشاید ٭ دگر شاید بجز شش مہ نپاید ٭ مرزا عبد اللطیف کو ایک شخص مسمی بابا حسین نے قتل کیا تہا چنانچہ اسی واسطی بابا حسین کشت یہہ اوسکے مقتول ہونی کی تاریخ ہوئی جیسا کہ یہہ شعر ؎ بابا حسین کشت شب جمعہ اش بہ تیغ ٭ تاریخ قتل اوست کہ بابا حسین کشت ٭ القصہ بعد اس واقعہ کے تمام اکابر اور اعیان

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللہ شیرازی کا

۱۴۱۱ سمرقند کی مرزا عبداللہ شیرازی کو بادشاہ مجازی بنایا اور مرزا سلطان ابوسعید جوکہ آخر ایام حیات مرزا عبداللطیف میں قید سی چھوٹ کر بخارا میں چلا گیا تہا اسبہ مشہور ہونے اس خبر کے وہ شہر اپنی تحت و قبضہ میں لاکر جانب سمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبداللہ بھی اوسکے مقابلہ کی واسطی نکلا جا بیں بن لڑ آکے ہوئے سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا سلطان ابوسعید جانب ترکستان کی بہاگ گیا اوایل ۸۵۵ آٹھ سو پچپن ہجری میں قلعہ یہ مستولی ہوا مرزا عبداللہ نے ایک فوج اوس طرف روانہ کی وہ فوج بعد لڑائی کے شکست کہا کر سمرقند کو چلے آئی اوسوقت مرزا عبداللہ سے خزانہ بہت خرچ کیا لشکریوں کو مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات تواپنی اور طیاری لڑائی کی کی مرزا سلطان ابوسعید نے یہہ خبر سنکر باستصواب امرا کی بادشاہ اوزبک ابوالخیر خاں سی کمک چاہی خان والاشان نے اوسکو کمک دی اور وہ دونو ملکر جانب سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللہ شیرازی کا اور حال جلوس سلطان ابوسعید کا تخت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبداللہ نی جب یہہ خبر پائی کہ ابوالخیر خاں اور سلطان سعید دونو چڑہکر آتے ہیں لشکر کثیر لیکر انکا مقابلہ کیا اور آخر ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین قریہ شیراز پر جو جانب سمرقند سی واقع ہے دونوں لشکرون کا مقابلہ ہوا مرزا عبداللہ کے لشکر کو شکست ہوئی جب وہ شاہزادہ بہاگا بہاگتی وقت سلطان ابوسعید کی نوکرون کے ہاتہہ آگیا اونہوں نی اوسکو قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابوسعید جانتا تہا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر مستولی ہوجاگا رعیت کو بہت تکلیف پہنچی سکے اسلئی اوسنی امرا اوزبک کو غافل پاکر حرد دوا ہی سمرقند پہ جاکر نگاہبانون کو پکار کر کہا کہ میں سلطان ابوسعید ہوں دروازہ شہر کا کہولدو تاکہ اوزبکوں کے ہاتہہ سی بچی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کہولدیا سلطان سعادت مند نے اپنی تئیں شہر میں پہنچاکر

پہنچا کر برجون اور شہر پناہ وغیرہ کا بند وبست کر دیا ابو الخیر خان باہر شہر کی متحیر اور مبہوت اور
پریشان ہو کر متفکر ہوا سلطان ابو سعید سے نے سخنان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہلا بہیجی اور
تحایف اور تبرکات لایقہ بادشاہون سے کے واسطی خان اور امرار اوزبک کی بہیجی اوسوقت
وہ اپنی ولایت کو مراجعت کر گیا اور آدمی وہان اسطرح پر اوس قوم سفاک کی ظلم سے محفوظ ہوے

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی
اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ مین جاکر بہت سپاہ جمع کی ہی اوسواسطی مرزا بابر نے
لشکر کشی اوس جانب کی مرزا علاء الدولہ نی تاب مقابلہ کی اپنی مین نہ لاکر جانب کوہستان
اور بدخشان کی بہاگ گیا اور مرزا بابر نے بلخ مین جاکر حکومت بلخ اور قندز اور بغلان سے
امیر پیر درویش ہزاراسپی اور اوسکی بہائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت
کی موصوف تہا دی جب مظفر اور منصور ہوکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسجای اوس
صورت عجیب دیکہنی مین آئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا بابر نی بروقت جانیکی
جانب بلخ کی سے قلعہ اختیار الدین کا اویس بیگ کو سپرد کیا تہا اویس بیگ نی بعد جانے
بابر کے خیال حکومت اور غرور کا دماغ مین پکاکر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور
اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور باوجودیکہ مرزا بابر نے یورش بلخ سے آکر باغ سفید مین
نزول اجلال بہی فرمایا اویس مذکور آکر حاضر نہوا مقام عصیان مین کسی طرح درمیان اوس
قلعہ کے جو نہایت متانت اور استواری مین تہا مقیم رہا امرار دولت اوس قلعہ کی تسخیر مین
حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تہا آخر الامر ایک تدبیر بادشاہ کی خیال مین آئی وہ یہہ ہے
سو ایک ایلچی پاس اویس کے بہیج کر یہہ کہلا بہیجا کہ تو قلعہ سے باہر نہ آ کل کے روز مین تیرے
پاس آؤن گا پہر بادشاہ نے شہر مین داخل ہو کر ایک جماعت کو جو ہتیار بند ہی قلعہ کو روانہ

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

کی اوسکے بعد ایک جماعت بہادروں کی بہیجی اون لوگوں نی قلعہ کی باہر جاکر یہہ غل مچادیا کہ بادشاہ
آگئے بادشاہ آئی لویس یہہ غل سنکر واسطی استقبال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ منصور سامنے
اوسکو لپٹ گیا ادریس بیگ نے خنجر اوسکی مارا وہ ہلاک ہوا اور بہادر جو وہان ترسے تہے
اونہوں نی جلدی کرکی لویس کی پاس بہیجکر اوسکو قتل کیا اونہیں دنوں میں بعد ازیں اوسکی
بہائی یوسف شاہ نی قلعہ دیدیا مرزا بابر نے یوسف شاہ کو بہی قتل کیا اسی اثنا رمین
ایک شخص نے جو مخصوصوں مرزا علاء الدولہ سی تہا مرزا بابر کے پاس آکر یہہ عرض کی کہ جناب
مرزا علاء الدولہ اس لڑائی میں غائب ہو گئے ایک جماعت سپاہ کو حکم ہوا کہ اوسکو ڈہونڈ
غرضیکہ مرزا علاء الدولہ کو اسکندر بیگ کے گہر میں سی ڈہونڈہ کر پکڑ لائی مرزا بابر نی ایک
اپنا معتمد اوسکے محافظت کی واسطی مامور کیا اور درمیان ۸۵۵ ہجری کے جانب استراباد کی
رخصت رہائی وہاں سی منصور و مظفر ہوکر جانب بسطام کے گیا چندروز وہان قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چناران مین

آخر سال سنہ مذکور میں مرزا سلطان محمد نی دوسری دفعہ لشکر آراستہ کیا اور بلدہ شیراز کی
جانب خراسان کی حرکت کی مرزا بابر نے درمیان ولایت بسطام کی یہہ خبر سنکر [illegible]
مولانا محمد جو ان ایام مین سمرقند سی آیا تہا ایلچی بناکر اپنی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا
اور کہا کہ مجکو صلح کرنی منظور ہی مولانا مذکور نی باب صلح میں بہت جد و جہد اور کوشش بلیغ
کی جب اسطور پر صلح ہوئی کہ ولایت خراسان کی آمد و خرچ دیوان عراق ہو اور تمام قلمرو
مرزا بابر کی میں خطبہ اور سکہ نام و لقب مرزا سلطان محمد کے جاری کیا جاوی [illegible] مرزا
بابر نے بعد مراجعت جناب مولانا کے اعتماد صلح پر کر کے بسطام سی جانب مازندران
کی کوچ کیا — اسی اثنا رمین خبر متواتر یہہ آئے کہ مرزا سلطان محمد نی دوبارہ عہد و پیمان کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

بیان کا طاق نسیان پر رہکر معہ سپاہ فراوان کی اسفراین مین آگیا ہے مرزا بابر یہہ خبر سنکر
بہادران صف شکن ہمراہ لیکر سپاہ عراق سی مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت مین آیا اور مرزا سلطان
محمد بہی اسفراین سی نکلکر مقابلہ پر آیا موضع جباران پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا لیکن مرزا
مرزا سلطان محمد کی یہہ حالت تہی کہ بنفس نفیس ہی سپاہ خراسان پر تاخت لاتا تہا اور
بموجب اس شعر کی سے ہر جاکہ باز دبرافراختی * سر خصم در پایش انداختی * جدہر
جاتا دو چار کا سر اوڑا ڈالتا تہا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تہا سے بہ تیر و نشان
بشمشیر تیز * برآورده از دشمنان رستخیز * آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہان رگہیر پکڑا گیا اور بموجب حکم بہائی قضائی کے مارا گیا
عمر اوسکی چہبیس برسکی تہی اور مدت اوسکی سلطنت کی نیابت اور استقلال کے تمام
دس برس ہوئی تہے جب مرزا بابر نے ایک بہائی کو قتل کر ڈالا دوسری بہائی کی واسطے
جو علاء الدولہ لشکر مین قید تہا حکم دیا کہ اوسکی آنکہون مین سلائی پہیر دو چنانچہ اندہا کر دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقعہ کہ گذرا

علم افتاب اشراق مرزا ابو القاسم بابر کی بعد اس فتح نامدار کے راہ تون سی جانب عراق
کے آئے جب موکب ہمایون نی سات سعادت اور اقبال کے دار العبادہ یزد مین نزول
اجلال فرمایا ـــ مرزا سلطان کے امیر دنیون سی امیر نظام الدین احمد ـــ اور امیر سلطان حسین
جو کہ دو بیٹا امیر فیروز شاہ کے تہے ـــ اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی اردوے
معلی مین آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سعادت حاصل کی پہر مرزا بابر جانب دار السلطنت
شیراز کی آیا وہان بہیکر عیش و نشاط اور چین اوڑا نے لگے جب چار مہینے اسطرح پر
عیش مین گذر چکے خبر آئے کہ سپاہ مرزا جہان شاہ کی نے قدم اپنے حدسی باہر نکالکر

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے

۲۱۸ ساده سے لیا ہی اور ارادہ محاصرہ قم کا رکھتی ہی یہہ خبر سنتے ہی بادشاہ کے غصہ کی آگ
بھڑک آئی مرزا معزالدین سنجر کو ایلما ییت سا کر ستیرار میں چھوڑا اور آپ جانب ممالک
عراق کے کوچ کیا اثناء راہ میں ایک ایلچی سلے ہرات سے آکر یہہ خبر دی کہ مرزا علاء الدولہ نے
معاونت امیر یادگار شاہ ارلات کے اور بی بعر مار اور تواریخ کے مددسے خروج کیا ہے
اور آپ ولایت خراسان میں فتنہ اور فساد برپا کر رکھا ہے بادشاہ کی بہہ سم خراسان کے
استقام عراق سے ادلی اور نسبت جانی جمعرات کی روز سولویں رجب کو مراجعت کی ہامیر لیا
تاریخ کو ردمیں بیچا حکومت اوس ولایت کی مرزا جلیل سلطان بن مرزا محمد جہانگیر کو دے
پہروہاں سے کوچ کرکے بیرکے روز بارویں تاریخ ماہ شعبان کو ہرات میں داخل ہوا قبل
پہنچنے بادشاہ کے مہم مرزا علاء الدولہ کے سی امیر بیر دردلیس ہرالدیسی کی لور سبب سعی
اور امرار خراسان کے انجام کو پہنچ چکی تہی اور وہ جانب سیستان کی اور وہاں سے جانب رستے
کی چلا گیا تہا اسواسطے مرزا بابر نے چین اوڑا نے اور عیش کرنے اور صبح اور شام
شراب پینے میں کاشی شروع کے سیچ ہے سے ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست * اور درمیان ۸۵۷ آٹہ سو ستاون ہجری کے
مرزا سنجر اور اور حکام بلاد فارس اور عراق کے بسبب صدمات سیاہ ترکمان کی بہاگ کر
دارالسلطنت ہرات میں پاپی مرزا ابوالقاسم بابر نے اونکی حال پر رحم فرمایا ستاہورت دیں
تاریخ ماہ ربیع الاول ۸۵۷ آٹہ سو ستاون ہجری میں حضرت ولایت منقبت ارشاد
پناہ شیخ بہاء الحق والحقیقہ والدین عمر نے انتقال پایا مرزا بابر بادشاہ نے اون کے
گہر پر جاکر اونکی اولاد کی پرسش کی اور ہمراہ جنازہ کے بادشاہ گیا بلکہ تہوڑی راہ سی
اوتہا کر شیخ کے جنازہ کو کندہا دیا اور چند قدم بادشاہ ۔ تابوت لیہہ کر لیگیا بعد اون
موجب وصیت انحضرت کی اور بموجب اتفاق مرزا بابر اور امرا ارکان کی سید خاوند شاہ
نے نماز اونکی جنازہ کی پڑہائی اور بدن مطہر اونکا موافق آئین شرع شریف کی خاک پر

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سپرد کیا — اسی سال مین خواجہ غیاث الدین وپیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹

اور اثنا رراہ مین شہادت پائی اور درمیان مزار شیخ رفیع مقدار زین الملۃ والدین خوافی قدس سرہ کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطی تسخیر عراق کی پہر کوچ کرنا جانب ماوراء النہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا

مرزا ابوالقاسم بابر نی درمیان ۸۵۷ھ آٹھ سو ستاون ہجری کے دوسری دفعہ پہر خیال تسخیر
عراق اور آذربیجان کا دلمین کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مرزا جہان شاہ ترکمان سی دلمین ٹہان کر
بعد جمع کرنے سپاہ فراوان کی تیسوین ۲۳ رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوتبان
پر پہنچا ایک شخص نے جو مرزا خلیل سلطان کے دوستون مین سی تہا بادشاہ سی آکر عرض کیے
کہ شاہزادہ ہمراہ مفسدین کے گٹہ گیا ہے اور ارادہ غدر و فساد کا رکہتا ہے فوراً فرمان
جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امرا نی بعد تحقیق و تفتیش کے جرم مرزا خلیل سلطان کا
ثابت کیا چنانچہ مرزا خلیل سلطان معہ اپنی متبعین کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے
ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اوایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا پندرہوین ذی قعدہ کو
استرآباد پر پہنچا یہہ موسم جاڑے کی خطہ جرجان مین گذارے جب موسم جاڑے کی تمام ہو چکی
جانب قبۃ الاسلام بلخ سی ایلچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے جیحون سی عبور کیا اور
امیر بیر درویش اور اوسکا بہائی امیر علی مقابلہ پر اوسکے گئی تہے دونو بہائی شہید ہوئے
اب سپاہ ماوراء النہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مرزا بابر نے یہہ خبر سنکر واسطی دفعہ اوس
فتنہ کے تسخیر عراق سی اس مہم کو اہم اور انسب جانکر جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا جب
آب مرغاب سی عبور کر چکا اوسوقت بلخ سی یہہ خبر آئی کہ سلطان ابوسعید نے آب آموسی
عبور کرکے اپنی دار الملک کو مراجعت کی مرزا بابر نے بہت جلد کوچ کرکے غرہ رمضان

بیان فتح ہونے سیستان کا

۲۲ ۸۵۸ھ آٹھ سو اٹھاون ہجری مین قصد اور جلال سی ملو ر کیا صحیح و سالم ولایت حصار مین
آیا وہان سی جانب بونداک کی گیا اوس مقام مین خواجہ نظام الدین مودود ـــ اور مولانا
جمال الدین فتح اللہ تبریزی بطور رسالت اردوی ہمایون مین بھیجی اور باب صلح مین کچھہ عرض کیا
اونکو رخصت مراجعت کی ہوئی اور بادشاہ نے بعد قطع کوہ و صحرا کی حدود مین تاریخ ماہ شوال کو
ایک و بیس تاریخ بر سمرقند سی نزول اجلال فرمایا اور قتل بھی مرزا بابر کے سلطان سعید نے
بسبب استصواب عالیجناب ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے
اور بسبب اتفاق اعیان اور اشراف سمرقند کی ارادہ تحصن کا کیا اور چار دیواری اور برج
شہر کا خوب بندوبست کردیا القصہ چالیس روز تک محاصرہ رہا ان ایام مین لڑائین
بھی بھاری ہوئین اور امرا بابری سی امیر خلیل ہندوکہ ـــ اور مولانا احمد بیادل وغیرہ
سمرقندیون کی قید مین پہر گرفتار ہو گئے ـــ اور ارکان دولت سلطان سعید سی امیر
عبدالعلی ترخان اور امیر احمد افضل مع ایک جماعت کی خراسانیون سی لڑنی مین مشغول ہوئے
وہ وہان گرفتار ہوئے بعد ازان نیک اندیشہ لوگون نے بیچ مین پڑکر دونون بادشاہون
مین صلح اصطلاح پر کرادی کر دونون حدون دونون مملکتون مین حد فاصل مقرر ہوئی اور جانبین
سی قیدی ایکدوسری کی چھوڑ دئے گئی مرزا بابر نے درمیان ماہ ذالحجہ کی جانب خراسان
کی کوچ کیا ـــ امیر شیخ حاجی کو بلخ مین ـــ اور امیر علی فارسی کو سان اور چاریکے مین ـــ
اور امیر شیخ ذوالنون اور اوسکے بھائی مشتاق احمد کو اندخود مین حاکم مقرر کیا جو تھی محرم
۸۵۹ھ آٹھ سو انسٹھہ ہجری مین داخل ہرات ہوا اور عیش و عشرت مین مشغول ہوا

بیان فتح ہونی سیستان کا اور امیر ہونا مرزا سنجر کا شہر مرو مین اور رسوائی اسکی اور واقعات

اوائل ۸۵۹ھ آٹھ سو انسٹھہ ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے امیر خلیل ہندوکہ کو پیادہ اپنا

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

۲۲۱ لا انتہا دیگر جانب سیستان کی روانہ کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ حاکم وہان کا شاہ حسین جو کہ ملک علی
خدمت بادشاہ عالیمقام کی بجا نہ لاتا تہا جب امیر خلیل سیستان پر جاکر پڑا شاہ حسین تاب مقابلہ
کی نہ لاکر بہاگ گیا تمام ملک نیمروز کا قبضہ اقتدار امیر خلیل مین آ گیا اور انہین ایام مین شاہ حسین
اپنی ایک نوکر کے ہاتہہ سے مارا ہی گیا اوسکا سر کاٹ کر امیر خلیل کے پاس لائے
اسی سال مین پہر مرزا بابر نے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور اوسکو ولایت
مرو اور باخان کا حاکم کر دیا اسی اثنا مین ایک جماعت مازندرانیون نے جو کہ قلعہ عماد مین
محبوس تہی خروج کرکی داروغہ قلعہ کو قتل کیا اور مخالفت او عصیان کا جہنڈا بلند کیا
جلال الدین محمود نے جو کہ داروغہ مشہد کا تہا قلعہ پر جاکر اچہا بند و بست کیا تاریخ مبسوط مین
اسکا حال لکہا ہوا ہی اور اوایل ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری مین مزاج مرزا بابر کا
حد اعتدال سی منحرف ہو گیا اور روز بروز صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تہی اطبا نی
بہت تدبیرین کین تب گونہ صحت حاصل ہوئی اسی اثنا مین درمیان اونہین دنون کے
دو دمم دار ستارہ ظاہر ہوئے لوگون نی اونکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حمل کیا چنانچہ
وہ حادثہ یہہ ہوا جو ذکر کرتا ہون۔

بیان جانی مرزا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس مین اور انتقال پانا اس دار فانی سے

مرزا ابو القاسم بابر پچیسوین[۲۵] ماہ شعبان ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس
کے باغ مختار مین گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اوس مقام پر گذرا تا اوایل ذی قعدہ مین
جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چودہوین[۱۴] ماہ مذکور کو چار باغ مشہد مین فروکش ہوا دوسرے
روز زیارت امام ہشتم علی موسی رضا رض کے مقبرہ کی کی وہان کی مجاورون کو روپیہ بہت
دیا اسی اثنا مین درمیان ارکان دولت کی چند دفعہ نزاع اور مخالفت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

۲۲۲ ایک دوسرے میں صفائی ہو گئی اون ایام میں بادشاہ نے شراب پینی چھوڑ دی تھی اکثر اوقات گویّوں اور قوالوں کا گانا سنا کرتا تھا ایک روز بادشاہ ایک مکان دلکشا اور مقام روح افزا میں اوترا کہ ناگاہ ایک فقیر ژولیدہ موئی مردیکہ بادشاہ کے پاس آیا اور ایک ترجیع بند اوسنے نہایت نادر بیوفائی دنیا کے مضمون کا پڑھا قریب پچاس بند کے اوسمیں تھے اور ہر بند پر یہ شعر تھا سے ایں ہمہ طمطراق کن فیکون ٭ ذرۂ نیست پیش اہل جنون ٭ یہ ترجیع بند وہ فقیر پڑھکر غائب ہو گیا ہر چند کہ ملازمین بادشاہ کے اوسے ہر طرف ڈھونڈا نہیں پتا ۔ معلوم ہوا کہ کہاں چلا گیا غرضیکہ بابر نے وہ موسم جاڑے کی مشہد میں گذارے تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۸۶۱ آٹھسو اکسٹھ ہجری میں کہ آفتاب برج حوت میں تھا جانب مقام الکپرادگان کے گیا چند روز اوس مقام میں صید افگنی میں مشغول رہا پھر وہاں سے جلد مشہد مقدس میں آیا اور یہ شعر زبان پر لایا سے توبہ ہا کردم و آمد بہار ٭ ساقی توبہ شکنم آر زدست ٭ نوکروں کو حکم دیا کہ محفل بسرود اور شمع رخوں کی طیار کر چنانچہ اوس محفل میں چند جام خوشگوار معشوقان گلعذار کے ہاتھ سے پئے اوسی روز وقت صبح کہ پچیسویں ربیع الثانی کے تھی عین نشا اور حالت مستی میں بیس میں سوار ہو کر ایک ساعت بطور سیر گیا بعد ازاں مراجعت فرما کر تخت دولت پر متمکن ہوا ناگاہ مزاج ہمایوں متغیر ہوا اور بعض امراء پر قہر کر کے حرم سرائے میں آیا گہرمین آکر اوسی روز فوت ہوا ۔ دوسرے روز امراء عالی گہر نے تجہیز و تکفین اوس شہریار عالیمقدار کی کر کے ایک گنبد میں قریب روضہ امام موسی رضا کے دفن کیا اظہار بیان کرتے تھے کہ اوسکے بدن میں سمی مدلول زہر کی آتی تھی اور بعض متقی اس امر کو ایک عار حمل کرتے تھے کیونکہ وہ بادشاہ گالیاں بہت دیا کرتا تھا دس برس بابر نے ولایت جرجان پر بہ امنیت سلطنت کی کی اور سات برس تک تمام خراسان اور مازندران اور طخارستان پر حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا بابر کی یہ ہے سے شیری کہ شمشیر شد ملک جہاں ناگاہ فتاد در دلش میل جہان ٭ ہر کس کہ ز تاریخ وفاتش پرسد ٭ برگوی کہ سر نہاد شہ بابر خان

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور مجمل حال اون وقایع کا جو اون ایام مین گذری

اوسی روز کہ جسدن مرزا بابر کا انتقال ہوا امرا و ارکان دولت نی مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر
بٹھلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلا گیا اور بڑا بہای اوسکا امیر شیخ ابو سعید واسطی کسی
مصلحت کی جانب سرخس کی گیا ۔ اور شیخ زادہ و میر قوام بسبب استدعا مرزا سنجر کی جانب
مرو کی گیا بعد اٹہارہ[۱۸] دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف دار السلطنت ہرات کی نہضت
فرما ہوا اثنا راہ مین شیخ زادہ نی مرو سی آکر عرض کی کہ مرزا سنجر داعیہ سرکشی اور خلاف کا
رکہتا ہے ۔ اور ہرات سی یہہ خبر آئی کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات مین پہنچی
وہان کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسنی محافظت مرزا ابراہیم کی مین
کمی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہان محبوس تہا داروغہ کو غافل پاکر نکل بہاگا اب وہ جانب
آب مرغاب کی چلا گیا مرزا شاہ محمود نے چہبیسوین[۲۶] جمادی الاول کو باغ مختار مین نزول فرمایا
بعد چند روز کی وہان سی کوچ فرماکی باغ زاغان مین پہنچا اسی اثنا مین امیر شیخ ابو سعید نے
ولایت سرخس سی ہرات مین آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور اسم شماری رعیت کی کر اسکے
روپیہ خراج کا زیادہ مقرر کرکے محصل واسطی تحصیل روپیہ کے مقرر کردئی اون تحصیلدارون
نے بہت لوگون کو شکنجہ مین کہینچ دئے اسلئی وہ بیچارہ اپنی خدا تعالی سی طالب اس امر کے
ہوئے کہ کوئی مخلصی ہماری واسطی بہیج تاکہ اس عذاب سی ہمکو چہوڑا دی غرضیکہ دعا اون بیچارون
کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیسوین جماد الاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر مین پہنچایا
اور دروازی شہر سکے مضبوط کرکی حکم دیا کہ سر شماری کا روپیہ کوئی کسی کو نہ دے اور جو کسیکو
دیا ہو وہ پہیر لیوے اور شیخ ابو سعید کی نوکرون کو جہان کہین کوئی پاوے فوراً لوٹ لیوے
اسلئے ایک جماعت کثیر ملازمین شیخ ابو سعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگون نی شہر کی بہت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

۲۲۴ محافظت کی — امیر شیخ ابوسعید جو ابراہیم کی تھا ہمراہ اپنی بھائی امیر حسن علی کی توریت طلوع صبح کے عازم کنارہ آب مرغاب کا ہوا اور امیر شیر حاجی نے خلق کثیر امرا اور سپاہیوں کی اوسکی تعاقب میں روانہ کی یہہ فوج نزدیک تو فور رباط کے اوسکی پاس جا پہنچی وہ شیخ ابوسعید پکڑا گیا اور قتل بھی کیا گیا اسی اثنا میں کنارہ آب مرغاب سی یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مرزا ابراہیم نے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر چڑہائی کریگا ارادہ رکہتا ہے — امیر شیر حاجی نے یہہ خیال کیا کہ امرا ہرات بسبب اسرار مسماۃ مہد علیا کو ہر نشاط آگاہی کرد وہ مرزا ابراہیم کو بہ نسبت مرزا شاہ محمود کی بہت چاہتی ہے وقت لڑائی کی اوسکی طرف مایل ہو جاوینگے پہلوان حسین دیوانہ سی متفق ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ جتنی ترخان ہیں ان سبکو پہلے ہی قتل کر ڈالنا چاہئے اسلئے ایکروز سب امرا ترخانیوں کو باغ زاغاں میں بہانہ ایک مشورت لینے کی طلب کیا امیر احمد فیروز شاہ اپنی شعور اور عقل سی تاڑ گیا وہ تو کسی جانب بھاگ گیا اور امیر شیر حاجی اور پہلوان حسین دیوانہ نے قصد امرا ترخانیوں کا کیا امیر اویس نے وہ اپنی بیٹے یوسف ترخاں سے ایک چہری امیر حاجی کی پیٹ میں ماری وہ اوسکے اوپر گر پڑا امیر اویس مع اپنی بیٹے یوسف ترخان کے — اور خسرو ترخاں — اور محمد ترخاں اوس روز مارے گئے اور اوسی روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ جانب خواف کی ہوا کیونکہ وہ اوسکے جاگیر تہی راہ میں امیر احمد فیروز شاہ سی ملا اوسی اوسکو وہاں قتل کیا — اور امیر شیر حاجی نے بعد قتل کرنی امرا مذکورین کی مرزا شاہ محمود اور مہد علیا کو قلعہ اختیار الدین میں حبس کیا اور اپنی بیٹ کے علاج میں مصروف ہوا -

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کے اور جلوس فرمانا اوپر تخت سلطنت کی —

جب کنارہ آب مرغاب پر لشکر فر حدہ اثر پاس شاہزادہ ابراہیم کی جمع ہو گیا علم عزیمت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

عزیمت کا جانب دار السلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی یہہ خبر سنکر ہمراہ رکاب شاہ محمود کے ۲۲۵
باغ مختار کی طرف چلاگیا اور مرزا ابراہیم منگل کی صبح ساتوین ماہ رجب کو اوس شہر سے
قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برتو کی طرف
بہاگ گیا شاہزادہ مذکور نی باغ مختار مین آکر قدم تخت سلطنت پر رکہا اور خلق اللہ سی
وعدہ عدل اور انصاف کا اور دور کرنی جور اور ظلم کا کیا بعد چند روز کی یہہ خبر متواتر ہوئے
کہ مرزا شاہ محمود نی بہت لشکر جمع کر لیا ہی اب وہ ارادہ دار السلطنت ہرات کا رکہتا ہی
اسو اسطی درمیان اواسط ماہ شعبان کی بقصد جنگ مخالفین کی کوچ کیا ۔ نواحی رباط
مین امیر شاہ ملک ہی مرزا شاہ محمود سی ملگیا جنگ عظیم اور بہاری لڑائی وقوع مین آئے
اول دفعہ بابریون کا غلبہ ہوا آخر الامر بسبب سعی احمد ترخان کے اونکی جانب شکست ہوئے
اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ پہر مشہد کی طرف چلاگیا اور مرزا ابراہیم نے واسطی تعاقب
دشمنون کی قیام کیا ۔ نادرات سی یہہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسوین
ماہ شعبان کو درمیان دار السلطنت ہرات کی یہہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد
تہوڑی عرصہ کی یہہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم نی نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک ایلچی
مرزا سلطان ابوسعید کا یہہ آکر کہہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذو اقتدار مرزا سلطان ابوسعید
اس شہر مین تشریف لاوینگے

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا اور سوا اسکی جو حوادث گذری

واضح ہو کہ سلطان ابوسعید جب سی کہ تخت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تہا ارادہ تسخیر خراسان
کا بلکہ تمام ممالک ایران کا رکہتا تہا جب اوسنی خبر وفات مرزا بابر کی سنی اور بہی زیادہ عدا
کرنی لگا اور حاکم بلخ امیر شیخ حاجی کی بہی استدعا اس امر کی ہوئی اسواسطی رایات نصرت
آیات بہت جلدی حرکت مین آئے پچیسوین شعبان کو سلمان پر پہنچی ـــ مولانا احمد

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

۲۲۶ بیان دل جو کہ جانب مرزا ابراہیم سے کوتوال قلعہ اختیار الدین کا تہا پہلی شہر کی دینی محافظت
کی آخر کار محافظت قلعہ ہی پر قانع ہوا دوسری روز سلطان سعید باغ میں آکر ڈیرا کیا اور ایک
قاصد پاس مولانا احمد کی بھیجا اور فرمایا کہ تو میری اطاعت قبول کر جناب مولوی مذکور نے
جواب دیا کہ میری ولی نعمت نے یہہ جگہ مجکو سپرد کیا ہی جبتک کہ وہ زندہ ہی مقدور نہیں جو
کفران نعمت اور امانت میں خیانت کروں یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرو
مگر اوس سے کچھہ فائدہ نہوا کیونکہ وہ قلعہ سبب مضبوط تہا اسی اثنا میں بعض مفسدین نے بادشاہ
مذکور کی خدمت میں عرض کی کہ مرزا ابراہیم کی قاصد بہیجنے مسماۃ مہد علیا کو ہرات آ جانے کے
پاس آکر یہاں کی خبریں پوچھہ کر چلی جاتی ہیں اسو اسطی اوسنی اس عورت کو نویں تاریخ ماہ
رمضان میں شہید کیا بعد اس واقعہ شنیعہ کی امیر شیر حاجی قلعہ پر وسی ہرات میں آکر سلطان
سعید سے ملا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا مگر اوس مرو میں بعد امیر شیر حاجی کی اور ہی گل کہلا
و دیہہ سے کہ امیر شیر حاجی لی بر وقت موجود ہونی سے جانب ہرات کی وہ قلعہ ایک اپنی کسی
معتمد کو سپرد کیا اور آپ اسجانب کو چلا آیا ایک روز ورمیت تمام کے ساتھ برکت نامی ایک
شخص جیدیکر اوس قلعہ کی دروازہ پر لیکر آیا محافظین نے اوسکو منع کیا کہ ہم اندر نہیں جانے
دیتے اوسنے کہا کہ ایک شب یہاں قیام کروں گا پہر چلا جاؤں گا غرضیکہ بعد قلعہ کے
آیا جب پہر رات گئی اوس شخص نے کمند جو اپنے ساتہہ لایا تہا قلعہ کی دیوار پر سی لٹکا کر اپنی یاروں کو
جو قلعہ کی نیچی مجتمع تھے اوپر چڑہا کر باتفاق اون لوگوں کے تلوار کہینچ کے اندر جا کر ملازمان
کے کوتوال کی سر پر پہنچا وہ بیچارہ دو چار زخم کہا کر جان بچا کر بہاگا اور برکت نے اوس قلعہ کو
اپنے قبضہ میں کر لیا سلطان سعید نے یہہ خبر ناخوش جب سنی اور یہہ بہی سننی میں آیا کہ مرزا
عبد اللطیف کی اولاد نے ملک سے خروج کیا ہے نویں تاریخ ماہ شوال کو جانب ماوراء النہر
کے مراجعت کی اور ایک جماعت امرا کی مع فوج واسطی دفع اعدا کی روانہ کی اون لوگوں نے
دو جا بلخ میں پہنچکر مرزا احمد ولد مرزا عبد اللطیف سی لڑائی کی اور اسکو قتل کیا لیکن ہمای

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جوکی جان بچاکر معرکہ سی بہاگ گیا اور سلطان سعید نی یہہ موسم جاڑے کے ۲۲۷
قبتہ الاسلام بلخ مین بسر کی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور شکست کہانا سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چند روز اوس
ولایت مین پہرا کیا اور حاکم اوس مملکت نی جسکا نام امیر بابا حسین تہا خدمات لایقہ بجالایا
اور اسباب سلطنت شاہزادہ کا مرتب کردیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا
محمود دیر اطلاع ہوئی بسرعت تمام جانب راہ نسا اور بارز سی طرف استر آباد کی حرکت
کی اور اوسجانب سی مرزا شاہ محمود بہی بہادران صف شکن ہمراہ لیکر راہ عقبہ سی
حدود مازندران مین پہنچا مرزا شاہ محمود یہہ خبر سنکر متحیر ہوا اور باتفاق امیر بابا حسین کے
ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہان شاہ ترکمان کے آنی کی خبر کا مطلقا
اعتبار نہ کیا اور بدستور معہود کوچ کرتا ہوا ایک فرسنخ پر استر آباد سی نزول کیا پہر وہان
سی ایک جماعت بہادرون کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگی روانہ کی جب اون لوگون نے
تہوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قراولان سپاہ مرزا جہان شاہ سی ملاقی ہوئے
اونسی لڑائی ہوئی اسی حال مین مرزا ابراہیم نی بہی اپنی تئین معرکہ مین پہنچایا دیکہا کہ کام
ہاتہہ سی جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانون نے تعاقب اونکا کرکے بہت سردارونکو
مثل سلطان حسین ولد امیر فیروز شاہ اور امیر سعادت خاوند شاہ کو معہ پانسو نفر کی ہلاک
کیا اور تہوڑے گرفتگون کو قید کیا اور مرزا ابراہیم معہ چند لوگون کی بروز یکشنبہ نوین
ماہ صفر سنہ ۸۶۲ آٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان دار السلطنت ہرات کی آیا حاکم اوس
دیار کا امیر نرخان شرایط نیاز اور رسمین ایثار درم و دینار کی بجا لایا اور مولانا احمد سیاول

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۲۲۸ قلعہ اختیار الدین سے آکر قدموس ہوا مگر بخلاف متوقع کم التفاتی اور بے عنایتی بادشاہ سے
ظہور میں آئے پس مولانا حصار مذکور میں گیا اور آخر ماہ میں مخالفت ظاہر کی اور احمد ترخان نے
ہر چند سعی کی کہ مولوی مذکور دوسری دفعہ قلعہ سے باہر نکلے لیکن ہرگز اوس تدبیر میں پیش نہ گئی
اس اثنا میں مرزا ابراہیم نے باتفاق شیخ نور الدین محمد سا شیخ بہاء الدین عمر نے خواجہ محمد کو
اور سید خاوند شاہ کو واسطے رسالت کی پاس سلطان سعید کے بھیجا اور اطاعت اور انقیاد
ظاہر کیا اور التماس صلح کی کی مرزا سلطان ابو سعید نے اون لوگوں کی سب تعظیم اور تکریم کر کے
اور ملتمس مرزا ابراہیم کی قبول کی اس شرط پر کہ شاہزادہ سپاہ ترکمان کی دفع کرنے میں
موافقت کرے — اس سال کی اول میں چند حاکم جو دعوی استقلال کا درمیان حدود ولایت
خراسان کے رکھتی تہی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان اصفہان
کے — اور مرزا شاہ محمود درمیان طوس کی — اور مرزا علاء الدولہ کہ چند سال
کے دشت قپچاق سے آیا تہا درمیان ابیورد کی — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات
کے — اور مرزا سنجر درمیان مرو کی — اور مرزا سلطان ابو سعید درمیان بلخ کی —
اور ملک قاسم ولد سکندر قرا یوسف باتفاق امیر خلیل کی درمیان سیستان کی —
اور مولانا احمد یسادل درمیان قلعہ اختیار الدین کی — اور امیر پیرزادہ درمیان قلعہ حصار
کی — اور امیر بابا حسن درمیان قلعہ عماد کی — اور امیر شیخ حسن بن شیخ تمور درمیان
جوشان کی — اور امیر ادریس بن خاوند شاہ درمیان قلعہ طبس کی — اتنی شخص
زادہ بادشاہ مستقل ہونے کا اس سال میں رکھتی تہی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات
کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

در ضمن سچ ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت تک ممالک مغولستان میں سرگردان پھرا کیا جب خروجات

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر وفات بانی اپنی ہاہی کی سنکر راہ خوارزم سے ابیورد مین آیا اور اپنی آنے کی خبر ایلچی سکے ہاتھہ زبانی اپنی بیٹے مرزا ابراہیم کو کہہ بہیجی مرزا ابراہیم نے حسب ظاہر خوش ہوکر تبرکات لایقہ پیشکش کی اور مرزا علاء الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم برسم استقبال لینے کو آیا آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتین ہوئین حاصل اوس مشورہ کا یہہ ہوا کہ مرزا ابراہیم لشکر مین رہے اور مرزا علاء الدولہ ہرات مین جاکر چند روز آرام کرے چنانچہ وہ جمعہ کی روز ساتوین تاریخ جمادی الاخر کو اپنی آبا و اجداد کی تختگاہ پر پہنچا اور عیش و عشرت مین مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابہی وہ چین سے بیٹھنے نہ پایا تہا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سے ایک قاصد آیا عرض کی کہ سیاہ ترکمان کی قریب آگئی ہے مناسب نہین ہے کہ آپ شہر مین توقف کیجے اسلئے مرزا علاء الدولہ نہایت رنج و الم مین درمیان غرہ شعبان کی طرف کوہستان غور کے بہاگا بعد اوسکے بہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سیاہ ترکمان سے ہوا اسطرحکا تہلکہ رعایا مین برپا ہوا کہ شرح اوسکی بیان نہین ہوسکتی اوباشون کی بن آئی شہر خوب لوٹا اس اثنا مین مرزا جہانشاہ ترکمان قصبہ کوسویہ کی پاس آپہنچا جب اوسنے علاء الدولہ کے بہاگ جانی اور رعیت مین تہلکہ پڑنی کی خبر سنی ایک استمالت نامہ ہرات مین بہیجا اور امیر پیرزاد بخاری کو واسطے دارغگی اوس شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہوین تاریخ ماہ شعبان کو تختگاہ حضرت خاقان سعید پر جلوس فرمایا اور خلقت کو درمیان سایہ عنایت اپنی کی جای دے بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد یساول چند روز سرکش رہا آخر الامر امن لیکر باہر آیا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا اسی اثنا مین درمیان مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم کی جو کوہستان غور مین بہاگ گئے تہے بسبب اون سببون کی جو تاریخ مبسوط مین لکہی ہین مخالفت اور تنازع واقع ہوئے اور بسبب غدر کرنے بعض ترخانون کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید مین مقید ہوا اسی اثنا مین امیر عبد اللہ خواجہ ترخان

بیان ہوجانا صلح کا درمیان اون دونون بادشاہون کی

٢٣ جو کہ واسطے تبلیغ رسالت کی اردوی سلطان سعید میں گیا تھا مراجعت کرکے آیا اوسکو مقید
ہونا شاہزادہ کا برا معلوم ہوا اسلئے اوسنے تمام امرا ترخانیون لوئی ساتھہ متفق کرکے
میرزا ابراہیم کو قید سے خلاصی دی جب یہہ خبر میرزا جہانشاہ کو پہنچی اوسنے ایک چالاک
آدمی میرزا علاء الدولہ کے بلانے کی واسطے روانہ کیا اوسنے امور عظیم تصور کرکی دارالسلطنت
ہرات مین جاکر مرد رعیت سے ملاقات کی اوسپر بادشاہ نے عنایت فرمائی — اسی اثنا میں
سلطان سعید — اور میرزا جہانشاہ نے قاصدون کو بیچ میں ڈالکر صلح کرلے اور
احمد ترخان بہی ایک فوج اپنی ہمراہ لیکر میرزا ابراہیم سے روگردان ہوکر ہرات میں چلا آیا
بادشاہ ترکمان نے اوسپر بہی رحمت اور عنایت کی

بیان ہوجانا صلح کا درمیان اون دو بادشاہونکی اور جلد چلا جانا میرزا جہانشاہ کا جانب مملکت آذربیجان کی

جب میرزا جہانشاہ کی چہہ مہینے کامل بلدہ ہرات میں چین سے گذاری ناگاہ خبر پہنچی
کہ سلطان سعید میرزا سلطان ابوسعید لشکر کثیر لیکر کنارہ آب مرغاب سے متوجہ اسطرف ہوا اور
اور لشکر مرغاب سے گذر کر قصد اوسنے بیرون جلال فرمایا ترکمانون کو اس خبر کی سنے سے
بہت حیرت اور پریشانی عاید حال ہوئے اور میرزا جہانشاہ ہمراہ امرا اور سپاہ کے
طرف ہرات رود کی بہت جلد گیا میرزا پیر بوداق کو جو بہ شجاع اوسکے اولاد مین تھا
ہمراہ ایک فوج کے بطور قراولی کے بہیجا وہ لوگ دست برد لشکر قیامت اثر سمرقند سی
تھک گئی — اسی اثنا میں جانب آذربیجان سے خبر وحشت بادشاہ ترکمان کی سمع پر یہہ
آئی کہ میرزا حسن علی نے جو کہ اوسکا بیٹا تھا اور بسبب بدافعالی کے جو اوس سی ظہور میں
آئی تھی وہ قید کیا گیا تھا اب اوسنے قید سے رہائی پاکر تمام آذربیجان کو اپنی تحت و تصرف
میں لاکر استقلال پیدا کیا اسواسطے قصد مراجعت کا یقینی ٹہراکر سید عاشور کو جو اوسکی

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی

اوسکی مخصوصون مین منسلک تہا واسطی صلح کروانیکی اردوی سلطان ابوسعید مین روانہ ۳۱
کیا جب مشار الیہ بوسیلہ امراء کے پابوس حضرت اعلی سی مشرف ہوا صلح اور صفائی
کی گفتگو درمیان مین آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جانبین ہمارا اسطرح پر ہوگئی کہ مرزا
جہان شاہ حکومت آذربیجان پر قناعت کری اور مملکت عراق اور خراسان سی
دست بردار ہو اس باب مین گفتگو بہت ہوتی رہی آخر کو اسطرح صلح ہوگئی کہ مرزا جہان شاہ
نے ولایت خراسان بلدہ سمنان تک تراب سلطان سعید کی حوالہ کے اور عنان عزیمت
جانب آذربیجان کی منعطف کی ترکمانون نے مزرعہ بھی آبادسی کہ اون ایام مین نیقیمن
اونکا وہ تہا اوایل ماہ صفر سنہ ۸۶۳ آٹھ سو ترسیٹھ ہجرے مین جانب عراق کی کوچ کیا
اور اثناء راہ مین جس جاسے پہنچی آبادی کا اثر نہ چھوڑا اور سلطان ابوسعید جمعہ کے روز
پندرہوین ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سالمین درمیان ہرات کے
قحط عظیم واقع ہوا ہزارہا آدمی بہوکا مرگیا

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی اور پانا فتح کا اوپر

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سی درمیان بلدہ ہرات کی پہنچا
قریب دو ہزار سوار کے اپنی پاس رکھکر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کردیا
اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر نے یہہ خبر پاکر آپسمین خط وکتابت
جاری کی تینون بادشاہزادی نواحی سرخس مین مجتمع ہوئے اور ارادہ لڑنے کا
تینون نے دیکھتہا تہا سلطان سعید نی یہہ حال سنکر وہ تہوڑا سا لشکر جو اوسکے
پاس تہا اونکی مقابلہ کو گیا — اثناء راہ مین امیر سعید ارغون اور امیر سلطان احمد
ترتاش سمرقند سی آکر بادشاہ سی ملگئی درمیان ماہ جمادی الاول کی نواح سرخس پر

سان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا

۲۳۲ دونوں سپاہ کا مقابلہ ہوا اگرچہ بادشاہزادوں مذکورین نے حرکت سلطان سعید کی مشہور کردے تھی مگر اونسے تلوار کشی کرکے اعدا پر ماحت لاکر اسکو متفرق کردیا۔ مرزا علاء الدولہ معہ اپنی لشکر ابراہیم کی بہاگ گیا اور مرزا ابراہیم گرفتار ہوکر مقتول ہوا اوسوقت سلطان ظفر سپاہ نے ہرات کو مراجعت کی اور ایک چندگاہ دار السلطنت ہرات میں ماسئے ۔۔۔ اسی اثنا میں سلطان صاحب قران معز السلطنت والخلافۃ الوالغازی سلطان حسین بہادر خان نے خطہ جرجان پر استیلا پایا۔ سپاہ ترکمان کو اوس ولایت کیسی بصرف تیغ و سنان باہر کیا اور آراستہ ضبط مملکت میں مصروف ہوا ۔۔۔ پوشیدہ نرہے کہ اسجا مقام میں تہوڑا سا حال نسب سلطان صاحب قران کا اور ذکر ابتدا احوال اوس بادشاہ کا تا زمانہ مستولی ہونے کی ولایت جرجان پر لایق اور مناسب ہے اسواسطی وہ حال مختصر لکہا ہوا

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا اور حال مجمل اوس بادشاہ کا

واضح ہو کہ والد مستہر معدلت شعار صاحقران کامگار معز الدولۃ والدنیا والدین الوالغازی سلطان حسین بہادر خان سلطان غیاث الدین منصور کے امیرزادہ بایقرا بن عمر شیخ بہادر بن قطب السلطنت والخلافۃ امیر تیمور گورکان ہیں اور والدہ سلطان غیاث الدین منصور کی فیروزہ سلطان بیگم بیٹی اوس بادشاہ قتلق سلطان بیگم کا امیرزادہ علی بن امیرزادہ اسکندر توم الکحلدائی سے تہا جو کہ چہ پشت کی بعد چنگیز خان تک پہنچتا ہے اور والدہ بزرگوار اونکا بی بی فاطمہ بنت امیر کیخسرو بن حنظل بن سوروں بن بابا کیلکائی بن ترمہ خان ۔۔۔ اور بی بی فاطمہ کے والدہ قتلق خانم بنت اسین تیمور خان تہیے ۔۔۔ اور والدہ قتلق خانم کی ملکہ خاتون تہیے یہہ دختر قطب السالکین شیخ شمس الدین محمد سکین کے تہی اور وہ خواجہ شیخ الواحد کے بیٹی ہیں ۔۔۔ اور عبد الواحد بیٹا خواجہ عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجہ عبد اللہ انصاری رض ۔۔۔ اور والدہ سلطان بحروبر کی فیروزہ بیگم بنت حضرت صاحب قران امیر تیمور

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

امیر تیمور گورکان ہی ــــ اور والدہ فیروزہ بیگم کی قتلق سلطان بیگم بنت مرزا میران شاہ تھی
ــــ اور والدہ قتلق سلطان بیگم کی اوردن سلطان بنت سیورغتمش خان بن دانشمندچہ خان
بن قیدو بن نور خان بن اوکدائی قاآن تھی القصہ صاحب قران صاحب عالی گہر جانب
اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سی نجیب الطرفین سلطان الجانبین ہے ــــ پیدائش
صاحب قران ثانی کی درمیان محرم ۸۴۲ھ اٹہہ سو بیالیس ہجری کی باہر شہر ہرات کی
محلہ سرپل تولکی مین ہوئی ــــ اور ایام بچپن سی نشانیان بادشاہت کین اوسکے
ناصیہ حال سی ہویدا تہین جب چودہ برس کی عمر ہوئے مصاحبت مین ابوالقاسم بابر-
کے رہنی لگا ــــ اور اون ایام مین کہ مرزا بابر نے باہر سمرقند کی سلطان سعید سی
صلح کی سلطان صاحب قران ثانی بسبب قرب قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سی
اختلاط پیدا کرکی شہر مین چلا گیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج
مرزا سلطان اویس بن مرزا محمد بن مرزا بایقرا کے اور شاہزادون پر بہی بے اعتماد
ہوکر سلطان صاحب قران کو معہ نبیرہ [۱۳] اوسکی قرابتیون کی محبوس کیا مہد علیا فیروزہ
بیگم نے جب ولایت خراسان مین یہہ خبر سنی جانب ماوراء النہر کی متوجہ ہوئی جب سمرقند
مین پہنچی سلطان سمرقند سی اپنی بیٹی کی مخلصی کی استدعا کی سلطان سعید نی منظور فرماکر
صاحب قران ثانی کو قید خانہ سی مخلصی دیکر ہمراہ اوسکی والدہ کے جانب خراسان
کے روانہ کر دیا لیکن یہہ شاہزادہ پہر دوسری دفعہ مصاحب مرزا بابر کا ہوا بعد وفات
مرزا بابر کی اوسنی مرو مین جاکر مرزا سنجر کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا ــــ اور جب کہ مرزا
شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب استرآباد کی گیا مرزا سنجر نی اس شاہ
زادی کو اپنا نائب بناکر مرو مین چہوڑا اور عنان عزیمت جانب مشہد کی موڑ کے
بعد غائب ہوتی مرزا سنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارلات کی جو بد خلق آدمی
تہا کدورت پیدا ہوئی اوس بادشاہزادی نے حسن ارلات کو قید کیا اور مسند سلطنت

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۳۴ واقبال کا اپنے سر پر رکھا اور بعد مراجعت مرزا سنجر کی بسبب غدر بعضی اہل عصیان کی مرو سے
کوچ کیا صحرا گرد مدت تک رہا اون ایام میں کہ امیر بابا حسن درمیان ولایت جرجان کے
سپاہ ترکمان سے گریزان ہوکر مرو میں آیا قریب ایک گانو کی سلطان صاحب قران سے
جنگ سخت ہوئی اور سلطان نے فتح پائی بابا حسن گرفتار ہوکر مارا گیا بعد ازان سلطان
صاحب قران نے عنان عزیمت جانب ولایت جرجان کی معطوف کی جب فیروز قند کی
پاس پہنچا امیر محمد خداداد جو درمیان سلک امرا مرزا بابر کے منتظم تھا جانب اسفراین اور
جوب سے آکر خدمت سلطان میں حاضر ہوا پھر وہان سے باہستگی قطع مسافت کرنی شروع کی
دوسری طرف سے حسین سعد بہی لشکر بیحساب لیکر جنگل جرجان سے ابہر آیا منزل سلطان
دوین میں تلاقی فریقین ہوئی اور دونو لشکر باعد دریا کے جوش خروش مین آکر ملگئے اور
بہادرون نے اپنی بہادری و شجاعت کی داد چاہی ہزارہا آدمی مارا گیا زمین اوس معرکہ کی
اہل شجاعت کی خون سے یاقوت رمانی ہوگئے اور فضاء صحرا مین کشتون اور مردون کے
لاشون سے تھیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسین سعد مع اپنی ہمراہیون اور
اعوان و انصار کی گرفتار ہوا جانب یاسای اوسکو روانہ کیا — سلطان صاحب قران ثانی
نے اوایل ذی الحجہ سنہ ۸۶۲ آٹھہ سو باسٹھہ ہجری مین درمیان خطہ استراباد کی آکر قدم ہمایون
سے تخت سلطنت کو رونق دی اور خلق اللہ سے عدل و انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور
سکہ اوس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا — جب سلطان سعید نے اس خبر کی اطلاع پائے
قتلق دردلیش الٰہی کو واسطی تہنیت فتح استراباد اور واسطی استحکام قواعد محبت کی پاس
سلطان صاحب قران سعادتمند کی روانہ کیا مشار الیہ بعد قطع منازل اردوی اعلی مین پہنچا
انواع نوازش خسروانہ سے مخصوص ہوا ہرچند کہ یہہ خواہش جانب سلطان سعید کے
طرف سے تہی مگر اوسنی اپنی قول کا خلاف کیا اور وعدہ وفا نکیا کیونکہ بعد فراغت پانی کے
انتظام خراسان سے محمد مشتاق کو جانب ساردکمند کی جو تحت تصرف گماشتہ صاحبقران

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

صاحبقران سے کہے ہتی بہیجا اسواسطی عیار کدورت اور مخالفت کا جانبین مین دوبالا ہوا ۳۴۵
چنانچہ آگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان نی خاطر مہم مخالفین سی فارغ کی ارادہ تسخیر حصار ہرنو کا کیا
اور ایک جماعت فوج کو اوسکے محاصرہ کا حکم دیا اوس اثنا رمین کہ ملازمین حضرت اعلی کی
اس مہم مین مشغول تہے برکت نی اوپر اہالی حصار کی بدگمان ہوکر اونکو قتل کیا جو لوگ
کہ پناہ سے گئے تہے اونہون نی اوسی تو ہم ہوکر صبح اوٹہہ کر تیغ کشتی کرکے اوسکی بہی لکڑی
اوڑا دیئے اور سر اوسکا کاٹ کر جانب ہرات کی بہیجدیا بسبب اس خدمت شائستہ
کی منظور نظر التفات سلطان سعید سے ہوئی — اور ایک واقعہ یہہ گذرا کہ مرزا ابراہیم
معرکہ سلطان سعید سی جب بہاگا تو وہ ولایت دامغان مین پہنچا وہان سپاہ جمع کرکے
قصد خراسان کا اوسنی کیا اثنا راہ مین مریض ہوکر مر گیا درمیان ماہ شوال ۸۷۳ھ
آٹہہ سو تہتر ہجری سے نعش اوسکی ہرات مین آئی مدرسہ مہد علیا گوہرشاد بیگم مین مدفون
ہوا — اسی سال مین خدا تعالے نی سلطان پسندیدہ خصال سے ایک لڑکا پیدا ہوا
بسبب اسکے کہ وہ لڑکا مسماۃ رقیہ سلطان بیگم بنت مرزا علاء الدولہ سی پیدا ہوا تہا
مرزا شاہرخ نام رکہا گیا — اسی سال مین محمد جب اثنا رہ شہریار کی امیر علی فارسی
متوجہ واسطی تسخیر عماد کی ہوا جب اوس نواح مین پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر بابا حسن
سی جسکا مقتول ہونا مدبر بیان ہوا کوتوال اوس شہر کا تہا قدم اطاعت اور انقیاد
سی پیش آیا امیر علی فارسی نے حسب الحکم بادشاہ کی برج اور چار دیوار سے
اوس قلعہ کی ڈہا کر ویران کر دی — اور اسی سالکی آخر مین مرزا شاہ محمود نے بعد بہاگنے
سیاہ ترکمان سی جو سیستان مین پڑا ہوا تہا درمیان اوس لڑائے کی کہ درمیان خلیل مند کہ

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطے محاصرہ ہرات کی

اور حاکم کابل امیر بابا کی ہوئے تھی سترہویں شہادت کا بیان — اور دربیان اوایل سنہ ۸۶۴ھ آٹھ سو چونسٹھ ہجری کے سلطان سعید کی یہ خبر سنی کہ ایک فوج سپاہ ظفر پناہ صاحب قران جہاں سے حدود سبزوار تک تاخت لاکر لوگوں کو لوٹ لیا ہی اسلئے امیر علی فارسی اور حسن شیخ تیمور کو فوج دیکر سلطان سعید کی جانب مازندران کی بھیجا اور آپ بھی روز چہار شنبہ ماہ جمادی الاول میں اوسکے پیچھے گیا سلطان صاحب قران نے جب ابو سعید کی آنے کی خبر سنی چند سوار جرار ہمراہ لیکر بسبیل استعجال مخالفوں کا استقبال کیا جب خراسان کے نزدیک پہنچا وہاں سنا کہ سلطان سعید مع لشکر جانب مازندران کے جاتا ہے اسلئے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کرکے اچھی طرح پر دشمنوں کے دفعیہ میں مشغول ہو اسی اثنا میں بعض امرا اور لشکری سلطان صاحبقران سے منحرف ہو گئی اسلئے اوس شاہزادہ کی زمانہ سازی کرکے جانب عراق کی کوچ کیا سلطان سعید کی یہ خبر سنکر استرآباد میں آکر چند روز عیش و نشاط کیا پھر وہ ولایت اپنی فرزند سعادتمند مرزا سلطان محمود کو سپرد کرکے جانب ہرات کی مراجعت کر گیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطے محاصرہ بلدہ فاخرہ ہرات کی اور بیان بعض حالات و حکایات کا

امیر خلیل ہندوکہ کو زمانہ سلطنت مرزا بابر سے اتک والی سیستان کا تھا جب اوسنے سنا کہ سلطان سعید جانب مازندران کی گیا ہی خیال استقلال کا دماغ میں لاکر مع جمعیت اہل سیستان کے دار السلطنت ہرات کا قصد کیا باشندگان اوس بلدہ نے اوسکے آنے سے مطلع ہوکر برج اور شہر پناہ مضبوط کئی امیر خلیل بارہویں رمضان کو باہر ہرات کے پہنچا سیستانیوں نے لڑائی شروع کی بعد چند روز کے روز جمعہ باشندگان ہرات تنگ ہوکر ازراہ عجز و ناچار باہر آئی اس فریب سے باہر نکلکر تلوار کشی کی سیستانیوں کو بھگا دیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

بہگا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل ہندوکہ کی دل پر بیٹھی کہ کسی منزل پر اوسنی بیفکر ہو کر آرام نکیا — اور سلطان سعید نے جب مراجعت خطہ مازندران سی کی خبر جرات خلیل ہندوکہ کے سنکر بسرعت تمام ہرات مین آکر اون لوگون پر جنہون نے خلیل ہندوکہ کو بہگا دیا تہا بہت عنایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل ہندوکہ کے جانب سیستان کی روانہ کی جب یہہ سپاہ وہان پہنچی خلیل ہندوکہ شہر مین متحصن ہو گیا اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا — امیر خلیل نے جب دیکہا کہ طاقت مقابلہ کی مجہمین نہین ہی حلقہ عبودیت کا کان مین ڈالکر سپہ سالار لشکر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے بادشاہ کی خدمت مین درمیان ماہ ذالحجہ کی اوسکو پہنچایا بادشاہ نے قلم عفو کا اوسکے گناہون پر کہینچا اور اپنی بڑے امیرون مین منتظم کیا اور واسطی ضبط اور انتظام ولایت سیستان کے شاہ یحیی کو جو ایک بادشاہزادہ اوس ملک مین تہا حکم دیا — اور درمیان ۸۶۵ھ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری کی مرزا علاء الدولہ جو معرکہ سلطان سعید سی بہاگ کر بہاگ گیا کرہ دریابان میں پہرتا تہا کنارہ قلزم پر فوت ہوا نعش اوسکے لاکر مہد علیا گوہر شاد آغا کی مدرسہ مین دفن کی — اسی اثنا مین جانب ماوراء النہر سی خبر آئی کہ مرزا محمد جوکی ولد مرزا عبد اللطیف نے بہادرشت امیر نور سعید کی جہنڈا مخالفت کا بلند کر کے اطراف اوس ولایت مین غارت اور تاراج کر رہا ہی — اسواسطی سلطان گیتی ستان بیسوین جمادالاول کو جانب ماوراء النہر کی روانہ ہوا — اور مرزا جوکی خبر متوجہ ہونی سلطان سعید کی سنکر بہاگ کر قلعہ شاہرخیہ مین متحصن ہوا سلطان سعید نے جیحون سی عبور کر کے باہر قلعہ کے جا کر محاصرہ اوسکا کیا جب قریب فتح اور ظفر ہوا فوراً جانب خراسان سی ایک ایلچی آیا اوسنی عرض کی کہ سلطان صاحب قران ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب مازندران کے توجہ فرمائی ہے سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر امیر ... جلیل ارغون — اور امیر سعید مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کرین اور کیفیت

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطے محاصرہ ہرات کی

۲۳۸ آنی صاحب قران کی یہ تھی کہ درمیان سنہ ۸۶۵ آٹھ سو پینسٹھ ہجری کی سلطان مذکور نے عزم
جہانگیری اور کشورکشائی قدم مبارک رکاب میں لاکر جانب ولایت استرآباد کی کوچ
فرمایا جب اوس ملک میں پہنچے مرزا سلطان محمود لشکر بے حد و بیشمار لیکر مقابلہ پر آیا
لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا نقارہ صاحب قران ثانی کے لشکر میں بجایا گیا
مرزا سلطان محمود ہمراہی عبدالعلی جانب خراسان کی بھاگ گیا اور سلطان صاحبقران
اوسط شعبان میں دارالفتح استرآباد میں آیا بعد چند روز کے عیش و عشرت میں مشغول
ہوکر عبدالرحمن ارغون کو واسطے ضبط مدار اوس کی مقرر کرکے جانب ہرات کی متوجہ ہوا
سید اصیل ارغون اور امیر احمد حاجی اور سید مراد نے ماسوا اونکی اور جو امرا
سلطان سعید کی دولتخواہ پیشتر دار میں رہتی تھی اونہوں نے جب متوجہ ہونی بادشاہ
مذکور کی طرف بلدہ ہرات کی سنی شہر میں جاکر اسباب تحفظ اور قلعہ داری کا اچھی طرح پر
مرتب کیا سلطان صاحبقران نے کامیاب و کامران ہوکر پہلے قلعہ مہر حسن کو فتح کیا
بعد اوس کے دارالملک خراسان کی کوچ کیا پیر کے روز چوبیسویں (۲۴) ماہ ذیقعدہ کو معہ سپاہ
فراوان باغ زاغان میں آکر فرود کش ہوا اور بخیال اس امر کے کہ شاید مردان شہر
بدون لڑائی کے بعد جنگ کی دروازے شہر کے کھولدیں سپہ سالار کو حکم لڑائی کا نہ دیا
جب گیارہ روز اس طرح پر گذر چکی اور ساکنان ہرات کی دل میں وہ خیال بھی نہ آیا
اوسوقت باغ زاغان سے کوچ کرکے النگ کہدستان کے طرف گیا وہاں قیام کرکے
سپاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کرے دس روز تک سپاہ نے محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہوئی
اوسوقت بادشاہ مذکور ستائیسویں (۲۷) ذی الحجہ کو بقصد جنگ جانب سلطان سعید
کی کنارہ آب مرغاب کو کوچ کیا — اور اوسی جانب سلطان سعید نے جب خبر
محاصرہ ہرات کی سنی بمدد احمد جرکی سی ایک گونہ صلح کرکے آب جیحون سی عبور کیا
سلطان صاحبقران نے بسبب پریشانی اپنی سپاہ اور اختلاف اپنی امرا کی لڑنا مناسب

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

ناسب نہ جانکر استرآباد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نی بعد فتح قلعہ سرخس کی ارادہ جرجان ۲۳۹
کا کیا سلطان صاحب قران ثانی بہی خبر متوجہ ہونی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان
تک گیا اور بسبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نی استرآباد مین
آکر عیش وعشرت کی اور امیر خلیل ہندو کہ سی جب کئی دفعہ اون ایام مین علامات غدر اور
نفاق کے ظاہر ہوئے مع اوسکی اولاد کی جانب یاسا کی روانہ کردیا جب سلطان سعید نے
انتظام خطہ جرجان سی فراغت پائی دوسرے دفعہ پہر وہا کی حکومت سلطان محمود کو مرحمت
کی اور آپ کوچ فرماکر اپنی دار السلطنت کو آیا بائیسوین ربیع الاخر ۸۶۲ آٹہ سو باسٹہہ
ہجری مین درمیان باغ سفید کی نزول اجلال فرمایا — خواجہ معز الدین دیوان مع اور
منشیون کے بری طرح سی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابو سعید کا جانب ترکستان کی مع بعض حوادث کی

سلطان سعید نی بقصد استیصال مرزا محمد جوکی کی جو بلاد ماورالنہرین درمیان میدان عصیان کے
جولان کرتا تہا ستائیسوین جمادالاول کو دار السلطنت ہرات سی حرکت کی اور قطع منازل
قبتہ الاسلام بلخ مین پہنچا چند روز وہان توقف کرکے نوین رجب کو جیحون سی جانب
سمرقند کی پہنچا وہان سی شاہرخیہ مین گیا اور بسبب اسکے کہ مرزا محمد جوکی نے اوس قلعہ کو
نہایت مضبوط کررکہا تہا لوگون کو حکم دیا کہ مقابل اوسکے ایک کوٹ بنا دو اور آپ جانب
سمرقند کی معاودت کرگیا مدت غیبوبت سلطان سعید مین درمیان خراسان کے
وبا عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ بسبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اوائل ۸۶۷ آٹہ سو
سڑسٹہہ ہجری کے مین بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہرخیہ کی کوچ کیا قریب ایک
سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخر الامر اہل قلعہ بسبب نہونی قوت کی ہلاک ہونے
لگی سبہی ملکر حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ کی خدمت مین یہ حال

بیان آنے کی سلطان حسین بہادر خان کا دوسری دفعہ ملک خراسان میں

۲۴ عرض کیا اونہوں نے اردو ئی سلطان عالی مرتبت میں تشریف لیجا کر اور حاسب حالقی سے بہا
ثنان حاصل کی پہر قلعہ ستاہر خیہ میں آکر سرور جمعہ بیس ماہ محرم ۸۶۵ آٹھہ سو پینسٹھ ہجری
میں مرزا محمد جوکی کو مجلس ہمایون میں حاضر کیا اوس بادشاہ نے اسکی حالی پر رحمت
اور شفقت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی اور بائیسویں ربیع الثانی کو عیر اقبال
وکامرانی سی باغ سعید میں پہنچا اور مرزا محمد جوکی کو قلعہ اختیار الدین میں قید کیا وہ قید ہی میں
ہلاک ہوا اسی سال میں بہی درمیان ہرات اور مضافات اوسکی کی بیماری طاعون اسکی
پہیل رہی تہی اور سلطان سعید بادغیس پر چڑہائی کرکے گیا تہا

بیان آنے کی ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان صاحبقران کا دوسری دفعہ ملک خراسان میں

اور لڑنا اوس بادشاہ کا نواحی ترشیز پر امراء مرزا سلطان ابو سعید سی

جب اسی سال میں سلطان حسین بہادر صاحبقران نے پہر جانب ہرات کی چڑہائی کی
اون ایام میں سلطان ابو سعید بادغیس کے مہم پر گیا ہوا تہا یہہ خبر وحشت اثر سنکر حیران
و پریشان ہوا وہاں سی اوسی کو پیچ کرکے برابر ولایت فتح کے نزول کیا اور امراء
دولت کو حکم دیا کہ تم لوگ صاحبقران مذکور سی لڑو مرمحمد علی بخشی کو لوگا سردار
مقرر کیا نواحی ترشیز پر ملاقی فریقین ہوئے سلطان صاحبقران آٹھہ سوار ہزار ساتہہ
لیکر مخالفین کے سامنے آیا اسجانب ایکہزار پانسو تہی صف آراستہ ہوئی جانبین کی مردوں
سے بہادری دکہلائی لڑائی ہونی لگی سوائے آواز تیر یا تلوار کے کچہہ سی میں آتے تہی
اوسی دور سلطان صاحبقران نے قتل سپاہیان کی صف اعدا بر تاخت لاکر ایک ہاتہہ سی
نو آدمی مخالفین کی لشکر کی قتل کئے لعد ازاں سلطان سعد کی ماب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گئے
اور بہت لوگ مارے گئی اور جو باقی رہے تہی وہ سلطان مذکور کی لشکر میں آملے سلطان
صاحبقران بعد اس فتح نامدار کی مشہد مقدس کو گیا وہاں سی جانب مروکی اور مروسی

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا

۸۶۹ھ آٹھہ سو انہتر ہجری مین مروسی جانب ولایت خوارزم کی اور درمیان موسم زمستان کی سنہ چڑہائی مرو پر کی اور موسم بہار دار السلطنت مین گذاری اور درمیان سنہ ۸۷۰ھ آٹھہ سو ستر ہجری کے بادشاہزادہ کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور درمیان سنہ ۸۷۱ھ آٹھہ سو اکہتر ہجری کی ایک ایلچی نے جانب آذربیجان سی آکر عرض کی کہ مرزا جہانشاہ والی وہان کا حسن بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا اور پہنچنا سلطنت کا حسین بیگ بن قرا عثمان کو

جن ایام مین کہ مرزا جہان شاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کرکے خراسان سی جانب آذربیجان کی آیا مرزا پیر بوداق جوکہ بڑا شجاع اوسکی اولاد مین تہا جانب دیار فارس کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہان شاہ نے کئی دفعہ خط اوسکو لکہی مگر کچہہ فایدہ نہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی نگذرا آخر الامر حرم محترم مرزا جہان شاہ کے کی جوکہ والدہ پیر بوداق کے تہی شیراز کو گئی اوسنی جاکر اوس اپنی بیٹی مخالف کو نصیحت کی اور سمجہا کر بغداد مین لائی مرزا پیر بوداق نے تہوڑی مدت دار السلام بغداد مین رہکر پہر وہی عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنے شروع کی اسلئے مرزا جہانشاہ سپاہ کثیر لیکر جانب بغداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری مضبوط کرکی شہر بند کرلیا اور متحصن ہوگیا قریب ڈہائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی شہر مین قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی کتا اور بلے شہر مین زندہ نرہا اوسوقت اہالی شہر نے مرزا جہان شاہ کی پاس ایلچی بہیج کر امان طلب کی اوسنی امن دی بغداد یون نے دروازہ کہولدیا اور رعایا وہان کی بہوکی اردوی مرزا جہان شاہ مین بہاگ کر جا ملی اور مرزا پیر بوداق حصن سی بیٹہا ہوا تہا اوسکو یہہ خیال تہا کہ میرا باپ میری سی بد ی

بیان مجمل حال مرزا جہان شاہ ترکمان کا

بیتیں آدمی تھا — اسی اثنا میں مرزا جہان شاہ نے اپنے بیٹے محمدی کو مع ایک جماعت کی
اوسکی قتل کی واسطے مامور کیا اون لوگوں نے پیر بوداق کے محل میں جاکر تلوار کشی کی اور
ایک ہی حملہ میں اوسکا کام تمام کیا جب اوس باپ قصائی نے بیٹے کو مارکر خاطر جمع کی بقصد
استقبال امیر حسن بیگ کی جو مدت اوسے مخالفت کرتا رہتا تھا کوچ کیا اور حسن بیگ نے
بسبب کی متوجہ ہونے کی خبر سنکر ایک پہاڑ کے درہ میں نزول کیا — مرزا جہان شاہ نے اپنے
منازل اور مراحل قطع کرکے صحرائے موش اور ارزروم میں نزدیک لشکر دشمن کی منزل کیا
ہر چند کہ امیر حسن بیگ نے رسل و رسایل در باب راضی کرنے اور خوشنودی مرزا جہان شاہ
کی کوشش کی مگر اوسنے یہہ بات ضعف اور کم طاقتی جہانشاہ پر حمل کی — اور تابستان
اور تیر ماہ اوس موضع میں بسر کی جب جاڑا بہت شدت سے ٹوٹ کر پڑا سپاہ تنگ آئی
اور در باب مراجعت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ پہلے جاؤ اور بادشاہ خود مع ایک فوج
خواص اور مقربین سے چند روز اوسی مکان پر پڑا رہا امیر حسن نے غفلت میں اوسکو پاکر
دو ہزار سوار لیکر اردوی جہان شاہ میں آ پہنچا اوسوقت جہان شاہ حیران ہوگیا مرزا یوسف
مقابلہ پر گیا مگر تاب ایک حملہ کی بھی نہ لا سکا آپ کو جاکر خبر دی مرزا جہان شاہ ناچار سوار
ہوکر بھاگا اور حسن بیگ نے اوسوقت وہاں پہنچکر محمدی — اور یوسف مرزا کو جو کہ دو بیٹے
جہان شاہ کے تھے گرفتار کیا اور ایک جماعت ترکمانون کی قتل کی اور چند لوگوں نے حسن
بیگ کی لشکر سے بھاگ کر بطمع ہو رہے اور جانے کی مرزا جہان شاہ کا تعاقب کیا تو جبکہ
اوسکا بھی سر کاٹکر بسی جدا کیا کپڑے اوسکی اوتار کر گھوڑے کو چھینکر اوٹھ چلے آئے
بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کپڑے بادشاہی کسی سپاہی کی پاس پہچانکر حال اوسکا
دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ جہان شاہ مارا گیا حسن بیگ نے یہہ خبر سنکر جہان شاہ
کی بیٹے محمدی کو بھی قتل کیا اور دوسرے اوسکی بیٹے مسمی یوسف بن جہانشاہ کی آنکھیں
سلائی پھروادی امرا اور ارکان دولت نے جب مرزا جہانشاہ کی قتل ہونے کی خبر سنی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا یورت قتلاق سی بنجیال تسخیر مملکت کی

خبر سنی اوسکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اوسنی تخت پر بیٹھتی ہی ایکسو ۲۴۳
اسّی آدمی کا روزینہ مقرر کیا اور ایک عرضی اسمضمون کی کہ حسن بیگ نی میری باپ کو
قتل کر کی استیلا پایا ہی آپ اسطرف تشریف فرما ہوجی درگاہ سلطان سعید مین روانہ
کی اور ایک لشکر مرتب کر کی اوسکا نام جبلی رکھا اور اکثر امرا جہانشاہی کو یعنی جو اوسکے
باپ کے وقت کی امیر تھی نظر سی اونکو ڈالدیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا یورت قتلاق سی بنجیال تسخیر مملکت آذربیجان اور عراق کے

واضح ہو کہ موسم زمستان ۸۷۲ آٹھہ سو بہتر ہجری مین سلطان سعید نہایت شوکت
اور حشمت سی بلدہ مرو مین مقیم تھا جب خبر تسلط ہونی امیر حسن بیگ کی سنی اور ایک
عرضی میرزادہ حسن علی کی بہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اوس خباب نے
خوش ہو کر ارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا کیا — اولاً میرک عبدالرحیم صدر کو جانب
سمرقند کی روانہ کیا تاکہ شرح مقتول ہونی میرزا جہان شاہ کی حضرت ولایت پناہ
خواجہ ناصرالدین عبید اللہ سی عرض کری اور اونسی یہہ عرض کری کہ آپ خطہ مرو مین
تشریف لائے تاکہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچھہ گفتگو بی وساطت کیا چاہتی
ہین جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی مین حاضر ہو کر پیغام سلطان سعید کا پہنچایا
حضرت خواجہ قتلاق مرو مین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد لینی مشورت کی
ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب ماوراالنہر کی مراجعت فرما گئی اور رایات
ظفر آیات اوایل ماہ شعبان سنہ سیاہ ژادان جانب آذربیجان کے روانہ ہوئی سلطان
سعید نی منزل کا یورتش پر پہنچ کر چند روز اوس مقام مین آرام فرمایا اور اسی جا سے
بعضی امرا اور سردارون کو واسطی ضبط ممالک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا بخیال تسخیر آذربیجان اور عراق کی

۴۴۲ اون امرا میں سی نہایت آسانی اور بدون مشقت کی حاکم ہوگئی اور مال و اسباب اون لائیت
کا اپنی ضبط میں لاکر لشکر بادشاہ میں بہیجا جن ایام میں کہ سلطان سعید نی جانب آذربیجان کے
کوچ کیا تہا اوس وقت بہیجی کا یوسف کی ایلچی اور قاصد متواتر اوزون حسن بیگ کے
اردو میں بہیجی تہے اور بوسیلہ امرا کے کلمات محبت آمیز بادشاہ کی خدمت میں عرض
کرتے تہے اسواسطی سلطان سعید نے مرزا کا یوسف اپنی ایلچیوں کے ہاتہ حسن بیگ کو
ایک کلاہ اور ایک شمشیر طلائی بطور خلعت دیکر بہیجی اور یہہ پیغام دیا کہ جب بادولت مملکت
آذربیجان میں پہنچیں اوسکو چاہئی کہ آستان سلطنت پر حاضر ہو جو مصلحت وقت ہوگی عمل میں
آویگی تحفہ مقدار ان کا یوسف سی بادشاہ نے کوچ کیا جب ملک ری میں پہنچی جانب
آذربیجان سی یہہ خبر آئی کہ امیرزادہ حسن علی ویران و تباہ ہوگیا بیان اسکا یہہ ہے
کہ امیرزادہ حسن علی ولد مرزا جہان شاہ موضع مرند میں بقصد قتال اور جنگ امیر حسن بیگ
کے بیٹھا ہوا تہا اوس مقام پر امیر شاہ علی اور امیر ابراہیم شاہ کو ایک فوج سپاہ
اپنی سی دیکر واسطی قراولی کے بہیجا یہہ لوگ چونکہ مرزا حسن علی سی متنفر تہی طریق
بیوفائی کا اونہوں نے اختیار کیا یعنی امیر حسن بیگ سی جو مخالف تہا جا ملی جب اون لوگوں
کی ملجانے کی خبر امیرزادہ حسن علی کی اردو میں پہنچی بعضی حسن بیگ کی لشکر میں چلی گئے
اور تہوڑے آدمی اردو علی میں سے چلے آئی حسن بیگ نی یہہ خبر بادشاہ کی آنی کی سنکر
قراباغ اران میں جاکر قیام کیا ابہی بادشاہ سلطانیہ ہی میں پڑا ہوا تہا کہ جانب امیر مزید اور
تمام امرائے بیگ کے جانب سی جو تبریز میں مقیم تہے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت
جلد آپ باستعجال کوچ فرماکر ہماری پاس تشریف لائے سلطان سعید نی تحفہ سی اس
خبر کے یوسف شیرازی کو واسطی داروغگی تبریز کی روانہ کیا اور بعض بعضی درمیان
کی منزل پر توقف فرمایا اوس مقام پر امیرزادہ حسن علی مع اپنی بیٹی سلطان علی اور
اپنی بہائی یوسف مرزا کی بمعیت بعضی امرا ترکمان کی خدمت میں بادشاہ کی آکر حاضر ہوا

حاضر ہوا عنایت اور الطاف خسروانہ سی اختصاص پایا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد مراجعت یوسف بیگ کی سلطان سعید نی درباب تعین مقام قرار گرفتہ ہونے کی امرا اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے مین یہہ بات ٹہری قراباغ مین رہنا چاہئی اسواسطی رایات عالیات اوسجانب کو گئی جب قریب ایک فرسنح کی لشکر پہنچا بسبب قلت غلہ اور اناج وغیرہ کی ارباب رائی اور صاحبان تدبیر نے صلاح اور مناسب وقت یہہ تصور کیا کہ طرف محمود آباد کی کوچ کرنا چاہئی تاکہ شیروانشاہ اردوے اعلی مین آکر حاضر ہو یہہ ارادہ کرکے لشکری لوگون نے جنگل کی طرف کوچ کیا اوس صحرا مین گہانس زہردار بہت اوگی ہوئے تہے جس چارپایہ نے وہ گہانس کہائی فوراً مر گیا جب محمود آباد پر بدشواری تمام بادشاہ کا لشکر جا کر پڑا غلہ کا بہت قحط ہوگیا چنانچہ ایک من غلہ دش دینار کی عوض بہی نہ ملتا تہا اور امیر حسن بیگ نے ہر چہار طرفسی راستون کا ایسا بند وبست کر رکہا تہا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق یا فارس سی اردوی اعلی مین آکر نہ مل سکتا تہا چند روز تک جانب شیروان سی کشتی مین غلہ لاد کر لاتے رہی اسطرح گذارا ہوا اور گہوڑے قوی جتنی ہتہے سب ضعیف ہوگئی چل نہ سکتی تہے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تہی اونکی گہوڑی فربہ اور چالاک تہے وہ لوگ اردوی ہمایون پر تاخت لاتے تہے جسکو پاتے عالم عدم کو روانہ کر جاتے بعد ازان یہہ ہوا کہ ناگاہ شیروانشاہ نی بواسطہ وعید اور تہدید امیر حسن بیگ کی نقارہ مخالفت کا بجایا اسی سبب لشکر بادشاہ کا جانب اردبیل کے حرکت مین آیا اثنا راہ مین دلدل اور کیچڑ ایسی آئے کہ بمشکل تمام

بیان وفات پانی سلطان سعید گورکان کا

۲۴۶ اوس مقام سی لشکری لوگ خان رہوی اور موضع ساسی میں نزول کیا اور بارہویں رجب
سنہ آٹھ سو تہتر ہجری کو امیر سید مراد کو واسطی قراولی کی روانہ کیا وہ تھوڑی ہی دور گیا
تھا کہ ناگاہ چار سو سوار آراستہ اوسکو ملی امیر بیگ ترکمان جو اونکا سپہ سالار تھا آگے
آیا سید مراد سی کہا کہ مرزا سلطان ابو سعید سو برس کی دشمنوں کو دوست رکھتا ہی اور
سو برس کی دوستوں کو دشمن سمجھتا ہی اب بدون اسکی لڑائی کرے یا صلح کہاں ہو سکتا ہی
چاہیے کہ کل سے روز امرا بزرگ اسجانب آویں کیونکہ کل کو امیر حسن بیگ واسطی ہم صلح کے
سوا اپنی خواص اور مقربین کی اپنی بیٹا اسجانب بھیج دیگا یہہ سنکر سید مراد نے مراجعت
کی — دوسری روز امیر سید فرید معہ فوج اور امرا عظام کے گیا ترکمان لوگ بھی
آئے وہ لوگ چونکہ بہت تھوڑے تھے امیر سید فرید نے بسبب غرور کی اونکی تاخت کی
ہرچند کہ امیر سلطان ارغون نے اوسکو اس حرکت سی منع کیا اوسنی نہ سنا اسی اثنا میں
امیر حسن بیگ نے بعد بیس ہزار سوار بیرہ گذار کی کمین گاہ سی باہر نکلکر سپاہ خراسان پر حملہ
کیا اور قریب پانسو آدمی کے قتل کرڈالی اور امیر سید فرید گرفتار ہوا بچی ہوئی تلوار سی لشکر
میں بھاگ کر آئے ایک عزیز نے اس مقام پر چند شعر کہی ہیں وہ یہہ ہیں شعر

قضا چو لشکر سلطان ابوسعید شکست — زکین آن کہ ز سیر ستارہ و ماہ است
بشیروان چو سہ روز ماند بر لب آب — بہر کہ ہست آنجا مقام دہی را خاست
گذشتہ بود زماہ رجب دہ و بیست و دو روز — قدر نوشت کہ دشمن ز ملک کوتاہ است
لطیفہ ایست عجائب کہ لشکر اورا — ازاں حسن زدو تاریخ شیروان شما است

بعد ازاں سلطان سعید نے واسطی صلح اور صفائی کے سادات پناہ امیر غیاث الدین
محمد کو پاس حسن بیگ کی بھیجا اور بیچی اونکی اپنی والدہ کو ہمراہ امیر اجلاد رسول سید ابراہیم
قمی کے بھیجا حسن بیگ نے ان لوگوں سے بہت عزت کی اور چاہتا تھا کہ صلح ہو جاوے
کہ ناگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر حسن بیگ کی جانب سی بطور رسالت اردوی سلطان سعید میں

بیان تہوڑا سا حال امرا اولاد لشکر سلطان سعید کا

مین گیا تہا آیا اور عرض کی کہ خراسانی نہایت بدحالی اور پریشان اور سراسیمہ ہو رہی ہین مطلقا تم صلح نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ عنقریب ویران اور تباہ ہوا چاہتی ہین اسلئے امیر حسن بیگ نے مہد علیا اور سید ابراہیم کو بے نیل مقصود رخصت کیا اور صلح نہ ٹہری اور امیر غیاث الدین محمد کو اپنی نظر عنایت مین شامل کرکے علم سرداری ساری کا عنایت کیا اسوقت ترکمانون نے حرکت کی اور بعض امرا خراسان بیوفائی کی راہ طی کرکی حسن بیگ سی آملی سلطان سعید نی یہہ حال دیکہہ کر بہت غم اور رنج کا لشکر لیکر بہاگنا اختیار کیا پسران حسن بیگ سنے یعنی مقصود بیگ اور زبیل بیگ نی سلطان سعید کا تعاقب کرکی اوسکو گرفتار کیا آدہی رات کی وقت اپنی باپ کی لشکر مین بادشاہ کو حاضر کیا اور محافظون ہوشیار کو سپرد کیا اونہونی خوب طرح سی جکڑ کر بادشاہ کو رکہا بعد دو روز کے امیر حسن بیگ سنے سلطان سعید کو طلب کیا جانبین مین گفت و شنود بہت رہی امیر حسن نہ چاہتا تہا کہ بادشاہ کو قتل کرے مگر آخر کو امرا ترکمان سے بہکانی اور قاضی سرداران کی اغوا سی بائیسوین رجب سنہ ۸۷۳ اسی سال مین اوس بادشاہ کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی سنے سلطان سعید کی تاریخ مقتول ہوسنے کی یہہ لکہی ہے — سلطان ابوسعید کہ در قمر خسروے ‌‌ چشم سپہر پیر جوان چو او ندید ‌ الحق چگونہ گشتہ نگشتی کہ گشتہ بود ‌ تاریخ سال مقتل سلطان ابوسعید

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا جو بعد شکست کی واقع ہوا اور حال اوسکی اولاد کا

واضح ہو کہ جس وقت مرزا سلطان ابوسعید نی ارادہ بہاگنی کا کیا درمیان لشکر خراسان کے آثار قیامت کی نمودار ہوسے ایسی بہاگڑ مچی بہائی کو بہائی کا پاس نہ تہا بیٹی کو باپ کی کچہہ پرواہ نہ تہی خاوند کو جورو اور بچون سی اوسوقت محبت نہ تہی ہر ایک شخص کو

بیان تہوڑا سا حال اولاد اور لشکر سلطان سعید کا

ایی جان بچانی دشوار ہوئی اور ترکمانوں نے بادشاہ کی لشکر میں ہیچ کرا تہہ غارت ۲۴۸
اور تاراج کا ملند کیا اپنی خیمہ اور ڈیرا بادشاہ کا اپنی جائے ہی پر کہڑا ہوا تہا
کوا میرحسن بیگ نے ایلچی اوسنی سیاہ کو اون اور ناشایستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور
حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب شاہی کی محافظت کرو اور بادشاہ کی بیبیوں اور حرم کے
محافظت کا حکم دیا موجب حکم امرا اور لشکرے خراسان کی مرزا یادگار محمد کے جہنڈی
کی نیچی مجتمع ہوگئے اور بعضی اطراف جہان کو بہاگ گئی اور ردہ جماعت نوابوں اور مخصوصوں
سلاطین سعید کے کہ بیچہ تقدیر میں مبتلا ہو کر مقید ہوگئے تہے بسبب التفات امیر حسن بیگ
کے طوق قید سے خلاصی ہوئی ہر ایک اپنی اپنی جائے پر پہنچا مگر میرک عبد الرحیم صدر
بسبب اپنی مباشرت ناہموار کی یاسا کو بہیجا گیا ۔۔ مرزا سلطان ابو سعید نی بعد
اپنی رحلت کی گیارہ بیٹے اپنی پیچہی چھوڑی اونکی تفصیل یہہ ہے ۔۔ مرزا سلطان احمد[۱]
۔۔ مرزا سلطان محمود[۲] ۔۔ مرزا سلطان محمد[۳] ۔۔ مرزا شاہرخ[۴] ۔۔ مرزا الغ بیگ[۵]
۔۔ مرزا عمر شیخ[۶] ۔۔ مرزا ابابکر[۷] ۔۔ مرزا سلطان مراد[۸] ۔۔ مرزا سلطان خلیل[۹]
۔۔ مرزا سلطان ولد[۱۰] ۔۔ مرزا سلطان عمر[۱۱] ۔۔ ان لوگون مفصلہ بالا کا یہہ حال ہے
کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہرخ جنگ امیر حسن بیگ مین گرفتار ہو کر ایک قلعہ میں
درمیان عراق کے محبوس ہوئے بعد تہوڑی مدت کی حبس سی مخلصی پائے لیکن بہاعث
مفلسی کی اوس ولایت میں گدائی کرتے تہی درسال ۸۹۹ھ آٹہہ سو ننانویں ہجری کے
مرزا شاہرخ نے عنان عزیمت جانب خراسان کی معطوف کی جب ولایت سارى میں
پہنچا جانب مغفرت خدای باری کی انتقال کیا اوسکی نعش درمیان ہرات کی لاکر گنبد
مہد علیا گوہر شاد آغا مین دفن کیا اور غالباً مرزا سلطان محمد درمیان ۹۰۵ھ نوسو پانچ
ہجری کی موجود زندہ تہا ۔۔ اور مرزا سلطان محمود جو کہ دلدار سند سلطان سعید کا تہا
مرو ویران ہو نے اردوی اعلی کی جانب خراسان کے چلا گیا تہا جب دارالسلطنت ہرات

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات مین پہنچا اوسیجانب بسبب بلند ہونی جھنڈی حکومت سلطان صاحبقران کے ۲۴۹

جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بھائی سلطان احمد مرزا کے پاس جو کہ حاکم سمرقند کا تھا

چلا گیا ــــ مرزا سلطان احمد نی اپنی برادر مذکور پر شفقت اور عنایت کی آخر الامر مرزا

سلطان محمود بسبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہ بہانہ شکار سمرقند سی سوار ہو کر

جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قندز اور

بغلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمد نی درمیان غرہ ذیقعدہ

سنہ ۸۹۹ آٹھہ سو ننانوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ سمرقند

بھی اپنی ولایت مین ملا لیا اور درمیان سنہ ۹۰۰ نو سو ہجری کے ماہ محرم مین وہ بھی فوت ہوا

اوسنی چار بیٹی پیچھی چھوڑی جسکی یہہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود ــــ مرزا بایسنقر

ــــ مرزا سلطان علی ــــ مرزا سلطان ویس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان مسعود

ولایت حصار مین بادشاہ ہوا ــــ اور مرزا بایسنقر سمرقند مین حاکم ہوا اور مرزا سلطان

علی کی آنکھون مین بسبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تہا سلائی کہنچ دی مگر اوسکی آنکھو کو

کچھہ آسیب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی بہاگ گیا اور

لشکر فراہم کر کے جانب تختگاہ صاحبقران مغفرت پناہ کے متوجہ ہوا ــــ اور مرزا

بایسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اندر چھپ گیا بوقت فرصت قندز مین جا کر امیر

خسرو شاہ سی پناہ لی یہہ شخص سلطان محمود کی برگشتہ دنون سی تہا ــــ اور مرزا سلطان

علی مسند سمرقند پر متمکن ہوا سنہ ۹۰۵ نو سو پانچ ہجری مین جس زمانہ مین کہ غیاث الدین

ابن ہمام الدین مورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصہ الاخبار

لکہی جسکا ترجمہ یہہ نیشی گیا ہے اوس زمانہ مین مرزا سلطان علی یعنی سنہ ۹۰۵ ہجری مین

بادشاہ سمرقند کا تہا ــــ اور جب مرزا بایسنقر درمیان قندز کے پہنچا امیر خسرو شاہ نے

اس بادشاہ زادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی مقام مخالفت مین آ کر

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

۲۵ مقابلہ کیا وہ چونکہ مقابلہ اور مقاتلہ کی طاقت نرکہتا تہا خراسان کی طرف متوجہ ہوا سلطان
صاحب قران نی اوسکا آنا غنیمت جانکر بہایت شفقت اور مہربانی اوسکے حال پر فرماکر
ایک عورت پسی جو سراپردہ خاندان شاہی سے تہی بادشاہزادی کا نکاح کردیا — بعد
چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعود ہیں دولت واقبال ہی کہ درمیان دار السلطنت ہرات
کے اوقات اپنی بسر کرتا تہا سلطان صاحب قران نے لشکر وادان ارسکو دیکر جانب
قندہر کی روانہ فرمایا شاہزادہ کوچ کرکی حب قریب مقصد کی پہنچا امیر خسرو شاہ نے
اردوی اعلی میں رسل و رسایل بہیج کر تابعداری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود
اوسکی فریبی اور عدار کی فریب میں آکر جانب قندہر کی چلاگیا اوسکا سے وہ کفران
نعمت اور بدسلوکی سی پیش آیا اسلئی سمرقند میں آیا پہر ہرات میں آکر متوطن ہوا درسال
سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری کی ہرات میں موجود تہا — پہر خسرو شاہ نے جب جانب مرزا
سلطان مسعود سی خاطر جمع اپنی کرلے مرزا بایسنقر کو فریب دینی کا ارادہ کیا چنانچہ ماہ
محرم سنہ مذکور میں اوس شاہزادہ عادل دیا حصل بیکو ہا دیا ک اعتقاد کو شربت
شہادت پلایا اور باستقلال تمام ولایت قندہر اور تغلاق اور بدخشان اور حصار کا
آپ حکومت کرنے لگا اور سر نخوت کا آسمان تک بلند کیا — اور مرزا سلطان ویس
بن مرزا سلطان محمود اون فتوروں میں جو مذکور ہوئے ترکستان میں چلاگیا درمیان
سنہ ۹۰۵ ہجری کی ہمراہ اپنی والدہ کے رشتہ داروں کی ایام بسر کرتا تہا — اور مرزا
الغ بیگ بن مرزا سلطان ابو سعید اپنی والد کے حیات میں کابل اور غزنی کی حکومت
کرتا تہا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری میں اوسی حکومت میں مشغول تہا — سلطان ابو سعید
نے مملکت بدخشان کی اپنی بیٹی مرزا ابوبکر کو جو کہ بڑا شجاع تہا دیدی تہی شاہزادہ
مذکور اپنی والد مذکور کے حیات میں درمیان اوس خطہ کے حکومت کرتا تہا بعد وفات
سلطان سعید کی بہی ظل عاطفت سلطان صاحب قران میں مدت تک حکومت کرتا رہا

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

کرتا رہا آخرکار حقوق رعایت سلطان صاحب قران مذکور کی طاق نسیان پر رکہہ کر
بر سر مخالفت ہوا آخرکار جنگ آسار مین گرفتار ہوا آخر ماہ رجب سنہ ۸۷۴ آٹہہ سو چوہتر
ہجری مین فوت ہوا ـــ اور سلطان سعید نی ولایت اندخان کی مرزا عمر شیخ کو دیدی
تہی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والد کے مین اور بعد وفات بہی انتظام ولایت
اور حکومت اوس سرزمین مین مقیم رہا یہانتک کہ درمیان سنہ ۸۹۹ آٹہہ سو ننانوین
ہجری کی کبوترخانہ کی چہت پرسی نیچی گرگر راہی ملک بقا کا ہوا اور بیٹا اوسکا مرزا بابر
باتفاق جمیع امرا اور رعایان کے تخت سلطنت پر بیٹہا ـــ اور مرزا سلطان مراد
بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میر و قندہار مین مقیم رہا اور جن ایام مین کہ ولایت
عراق کے تحت تصرف بندگان سلطان سعید کی آگئی تہی شاہزادہ حسب فرمان متوجہ
کرمان کا ہوا تہا اثنا راہ مین خبر واقعہ بادشاہ عالیجاہ کے سنکر جانب کرشیز کی مراجعت
کرآیا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اسکے کہ مقصد کو پہنچی سلطان صاحبقران
کی پناہ مین آگیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بہیجدیا شاہزادہ نے
جب بہائی سی شفقت اور مہربانی نہ دیکہی پہر خراسان مین آیا اور چند روز مشمول نظر تربیت
سلطان صاحب قران کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر سنہ ۸۸۰ آٹہہ سو اسی ہجری کے
ہمراہ ملازمین آنحضرت کی قلعہ برنو کو گیا ـــ اور مرزا سلطان خلیل بوقت وفات اپنی
باپ کے بلدہ ہرات مین مقیم تہا جب سلطان صاحب قران نے درمیان خراسان کے
جہنڈا سلطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب ماوراء النہر کی بہجوادیا اوسنے اوس ولایت
مین خروج کرکی ایک امیر کی ہاتہہ سی جو امرا سلطان احمد سی ایک امیر تہا شربت شہادت کا
پیا یعنی مقتول ہوا ـــ اور مرزا سلطان ولد درمیان امرا ارلات کی ایام بسر کرتا تہا
یہانتک کہ فوت ہوا ـــ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والد کے درمیان ولایت
سمرقند کی تہا بعد تہوڑی مدت کی بسبب اوس مخالفت کی جو اوسی ظاہر ہوئی تہی

بیان جلوس فرمانی سلطان حسین بہادر خان کا تخت خراسان پر

۲۵۲ سلطان احمد نے شہر بدر کری کا اوسکے حق میں حکم دیا دہ اوستاہزادہ اوس مقام میں کہ مرزا الوکمر نے نواح مرو میں سیاہ ظفر پناہ سلطان صاحب قران سے شکست کہائی تہی ایسی ہاتہہ اوسکے آکر ملا اوسی ولایت مین بعض ملازمین صاحب قران کے ہاتہہ آیا گرفتار کرکے ہرات میں لائی دو ماہ قلعہ اختیار الدین کے محبوس کیا درمیان ماہ رجب ۸۶۳ سنہ آٹہہ سو تراسی ہجری کی جانب مرو کی اوسکو بہیجدیا اور حرام اوسکی بینائی سے کیا ہوا

بیان جلوس فرمانی سلطان صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان کا تخت سلطنت ولایت خراسان پر

واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آذربیجان میں مقابلہ اور مقاتلہ لشکر قیامت اثر ترکمانوں سے عاجز ہوگیا اون ایام میں رایات نصرت آیات سلطان صاحبقران کی طرف خراسان کی نہضت فرمائی اور جب گو... اور استرآباد کے اردو معلی کا مقام ہوا امیر تاج الدین حسن ملکی اور امیر علی لطیف جو درمیان ہرات کی عہدہ حکومت اور داروغگی اوس شہر کا رکہتی کی انتظام اور ضبط سرحد اوس بارہ میں مشغول ہوئی اور حرام سلطان صاحب قران کی جانب سمرقند کی بہیجی — چنانچہ مرزا سلطان احمد نے لشکر بہت فراہم کر کی بارادہ جنگ اور لڑائی کے جیحون سے عبور کیا اسی اثنا میں خبر واقعہ شہادت سلطان سعید کی مشہور ہوگئی اور سلطان صاحب قران نے عنان عزیمت کی جانب دار السلطنت ہرات کی موڑی ہاتف اقبال کی زبان حال یہہ ندا سنائی سے تخت جمشید و تاج اور یہ دولت آرزو رسید تا و تارک نشست ٭ مرزا سلطان احمد نے بعد تحقیق کرنے خبر وفات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود نے جمعرات کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان ۸۷۳ سنہ آٹہہ سو تہتر ہجری کو ہرات میں آکر تین یا چار روز اوس بلدہ میں قیام کیا جب دیکہا کہ جوق کی جوق اور گروہ کی گروہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قران مین چلی جاتی ہین سلطنت خراسان سی دل برداشتہ ہوکر باتفاق ۸۷۳
امیر قنبر علی کی ماورالنہر کی طرف کوچ کیا — اسوقت امیر شیخ ابوسعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قران کی طرف سی عہدہ داروغگی ہرات کا پاکر شہر مین آکر
عدل و انصاف کرنا شروع کیا بدہ کی روز آٹھوین تاریخ ماہ مذکور کو اکابر او اشراف
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطے گئے بہاڑ بادیگاہ کی شمال مین قدمبوس
ہوئے اور اوس بادشاہ نے بہی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی بروز جمعہ
دسوین تاریخ کو بلدہ ہرات مین خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑہا گیا اور سب ساکنین
ہرات کی زبان حال نے یہہ شعر گایا ؏ سزد گر جبرائیل آید برین فیروزہ گون منظر
کند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرور — اور صاحب قران نے بعد ادائی نماز
کے اوسی روز باغ زاغان مین جاکر تخت سلطنت زرافرز دن کو جلوس ہمایون سی
آراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد مبارکبادی کی چپ و راست سی بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
و اکرام سی معزز و ممتاز کیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ نی تسخیر مملکت خراسان سی فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو جو متعلق
مازندران پر بہیجا مشارالیہ نے وہان جاکر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا وہ غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی بہائی بادشاہ کے یعنی سلطان ابوسعید مرزا نوجہر نے
کہ بعد واقعہ قراباغ کے نواحی ولایت رستمدار اوٹہایا تہا آب تیغ آتشبار سی بجہایا
اور اوسکو قتل کیا اور اونہین اوقات مین مرزا محمد سلطان مشہور بنام مرزا کنجیک کہ خواہرزادہ
سلطان صاحب قران کا تہا سہ اپنی والدہ اور اپنی والد مرزا سلطان محمد بن مرزا سعید احمد

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۴ ابن مرزا میران شاہ جانب آذربیجان کی بھیجا انواع مرحمت اور خلعت بادشاہانہ سے اختصاص یاب ہوا ——— اور ہیں ایام میں والدہ بادشاہ کی مہد علیا پیرور بیگم چودھویں محرم ۸۷۸ آٹھہ سو چہتر ہجری میں عالم فانی سی طرف عالم جاودانی کے انتقال کر گئی بادشاہ کو اوسکے فوت ہونی سی بہت رنج لاحق حال ہوا کوچہ حیاباں میں دفن کی گئے

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پہر شکست کہانی حضرت سلطان صاحب قران سے

جب کہ مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ولایت خراسان کے ہمراہ سلطان سعید کی صلح کر کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا مرزا یادگار محمد بن مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کی سبب استدعا اپنی چچی مسماۃ پایندہ سلطان بیگم کے کہ مرزا ابوسعید کی تہی درمیان سایہ رایت مرزا جہان شاہ کے بہشت کی شاہزادہ مذکور درمیان زمانہ حیات مرزا جہان شاہ کے اوس مملکت میں نہایت فراغت سی ایام بسر کرتا تہا اور بعد قتل اوس بادشاہ عالیجاہ کے بھی امیر حسن بیگ نے لست شاہزادہ مذکور کے شرائط تعظیم اور احترام کی کما ینبغی مرعی رکہیں اور جب جانب سلطان سعید سی اوس سی اپنی خاطر جمع کر لی بعض امرا خراسان کو ساتھ لشکر داران کے ہمراہ یادگار محمد کے کر کے اوسکو واسطی تسخیر ولایت خراسان کی بھیجا شاہزادہ یادگار نے کو رعلم جہانگیری اور کشورکشائی کا بلند کر کے جانب اپنی مقصد اور مطلوب کے روان ہوا مازندران میں گیا وہاں پہچکر شیخ زاہد طارمی کو اوس ولایت سی بہگا دیا جب یہ خبر صاحب قران نے سنی نور سید امیر مبارز الدین ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو بر سبیل ایلغار کی مع سپاہ صف شکن واسطی دفعہ دشمن کے نامزد کیا ان امیروں نے راہ میں شاہ پور سی جا کر حیدر در سلقان پر ڈیرا کیا اور سلطان صاحب قران نے بعد روانہ کرنی امرا مذکورہ کے شاہزادہ امیر مرزا الغ بیگ کو بھی عقب میں ادنکی روانہ کیا

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

روانہ کیا یہہ شاہزادہ بہی مقام سلقان پر اون امیرون سی جاکر ملا سب متفق ہو کر
آگے بڑہے اون ایام مین مرزا یادگار محمد استرآباد سی اسطرف کو بڑہ چکا تہا جب یہہ
لوگ مقام شور آب پر پہنچی بموجب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب
سی آیا تہا کوہ خروس مین کہ جائے محکم ہے متحصن ہوئے سے اور مرزا یادگار محمد بہی
اوس پہاڑ کے نیچی پہنچا اوس کوہ کو کمال متانت اور مضبوطی مین پاکر وہان لڑنا مناسب
نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران چوتہی تاریخ
ربیع الاول سنہ ۸۷۳ ہجری کو احسن ساعات مین بلدہ ہرات سی واسطی مقابلہ اعدا کی نکلا
جب بعد طی مراحل کے مشہد مقدس مین فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی نجومی سی اچہی تاریخ
اور نیک ساعت واسطی کوچ کے اور آگی بڑہنے کی واسطی دریافت کیجائی جناب
مقرب الحضرت سلطانی نے عرض کی کہ نجومی سی نیک ساعت پوچہنی اور دریافت کرنی مین
فایدہ متصور نہین ہے کیونکہ اگر نحس ہو ہی یا نیک ہوئی بہر تقدیر توقف اور دیر کوچ مین ہوگی
حضرت صاحب قران نے بہی مقرب الحضرت سلطانی کے رائے منظور کی اور دشمن کے
جانب چڑہائی کی جب کہ مرزا یادگار محمد بہی سامنی سی آگیا اوسوقت مرزا کیچک اور
امرا مذکورہ بالا جو کہ متحصن تہے حرکت مین آئے بطور ایلغار حضرت صاحب قران کے
لشکر مین آموجود ہوئے بعد ازان صفین لشکر کے بطور میمنہ اور میسرہ اور قلب کی آراستہ
ہون اور دوسری طرف سی مرزا یادگار محمد نے بہی اپنی لشکر کو آراستہ کیا تلوار اور نیزہ
سے لڑائی ہوئے سے از گرد سیاہ وشعلہ تیغ + درخشندہ مثال برق در میغ +
ز گردیلان وخون لشکر + گم گشت زمین وچرخ اخضر + اور سلطان شجاعت
شعار نے بہی اوس روز اپنی بہادری مثل اسفندیار کے دکہلائی القصہ سلطان
صاحب قران نے بعد شکست دینی مخالفین کے موضع چناران مین اپنی خیمہ مین
مقام کیا اور ایک جماعت امرا مرزا یادگار کی مثل امیر سلطان حسن اور امیر نظام الدین

بیان پھر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۶ احمد فارسی [illegible] عید کی درگاہ عالم پناہ میں چلے آئی بادشاہ جمجاہ نی اونکی حال پر مہربانی فرمائی اور ایک اور جماعت اونہیں امراکی مثل شیخ بہلول کاستانی
اور شیخ سعید طغائی اور محمد کوکلتاش خان کی لڑائی میں اسیر اور مقید ہوئے
چودہ روز بادشاہ نے وہاں قیام فرماکر امیر حسن شیخ تمور کو ولایت استرآباد کے
رخصت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی

بیان پھر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا
اور پیدا ہونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحبقران کامیاب و کامراں ہوکر اپنی دارالسلطنت ہرات میں رونق افروز ہوئے
اور چند روز بسعادت و اقبال گذری جانب دامغان سی خبر آئی کہ امیر حسن بیگ نے
اپنی رشتہ داروں کی ہمراہ ایک فوج ترکمانوں کے واسطی مدد مرزا یادگار محمد کی بھیجی
اور شاہزادہ بسبب اون لوگوں کے مدد دینی کی مضبوط اور پھر لڑنی کو آمادہ ہو گیا ہے
اور خیال تسخیر خراسان کا رکھتا ہی اسواسطی سلطان صاحبقران نے بڑی بڑی امیر اپنی
مملکت کی یعنی ناصرالدین عبدالخالق اور شیخ ابوسعد خان اور پیر علی ترکمان کو لشکر کثیر دیکر
واسطی دفع دشمن کے روانہ کی اور بعد اسکے جب یہ خبر پہنچی کہ لشکر مخالفین کا حدود میناپور
اور سبزوار تک آگیا ہی اون امرا کے پیچھی بطور ایلغار متوجہ خود ہی ہو بعد ملاقی ہونی امرا
مذکور کی بلدہ سبزوار کو روانہ ہوا کیونکہ اون ایام میں لشکر مرزا یادگار محمد کا ادسجائے
پڑا ہوا تھا اون لوگوں نے جب صاحبقران کی قریب آپہنچی کی خبر سنی قاضی بیگ کے
قلعہ سبزوار میں چھوڑ کر ارادہ بہاگنی کا کیا اور جانب جاجرم کے سب بہاگ کر چلے گئے
سپاہ مخالف نی سبزوار میں پہنچ کر ایک ہی حملہ میں قلعہ فتح کیا اور قاضی بیگ کو گرفتار
یا اسیر کیا اور [illegible] آدمی قوم ترکمان سے ایمان سی قتل کئے اور سوقت تعاقب دشمنوں

بیان متوجہ ہونی صاحبقران ثانی کا واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کے

دشمنون کا کیا جب مقام نیج دمنہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج مخالفین کی قراولان
نصرت پناہ نی معرکہ آرائی کی اور بہت لوگ ارکان دولت مرزا یادگار محمد کی مثل نعمت
خوارزمی اور قاسم دولت وغیرہ عالم بقا کو راہی کئی گئی بعد ازان اردوی اعلی نی اوس
منزل سی کوچ کیا جب خطہ جاجرم پر خیمہ شاہی استادہ ہوا سپاہ کے ایمردن سنے
بیوفائی پر کمر باندہ کر دشمنون سی ملجانا بہتر جان کر اکثر مل سگئے سلطان صاحبقران
اسصورت مین قیام اوسجائی پر مناسب نہ جانکر مراجعت کی صحت سلامتی سی مشہد مقدس
مین پہنچا پہر وہان سی بہی حرکت کرکی نواحی پل خاتون پر پہنچا متعارن اس حالکی عبد اللہ
احطب نی جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہمات سلطانی کے دار السلطنت ہرات
مین پیچہی چہوڑا گیا تہا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کے رعیت اوسکی ہاتہہ سی
تنگ آکر حضرت خاقان مرزا شاہرخ بہادر مغفور کے خانقاہ پر جو اوسکے رہنی کا
مکان تہا ہجوم کرکے چڑہائی کی اور وہان لوگون نے پہنچ کر پہتہر پہینکنی شروع کئی عبد اللہ
اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہو کر گہر مین جا چہپا غرضیکہ فتنہ نے بہی ایک گونہ
تسکین پائی جب یہہ خبر صاحبقران ثانی سنے منزل پل خاتون پر سنی حکم ہوا کہ استمالت نامہ
بنام ساکنین ہرات کی لکہو اور وہ سب نامی جناب مقرب بحضرت سلطانی کے ہاتہہ
شہر مین بہجوائی غرضیکہ اس شخص نے ہرات مین جاکر لوگون پر عدل اور انصاف کیا
تاہری اب رعیت کو کچہہ تسکین اور آرام ہوا ؏ کشاد حشمت او دست عدل عالم را
کشید ہیبت او پای تیغ در زنجیر ؏ بعد ازان بادشاہ بہی ہرات مین داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا
واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کی اور شکست کہانے

جب صاحبقران سعادتمند نی چند روز ہرات مین عیش سی گذارے ستی مین آیا کہ مرزا یادگار محمد

۲۵۸ حدود جورستان پر آگیا ہی اور قصد مشہد کا رکھتا ہی اسواسطی رایات ظفر پناہ ملع سی
جانب مشہد مقدس کے روانہ ہوئی مقام النگ مسترتو پر خیام خدام عالیمقام بادشاہ کے
ہوئی اوس مقام پر بہت فوج لور اکثر سپاہ بہاگ کر اردوی مرزا یادگار محمد سی جا ملی
اسواسطی خاطر ہمایوں پر یہہ گذرا کہ چند روز زمانہ سازی اختیار کیجئی مین حاضر کرنی بہتر ہے
اور مسترتو سی کوچ فرما کر درس کلہ کو ہ پر بادشاہ نے قیام کیا رای بادشاہ کی یہہ تہی
کہ حرم میری چندی قلعہ میں قیام کریں تو بہتر چنانچہ اسواسطی ایک قاصد اوس قلعہ کوتوال
مسمی احمد لومی کے پاس روانہ کیا کوتوال نے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قران
معہ ایک یا دو نفر کے یہان تشریف لادین تو دروازہ قلعہ کا کہولدیتا ہوں والا
ہرگز نہ کہولونگا بادشاہ نے علامت نفاق اور بغض کی اوسکے جواب سی معلوم کرکے
وہ ارادہ فسخ کیا اور متوجہ کنارہ آب مرغاب کا ہوا مدد بہی اوس بلدہ کی رامے جا کے
متردد اور پریشان تہے کہ آپ کس جانب کو کوچ کردن اسی اثنا رمین امیر مظفر برلاس
حاکم قیصار کی طرف سی ایک قاصد آیا اور اور اپنی امیر کا پیغام یہہ سنایا کہ ایک جماعت
قوم ارلات کے کہ اس جانب مجتمع ہیں چاہتے ہیں کہ آپ وہاں تشریف لاکر اونکی
بادشاہ ہون وہ لوگ آپکی خدمت کرنے کو کمربستہ حاضر ہیں بادشاہ نے قبول
فرما کر عنان عزیمت قیصار کی طرف منعطف کی جب بہار عالیمقدار اوس مقام پر
پہنچ گئے امیر مظفر برلاس اور احمد آقوقا اور سلطان سنجر ایلچکدای سے
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے بقدر مراتب عنایات بادشاہانہ سی مختص ہوئے

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا تخت سلطنت خراسان پر

جبکہ سلطان صاحبقران نے بلکہ مسترتو سی جانب قلعہ سرو کی کوچ فرمایا مرزا یادگار محمد

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الحضرت سی

یادگار محمد ابھی النگ زادگان مین تھا کہ پاینده سلطان بیگم نے بسبب اغوا کرنی امیر فریدون برلاس اور سلطان احمد چہار شنبہ وغیرہ کے ہرات مین آکر اوس شہر کو واسطی اپنی بھتیجی کے ضبط اور اپنی تحت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہہ خبر سُنی جھنڈا عظمت اور نخوت کا جانب دار السلطنت ہرات کے بلند کیا اور بعد پہنچنے کے ہرات کی شمال سی تعاقب مین ملازمین شہریار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پھر وہان سی جانب شہر ہرات کی مراجعت کی اکابر اور اشراف اور امیر و اعیان شہر کی واسطی استقبال کے دوڑی اور اعزاز تمام پایا مرزا یادگار محمد روز شنبہ نوین محرم ۸۷۵ھ آٹھہ سو پچہتر ہجری مین کرده دن بہت نیک تھا باغ زاغان مین آیا اور امرار ترکمان پر جو کہ اقربا ر حسن بیگ سی تھی عنایت فرماکر واسطی رہنی اوس جماعت کی مقام دلکشا اور موضع روح افزا معین کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری مین مشغول رہنی لگا امرار ظالم نہاد سنے دروازہ فتنہ اور فساد کے رعیت کی حال پر کہولدئے بہت لوگ ظلم اور تعدی کے سبب اون ظالمون کی پنجہ سی جان بچاکر بھاگ گئی اور جلا ر وطنی اونہون سنے اختیار کی سلطان خلیل ولد حسن بیگ سنے ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے ولایت خراسان مین درمیان النگ زادگان سکے آکر اقامت اختیار کی اور فتنہ اور فساد اوسنی وہان پھیلایا اسلئے دعار مظلومین کی تیر بہدف ہوئی یعنی سلطان صاحب قران سنے وہنی جانب سی ایلغار کرکی پھر تخت چھین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی جناب مقرب الحضرت والسلطانی سی دربار متوجہ ہونی ہرات کے

جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانون کی اور کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چند دفعہ صاحب قران سنے پسندیدہ صفات نی سنی خیال مراجعت کا جانب دار السلطنت

۲۶ ہرات کی تمام اشغال مخلصی رعایا کی آفات اور بلیات ظلم سی دیکہیں ٹہرا کر امیر صاحب تدبیر
یعنی مقرب الحضرت والسلطانی کو بلاکر خود بہی خیال آتا تہا کو ستر میں لیجاکر سنایا اور
سوائی تحریر کی کسی یہہ بہید نہ کہا اور کوچ کیا سے ستدروان ازمیمہ سلطان فتح روزگار
فتح و نصرت ہمیں رکاب دولت رہتیار تہے جب لشکر لوکس پر ڈیرا ڈالا سلطان
صاحب قران نے امرا اور ارکان دولت کو بطریق مشورت جمع کرکے بہیدوں کا
ظاہر کیا اتنک یہہ بہید کسیکو نہ کہا تہا سب حاضرین مجلس سلے بادشاہ کی رای کو آفریں
کہی اور یکبار متوجہ جانب دار السلطنت ہرات کی ہوئی اثناء راہ میں شیرم مراول سلے جوکہ
قبل اسکی بموجب حکم جہاں پناہ کی بطور جاسوسی ہرات کو گیا تہا اور سینی آکر عرض کرکے
کہ میں جہاں تک گیا تہا بعضی آدمیوں سی میں پوچہا تہا کہ حال شہر کا اب کسطرح پر ہے
لوگوں لی بیان کیا کہ شہر میں غدر مچ رہا ہی اور مرزا یادگار محمد بدستور مشہد باغ زاغان
میں اپنی ایام مردن مشغول اور مدح کے بیس گذارتا ہیں کرتا ہے اور بادمیں کوئی بہی نہیں

بیان پہنچنے بادشاہ کا باغ زاغان مین اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

جب غفلت مرزا یادگار محمد اور سپاہ ترکمان کی دوسری نوبت سلطان صاحب قران
کی سنی پہاڑی آٹہہ سو مرد شجاعت شعار جو اوسکے سواری کی ساتہہ رہتے تہے
لیکر بہت جلد ایلغار فرمائی اثناء راہ میں مقام ٹہرکر مشورہ کیا اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ ایک امیر کو
حکم دیا کہ تو سیتر باغ زاغان میں جاکر دروازہ باغکا توڑ ڈال والا بموافق مقتضای
اپنی رائے کرنا۔ اور امیر مظفر برلاس۔ اور امیر شیخ ابو سعید خان۔
اور امیر ابراہیم برلاس۔ اور دلیس علی ارلات کو قریب ڈیڑہ سو آدمی کی دیکر
اوسکی عقب مین روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروازہ باغ کا کہول لو تو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

امیر کو ہماری پاس روانہ کر بہیجو چنانچہ یادگار امیر خورد نے امرار مذکورہ میں سے کسی نے آکر خبر دی ۲۶۱
کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکور نے فتح اور نصرت کی خبر پاکر امیر مبارز الدین
ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو جانب گہر امیر جلال الدین فیروز شاہ کے
کہ مسکن امیر علی جلایر کا تہا بہیجا تاکہ اگر مشار الیہ بہادری سے پیش آوی دست بردی
اوسیر کریں اور دولتک اوزبک کو ایک جماعت اوزبکون کے دیگر اوس دروازہ
باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع گوہر شاد بیگم کے واقع ہی اور مرزا کنجک کو
حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جناب سلطنت انتساب مرزا سلطان
احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب مزار ابو الولید کی واقع ہے
متعین کیا اوسوقت بادشاہ سوید و منصور معہ آٹھ نفر کے ہمراہ اپنی خادمون کے
تلوار برہنہ کر کی باغ زاغان میں آیا بخلاف متوقع اوس باغ پر پہنچ کر اون ہمراہ
اور لشکریون کو جہان جہان متعین کیا تہا کسی کو وہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ بسبب خوف
اور وہم کے الگ الگ کہیں کہیں چہپ گئے تہے بادشاہ کی حکم کے بموجب جہان
بہیجی گئے تہے وہان نہ پائے گئے بلکہ یہان تک نوبت ہی کہ وہ لوگ جو بادشاہ کے
ہمراہ تہی ساتہہ سی بہاگ بہاگ کر ایک ایک شخص درختون کی اوٹ میں چہپا جاتا تہا
المختصر نواحی محل قدیم میں ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ نے اپنی ایک مخصوص کو
اشارہ کیا کہ وہ خیمہ میں جاوے شاہزادہ مرزا یادگار محمد اوس خیمہ میں ہی جناب
مقرب الحضرت السلطانی نے قدم بہادری کا آگے رکہا اور امیر نظام الدین بابا علی کو
اندر خیمہ کے بہیجا مشار الیہ بعد جستجو کی جب مرزا یادگار کو وہان نہ پایا باہر آیا اوس وقت
جناب مقرب الحضرت السلطانی باتفاق بادشاہ کی دروازہ کوشک پر سے گئے سلطان
صاحب قران ثانی نے نوکرون کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جاکر تلاش کرو مگر بسبب
کثرت وہم کی اون لوگون سے پاؤن ہل سکتے تہی اور نہ زبان چل سکتے تہی کسی نے

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا تخت ہرات پر

جواب میں دیا پھر بادشاہ نے مکرر نوکروں سے کہا کہ اوپر جاؤ یادگار محمد کو ڈھونڈ کر لاؤ حاجی
مقرب الحضرت السلطانی نہایت شجاعت اور مردانگی سے پیش آیا اور تلوار برہنہ ہاتھ میں
لیکر اوپر گیا بعد ازاں سلطان صاحبقران نے امیر قلیچ کو بھی اوسکے پیچھے حکم چڑھنے کا
دیا اسی اثنا میں تہمور اسماعیل مرزا شاہ باغ سے باہر جاکر چند شمع روشن کرکے لایا اوسوقت
بہت لوگ محل پر چڑھ گئے حاجی علی پیادہ نے مرزا یادگار محمد کو مسند پر بیٹھا ہوا پایا
فوراً پکڑ لیا وقت اوترنے کی اوسکو تنگ سے امیر قلیچ نے اوس شاہزادہ نامور کو لیلیا
گریبان اوسکا پکڑ کر کھینچا کھینچا سلطان صاحبقران کے سامنے لا حاضر کیا ؎ تزا کہ گفت
سرو در باغ عیش مسند نازمی نشاند جور و جوار صبحگاہی کن مبین اوسوقت بادشاہزادہ
مذکور کے روح نکالا گویا قالب سے نکل گئے تھی اور نہایت سراسیمہ اور حیران تھا جب
بادشاہ کے روبرو ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ اے بے حمیت بیحیا اور بے شرم
تجھکو شرم نہ آئی کہ تو نے تخت شاہرخی پر جلوس کیا اور باوجودیکہ تمام زیر حکومت
ہمارے آبا و اجداد کی رہے ہیں اور تو نے ترکمانوں کو رعیت پر مسلط کیا اور آپ عیش و عشرت
میں مشغول ہوا سلطان صاحبقران کا ارادہ اوسکے قتل کا نہ تھا لیکن امرا نے بغیر قتل
بادشاہزادے کے کوئی رائے نہ دی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اوسکے زندہ رہنے میں ایسے
حال کاریاں اور ضرر ہے اسلئے وہ مارا گیا — مولانا کمال الدین عبدالواسع نے اوسکے
تاریخ وفات یہہ لکھی ہے ؎ شد شہر صفر شہید و ہم شہر صفر ۔ از سال شہادتش
دو ہزار صفر ۔ جب یہہ خبر اون ترکمانوں کو جو باغ زبیدہ وغیرہ میں اقامت رکھتے تھے
پہنچی اوسی وقت کوچ کرکے بطریق فرار نہ سلطان کی بھاگ گئے اور امیر علی جلایر
کہ مدار المہام مرزا یادگار کا تھا دوسرے روز دیا سا کو روانہ ہوا

بیان جلوس فرمانا صاحبقران کا دوسری دفعہ

بیان مخالفت احمد مشتاق کا
تخت سلطنت و جہانبانی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحب قران تخت ہرات پر متمکن ہوئے تمام امرار عالی تبار رفیع مقدار کمر خدمت کی باندہ کر حاضر ہوئی - بعد جلوس سلطان صاحب قران مذکور اور حوادث جو گذری وہ یہہ ہیں - کہ جبکہ مرزا سلطان محمود ہرات سی جانب حصار سدوان کی پہنچا تہوڑی ہی زمانہ میں اوسنی شوکت اور حشمت بہم پہنچا کر ارادہ کشور کشائی اور ملک گیری کا دیمین ٹہان کر لشکر آراستہ کیا اور شہر بلخ پہلے فتح کیا بادشاہ اون ایام اوس خرابی کہ دفیعہ مین مشغول تہے کہ ترکمانون نی خراسان مین برپا کے تہی جب خبر مستولی ہونی شاہزادہ کی حضرت صاحبقران نے سنی تمام ہمت واسطی مقابلہ اوس بادشاہزادی کے مہیا ہوسے اور حد جرجان اور مازندران سی نواحی آب مرغاب تک واسطی اجتماع لشکر کے حکم دیا اور اول ایک خط مشتمل اوپر نصایح کے شاہزادہ کو بہیجا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوسپر عمل نکیا لڑائی کا خواہان ہوا جب بادشاہ نے دیکہا کہ کسیطرح نہین مانتا لاچار تلوار برہنہ کر کی جانب قبۃ الاسلام بلخ کی کوچ کیا بعد تلاقی طرفین اور محاربہ شدیدہ کے بادشاہ نی فتح پائی مرزا سلطان محمود بہاگ گیا اس لڑائی کو اوس وقت کی پہلوان جنگ عظیم شمار کرتی ہین بعد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت مین لا کر احمد مشتاق کو جو کہ ایک سردار سرداران عراق سی تہا مرحمت کی بعدہ آپ جانب دار السلطنت ہرات کے مراجعت فرمائی

بیان مخالفت احمد مشتاق کا اور متوجہ ہونا
سلطان صاحب قران کا بلخ پر اور فتح پانا

بیان مقتول ہونا مرزا سلطان ابو سعید کا

۸۶۲ سنہ بادشاہ نے حکومت اور کہکرائی بلخ کے امیر شاہ ق کی سپرد کرکی ہمت اور مراجعت جانب ہرات کی فرمائی بعد تہوڑے عرصہ کی وہ نیک حرام اپنی ولی نعمت سی پھر گیا اور کفران نعمت اختیار کرکی اولاد سلطان سعید سی ملگیا ہیہ بات بادشاہ پر بہت گران گذرے بہت لشکر بلخ پر بہیجا سب بہت تنگ کیا اور شہر کا محاصرہ بہت دنوں تک رہا اور لڑائی سخت اور رنگین کئے ہوئے اور سو وقت اوس امیر شاہ ق نے عرض کئے کہیں استغفار اس گناہ سی کرتا ہوں اگر بادشاہ میرا گناہ معاف فرماویں تو میں دروازہ کہولدوں چنانچہ بادشاہ نے گناہ اوسکا معاف کیا اور شہر بلخ پھر دوسری دفعہ فتح کیا یہہ فتح درمیان ۸۶۳ ہجری کے ہوئے

بیان تہوڑا سا احوال مرزا ابو بکر بن مرزا سلطان ابو سعید کا اور مقتول ہونا اوسکا حسب الحکم صاحبقران کے

واضح ہو کہ والدہ امیرزادہ ابوبکر کی اولاد بادشاہان بدخشان سی تہی اور سلطان سعید نے اپنی ایام حیات میں سلطنت بدخشان کے شاہزادہ مذکور کو دیدی تہی بعد وفات کے اوسکی حشمت اور شوکت اوسکی بہت بڑہ گئی لیکن ہیں بادشاہزادی نے ملک بدخشان پر قناعت نکی علی الدوام تسخیر ممالک کا ارادہ رکہتا تہا اور یہہ قطعہ جو اوسکے تصنیف سی ہے ہر وقت پڑہا کرتا تہا شعر بوسعید درنگین من بدخشان ؟ رحیم تا بدخشان درنگین باد ☩ بکوہستان سمرقند و چو لالہ ☩ مرا میدان ہمہ رو زمین باد القصہ شاہزادہ مذکور کے دفعہ بہاؤں سی لڑا اور کئے دفعہ صلح کئے آخر الامر او ہر شاہزادہ سلطان محمود کے مسلط ہوا اور قلعہ منار بان کو مدد اوسکے ؟ کے مسخر کیا بعد ایک مدت کی سلطان محمود سی شکست کہا کر بادشاہ صاحب قران کے خدمت میں آیا بادشاہ نے اوسکا آنا بہت مبارک تصور کیا اور عزت و اکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابوسعید کا

واکرام اوسسی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور عنایت اوسکے حال پر
کی وہ مدت تک ہمرکاب ہمایون کے رہا مگر مفسدون نی اوسکو بہکا کر وہان سی بھگا دیا
اور ثانی الحال کو امیر سید مریدارغون کو جو بگیا وہ تہا اوسنی قتل کیا اور نواح ترمذ سی
بقصد ملک خراسان کی چڑہائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امرا اور سردارون
کے ساتہہ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سی لڑی اوسنی شکست کہائے
اور قصد بدخشان کا کیا آخر کو اوسطرف کا جانا بہی مناسب نہ جان کر طرف کابل اور
ہندوستان کی ارادہ آنیکا کیا اور حدود آب سندہ سی جانب کرمان کی گیا اوسوقت
ببر علی ولد علی شکر ترکمان بہی اوسسی آملا اوسنی شاہزادہ کو ملک عراق کی حرص دلوائے
امیر کبیر یعقوب بیگ جو حاکم عراقین اور آذربیجان اور دیار بکر اور فارس کا تہا اوسکی
لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا وہان سی شکست کہا کر قصد خراسان کا کیا
جب بادشاہ صاحبقران کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابوبکر سیستان سی
قصد خراسان کا رکہتا ہے بادشاہ بطور ایلغار پیچہی مرزا ابوبکر کے گیا شاہزادہ نے
ولایت فراہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سبزوار کا کیا اور بادشاہ نے اوسکا
تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تہا اوس منزل پر شام کو ڈیرا بادشاہ کے
لشکر کا ہوتا تہا اسیطرح پر چار فرسخ تک استرآباد کے آگی گیا ایک روز مجاز
کنارہ آب جرجان پر اوترے ہوئے تہی کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
لشکر بادشاہ نے اوسکا احاطہ کر لیا بہاگ نہ سکے بہت آدمی آب جرجان مین
گر کر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اونکا جو ببر علی ترکمان اور بیرام اوسکا
بہائی تہا دونون کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلوا کر فرمایا کہ ای بدبختو تم کیا چاہتی
تہے اس لڑکے خودپسند سی کہ اوسکو بہی مثل اپنی بدبخت تمنی کر دیا تمکو یہہ خبر
نہین کہ اب نصیب اور بخت تمہارا تمہارے منقاد نہین رہا ہے اب اقبال تمہارا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران کا

۲۶۶ تمسی روگرداں ہوگیا ہی اور حورا موجب حکم وہ قتل کئے گئی اور بادشاہزادہ الوبکر سارے
دن صحرا میں گشت کرتا ہوا بھاگتا بھاگا پھر اجب شام ہوئی گھوڑی کو وداع کرکی آپ جانب
خراساں کی چلا رات کو راہ بہول گیا چند عورتوں سی عل مچاکر راہ خراساں کی اوسسی دریافت
کی جب حد چیر ور عدس بھیجا چند آدمیوں سے اوسکو پہچان لیا کہ یہہ مرزا الوبکر ہی وہاں
اون لوگوں نی اوسکو طمع دیکر اور دم اور فریب سی روک لیا جب بادشاہ مراجعت کرکی
موسس حد میں آیا بادشاہزادی کو وہاں لیجاکر حاضر کیا اوسسی بہت عجز سی عرض کی کہ مجکو فقط
ای اہل اور اقربا میں رہنی دو میں بادشاہت نہیں چاہتا پیر سے میں قتل نکر بادشاہ کی دلمیں
یہہ ارادہ اوسکی قتل کا نہ تہا مگر سرداروں سے یہہ قطعہ بادشاہ کو سنایا قطعہ سے
ترا ایزد چو بردشمن ظفر داد — نکام دوستان سرحد اکس — دگر خواہی
تراب یک مرداں — طمع ارجان سراو ارپاکس — چنانچہ ۸۵۵ ہجری میں قتل کیا گیا

بیان فوت ہونی سلطان ابوالغازی حسین بہادر خان صاحبقران کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بالاشتراک

داضح ہو کہ شاہی بیگ خاں ازبک سلطان بن ابوالخیر خاں نے جب سلطان علی بادشاہ
اور اوسکی والدہ کو قتل کیا اور ماوراء النہر کو تصرف اولاد سلطان سعید سی خلاصی دیکر آپ
متصرف ہوگیا اوسوقت طمع ملک خراساں کی کی سلطان صاحبقران ابوالغازی سلطان
حسین بہادر خاں بہی درمیان ۹۱۱ نوسو گیارہ ہجری کی واسطی دفعہ شاہی بیگ خاں
اور امراء اوزبکیہ کی متوجہ ہوا اور مقام بابا الہی پر
حرمادعس سی ایک مقام ہی پہنچا آخر روز شنبہ سولویں ذالحجہ ۹۱۱ نوسو گیارہ ہجری
میں بعد عصر سے آفتاب کی وفات پائی بعد چار روز کی نعش سلطان صاحبقران سے
ہرات میں لائی اور اوس گنبد میں کہ اوسسی واسطی اپنی آپ طیار کروا رکہا تہا مدفون کیا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا

مدفون کیا اوسکی اٹھتیس ۳۸ برس کچھہ اوپر سلطنت کی اور ستتر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام
سلطنت مین بیس روز مفلوج یعنی فالج زدہ رہا قوت سواری کی نرکھتا تھا اوسکو شوق
فوج کی لڑائی کا اور کبوترون کا اور مرغون سکے لڑائی کا بہت تھا جہان جاتا ہمراہ اوسکے
کابکین کبوترون کی چلتے تھین اور تخت روان پر سواری کرتا اوسکے اولاد سی چودہ
شخص تہین وہ یہہ ہین — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہہ دونو بادشاہ ہوئے
— کپک مرزا — ابو الحسن مرزا — فریدون حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہہ
لوگ جنگ اوزبک مین ماری گئی — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
مرزا — محمد حسین مرزا — ابوتراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
— فرخ حسین مرزا — یہہ بہی ایام حیات اپنی والد کے مین فوت ہوگئی تہی لیکن بدیع الزمان
مرزا — اور مظفر حسین مرزا بعد اپنی باپ کی ہرات مین آئی اور بشرکت تخت سلطنت پر
دونو برابر بیٹھی بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک نی خراسان مین آکر انسی
لڑائی کی اور فتح پائی سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری مین بدیع الزمان مرزا جانب قندہار کے
چلا گیا پہر وہان سی بفرار تبریز مین نواب اسمعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اوسی
نواب نی اوسکو تبریز مین رہنی کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزینہ مقرر کردیا
وہ سات برس تک تبریز مین یعنی سنہ ۹۲۰ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ نے
درمیان سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری کی رحلت کی — اور محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
بسبب استمداد شاہ اسمعیل کے حکومت استراباد کی کرتا رہا — اور تین برس چھہ مہینی
شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۹۱۹ نوسو انیس
ہجری کی ابو المظفر شاہ اسمعیل بہادر خان نے لشکر کشی خراسان پر کی بروز جمعہ چھبیسوین ۲۶
شعبان کو خراسان پر مستولی ہوا — اب اس مقام سی بسبب اسکی کہ در تاریخون مین
ترجمہ ہوکر بہت حال چھپ چکا ہی اس خاندان کا حال تمام کرتا ہون — اور وہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد سے دہلی کے ہوئے جنکی اولاد مین سے اب ہماری زمانہ مین ابو الظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی کی ہین اونکا حال اسمین لکھی نہیں لکھا کہ ایک تاریخ مغلیہ انگریزی زبان سے ترجمہ اردو مین ہوکر مدرسہ دہلی مین چھپ چکی ہے وہ کافی ہی اب مجکو اون بادشاہون کے حال کی لکھنی کچھ ضرورت نہیں فقط

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات بانی ابو الفدا کی گذری اور سوائی اوسکی اور بادشاہ مصر کے سنہ ۱۸۴۷ عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

واضح ہو کہ ناصر احمد نے کرک سے دیار مصریہ پر خروج کرکی اپنی وظایف اور آمدنی محصول کی اوسپر مقرر کرکی بندوبست اپنا کیا مگر افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کردیا تھا جب اوسنی دیکھا کہ خلق مجھسی ناخوش ہوگئی ارادہ کیا کہ اب اپنی ولایت کرک کو مراجعت کرنا چاہئے رعایا مصر نے اوسکی بیعت کا خلع کردیا درمیان سنہ ۷۴۵ ہجری کی مقتول ہوا وہ دربیان جامع حاکم بامر اللہ میں مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسمٰعیل ابو الفدا ابن ناصر محمد

صالح اسمٰعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسکی تین برس دو مہینے بادشاہت کی بعد ازاں وہ بھی بقضائے الٰہی فوت ہوا صلاح صفدی نے اوسکے مرنی کا مرثیہ لکھا ہے جسمین یہہ دو شعر ہیں ؎

مضی الصالح المرجو للباس والندا ۞ ومن لم یزل یلقی المنی بالمنائح

فیا ملک مصر کیف حالک بعده ۞ اذا نحن اثنینا علیک بصالح

بیان بادشاہان ترکستان کا

یہہ بادشاہ درمیان چوتہی ربیع الاول ۷۴۶ سنہ سات سو چہیالیس ہجری کی خلافت حاکم بامر اللہ مین فوت ہوا

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سی تمام رعایا بہ نسبت اور اوسکے بہائیون کی زیادہ خوش تہے اسلئی اوسکی زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول مین وہ تخت نشین ہوا ابن بناتہ نے اوسکی حق مین شعر کہی ہین از انجملہ یہہ دو شعر ہین ؎

جبین سلطاننا المرتجی — مبارک الطالع البدیع
یا بہجۃ الدہر اذ تبدی — ہلال شعبان فی ربیع

اوسنی جب بدخصلتی رعایا مین رکہنی اور برائی کرنی شروع کی اسلئے ایک برس ایک مہینی پندرہ روز بادشاہ رہکی غایب ہوگیا پہر اوسکا تیا نہ ملا ۷۴۷ سنہ سات سو سنتالیس ہجری مین وہ گم ہوا تہا درمیان خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بعد اپنی بہائی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ متکبر اور ظالم تہا رعایا مین اوسکی مثال ایک بہیڑیی سی دی جاتی اوسکے صحبت مین رذالہ اور بازاری لوگ رہتے او باشون کو اپنی پاس بہلانا اور علما سی پرہیز کرنا اسلئی ایک برس آٹہہ مہینی دس روز اوسنی بادشاہت کی کیونکہ بعد اس مدت کی اوسکو بادشاہت سی رعایا نے برطرف کر کی بکرے کی طرح زمین پر ڈالکر ذبح کیا وہ بارہوین رمضان ۷۴۸ سنہ سات سو اڑتالیس ہجری مین مقتول ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷ ناصر حسن یہہ بادشاہ دایم الخمر اور بدتد سر آدمی تہا تین برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئی
بہی پہر معزول کیا گیا لیکن بعد مدت کی پہر سلطنت ملی بعد ازان مقتول ہوا اوسی کی ایک
جامع مسجد درمیان رمیلہ کے بڑی بنائی ہے اوسنی دس برس چار مہینی چند روز سلطنت
کی جمادی الاول سنہ ۷۶۲ سات سو باسٹہہ ہجری مین مقتول ہوا اون ایام میں خلافت معتضد
باللہ ابن مستکفی کے تہی

ملک صالح ولد ناصر محمد

صالح بعد اپنی بہائی ناصر حسن کے مقتول ہونی کی تخت نشین ہوا بعد تین برس آٹہہ مہینی کے
اوسکو بہی رعایا نی معزول کیا اسکے زمانہ میں وزرا کو بہت دخل کاروبار سلطنت میں
تہا وہ درمیان سنہ ۷۵۵ سات سو پچپن ہجری کے اوایل ایام خلافت معتضد میں معزول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد

منصور محمد بعد اپنی بہائی مستوفی الذکر ارض طیبہ کا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس میں
جیسی اپنی لیاقت اور نیک رویہ سی گذارے بعد ازان وہی معزول ہوکر قلعۃ الجبل مین
مقید ہوا اوسی قید میں درمیان سنہ ۸۰۱ آٹہہ سو ایک ہجری کے فوت ہوا اوسکی ولادت
ایام خلافت معتضد بن متوکل تہی

ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد

اشرف شعبان بڑا سخی اور نامور اور کریم بادشاہ گذرا ہی وہ بڑا شجاع اور مستور تہا
علما کی بہت قدر کرتا اور خلاف شرع کچہہ کبہی نکرتا چودہ برس دو مہینی چند روز
اوسی خلافت کی پانچوین ماہ ذیقعدہ سنہ [illegible] ہجری میں درمیان ایام خلافت متوکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

متوکل بن معتضد کی مقتول ہوا

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوغ مین بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینے اوسنے سلطنت کی بعد ازان دسوین صفر ۷۸۳ سات سو تراسی ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کید برقوق نی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایاسی معزول کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پہر بادشاہت لی ان دونونمین بہت لڑائیان ہوئین تہی اوسنی اس عہدہ سی دست برداری کی وہ دورہ خلافت متوکل کا تہا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سی سلطنت کی مگر بعد اس عیش وعشرت کی رنج بہت اوٹہایا سولہ برس چار مہینے پندرہ روز اوسنی سلطنت کی پہر ماہ شوال ۸۰۱ آٹہہ سو ایک ہجری مین ایام خلافت متوکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابو السعادات بن برقوق

ناصر فرج جب تخت پر بیٹہا اسکی ایام حکومت مین رعیت نی بہت نقصان اور تکلیف اٹہائی کیونکہ تیمور لنگ نی اسکے عہد مین آکر بہت مال رعایا کا لوٹا اور عورتون کو پکڑ لیا اور مردون کو قتل کیا ناصر مذکور بہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکہا کہ مقابلہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲ ۲ ۸ اوسکی کری کی طاقت نہیں لاچار ہوکر اپنی بلاد کی طرف بہاگ آیا — مقریزی ساع مشہور سے ناصر مذکور کے حقیں شعر کہی ہیں جیں سکے یہہ دو ہی ہیں سے

مضی الطاهر السلطان اکرم مالك | الی ربه یرقی الی الحلد فی الدرج
وقالوا ستاتی بعد موته | فما کد بہم دلی وماجاسوی الفرج

جب اوسکے ایام سلطنت میں بہت فتنی اور فساد برپا ہوئی اوسوقت اوسکی آپ حکومت سی اپنی تئیں معزول کیا لیکن پہر بادشاہ ہوا اور یہ سات برس کی اوسکی حکومت کی دمشق میں درمیاں گیارہویں صفر ۸۱۵ھ آٹہسو پندرہ ہجری کی امام مستعین باللہ بن متوکل ہی مقتول ہوا

ملک منصور عبدالعزیز بن برقوق

منصور عبدالعزیز بعد اوسکے حاکم ہوا ہی اوسکا اوسکا بندوبست اچہی طرح ہونے نپایا تہا کہ اوسکے بہائی نے آکر سب جمعیت اوسکی متفرق کردی اور اوسکو اسکندریہ کی طرف نکالدیا اوسکا نے اوسکو درمیاں ۸۰۸ھ آٹہسو آٹہہ ہجری کے قتل کیا یہہ وہ سال ہی جسمیں خلیفہ متوکل والی مصر فوت ہوا تہا

ملک موید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابو النصر شیخ بعد معزولی مستعین عباسی کی خلیفہ ہوا اوسنے آٹہہ برس پانچ مہینی سلطنت کی درمیاں ۸۲۴ھ آٹہسو چوبیس ہجری کی فوت ہوا اوں ایام میں معتضد بن متوکل عباسی مصر کا خلیفہ تہا

ملک مظفر احمد ابو السعادت ابن الموید

مظفر احمد کی دو برس کی عمر ہی جب بادشاہ ہوا اسلئے اوسکا وزیر جسکا ططر امور ریاست کا

بیان بادشاہان ترکستان کا

امور ریاست کا نبدوبست رکہتا تہا اوسنی سات مہینی چند روز سلطنت کی اسی سال مین ۲۷۳
اوسکا ذکر جاتا رہا

ملک ظاہر ططر ابوالفتح

ظاہر ططر کی امرونہی چونکہ جاری تہی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علمار وفضلار کا تہا
اسلئے وہ مستقل ہوکر بادشاہت کرنے لگا اوسنی ترانوین دن بادشاہت کے
بعد ازان پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن ططر

صالح محمد حالت بلوغ مین بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینی دو روز بادشاہت کی بعد ازان
وہ بہی معزول ہوا بیماری طاعون یعنی وبا مین مبتلا ہوکر سنہ ۸۲۵ آٹہہ سو پچیس ہجری مین
فوت ہوا اون ایام مین معتضد کی خلافت تہی

ملک اشرف ابونصر برسبای الدقماقی

اشرف ابوالنصر اچہی چلبون پر چلا یہہ بڑے بادشاہون مین گذرا ہے قرآن شریف
سننی کا اوسکو بہت شوق تہا اور رمضان وغیرہ مین روزہ دار رہتا یعنی تمام سال
روزہ سی رہا کرتا اوسکی ایام حکومت مین جزیرہ قبرس فتح ہوا سولہ برس چند روز
اوسنی حکومت کی سنہ ۸۴۱ آٹہہ سو اکتالیس مین درمیان خلافت معتضد کی فوت ہوا

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف

عبد العزیز ابو المحاسن بسبب سعادت تخت کی تخت پر بیٹہا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۴ سلطنت نصیب ہوئی مصر دل ہو کر اسکندریہ میں جا کر ۱۲ ربیع الاول کی دسویں تاریخ سنہ ۸۴۴
آٹھ سو چوالیس ہجری میں درمیان ایام معتضد کی خلع اوسکے بیعت سے ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق علائی ابن اسمال

ظاہر ابو سعید اوسکے بعد تخت نشین ہوا یہہ بڑا سخی تہا یتیموں پر احسان اور اکرام کرتا اور فقیروں محتاجوں کے حاجتیں پوری کرتا ساڑہ چودہ برس سلطنت کرکے وہ بہی رائی ملک بقا کا ہوا (۳) صفر سنہ ۸۵۷ اٹہہ سو ستاون ہجری میں فوت ہوا آخر خلافت معتضد کے اور تمام خلافت مستکفی بن متوکل کے اور اکثر خلافت قایم بامر اللہ بن متوکل کی اوسنے دیکہی تہی

ملک المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید

منصور عثمان بہی چالیس روز بادشاہت کی بعد ازاں اوسکی حکومت سے بہی خلع ہوا اسکندریہ میں آرہا تہا اوسیجائی فوت ہوا

ملک اشرف ابو نصر اینال علائی ناصری

اشرف ابو نصر نے بادشاہ ہوکر خوب چین اوڑائی اوسکے پاس ایک لونڈی بہت خوبصورت مسماۃ سلیمہ تہی اوسکو پیار کرتا تہا جنکی کسی کے یہہ بادشاہ برشتہ تہا سخی بہت بڑا تہا اور باوجود امی محض ہونے کے عطائیں اوسکی کم ہوئی ہیں اوسکو لکہنا پڑہنا کچہہ نہ آتا تہا آٹہہ برس دو مہینی چہہ روز اوسنے خلافت کی پہر کہ (۱۵) پندرہویں جمادی الاول سنہ ۸۶۵ کو وہ فوت ہوگیا وہ درمیان خلافت مستنجد باللہ بن المتوکل کی تہا

ملک مؤید احمد ابو الفتح والا اشرف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

مویٔد احمد کی باپ نی ایام حیات مین اوسکو ولی عہد کردیا تہا اوسنی بہی اپنی باپ کی بعد
اوسکی اچہی طرح پر پیروی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان مصر مذکورہ بالاسی
نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بہی تہا اور رہ ریئس بہی تہا انتظام ملک اور تدبیر منزل
اور تدبیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آستے تہی مگر افسوس کہ زمانہ ناہنجار نے
اوسکے ساتہہ بدی کی زمانہ نے مساعدت نہ کی پانچ مہینی چار روز کے بعد بہت رنج
والم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا مبدل بہ نکبت رنج ہوگیا آخرکار لوگون نی اوسکا
بہی خلع کیا دسوین رمضان ۸۶۵ھ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری مین اوسکی سلطنت سی خلع ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مویدی

ظاہر ابو سعید کو علم قرات قران شریف کا بہی کچہہ کچہہ آتا تہا بسبب سعادت بخت
کے اوسکو تخت ملا لیکن طامع بہت تہا اوسمین خصایل نیک اور محاسن محمودہ بہت
تہے چہہ برس پانچ مہینی سلطنت کرکی دسوین ربیع الاول ۸۷۲ھ سات بیاسی ہجری مین
درمیان خلافت مستنجد کے فوت ہوا

ملک ظاہر ابو سعید بلبای علای

جس روز کہ ظاہر ابو سعید نے وفات پائی اوسی روز یہہ ظاہر ابو سعید علای تخت نشین
ہوا مگر اوسکو سلطنت مین کچہہ دخل سوای نام بادشاہت کی نہ تہا پچاس روز وہ بہی
چین اوڑا کر جلدی معزول ہوکر اسکندریہ مین مقیم ہوا اوسجگہ وفات پائی

ملک ظاہر ابو سعید تمربغا

ظاہر ابو سعید تمربغانی بادشاہ ہوکر رعیت پروری اور عدل وداد گستری کی یہہ نیک

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۰۴ حسامات ہانگرا اوسکو تغر دمیاط کے معاملہ کی واسطی رئیسان سلطنت کی امداد کیا تہا
جب اسکندریہ پر بہیجا ادہی اجل کو لبیک کہہ کر خدا کے دربار میں جا حاضر ہوا اوسکی
دو مہینی بادشاہت کی کچہہ بہی دنیا کے عیش و آرام مثل بادشاہان سابق کی دیکہی نہ پایا

ملک اشرف ابو نصر قایتبائے ظاہر سے

اشرف ابو نصر قایتبای سے بادشاہ ہوکر رعایا کو نیک خصلت اور حسن انتظام سی خوش
کیا یہہ بادشاہ اچہا منتظم اور نیک کردار اور جلیل القدر بادشاہ تہا اپنی ساتہہ سی
اوسی مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدیں اوسنی بنوائیں اونتیس ۲۹ برس
اور قریب چہہ مہینی کے اوسی بادشاہت کی مورخ لکہتی ہیں کہ اوسکو کوئی ظلم یا بے انصافی
نہیں ہوئے اتنی مدت تک مصر کی بادشاہت کرتا رہا پہر اپنی موت سی بروز دوشنبہ
ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۰۱ نو سو ایک ہجری میں فوت ہوا اوسی خلافت مستنجد کے بعد اکثر ایام خلافت
متوکل عبد العزیز کے دیکہی

ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبای سے

ناصر محمد اپنی باپ کے والی حکومت ہوا لیکن حوادثات زمانہ سے مدت اوسکی دو برس
سے دو دفعہ وہ معزول ہوا لیکن پہلی دفعہ بعد بادشاہ ہونے کی معزول ہوگیا تہا اوسکو
کمینوں کی صحبت بہاتی تہی اشراف اور نیک آدمی کے صحبت پر کمینوں کو شرف دیتا تہا
اسیواسطی یہہ شعر اوسکے حق میں کسی شاعر نے بہت اچہا کہا ہے ؎

اڑہائی برس سلطنت کرکی (۲۵) ربیع سنہ ۹۰۴ میں بدنیاں خلافت مستمسک یعقوب
کے فوت ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا

ملک اشرف قانصوہ غلام قایتبائے کا

اشرف قانصوہ ایک سردار سرداران لشکر سے تہا درمیان حکومت ناصر کی وہ مستولی ہوا اور اسکے
اخبار اور حال کی نوشتنی گم ہوگئی اسیلئے اوسکی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچہہ اوسپر گذرا

ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں ناصر کا

ظاہر ابو سعید قانصوہ جب بادشاہ ہوا اوسکے مزاج مین عیش وآرام اور صفائی اور
چین سما گئی تہی یہانتک کہ لشکری اوسپر جب ہجوم کیا وہ کہین چہپ گیا اسلئے ایک
برس آٹہہ مہینے اوسنے ہی سلطنت کرلی پہر فوت ہوا درمیان خلافت مستمسک سابق
کے وہ موجود تہا

ملک اشرف جنبلاط

اشرف جنبلاط بعد ازان تخت نشین ہوا اوسنے سلطنت سے بہت نفع اٹہایا مگر افسوس
کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمسک مین موجود تہا

ملک عادل سیف الدین طومان بائی

عادل سیف الدین طومان بائی کا اپ دورہ جیکا اسنے بڑا رتبہ اقبال کا پایا تہا
مگر افسوس کہ چار ہی مہینے سلطنت کی تہی کہ قتل ہوا خلافت مستمسک مین یہہ حادثہ گذرا

ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری

اشرف ابو نصر قانصوہ مذکور بڑا صاحب مروت اور فتوت تہا وہ بڑا شجاع اور
مہیب اور قوی اور طاقتور تہا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تہا کہ اوسکی حقین یہہ

بیان بادشاہان مصر کا

۲۷۸ کہہ سکتی ہیں کہ تمام جابرین وظالمین سے زیادہ سخت دل آدمی تھا اوسکو ظلم اور جور سے
بہت خوشی اور حرص تھی اسیلئے ایک منشی سے تمام علاء الدین فساد اور ظلم کر رکھا تھا
اور بہت خلق اللہ کو ایذا پہنچاتی تھی کیونکہ جب بادشاہ ظلم کا خواہش مند ہو تو عمال وغیرہ
پہلے کرینگے جب اوسکی سلطنت کو پندرہ برس اور دو مہینے چند روز ہو چکی اوسوقت
سلطان سلیم نے اوسپر چڑہائی کی اور اس ظلم کا عوض بھی خوب دیکھایا مگر اوسکا حال
معلوم نہ ہوا کہ کہاں گیا اور سنہ ۹۲۲ نوسو بائیس ہجری میں گم ہوا تھا اون ایام میں خلافت مستمر کی تھی

ملک اشرف طومان بائی بھتیجا غوری کا

بعد اوسکی گم ہونے کی بھائی اپنے چچا کی اشرف طومان بائی قائمقام ہوا اوسکو بھی سلطان
سلیم نے قتل کر کے تمام ملک اپنا قبضہ کر لیا یہہ شخص آخر خاندان دولت چرکس کا تھا
جو کہ ایک فرع دولت ترکستان کی گذرے ہیں اوسوقت سے مصر خاندان عثمانیہ کی
زیر حکم ہوا جنکا حال آگے لکھتا ہوں

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس خاندان کا بادشاہ عثمان بیگ غازی بن ارطغرل گذرا ہے اوسنے بروسہ کو
فتح کیا اور بیعت اوسکی درمیان سنہ ۶۹۹ چھ سو ننانویں ہجری کے ہوئی اوسکی رہائیش
موی آدہ بالی اور شیخ عاشق پاشا اور شیخ مخلص بابا یہہ عالم تھے اس بادشاہ نے
زبان ترکی میں ایک کتاب بھی نظم میں تصنیف کی ہے اس بادشاہ نے ستائیس برس
بادشاہت کی درمیان سنہ ۷۲۶ ہجری کے فوت ہوا

سلطان اورخان

بیان بادشاہان مصر کا

اوسکی بعد بٹیا اوسکا سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت خلافت درمیان ۷۲۶ سنہ 79
سات سو چھبیس ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ مین مولوی علاء الدین اسود — اور داؤد
قیصری — اور محسن قیصری — اور شیخ قارجہ احمد قدس سرہ یہہ عالم مشہور تھے
اس بادشاہ نے پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھ ہجری مین فوت ہوا

مراد اول

بعد ازان اوسکا بٹیا مراد اول ابن سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت سلطنت
درمیان سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھ ہجری کی ہوئے اوسکی زمانہ مین جمال الدین محمد
افرائی — اور شیخ حاجی بکتاش قدس سرہ بہا بڑی خاندان شریف کی فاضل گذری
ہین اوسنی تنتیس ۳۳ برس سلطنت کی سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین ہجری مین فوت ہوا

بایزید اول

اوسکو یلدرم بہی کہتی ہین وہ بٹیا مراد اول کا تہا درمیان سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین ہجری
کی اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین مولوی شمس الدین محمد عقاری اور دونو
بیٹی اوسکی یعنی محمد شاہ اور یوسف بالی — اور شیخ ابو الخیر محمد جزری — اور حافظ الدین
محمد رازی صاحب الفتاوی — اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس — اور
مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماونہ اور مولی عبد اللطیف بن ملک — اور
مولی حسن پاشا بن مولی علاء الدین اسود شارح مراح الارواح کا اور مصنف افتتاح
کا — اور مولی خاج پاشا مصنف کتاب الشفا فی الطب کا — اور شیخ امیر
سلطان — اور شیخ حاج بیرام — اور شیخ قطب الدین ازنیقی — اور شیخ عبد الرحمن
بسطامی یہہ فاضل و عابد و زاہد گذرے ہین اوسنے پچیس برس سلطنت کی سنہ ۸۱۶ اٹھ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸ سو سولہ ہجری مین فوت ہوا

محمد

اوسکے بعد محمد اول کی بیعت درمیان ۸۱۶ھ آٹھ سو سولہ ہجری کی ہوئی یہہ سلطان محمد اول
بایزید اول کا بیٹا ہی وہ درمیان زمانہ مرزا شاہرخ کے موجود تھا اور اوسکی زمانہ
مین مولانا برہان الدین حیدر علامہ تفتازانی کا شاگرد اور محی الدین یحیی اور مولی یعقوب
اصغر اور مولی ابن یعقوب یہہ عالم گذری ہین اوسنے ۹ برس سلطنت کی ۸۲۵ھ آٹھ سو
پچیس ہجری میں فوت ہوا

مراد ثانی

مراد ثانی ابن سلطان محمد بعد مرنے اپنی باپ کی درمیان ۸۲۵ھ آٹھ سو پچیس ہجری کی تخت
خلافت پر بیٹھا اوسکے وقت کی فاضل یہہ گذرے ہیں مولی کورانی فتح الدسرائی
مولی محی الدین کافیجی مولی سراج الدین محمد بن عمر حلبی اوسنے کئی حاشیہ شرح
متوسط پر لکھی ہیں جو کہ ایک شرح کافیہ کے مشہور ہی مولی شرف الدین بن کمال
قریمی مولی سید احمد قریمی مولی سیدی علی العجمی اسنے ایک حاشیہ میر شریف
کی حاشیہ پر جو قطبی شرح شمسیہ پر ہی درمیان منطق کے لکھاہے اور علاء الدین
نوح حصاری اور شیخ محمد دت آق بیق اور شیخ ابن کاتب مصنف محمدیہ کا
اوسنے ۳۰ تیس برس بادشاہت کی درمیان ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

پھر اوسکا بیٹا یعنی محمد ثانی ابن مراد ثانی درمیان ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن ہجرے کی تخت پر
بیٹھا اوسنے شہر قسطنطنیہ فتح کیا اوسکی زمانہ میں امیر الغ مرزا حامد ابن تیموری سی
سلطنت کرتا تھا یہہ علماء اوسکے زمانہ میں گذری ہیں مولی علی قوشجی مولی علی
طوسی مولی محمد بن فرامرز مشہور بنام ملا خسرو مولی خواجہ زادہ مولی حلبی

بیان بادشاہان مصر کا

خطیب زادہ — مولی شمس الدین خیالی — مولی مصلح الدین قسطلانی — مولی فضل زادہ — مولی شمس الدین احمد مشہور بنام دیکغور — مولی ملا مصنفک — مولی حاج بابا — مولانا سنان باشا اور دو نوبھائی اوسکے یعنی یعقوب باشا — اور احمد باشا اور مولا علی حلبی بن یوسف بن مولی انصاری اور مولی حسن حلبی بن محمد شاہ بن مولی فناری کے سوا ان علمار کے جو مشایخ اوسکی زمانہ مین تھے وہ یہہ ہین — شیخ آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علاء الدین خلوتی خلفاء سید یحیی سی اور اوسکے خلفاء مین سی شیخ عبد اللہ مشہور ہای اوسنی اکتیس برس بادشاہت کی ۸۸۶ھ اٹہہ سو چہیاسی ہجری مین فوت ہوا

بایزید ثانی

بایزید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بیقرا کا ہی وہ بعد وفات اپنی باپ محمد ثانی کے درمیان ۸۸۶ھ اٹہہ سو چہیاسی ہجری کی تخت پر بیٹہا اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذرے — مولی لطفی توقانی — مولی ادریس بدلیسی — حکیم محمد شاہ قزوینی — مولی محمد بن حاج حسن — مولانا عبد الرحمن ابن علی بن موید — مولی اخی یوسف — مولی یوسف مشہور قاضی بغداد کا جسنی نہج البلاغہ تصنیف کی ہی اور مولی یعقوب بن سیدی علی شارح الشرعہ کا — اور اوسکے وقت مین مشایخ یہہ گذری ہین — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد بخاری فرقہ نقشبندیہ مین کا — اور شیخ سنبل افندے — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اسنی بتیس ۳۲ برس بادشاہت کی ۹۱۸ھ نوسو اٹہارہ ہجری مین فوت ہوا

سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی

اوسکے بعد سلیم اول بن بایزید بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادتمند تہا اوسکو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۹۲ علاوہ بطور ورثہ اوسکی آبا و اجداد اوسی بہی سے اوسنی ملک مصر اور تمام فتح کیا اور باقی بلاد
اسلام پر مستولی ہوگیا جو لوگ اوسکی مخالف ہی اونکو اوسنی سزا واقعی دی اور ملوک اور
سلاطین اطراف کو مغلوب کیا نو برس آٹھہ مہینے سلطنت کرکی درمیان سنہ ۹۲۶ نوسوچہبیس
ہجری کے فوت ہوا وہ آخر خلافت مستمسک بین تہا اوسنی مصر پر چار برس حکومت کی
دیار مصریہ پر اوسکی طرف سی امیر الامرا خیر بک امارت کرتا تہا سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارہ
ہجری میں اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ میں یہہ عالم گذرے ہین ــ مولانا
علی چلپی حمالی ــ مولی مشہور اس کمال وزیر ــ مولی محمد شاہ چلپی انصاری اور بہائی
اوسکا محی الدین چلپی انصاری اور محمد بن خطیب قاسم مصنف روضہ کا اور شیخ محمد مشہور
شیخ زادہ محشی تفسیر بیضاوی کا جسنی ایک شرح قصیدہ بردہ کے بہی لکہی ہے

سلیمان ثانی بن سلیم

پہر اوسکے بعد شاہ اوسکا سلطان سلیمان ثانی بن سلیم جلوہ آرائی تخت سلطنت ہوا یہہ شخص
شرع اور احکام خدا کا تہا اوسنی جہاد بہت کئے ہیں وہ واقع میں سلیمان اس زمان کا
گذرا ہے اپنی خاندان کے سلاطین پر اوسنے بڑا احسان کیا تہا چنانچہ یہی باعث اوسکی
فتوح کا تہا کہ جہان جاتا تہا وہ ملک فتح کرتا تہا اگرچہ خونریزی بہی کرتا تہا لیکن دین
کی حمایت میں ساعی رہا اور اوسکو یہہ منظور تہا کہ دین محمدی کو شیوع ہو اوسنی اڑتالیس
برس حکومت کی اوسکی وفات سے اوسی علما اور مشایخ کو بہت رنج ہوا تہا چنانچہ شعرا نے
اوسکی مرثیہ ہر طرح سی کہی ہیں انہ جملہ ایک مفتی ابو السعود مفسر قرآن شریف نی اوسکا
مرثیہ لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے ــ

اصوت صاعقة ام نفخة الصور   فالارض قد ملئت من نقر ناقور

یہہ دو شعر ہے اوسی قصیدے کے ہین

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نعی سلیمان الزمان ومن — نفضت اوامرہ فی کل ماموں ٢٨٣

ومن ومن ملاء الدنیا مہابتہ — وسخرت کل جبار و نیمود

یہہ بادشاہ درمیان ایک جہاد کی تیرہوین[١٣] صفر سنہ ٩٧٤ ہجری کو فوت ہوا دہ تاریخ تیسوین[٣٠] ماہ اگست سنہ ١٥٦٦ عیسوی کی تہی اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذری ہین مولی سعدی جلبی — مولی محمد مشہور جوی زادہ — مولی محمد ابو السعود — مولی بستان جلبی — مولی چلبی — مولانا احمد مشہور طاشکبری زادہ — شیخ ابراہیم حلبی مصنف ملتقی الابحر کا اور مشایخ یہہ تہی شیخ محمود چلبی نقشبندی شیخ مرکز خلیفہ خلوتیہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تہا دہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ ہوا دہ حلم اور بردبار آدمی تہا اوسنی بہی مثل اپنی والد کی طریقہ جہاد کا جاری رکہا اور شہرون کے فتح کرنی مین کوشش کرتا رہا اوسکے شان وشوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے تہی ملک یمن اور عرب مین سب اوسکے مطیع ہوگئی تہے اٹہائیسوین[٢٨] شعبان سنہ ٩٨٢ نوسو بیاسی ہجری مین مطابق تیرہوین[١٣] دسمبر سنہ ١٧٥٤ استرہ سو چوہن عیسوی مین فوت ہوا اسی سال مین نوان کرلوس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تہا اوسنے آٹہہ برس ایک مہینی سلطنت کی جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تہا درمیان سنہ ٩٧٤ نوسو چوہتر ہجری کے اوسکی سبعیت ہوئی تہی اوسکی زمانہ کی علمار یہہ تہے مولی حامد چلبی — مولی عبد الکریم زادہ — مولی قاضی زادہ — مولانا علی چلبی مشہور غیالی زادہ — مولانا شاہ چلبی — ان سب علمار مین سی بڑا عالم محمد چلبی بن حاجی حسن تہا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۴ سلطان مراد بعد وفات اپنی والد سلیم ثانی کے بادشاہ ہوا اوسکے پاس لشکر بہت تھا
اسلئے اوسنے بہت شہر فتح کئی خصوصاً تبریز اوسنے فتح کی اور زوال اور تمام بلاد اور بیجان
کی اور شیروان اوسکی زیر حکومت ہوگئی تھی سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری میں اوسکی بیعت
خلافت ہوئی یہی بادشاہ محمد خدابندہ بن شاہ طہماسپ سے لڑا تھا بعد فتح پانے کے
اوسنے اوسکی ملک کو خراب ویران کیا اور سب جمعیت اوسکے متفرق کر ڈالی اوسکی زمانہ میں
مولی محمد بن خوجی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد حلبی جو لشکر روم کا قاضی تھا اور علامہ
زکریا افندی بن بیرام مشہور حاصل تھے اکیس ۲۱ برس اس بادشاہ نے حکومت کی چھٹی تاریخ
جمادالاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری میں مطابق سترہویں ۱۷ جنوری سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوں عیسوی
میں فوت ہوا تیسری ہجری کی تمام ایام حکومت اور اوایل بری چیز تھی بادشاہ کی مراد سے
ایام حکومت اوسنے دیکھی تھی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد بن مراد اپنی والد مراد کی بعد وفات کی سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانویں عیسوی میں
تخت نشین ہوا نو ۹ برس اوسنی حکومت کی بعد ازاں اپنی بہون کو انیس شخص سے قتل کرکے
پردہ اختفا میں اسنی روپوشی اختیار کی کہ پھر صورت کسیکو نہ دکھائی اٹھارویں رجب
سنہ ۱۰۱۲ ہجری میں مطابق بائیسویں ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳ عیسوی میں وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد بن محمد بہت ملک تخت بادشاہ ہوا خارجیوں کو اوسنے ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا
اور جتنی دور سرکش اور مغرور اور مفسد تھی اونکو قتل کیا ہمیشہ جنگ جو بادشاہ رہا جس
ستمر بعض سے نیاز کی تعمیر اور مرمت کرتا رہا یہانتک کہ سولہویں ۱۶ ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری میں
مطابق پندرہویں ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ سولہ سو سترہ عیسوی کو فوت ہوا چودہ ۱۴ برس اوسنی حکومت کی

مصطفی برادر احمد مذکور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفی بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اوسنی بڑی چین و آرام
سی سلطنت کی اور عیش مین ایسا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اوسکے اوسکا
بہانجا عثمان بن احمد اوسکے مقابلہ کے واسطے اوٹہا اوسنی بڑا تہلکہ اوسکی سلطنت مین ڈالدیا تہا
اسلیئے رعایا نی اوسکی بیعت سی خلع کیا اوسنی دو برس سلطنت کی دو دفعہ تخت پر اس عرصہ مین
بیٹہا یہہ خلع ثانی پندرہوین ذی قعدہ سنہ ۱۰۳۲ ہجری کو مطابق دسوین ستمبر سنہ ۱۶۲۳ عیسوی کے ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہانجا مصطفی مذکور کا تہا یہہ درمیان ایام حکومت اپنی چچا کی اوسکو تخت پر سے
اوتارکر آپ حکومت کرنی لگا تہا اون ایام مین یہہ لڑکا نابالغ تہا مگر اوسنی خلایق کی ساتہہ
نیک سلوک اور انتظام کی باتین برتین کہ سب لوگ متعجب تہی وہ ہمت عالی اور بلند رتبہ
رکہتا تہا مگر اوسکے وقت مین فتنی اور فساد بہت ہوئی ہین یہانتک کہ اونہین فسادونمین
وہ شہید ہوا اوسکی مرنی سی رعیت کو بہت رنج لاحق ہوا تہا اوسنی چار برس چار مہینی
سلطنت کی آٹہوین رجب سنہ ۱۰۳۱ ہجری ہین مطابق انیسوین مئی سنہ ۱۶۲۲ عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت و امداد یہہ معزول کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹہا اور بغداد کا
اوسنے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہانتک کہ آخر کو اوسپر غالب ہوا اور اوسکو شراب خواری کے
بہت ہوس اور حرص تہی رات دن شراب کی نشہ مین چور رہتا تہا اس کثرت شراب
خواری کی سبب ایک بیماری مین مبتلا ہوکر پندرہوین شوال سنہ ۱۰۴۹ ہجری مطابق ساتوین
فروری سنہ ۱۶۴۰ عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سی نکلکر تخت سلطنت پر

بیان بادشاہان مصر کا

تھا اوسکی نظر رعایت حال رعیت پر بہت کی اور قتل اپنی اجداد کی جہاد میں مصروف ۱۲
مگر آخر کو جب وہ بھی خلاف دستور باتیں عمل میں لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہرنی لگا
اوس وقت امرا و ارکان دولت عثمانیہ نے اوسکو معزول کیا پھر قتل کر ڈالا دس برس اوسکی
حکومت کی اٹھارہ ۱۸ رجب سنہ ۱۱۵۹ ہجری مطابق اٹھائیسویں ۲۸ جولائی سنہ ۱۷۴۹ عیسوی کو
مقتول ہوا

محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی تخت پر رونق افروز ہوا صغر سن تھا مگر اوسکے
میانہ اوسکی رتبہ سعادت کی نامزد تھی اوسنے بہت شہر فتح کئے اور اکثر قلعہ نصاریٰ
کی زیر حکم اپنی کر لئے فرنگیوں سی چھین لئے سرداران یورپ میں مشغول ہو کر پیہم و در پی اور
حکومت اوسکی جا کر ملا دی سب چین و آرام اوسکا مبدل برنج ہو گیا نصاریٰ اسنے
تقویت پا کر اوسپر فتح پائی اسلئے لشکریوں نے اوسی آزردہ ہو کر اوسکو بہت ملامت
کی آخر کار اوسکو تخت پر سی اوتار دیا اوسی اونتالیس ۳۹ برس حکومت کی سات برس
جیکر راہ ملک بقا کی لی کی ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مطابق جنوری سنہ ۱۶۹۳ عیسوی
میں وفات پائی

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیمان بن ابراہیم جب تخت نشین ہوا اوسکو شوق تعمیر مکانات اور صنائع کا بہت تھا
اوسکی ایام حکومت میں بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئے یہانتک کہ نصاریٰ نے بہی
مسلمانوں کے شہروں کی فتح کی اوسکی وزیر کو پر وعلی مصطفی نے فرنگیوں کا مقابلہ
کر کے اونکو شکست دی اور بادشاہ مذکور کو اس امر کا کچھ بھی خیال نہ تھا کیونکہ واہ
اسی راہ پر چلتا رہا تین برس وہ بھی بادشاہ رہکر چھبیسویں ۲۶ ماہ رمضان
سنہ ۱۱۰۲ ہجری مطابق تیئیسویں ۲۳ جنوری سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا

احمد ثانی بن ابراہیم

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور داد گستری کرکے
تہلکہ لوگون کی دلون سی رفع کیا اسکی ایام سلطنت مین کوپرو غلی وزیر مذکور جو فرنگیون سے
لڑتا تہا فوت ہوا اوس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد ازان گیارہوین جمادالاخر
سنہ ۱۱۰۶ گیارہ سو چہہ ہجری مطابق ستائیسوین ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵ سولہ سی پچانوین عیسوی
کو فوت ہوا

مصطفی ثانی بن محمد

سلطان مصطفی بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہرون کی حاکمون سی تحفہ وتحایف
لین دین کی رسم پیدا کی تہی لیکن اوسکی ایام حکومت مین بہی بہت فساد ہوئی اور لشکریون
نے بہی اوسکا مقابلہ کیا یہانتک کہ اوسکو تخت پر سی اوتار دیا اور مفتی کبیر کو مقتول
کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد معزول ہونی کی وہ بہی سنہ ۱۱۱۶ گیارہ سو سولہہ
ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ استرہ سو تین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث ابن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹہا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنون کو چن چن کر قتل کیا
اور فرنگیون سی اوسنی سازش کرلی تہی چنانچہ حمایت مین آرہی تہی اور عجم کی طرف
اسباب حرب اور جنگ اسنی بہیج دیا تہا ایسی ایسی امور واہیات اوسی ہوئی کہ لشکریون
نی حملہ کر ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی معزول کردین اسلئی اوسنے آپ ہی اپنی
تئین دانائی سی معزول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد معزول ہونی کے
چہہ برس اور زندہ رہا سنہ ۱۱۴۹ گیارہ سو انہتالیس ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۶ استرہ سو

۲۸۸ سو چھتیس عیسوی میں فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی جسکو محمود بھی کہتے ہیں

سلطان محمد خامس کی شان وشوکت بہت بڑھ گئی تھی اوسنے ایرانیوں اور روسیوں کا ڈٹکر مقابلہ کیا اور ان پر غالب آیا پچیس ۲۵ برس اوسنے بادشاہت کی سنتاسویں صفر ۱۱۶۸ گیارہ سو اڑسٹھ ہجری مطابق تیرہویں ۱۳ دسمبر ۱۷۵۴ سترہ سو چون عیسوی میں فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنے دیکھا کہ سلطنت بہت متزلزل اور مضطرب ہو رہی ہے اسلئے اوسنے کوشش کرکے اصلاح سلطنت کی کی اور شراب خواری کا سختی سے ممانعت کی چار برس سلطنت کرکے بہت مال اور بیٹی چھوڑکر سترہویں صفر ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر ہجری مطابق انتیسویں ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۷ سترہ سو ستاون عیسوی میں فوت ہوا

مصطفی ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنے اہل دربار کا رعایت اور راستی سے انتظام کیا اوسکے ایام سلطنت میں مصر سے حکومت باشوہ منقطع ہوگئی اس ریاست کی ہولی غلام ہو سکے جسکی حکومت کو ممالیک کہتے ہیں سترہ برس وہ بھی حکومت کرکے ۱۱۸۸ گیارہ سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۷۷۴ عیسوی میں فوت ہوا

عبدالحمید بن احمد

سلطان عبدالحمید جب اوسکے تخت نشین ہوا اوسکے سر پر تاج شاہی رکھا گیا ایام حکومت

بیان بادشاہان مصر کا

حکومت مین علاہون کی ہاتھہ سی لوگ بہت ظلم سہتی تہی کیونکہ اونکا حامی علی بیگ مشہور تہا جسکا ۲۶۹
خوف رعیت بہت مانتی تہی جب یہہ بادشاہ حکومت کرنی لگا باوجودیکہ بہت نرم خو اور
کم آزار آدمی تہا اور مکان سی باہر بہی نہ نکلتا تہا مگر رعیت کو آسایش اور آرام پہنچا یا اور جو اونپر
ظلم ہوتی تہی نکی تقلیل ہو فوقیت ہوئی اوسکے ایام سلطنت مین ملک فرانس مین لشکروانکو قواعد
اور فن لڑائی کی سکہلائی گئی پندرہ برس وہ سلطنت کرکی سنہ ۱۲ ہجری مین مطابق
سنہ ۱۷۸۹ سترہ سو نواسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفی

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقلمند اور استوار آدمی تہا اوسکی وقت مین قریب تہا
کہ یہہ سلطنت اس خاندان سی جاتی رہتی جو وہ والی تخت نہ ہوتا اوسکی بادشاہ ہونی سی
لشکریون اور رعایا کی دلونمین تاب وطاقت پیدا ہوئی اوسکے ایام حکومت مین فرانسس
کی باشندی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اونہون نے قاہرہ مین گہس کر غلامان فاجرہ کو مقتول
کیا بعد ازان فرنگی وہان سی نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگ کی محمد علی پاشا قاہرہ کا
متولی ہوا جب بادشاہ مذکور نے ترتیب اور انتظام نیا کرنا شروع کیا لشکریون نی دیکہا
کہ یہہ راستہ بی فایدہ ہی اسلئی بعد انتیس ۲۹ برس کی اوسکو معزول کردیا اور پہر فرقہ طور شہ نے
اوسکو قتل کیا وہ درمیان سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفی رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفی رابع بعد اوسکے تخت نشین ہوا لیکن وہ فتنہ و فساد جو اوسکی وقت مین
واقع تہا ہنوز فرو نہوا تہا چونکہ یہہ بہی اپنی چچا مذکور کی قتل ہونے مین معاون و شریک تہا
اسلئے بعد چند روز کے وہ بہی اپنی سزا کو پہنچا یعنی قتل کیا گیا سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری

بیان بادشاہان مصر کا

۲۶ مطابق ۱۸۰۸ء اٹھارہ سو آٹھ عیسوی میں مشغول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اوسی مدت تک بادشاہت کی اوسکو اوسکی چچا سلطان سلیم نی پرورش کیا تہا وہ تربیت یافتہ آدمی تہا اپنی اجداد کی طور پر اوسنی بہی جہاد کئے ۳۲ بتیس برس اوسنی حکومت کی ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری میں مطابق ۱۸۳۹ اٹھارہ سو انتالیس عیسوی کی فوت ہوا

عبد المجید بن محمود یہہ وہ بادشاہ ہی جو بالفعل موجود ہے

سلطان عبد المجید بعد سلطان محمود ثانی کے ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری میں تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا وہ موافق شرع شریف کی حکومت کرتا ہی اور بالفعل کہ ۱۸۴۶ عیسوی ہی وہ ہی بادشاہ مصر کا ہی اسی وقت تک حاکمان مصر کے تاریخ تمام کر چکا ہوں اب کچھ تہوڑا سا حال محمد علی پاشا کا جو متولی شہر قاہرہ کا لکھتا ہوں

محمد علی پاشا

واضح ہو کہ گرچہ شعرا مصر اور مورخین حال مصر نے محمد علی پاشا کی تعریف سب اپنی اپنی اچھی لکھی مگر حاصل کلام اونکی کا یہہ ہے کہ شجاعت اور بہادری اور دلیری میں یہہ شخص یکتا ہی اور مضبوط اور دل چلا آدمی ہے لیکن بعض حرامزادوں کی ملک میں بہت ظلم اور ظلم کرنے کے قوانین ہیں جنکی خلاصہ اوسکے ظلم کا نہایت ہوا ایک شخص جسنی اس ملک کی سیر کی ہے یوسف حال کمل پوش وہ اپنی کتاب میں وہاں کی حالات یوں لکھتا ہے کہ ایک روز میں سوار ہو کر واسطی تماشا دیکھنی شہر کے گیا آدمیوں کی بہت کثرت کیفیت کیسی ہوئی پایا اکثروں کو کانا دیکہا بعد دریافت معلوم ہوا کہ لوگ ان کے

بیان بادشاہان مصر کا

وہان کی اپنی اولاد کی ایک آنکھہ یا انگلی دانت بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علے
پاشا کی پہوڑ توڑ ڈالتی ہین اِس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سی کہ بدتر غلامی سی ہے
بچاتے ہین کوئی شخص نوکری فوج شاہی مین بخوشی نہین قبول کرتا شاہ زبردستی نوکر
رکھتا ہے کیونکہ بمجرد نوکر ہونے کے سپاہی سکے ہاتھہ پیر داغ غلامی بموجب حکم بادشاہ
کے دیا جاتا ہی چہاونی فوج کی مانند خانہ ہائی خوک مٹی اینٹ سی بنی ہے اونچاو
اوسکا ایسا کہ کوئی آدمی سیدھا نہ کہڑا ہوسکے وسعت اتنی کہ ایک سوا دوسرا نہ رہ سکے
شام کو گوشت چاول کا ہریسہ پکا کر طباقون مین لگا کر ایک طباق مین لیکر لشکریون کو
شریک کرتے ہین اسطرح کہانی کو ملتا ہے غرضیکہ قوانین اِس بادشاہ کے سفر لوگ
بڑی بیان کرتے ہین ان ایام مین محمد علی پاشا نی بردہ فروشی بالکل معر سی موقوف
کروادی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار مین چہاپے والا نہ اس شہر مین بردہ فروشی
بہت کثرت سی ہوتی تہی عمر محمد علی پاشا کی ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سنتالیس عیسوی مین
اکاسی برس کی ایک بیٹا اوسکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کاروبار سلطنت ہی ——
محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہی ہمارے
زمانہ مین جو ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سنتالیس عیسوی مین اِس سال تک بہت علوم زبان فرنچ
سی عربی مین ترجمہ کرواکے چہپوادئے ہین اور بہت اہل علم و فضل اوسکے پاس جمع ہین
اور چند لوگون کو مدت سی اوسنے پارس مین جو دارالسلطنت ملک فرانس کی ہے واسطی
سیکہنی علم ڈاکٹری وغیرہ کی بہیجا کر علوم سکہلوائی اب وہ لوگ اوسکے پاس تنخواہ روزینہ
پاتے ہین ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اوسمین درس و تدریس اونکی بار سے ہے
سوا ازین وہ خود بہی خلق اللہ کی خیرخواہی مین اپنی ذات سی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

واضح ہو کہ ان نقشجات کی دیکھنی والی کو چاہیی کہ اگر کہین بادشاہونکی ناموں مین کچہہ فرق
پاوی یا آنکہ ابو الفدا کی لکہنی کی مطابق نام نہو یا آنکہ اوسکی ایام حکومت مین اختلاف ہو وہ
کچہہ اور بیان کرتا ہو اور ان نقشجات مین اور تعداد مندرج ہو یا آنکہ تقدیم و تاخیر ہو تو اوسکو
غلطی نہ تصور کرے کیونکہ اکثر جابی پر ایسا ہی ہوا ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ ابو الفدا ایک
مورخ ہے اوسکی نزدیک جو تحقیق ہوا اوسنی اپنی تاریخمین لکہا ہے اور حمزہ اصفہانی
اوسسی پہلی کا ایک مورخ معتبر ہے جسکی کتاب سی یہہ نقشجات بینی طیار کئے ہین
اوسکی نزدیک بہی جو معتبر اور محقق حال دریافت ہوا ہی اوسنے اپنی کتاب مین مندرج
کیا ہی اگر نقشجات صرف کتاب ابو الفدا سی طیار کئے جاتے تو کچہہ فایدہ متصور
نہ تہا بلکہ تکریر مطالب کی ہوتی اب اس صورت مین دو تاریخین ہوگئین حمزہ اصفہانی
کی کتاب سی یہہ نقشجات طیار کئی گئے ہین اور ابو الفدا مین کچہہ اختلاف ہی لیکن
بہت نہین ہے بروقت دریافت حال کی معلوم ہو جاویگا جو صاحب ان نقشجات سی
جس کسیکا حال دریافت کرنا چاہے اوسکو خانہ صفحہ ابو الفدا مین دیکہہ کر اوسکی مقام
دیکہہ لے اور جن بادشاہون کا حال ابو الفدا نے نہین لکہا اور وہ تتمہ
مین موجود ہے اوس خانہ مین لفظ تت لکہا گیا ہے تتمہ مین دیکہہ لے

نقشہ اون انبیاء کا جنکا ذکر ابو الفداء مین آیا ہی اور حکام بنی اسرائیل کا

حکام بنی اسرائیل کا نقشہ

نام	ایام حکومت	صفحہ	نام	ایام حکومت	صفحہ
حکام بنی اسرائیل		۵۴	الصبئین	۷ سال	۶۰
یوشع نبی ع	۲۸ سال	۵۵	آلون	۱۰ سال	۶۰
فنحاس	[illegible]	۵۷	عبدون ابن ہلال	۸ سال	۶۰
کالاب ابن یوفنا	[illegible]	۵۷	غلبہ اہل فلسطین کا	۴۰ سال	۶۰
کوشان	۸ سال	۵۷	شمسون بن مالوخ	۲۰ سال	۶۰
عثنائیل	۴۰ سال	۵۸	زمانہ فتور کا	۱۰ سال	۶۱
عغلون	۱۸ سال	۵۸	مسمی عالی حاکم ہوا	۴۰ سال	۶۱
ایہود	۸ سال	۵۸	شمویل نبی ع	۱۱ سال	۶۱
شمگار ابن عنوث	۱ سال	۵۸	شاول بادشاہ یعنی طالوت ابن قیس	۲ سال	۶۲
یابین	۱۰ سال	۵۹	لڑائی طالوت کے اور جالوت بادشاہ		۶۲
باراق ابن ابی نعم	[illegible]	۵۹	داؤد نبی ع کا حال		۶۲
مسماۃ دبورا	[illegible]	ایضاً	اشبوشت بن طالوت	۲ سال	۶۳
کدعون بن یورش	۴۰ سال	ایضاً	داؤد ع	۴۰ سال	۶۴
ابیمالک	۳ سال	ایضاً	سلیمان ابن داؤد ع	۴۰ سال	۶۴
یوآیر الجرشی	۲۲ سال	ایضاً	تعمیر بیت المقدس کے بموجب وصیت داؤد ع کے		۶۴
بنی عمون کی قبضہ میں	۱۸ سال	۶۰	بلقیس بادشاہزادی کا نکاح سلیمان کے ہونا		۶۵
یفتح الجرشی	۶ سال	۶۰	رحبعم ابن سلیمان ع	۱۷ سال	۶۵

[illegible]

یرمیم علام سلیمان ۴		۶۶	یہویاقیم ابن یوشیا	۱۱سال	۷۴
ابیاّ ابن رحبعم	۳سال	۶۷	یحییواں یہویاقیم	ایضاً	
آسا ابن ابیا	۴۱سال	۶۷	حزقیاہ ۴		۷۲
یہوسافاط ابن آسا	۲۵سال	ایضاً	دانیال نبی ۴		۷۲
یہورام بن یہوسافاط	۸سال	۶۸	ارمیاہ ۴		۷۲
اخزیاہو ابن یہورام	۲سال	۶۸	صدقیا	۱۱سال	۷۴
سماۃ عتلیاہو جادوگرنی کرکر سلطنت کا ۷سال		۶۸	اسکا گی سلطنت بنی اسرائیل تمام ہوئی		
یوآس ابن اخزیاہو	۴۰سال	۶۸	ملوک اسباط کا حال جبروں سے سلطنت اٹھی	سال کی ۲۶۱	۶۹ سے ۷۴ تک
امصیاہو ابن یوآش	۲۹سال	۶۸	بخت نصر کا حاکم ہونا		۷۲
عزیاہو ابن امصیاہو	۵۲سال	۶۸	بیت المقدس کی ویرانی		۷۴
یوتام ابن عزیاہو	۱۶سال	ایضاً	عزیر نبی ۴		۷۷
آحز ابن یوتام	۱۶سال	۶۹	ذکر یونس ۴ ابن متی		۷۸
حزقیا ابن آحز	۲۹سال	۶۹	ذکر ارمیاہ نبی ۴ کا		۷۹
منسا ابن حزقیا	۵۵سال	۷۲	ذکر زکریا اور یحییٰ ۴ کا		۸۲
آمون بن منسا	۲سال	ایضاً	ذکر حضرت عیسیٰ ۴ کا		۸۴
یوشیا ابن آمون	۳۱سال	ایضاً	ذکر تباہ و ویران ہونا بیت المقدس کا دوسری دفعہ		۹۱
یہویاحاز ابن یوشیا	۳ماہ	ایضاً	سکندر ابن فیلقس		۱۰۳
			ملوک طوائف		۱۱۴

مصر کے فرعونوں کا نقشہ

بادشاہان مصر کا نقشہ یعنی اُن بادشاہوں کا جو فرعون کہلاتے تھے عام ہے کہ قبطی ہوں یا عملیقی اور طبقہ فانوں کی بادشاہی ہوئی ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بیصر ابن حام ابن نوح ؑ	۱۴۴
۲	مصر ابن بیصر	ایضاً
۳	قبط ابن مصر	ایضاً
۴	اتریب ابن مصر	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً
۶	تدرراس	ایضاً
۷	مالیق ابن تدرراس	ایضاً
۸	حرایا ابن مالیق	ایضاً
۹	کلکلی ابن حرایا	ایضاً
۱۰	حریبا ابن مالیق	ایضاً
۱۱	طولیس	ایضاً
۱۲	ملکہ جوریان ہمشیرہ طولیس	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً
۱۴	ولید بن دومع	۱۴۵
۱۵	ریان ابن ولید	ایضاً
۱۶	دارم ابن الریان	ایضاً
۱۷	کاسم ابن معدان	ایضاً
۱۸	ولید ابن مصعب	ایضاً
۱۹	ملکہ دلوکہ قبطیہ عجوز	۱۴۸
۲۰	درکون ابن بطوس قبطی	ایضاً
۲۱	نوفوس	ایضاً
۲۲	نقاشش	ایضاً
۲۳	مرینا	ایضاً
۲۴	استمادس	ایضاً
۲۵	بلطوس ابن میکائیل	ایضاً
۲۶	مالوس	ایضاً
۲۷	مائیل	ایضاً
۲۸	بولہ یعنی سیشاق	ایضاً
۲۹	فرعون اعرج	ایضاً
۳۰	بخت نصر	۱۴۹
۳۱	کسری خوش القان	۱۴۹
۳۲	طخارست طویل	ایضاً

پھر قبطی بادشاہ

اب دورہ قبطیوں کا گیا اور قوم عمالیق بادشاہ ہوئے اول بادشاہ اونکی خاندان سے مسمی ولید ہوا پھر وہ لوگ جو اس نقشہ میں مندرج ہیں

اسکی ایام حکومت میں بقراط حکیم تھا بعد اوسکی فارس کی زیر حکم مصر ہوگیا اور نواب فارس کی حکومت کرتی رہی جبتک کہ سکندر رومی ظاہر ہوا اور فارسیوں سے لڑائی ہوئے

اسیس بادشاہ [illegible]

نقشہ اون حکماء یونان کا جنکا ذکر ابو الفدا بن آباسے

نام	صفحہ	نام	صفحہ
تالیس الملطی	۲۴	حکیم فلوطیس	۲۶
اسیدقلیس	ایضاً	حکیم بولس اجانیطی	ایضاً
فیثاغورس	ایضاً	نستول متنصف	ایضاً
حکیم بقراط	ایضاً	مقسطراطیس	۲۷
حکیم سقراط	ایضاً	منطر الاسکندری	ایضاً
افلاطون	۲۵	مورطس	ایضاً
ارسطاطلیس یا ارسطو	ایضاً	مصس حمصی	ایضاً
حکیم طیادس	ایضاً	متروویلوس	ایضاً
حکیم رقلس	ایضاً	بطلمیوس اور جالیوس	ایضاً
سکندر فرودسی	۲۶	حکیم اقلیدس مصنف تحریر اقلیدس	۲۰۸
فرفوریوس	ایضاً		

نقشہ جہان کی امتون کا جو ابو الفدا مین مذکور ہین

حکّام طبرستان کا نقشہ

نمبر	نام	تعداد حکومت	سنہ وفات	سنہ جلوس	صفحہ
۱	حسن بن زید علوی	۱۹ سال ۶ ماہ ۹ یوم	سنہ ۲۷۰	سنہ ۲۵۰	
۲	محمد بن زید	۱۸ سال		سنہ ۲۷۰	
۳	محمد بن ہارون			سنہ ۲۸۷	
۴	اسمٰعیل بن احمد	۱۴ سال		سنہ ۲۸۹	
۵	ناصر	۲ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۳۰۴	سنہ ۳۰۱	
۶	اسفار بن شیرویہ			سنہ ۳۱۴	
۷	مرداویج جیلی	۴ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۱۹	
۸	علی بن بویہ			سنہ ۳۲۱	
۹	حسن بن بویہ	۶ سال ۱۱ ماہ		سنہ ۳۲۳	

یہہ جدول بادشاہان مندرجہ کتاب ہذا کی تاریخ حمزہ اصفہانی سی طیار کی گئی ہی بعض بادشاہ ایسی بہی ولیکن وہ بہی داخل ہین جنکا حال کتاب ہذا مین نہین لکہا گیا

طبقہ اول پیشدادیہ

	صفحہ کتاب	تعداد ایام حکومت	نام بادشاہ	نمبر
فارسی لوگ اسکو اور اسکی بہائی مسمی ویکرت کو نبی تصور کرتے ہین	۹۷	۴۰ سال	اوشہنج پیشداد	۱
بانی شہر بابل وغیرہ کا	۹۸	۳۰ سال	طہمورث بن نوبجہان	۲
اسنی ایک پل دجلہ پر بنایا تہا جسکو سکندر نے توڑ کر خراب کیا پہر ویسا نہ بن سکا	۹۸	۱۶ سال	جمشید بن نوبجہان	۳
اسیکو ضحاک کہتی ہین	۹۹	۱۰۰۰ سال	بیوراسپ بن اروند اسپ	۴
اوسکی تین سو برس کی ایام حکومت کی بعد حضرت ابراہیم خلیل ع ظاہر ہوئے تہے	۱۰۰	۵۰۰ سال	فریدون ابن اثقیان	۵
اسکی ایام حکومت مین حضرت موسی ع ظاہر ہوئے	۱۰۱	۱۲۰ سال	منوچہر	۶
بہت مفسد تہا اسنی عمارات خراب کین کوئی آبادی شہر بند کردین رعایا کو بہت تکلیف دیتے	۱۰۲	۱۲ سال	افراسیاب ترکی	۷
خراج رعایا سی اوسنی بکلی موقوف کردیا تہا ظلم زیاد اور کندہ کی انہار مین مصروف رہا افراسیاب کے ستم سے عمارتین خراب ہوئی تہی ان کو بنایا	ایضاً	۳ سال	زو ابن طہماسپ	۸
	۱۰۲	۹ سال	گرشاسف	۹

طبقہ اول تمام ہوا اس طبقہ میں نو بادشاہ گذری ہیں جنہوں نے دو ہزار چار سو ستر
برس بموجب بیان بہرام ابن مردان شاہ کے دو ہزار سات سو چھتیس برس کی عرصہ
میں بادشاہت کی ہے واضح ہو کہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت ابتر
اور خراب مثل تاریخ ہندوستان کے ہندوؤں کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
فارس کے ایک کتاب خدائی نامہ سے نقل کی ہی چونکہ اوسمیں ایسی تعداد ایام
حکومت کی لکھی ہے کہ جسکا اعتبار نہیں آتا اور عقل میں بھی وہ نہیں آتی اسلئی
تاریخ جو قبل ظہور اسلام کے ہے غیر معتبر معلوم ہونے ہے اور یہہ بات بھی واضح ہو
کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا میں جس کی نسل پہیلی یعنی والد بشر کیومرث
گلشاہ گذرا ہے جیسکہ ہندوؤں کے نزدیک برہما جی اور مسلمانوں وغیرہ کے
نزدیک حضرت آدم علیہ السلام گذرے ہیں اسیطرح پر اہل فارس کیومرث کو کہتے ہیں
کہ وہ اول اول دنیا پر رہا اوسنے تیس برس بادشاہت نہیں کی سبب بعد اسکے
اوسنے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑے تھی نام لڑکے کا مشی تہا اور لڑکی کو مشیانہ
کہتے تہے ستر برس تک ان دونوں کے اولاد نہوے بعد انقضائی میعاد مذکورہ بالا کے
اٹھارہ بچے اونسے پیدا ہوئے یہہ بچے پچاس برس کی عرصہ میں پیدا ہوئی تہی بعد اون مشی
اور مشیانہ کی ملک کی چورانویں برس آٹھہ مہینے تک شاہدون بادشاہ کے بڑی رائے
کے مالک تہا کیومرث کے فوت ہونے سے اوشہنگ کے بادشاہ ہونے تک دو سو
چورانویں برس آٹھہ مہینے دنیا بے حاکم رہی بعد ازاں اوشہنگ بن فروال بن سیامک
بن مشی بن کیومرث بادشاہ ہوا اوسنے چالیس برس بادشاہت کی
اون بادشاہوں کی تعداد ایام حکومت از ابتدا سنہ بسبب غیر معتبر ہونے
کے چھوڑ دی تہی جو میں جدول بالا میں لکھہ دئے ہے

[illegible]

طبقہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	کیقباد بن زو	۱۰۰ سال	۱۰۳	تعمیرات کرتا رہا اور دسوان حصہ پیداوار زمین محصول سرکار اوسنے مقرر کیا
۲	کیکاوس	۱۵۰ سال	۱۰۴	تندخو تہا بہت سردار اوسنے قتل کئے ایک مکان ہوادار معلق اوسنے بنایا تہا اوسکو صرح کہتے ہین
۳	کیخسرو	۶۰ سال	۱۰۵	اسکی ایام حکومت مین حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہوئی فارسی گمان کرتے ہین کہ کیخسرو بہی ایک نبی گذرا ہی صح
۴	کیلہراسپ	۱۲۰ سال	۱۰۶	اسکی ایام حکومت مین بخت نصرنی بیت المقدس کو ویران کرکے یہودیون کو قید کیا
۵	کی گشتاسپ	۱۲۰ سال	۱۱۰	اسکی ایام حکومت مین زردشت نبی کا ذب ظاہر ہوا تہا اسنے زردشت کا مذہب مان لیا تہا
۶	کی اردشیر بن اسفندیار	۱۱۲ سال	۱۱۱	بڑا بادشاہ ہوا اوسکو عبرانی مین کورش کہتے ہین اسنے بیت المقدس کے تعمیر کے بتہے
۷	حمانی بنت اردشیر	۳۰ سال	۱۱۲	یہہ عورت اپنی باپ اردشیر کی نکاح مین تہی اوسکی دارا پیدا ہوا اسنے ہزار ستون ایک مکان اوسنے تعمیر کیا ہے
۸	دارا ابن بہمن	۱۲ سال	۱۱۲	یہہ شخص بانی طور قاصدی کا ہی اسنے قاصد کی ہاتہہ خبر گیری کا طریقہ نکالا ہے
۹	دارا ابن دارا	۱۴ سال	۱۱۳	اسکے زمانہ مین سکندر درمیان زمین مغرب کی ظاہر ہوا
۱۰	سکندر	۱۴ سال	ایضاً	اسنے بہت خونریزی کی سات ہزار اشراف قتل کئے ذوس مین بیمار ہوکر فوت ہوا ایران مین بارہ شہر اوسکی آباد کئی ہوئی ہین ہر ایکا نام اسکندریہ ہے

اس دوسری طبقہ میں کل بادشاہ فارس کی گذرے ہیں جنکی اول نام پر لفظ کے
ہوتا تہا اور بہون سے سات سو اٹہارہ برس تک حکومت تفصیل مذکور کی ہی
بعد اوسکی سکندر رومی نی چودہ برس حکومت کی اوسکے بعد رومیون اور دار
فارس کی حکومت کا چوٗن برس تک دورہ رہا کل اٹہتر برس دارا کے
زمانہ سی تا اختتام دور رومیوں کے گذرے

طبقہ تیسرا اشغانیہ

	صفحہ	تعداد ایام حکومت	نام بادشاہ کا	نمبر
اسکا ذکر ابو الفدا نی نہیں لکہا		۱ سال	اشک بن دارا	۱
	۱۱۷	۲ سال	اشک بن اشکان	۲
اسکی زمانہ میں حضرت عیسیٰ ع ظاہر ہوئے اور عراق میں اسی ایک نہر نکالی ہے	ایضاً	۲ سال	شاپور بن اشکان	۳
	۱۱۸	۱۱ سال	بہرام ابن شاپور	۴
	ایضاً	۱۱ سال	بلاش بن بہرام	۵

۶	ہرمز بن بلاش	۱۹ سال	۱۱۸	سنہ ۵۲۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی بن بلاش	۴۰ سال	ایضاً	سنہ ۴۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن ہرمز	۱۷ سال		
۹	بلاش ابن فیروز	۱۲ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۴۰ سال		
۱۱	بلاشان	۲۴ سال	۱۱۸	سنہ ۵ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۱۳ سال	۱۱۸	سنہ ۳۷۴ سکندری مین فوت ہوا یہ آتش پرست تھا
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۲۳ سال		[illegible]
۱۴	خسرو بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۵	بہافرید بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۲۲ سال		[illegible]
۱۷	گودرز بن اشکانان	۳۰ سال		[illegible]
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۰ سال		[illegible]
۱۹	اردوان ثانی	۳۱ سال	۱۱۸	[illegible]

طبقہ چوتھا اکاسرہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اردشیر بن بابک	۱۴ سال ۱۰ ماہ	۱۱۹	تیس برس تک ہر کہ طوایف سے لڑتا رہا سوائی باد برس خود برس حکومت کی تیرہ اور بعضی گیارہ برس بتاتے ہیں
۲	شاپور بن اردشیر	۳۰ سال ۱۵ یوم	۱۲۰	اسکے زمانے میں مانی سی کا ظاہر ہوا تھا
۳	ہرمز ابن شاپور	۲ سال	۱۲	بہ پہلوان اور شجاع وبہادر تہا ۵۶۱ سکندری میں فوت ہوا
۴	بہرام بن ہرمز	۳ سال ۳ ماہ	۱۲۰	شروع ۵۶۴ سکندری میں فوت ہوا
۵	بہرام ابن بہرام	۱۷ سال	۱۲۱	۵۸۱ سکندری میں فوت ہوا
۶	بہرام ابن بہرام ابن بہرام	۴ سال ۴ ماہ	ایضاً	۵۸۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی ثانی بہرام ابن بہرام	۹ سال	ایضاً	۵۹۴ سکندری میں فوت ہوا
۸	ہرمز ابن نرسی	۷ سال	ایضاً	ابوالفدا نے لکھا ہے کہ اسکی نوبرس سلطنت کی ہی ۵۰۳ میں فوت ہوا اگرچہ اصفہانی سات برس بتلاتا ہی
۹	شاپور بن ہرمز	۷۲ سال	ایضاً	عقلمند تہا انتظام اوسکو اچھا آتا تہا
۱۰	اردشیر بہائی شاپور کا	۴ سال	۱۲۴	اسمالی ایک جنگ کا لباس مثل پیامہ جنگ کی اور پہنا تہا تاج اوسکے سر تہا
۱۱	شاپور ابن شاپور	۵ سال	ایضاً	
۱۲	بہرام بن شاپور کرمان شاہ	۱۱ سال	۱۲۵	اوسکو کرمان شاہ بہی کہتی ہیں اوسکی تمام عمر میں کسی کی لائق ہی سی بعد اوسکی زندگی تمام دستوں کی طرف میان سے نکلیں گیا

الصاف ادمی ۔ گیا تہا

۱۳	یزدگرد اثیم بن بہرام	۲۱ سال ۵ ماہ ۱۸ روز	۱۲۵	اوسکو مجرم اور اثیم اور ظالم بھی کہتی ہین
۱۴	بہرام گور بن یزدگرد	۱۹ سال ۱۱ ماہ	۱۲۵	اوسنی بہت اثار درمیان ترکستان اور روم اور ہندوستان کے چہوڑی ہین اوسکی وقت مملکت بسبب خزانی
۱۵	یزدگرد ابن بہرام گور	۱۴ سال ۴ ماہ ۱۸ روز	۱۲۶	اور بموجب [illegible] رکہتا تہا رعایا سے [illegible] کم [illegible] (لیتا تہا)
۱۶	فیروز بن یزدگرد	۲۷ سال	ایضاً	ابو الفدا لکہی ۲۷ برس لکہی ہین اسنی کئی شہر تعمیر کئی ہین ایک شہر مین [illegible] ایک رے ہین (ایک جرجان مین)
۱۷	بلاش ابن فیروز	۴ سال	۱۲۸	
۱۸	قباد بن فیروز	۴۱ سال	ایضاً	اسکی زمانہ مین مزدک کا فرنبی کا ذب ظاہر ہوا تہا جسنے زنا مباح کردیا تہا
۱۹	کسری بن قباد	۴۸ سال	۱۲۹	سات شہر اوسنی اباد کئی ہین اور بہت شہر فتح کئے ہین
۲۰	ہرمز بن کسری	۱۲ سال	۱۳۳	اسکی گہر مین تین ہزار بیوی اور بارہ ہزار لونڈیا گانی بجانی والی تہین اور چہہ ہزار
۲۱	کسری ابن ہرمز بن کسری پرویز	۳۸ سال	۱۳۴	آدمی کا پہرہ اوسکی گہر رہتا تہا — اور آٹہہ ہزار پانسو گہوڑی اوسکی اصطبل
۲۲	قباد ابن کسری بن شیرویہ	۸ ماہ	۱۳۹	مین خاص اوسکے سواری کی تہی — اور نوسو ساٹہہ ہاتہی اور بارہ ہزار خچر
۲۳	اردشیر شیرویہ	۱ سال ۶ ماہ	۱۳۹	باربرداری کی واسطی اور بیس ہزار اونٹ نعمان ابن منذر کو اوسنی ہاتہی کی سامنی
۲۴	بوران دخت بنت کسری	۱ سال ۴ ماہ	۱۴۱	ڈلوا کر قتل کیا اور اوسکے بال بچی سستی قیمت کر فروخت کئی
۲۵	فیروز خشنشندہ	چند روز	ایضاً	
۲۶	ارزمین دخت بنت پرویز	۶ ماہ	ایضاً	
۲۷	خورزاد خسرو ابن پرویز	ایکسال	۱۴۲	
۲۸	یزدجرد بن شہریار	۲۰ سال	۱۴۳	

چار ہزار چار سو نو برس اور نو مہینے نامش روز سے کے عرصہ میں ان چیاسٹھہ بادشاہوں نے حکومت فارس کی کی درصیح ہوکہ ابتدا ظہور تناسل اور مدیہ البتس دنیا سے آخر ایام ولت ملوک فارس تک بہہ بادشاہ جو ان چار جدولوں میں مذکور ہو سے گذرے ہیں جنکی تعداد چیاسٹھہ ہے

اسکے آگے پانچویں جدول روم سے لکھتا ہوں

نقشہ ملوک مقدونیہ کا جو بعد سکندر کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام سلطنت	صفحہ	
۱	بطلیموس بن ارب	۴ سال	۱۵	اسکو تستیوس بن لاغوس کہتے ہیں اور اسکا لقب منطقی بھی ہے
۲	بطلیموس بن لحوس محب الاب	۳۸ سال	۱۵۱	بیلودوغس اسی کی توریت کا ترجمہ یونانی میں زبان عبرانی سے کروایا ہے
۳	بطلیموس صانع	۲۶ سال	ایضاً	اور اعطس اسکو کہتے ہیں
۴	بطلیموس محب الاب بیلو پطور	۱۷ سال	۱۵۱	اسی کی اسرائیل سے جہاد کیا اور اونکو قید میں رکھا اسکی بارہ میں انطیاخوس نے شہر انطاکیہ بسایا تھا
۵	بطلیموس نحومی فیلوس	۲۴ سال	ایضاً	درمیان ۱۳۱ سنہ اسکندری میں فوت ہوا
۶	بطلیموس محب ام	۳۵ سال	ایضاً	اسکو فیلو مسطور کہتے ہیں
۷	بطلیموس صانع ثانی	۲۹ سال	ایضاً	انطاخوس کی لڑائی گیا تھا جب سا کر وہ گیا ملک شام مالک ہوگیا - اسکو اور احیلس بہی کہتے ہیں
۸	بطلیموس مخلص	۱۷ سال	ایضاً	درمیان ۲۱۱ سنہ سکندری کی فوت ہوا
۹	بطلیموس اسکندری	۲ سال	ایضاً	اسکو سوطیرا بہی کہتے ہیں
۱۰	بطلیموس سمد لطس	۹ سال	۱۵۱	

۱۱	اسکندروس	۳ سال	۱۵۱	سنہ ۲۲۳ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	بطلیموس جدیدی	۸ سال	۱۵۲	سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا
۱۳	بطلیموس خبیث	۳۰ سال	۱۵۲	سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۴	قلوبطرا بنت مخہ	۲۲ سال	ایضاً	یہہ عورت علم دوست تھی کتب افلاطون اور ارسطو اور بقراط کے اوسنے جمع کروائین

ان تیرہ بادشاہون نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابوالفدا دوسو پچہتر (۲۷۵) برس تبلاتا ہی

نقشہ ملوک رومیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	یوبیوس	۷ سال	۱۵۳	
۲	اغسطس قیصر	۵۶ سال [illegible]	ایضاً	اصفہانی کہتا ہی کہ اسکی بیالیسوین سال جلوس مین مسیح پیدا ہوئی اور ابوالفدا کہتا ہی کہ اکیسوین سال [illegible]
۳	طباریس	۲۲ سال	ایضاً	اسکی دولت مین مسیح ۳۳ آسمان پر چلی گئی یہہ بانی شہر طبریہ کا ہے
۴	طباریس عابس	۴ سال	۱۵۴	
۵	قلودیس	۱۴ سال	ایضاً	اسنی یعقوب حواری کو قتل کرکی نصارا [illegible]
۶	نیرون	۱۴ سال	ایضاً	اسنی شمعون اور پولس حواریون کو [illegible] قتل کیا
۷	طاطس اور سپتیانوس	۱۳ سال	ایضاً	ان دو شخصون نے بالمشارکت بادشاہت کی [illegible] بیت المقدس کو جلا یا
۸	دومطیانوس	۱۵ سال	۱۵۵	اسکے زمانہ مین یوحنا حواری کاتب انجیل کا جزیرہ قبطوس مین گیا
۹	طرایانس	۱۹ سال	ایضاً	

نمبر	نام	مدت	سنہ	کیفیت
۱	ادریانس	۲۱ سال	ایضاً	اسی ہی باقی ماندہ مکانات بیت المقدس کی حراست کی
۱۱	انطوسوس	۲۳ سال	۱۵۵	اسی پھر کر بیت المقدس کی تعمیر کرائی اور اوسکا ایلیا نام رکھا
۱۲	مرقس	۱۹ سال	۱۵۵	
۱۳	قومودس	۱۳ سال	۱۵۶	
۱۴	سورس	۱۸ سال	۱۵۷	
۱۵	انطونیوس	۷ سال	۱۵۷	
۱۶	انطونیوس ثانی	۴ سال	۱۵۷	اسکے آخر ایام سلطنت میں جالینوس حکیم فوت ہوا
۱۷	اسکندر ماماس	۱۳ سال	۱۵۷	
۱۸	مکسمس	۳ سال	ایضاً	
۱۹	غردیانس	۶ سال	ایضاً	
۲۰	فلقس	۶ سال	ایضاً	
۲۱	دقیوس	۲ سال	ایضاً	اسی کی ماں کی حکایت بعث بہالت کی تھی جسکو اوسی نے نصاریٰ کے قتل پر ہستر و ع کیا تھا
۲۲	غلس	۱۵ سال	ایضاً	
۲۳	قلودیس	۱ سال	۱۵۸	
۲۴	قیس	۶ سال	۱۵۸	
۲۵	اردیس	۷ سال ۶ ماہ	۱۵۸	
۲۶	قسطنطینس مقسمیانس	۱۹ سال	۱۵۸	ان دونوں بادشاہوں نے نصاریٰ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر [illegible] قتل کیا اور قید کیا تھا
۲۷	قرونقیس	۵ سال	۱۵۸	
۲۸	دقلطیانس	۲ سال	۱۵۸	

ان میں سو بیاسی (۳۸۲) برس چھ مہینے میں اٹھائیس (۲۸) بادشاہوں نے حکومت کی

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد سال حکومت	صفحہ	
۱	قسطنطین المظفر بن ہیلانی	۳۱ سال	۱۵۸	یہہ بادشاہ قسطنطنیہ شہر کا بانی ہی بت پرستی چہوڑ کر مذہب نصرانیہ قبول کیا تہا
۲	قسطنطین	۲۴ سال	۱۵۹	
۳	یولیانس بن اخی قسطنطین	۲ سال ۸ ماہ	ایضاً	
۴	اوالنس بن نوحالہ	۱۴ سال	۱۶۰	
۵	تیدوسیس صغیر	۴۲ سال	۱۶۰	
۶	مرقیانس ومسماۃ بلخاریا	۷ سال	۱۶۱	مرقیانس کے جورو مسماۃ بلخاریا تہی ان دونوں نے سات برس حکومت کی
۷	الیون اکبر	۱۶ سال	۱۶۱	
۸	الیون اصغر	یکسال	۱۶۱	
۹	زینون ارینیاقی	۱۷ سال	۱۶۱	
۱۰	نسطاس	۲۷ سال	۱۶۱	
۱۱	یوسطینس	۹ سال	۱۶۲	کلیسہ رہا کا بانی یہی ہی
۱۲	یوسطنانس	۳۹ سال	۱۶۲	
۱۳	یوسطینس ثانی	۱۳ سال	ایضاً	
۱۴	طبارینس	۴ سال	ایضاً	
۱۵	موریقیس	۲۰ سال	ایضاً	
۱۶	نوقاس	۸ سال	ایضاً	
۱۷	ہرقل اور اوسکا بیٹا	۳۱ سال	ایضاً	

اس تین سو پانچ برس کے عرصہ میں سترہ بادشاہوں مذکورہ بالا نے حکومت کی

تنبیہ

واضح ہو کہ حمزہ اصفہانی کی کتاب میں دیکھی ہی ایک فصل نقل کی ہی جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت
مجکو معلوم ہوتی ہی بہذا ترجمہ اس فصل کا بعینہ کرتا ہوں دیکھو کہتا ہی کہ میں ایک بادشاہ روم کی کتاب
سے نقل کرتا ہوں کہ قسطنطین بن ہیلانی عرب کی تاریخ مقرر ہونی کی قبل دو سو ستانویں
برس اول تہا اُس برس اوسنی بادشاہت کی پہر اوسکی بعد بیٹا اوسکا قسطنطین بن قسطنطین
چوبیس[۲۴] برس تک حکومت کرتا رہا یہہ تاریخ عرب کی مقرر ہونی سے دو سو چہیاسٹھ[۲۶۶] برس اول تہا
اور دو سو بیالیس[۲۴۲] برس پہلی عرب کی تاریخ کی موت ہوا وہ درمیان سنہ ۲۵ سکندری کی مرا تہا اور
قسطنطین ابن ہیلانی درمیان سنہ ۲۳۶ سکندری کی موت ہوا بعد اوسکے علوس نے جلوس
کیا دو برس تک حکومت کرتا رہا اوسکے سلطنت دو سو چالیس[۲۴۰] برس قبل تاریخ عرب کی ہو چکی تہی
اوسکے بعد تیدوس نے دس برس چہہ مہینے حکومت کی اوسکی بعد [illegible] دس برس دو مہینے تک
حاکم رہا اوسکی بعد عردمیوس اور انطلیوس اور ہدوس چہہ برس کی عرصہ میں تینوں بادشاہوں کے
حکومت تمام ہوئی اوسکی بعد ارقادس ابن ہدوس بادشاہ ہوا اوسنی تیرہ برس اور تین مہینے سلطنت کی
بعد ابن تدوسس بن ارقادس نے بیالیس برس ایک مہینے حکومت کی بعد ابن [illegible] اور
اسطیوس نے انتیس[۲۹] برس بادشاہت کی بعد ابن لاوی اکبر نے سولہ برس حکومت کی پہر لاوی
اصغر ایک برس پہر ہرمز نے سترہ برس پہر [illegible] نے ستائیس[۲۷] برس چار مہینے حکومت کی
پہر الطلیس نے نو برس گیارہ مہینے بادشاہت کی پہر قسطوندس بادشاہ ہوا اوسنی اٹہتیس سال
تین مہینے حکومت کی پیغمبر خدا محمد مصطفی صلعم اوسکی ایام حکومت میں پیدا ہوئی تہے اوسکی بعد [illegible] بادشاہ ہوا
اوسنی پانچ برس نو مہینے حکومت کی اوسکی بعد مرقیوس بادشاہ ہوا اوسنے سات سال چار مہینے حکومت
کی ہی ہم سورت اوسکے زمانہ میں ہوئے تہے پہر موقاس بادشاہ ہوا اوسکے آخر ایام حکومت

حکومت مین ہجرت نبوی ہوئی تہی جسمی سال ہجری شروع ہوا اوسنی آٹھہ برس حکومت کی ۔
بعدازان ہرقل اور اوسکا بیٹا جو شام پر لڑا تہا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ مین نبی صلعم نے اس دار فانی سے
رحلت فرمائی اکتیس ۳۱ برس اوسنے بادشاہت کی ۔ پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت
مین حضرت عثمان ابن عفان رض شہید ہوئی اور جنگ صفین بہی اوسیکے ایام حکومت مین ہوئے
پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی ۔ اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل سکے جورو کا بادشاہ ہوا سترہ ۱۷ برس
اوسنے حکومت کی ۔ پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبدالملک بن مروان سکے وقت مین وہ
بادشاہ ہوا تہا دس برس اوسنی حکومت کی ۔ پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو الیون بہی کہتی ہین اوسنے
تین برس حکومت کی ۔ بعدازان طبارس نے سات برس بادشاہت کی پہر اسطینوس زمانہ عمر
بن عبدالعزیز کی مین بادشاہ ہوا اوسنے چہہ برس بادشاہت کی ۔ پہر اسطاسینوس نی دو برس بادشاہت
کی ۔ پہر تدرس نی دو برس ۔ پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت مین خلفا بنی امیہ سکے
خاندان مین بادشاہت نرہی تہی اوسنی پچیس ۲۵ برس تین مہینی بادشاہت کی ۔ بعدازان لاوی بن قسطنطین نے
پانچ برس حکومت کی ۔ پہر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی کم دس برس حکومت کی ۔ پہر
قسطنطین سنے چہہ برس سات مہینی بادشاہت کی ۔ اوسکے بعد مسماۃ ملکہ ارینہ بادشاہ ہوئے
یہہ وہ عورت ہی جسنی اپنے باپ سے ملک چہین لیا تہا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی ۔ پہر نقفور ایام ہارون رشید مین
بادشاہ ہوا اوسنی آٹھہ برس نو مہینی بادشاہت کی پہر استراوین نقفور بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی ۔ پہر میخائیل ابن نوفل
سات برس پانچ مہینی تک بادشاہت کرتا رہا ۔ بعدازان توفیل بن میخائیل ایام دوم مامون مین بادشاہ ہوا بائیس برس تین مہینی اوسنے بادشاہت کی
بعدازان اوسکا بیٹا میخائیل بن توفیل اور والدہ اوسکی ایام متوکل بالله تک چہبیس برس تک حکومت کرتی رہی ۔ اس بادشاہ
کی وقت سی اس خاندان مین سی بادشاہت جاتی رہی اور صقلب کی قبضہ مین ہو گئی مغربی عہد مین بسیل صقلبی در سنہ ۲۵۳ ہجری کی بادشاہ
ہوا اوسنی بیس برس سلطنت کی بعدازان الیون بن بسیل ایام معتمد مین درمیان سنہ ۲۷۳ ہجری کی بادشاہ ہوا ۔ پہر سکندروس بن بسیل ایام
مقتدر مین درمیان سنہ ۲۹۹ ہجری کی بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مہینی سلطنت کی ایک پہوڑا اوسکی نکلا تہا جسکی صدمہ سے ہلاک ہوا ۔ بعدازان
قسطنطین بن الیون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اوسپر قسطنطین ابن اندرقس غالب آیا بیٹا اوسکا [illegible] تہا
بعد وفات اپنی باپ کی بہاگ کر روم مین چلا گیا جب وہ ملک پر غالب آگیا اور [illegible] بلاد مین جو کہ دار السلطنت ہی جاکر پہر اوسنا قسطنطین
بن الیون حاجب اوسپر غالب ہوئے اونہون نے اوسکو قتل کیا اور اوسکی [illegible] قسطنطین بن الیون درمیان سنہ [illegible] ہجری کی مسلط ہوا

نقشہ ملوک عرب عراق کا جنکو لخمین کہتے ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	مدت ایام حکومت	صفحہ	
۱	ملک بن فہم		۱۶۹	زمانہ اوسکا ملوک طوائف کا زمانہ تھا اسی نے سلطنت کی اور اسکو ایک شخص مسمی سلیمہ نے قتل کیا تہا
۲	جذیمہ بن مالک بن فہم	۶ سال	۱۷	اسی شخص نے اول سنگ کشی گری کی تدبیر نکالی
۳	عمرو بن عدی	۱۸ سال	۱۷۲	اردشیر کی زمانہ میں ۱۴ برس دس مہینے اور شاپور کی وقت میں آٹھ برس دو مہینے حکومت کی
۴	امرء القیس بن عمرو بن عدی	۱۱۴ سال	۱۷۳	شاپور ابن اردشیر کی زمانہ میں ۲۲ برس اور ہرمز بن شاپور کی وقت میں ۱ برس دس مہینے بہرام کی زمانہ میں ۹ برس ۳ مہینے بہرام ابن بہرام کی زمانہ میں ۲۳ برس بہرام ثالث کے زمانہ میں ۱۳ برس ۶ مہینے نرسی بن بہرام ابن بہرام کی زمانہ میں ۹ برس ہرمز ابن نرسی کے زمانہ میں تیرہ ۱۳ برس شاپور ذی الاکتاف کی وقت میں ۲ برس ۵ مہینے حکومت کی اسطرح کی اتنی بادشاہتیں اسنے دیکہیں
۵	عمرو بن امرء القیس	۶ سال	۱۷۳	شاپور ذی الاکتاف اور اردشیر اور شاپور ابن شاپور کے زمانہ میں تہا
۶	امرء القیس بن البدا بن عمرو	۱۲ سال	۱۷۴	اسی آگ میں عمرو بن محرق کو جلایا اور یہہ رسم اسکی اول نکالے
۷	نعمان ابن امرء القیس	۳ سال	ایضاً	یہہ بانی خورنق اور سدیر کا ہی ۔
۸	منذر ابن نعمان	۴۴ سال	ایضاً	یزدگرد ابن بہرام گور اور یزدگرد ابن یزدگرد کی زمانہ میں تہا
۹	منذر ابن منذر	۷ سال	۱۷۵	یہہ قباد بن فیروز کی زمانہ میں

۱۰	نعمان ابن اسود	۴سال	۱۷۵	فیاد بن فیروز کی زمانہ مین موجود تہا
۱۱	ابو یعفر بن علقمۃ الذہلی	۴۴سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امراء القیس ابن النعمان	۷سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	منذر ابن امراء القیس اسکو منذر ابن ماء السماء بہی کہتی ہین	۳۲سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت مین بہی ۲۶ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان سکے زمانہ مین ہے
۱۵	منذر ابن امراء القیس ثانی			اسیکی وقت مین امراء القیس شاعر تہا اور نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۶	عمر ابن منذر	۷سال ۶ماہ	۱۷۶	نوشیروان سکے زمانہ مین تہا
۱۷	قابوس بن منذر	۴سال	ایضاً	نوشیروان سکے زمانہ مین تہا
۱۸	فیشہرت	۱سال		ایضاً
۱۹	منذر ابن نعمان	۴سال	۱۷۶	ایضاً ہرفز ابن نوشیروان کی زمانہ مین بہی اور اسنی تین برس حارہینی تک سلطنت سے
۲۰	نعمان ابن المنذر	۲۲سال	ایضاً	اوسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبیصہ	۷سال	ایضاً	اسکی ایک برس چہی مہینی جلوسکی کی بعد نبی صلعم مبعوث ہوسے تہے
۲۲	زادسی	۱۷سال	ایضاً	بوران بنت پرویز کی ایک سال جلوس تک بادشاہ تہا
۲۳	منذر ابن نعمان ابن منذر	۸ماہ	ایضاً	
۲۴	بوران بنت پرویز	۷ماہ		ایام ابو بکر رض اور عمر رض کے مین بوران مذکور کی بہی ہجرت کی حکومت سات مہینی سے
۲۵	یزدگرد بن شہریار بن پرویز	۲۰سال		حضرت عمر و اور حضرت عثمان رض کے وقت مین وہ بادشاہ ہجرت کا ہوا

نقشہ ملوک غسان کا جو اسلام کی ظاہر ہونے سی چارسو برس اول بادشاہت کرتی تھی

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	حفنہ بن عمرو	۴۵ سال ۳ ماہ	۱۷۷	چارسو برس قبل ظہور اسلام کی دو سلطنت کرتا تھا
۲	عمرو بن حفنہ	۵ سال	ایضاً	چند کلیسا اوسکی بنائی ہوئی ہیں ایک کلیسا حالی مشہور ہی
۳	ثعلبہ بن عمرو	۱۷ سال	۱۷۸	اوسی ایک کوشک اور حوض بنایا
۴	حارث بن ثعلبہ	۲ سال	ایضاً	
۵	جبلہ بن حارث	۱ سال	ایضاً	اسی پل اور راہ وغیرہ کی بنیاد ڈالی
۶	حارث بن جبلہ	۱ سال	۱۷۸	
۷	منذر بن حارث	۳ سال	ایضاً	
۸	نعمان ابن حارث	۱۵ سال ۶ ماہ	ایضاً	
۹	منذر ابن الحارث	۱۳ سال	ایضاً	
۱	جبلہ ابن حارث	۳۴ سال	ایضاً	
۱۱	ایہم ابن حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۲	عمرو بن الحارث	۲۶ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۱۳	حفنہ اصغر	۳ سال	ایضاً	
۱۴	نعمان ابن منذر	۱ سال	ایضاً	
۱۵	نعمان ابن عمرو	۲۷ سال	ایضاً	

۱۶	جبلہ ابن نعمان	۱۶ سال	ایضاً	
۱۷	نعمان ابن الایہم	۲۱ سال	ایضاً	
۱۸	حارث ابن ایہم	۲۲ سال ۵ ماہ	۱۷۹	
۱۹	نعمان ابن حارث	۱۸ سال	۱۷۹	
۲۰	منذر ابن نعمان	۱۹ سال	ایضاً	
۲۱	عمرو بن نعمان	۳۳ سال ۴ ماہ	ایضاً	
۲۲	حجر بن نعمان	۱۲ سال	ایضاً	
۲۳	حارث ابن حجر	۲۶ سال	ایضاً	
۲۴	جبلہ ابن حارث	۱۷ سال ۱ ماہ	ایضاً	
۲۵	حارث ابن جبلہ	۲۱ سال ۵ ماہ	ایضاً	
۲۶	نعمان ابن حارث ابوکرب	۳۷ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۲۷	ایہم ابن جبلہ	۲۷ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۲۸	منذر ابن جبلہ	۱۳ سال	ایضاً	
۲۹	شراحیل بن جبلہ	۲۵ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۳۰	عمرو بن جبلہ	۱۰ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۳۱	جبلہ ابن حارث	۴ سال	۱۷۹	
۳۲	جبلہ ابن ایہم	۳ سال	۱۷۹	

تمام اہل غسان میں ۳۲ بادشاہ گذرے ہیں جنکا نام اوپر مذکور ہوا انہوں نے چھ سو سولہ (۶۱۶) برس کی عرصہ میں تفصیل مذکور سلطنت کی ہے

نقشہ ملوک حمیر یعنی بادشاہان عرب یمن کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	قحطان بن عابر بن شالح بن نوح		۱۶۳	یہہ اول بادشاہ یمن کا ہوا
۲	یعرب ابن قحطان		۱۶۳	یہی شخص موجد زبان عربی کا ہے
۳	یشجب بن یعرب		ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یشجب		ایضاً	اسکو سبا کہتے ہیں
۵	حمیر ابن سبا		۱۶۴	
۶	واثل بن حمیر		ایضاً	
۷	السکسک بن واثل		ایضاً	
۸	یعفر ابن السکسک		ایضاً	
۹	عامر بن باران		ایضاً	اسکو ذو ریاش بھی کہتے ہیں
۱۰	نعمان ابن یعفر ابن سکسک		ایضاً	اسکو معافر بھی کہتے ہیں
۱۱	اشمح بن نعمان المعافر		ایضاً	
۱۲	شداد بن عاد		ایضاً	
۱۳	لقمان ابن عاد بن ملطاط ابن سبا		ایضاً	
۱۴	ذو سدد	۱۵ سال	۱۶۵	
۱۵	حارث ابن ذو سدد	۱۲۵ سال	ایضاً	اسکو حارث الرائش کہتے ہیں اور یہی تبع اول ہے
۱۶	ذوالقرنین صعب ابن الرائش		ایضاً	

۱۷	ذو المنار ابرہہ ابن ذو القرنین	۸۳ سال	۱۶۵	
۱۸	افریقیس ابن ابرہہ	۱۶۴ سال	ایضاً	
۱۹	ذوالاذعار عمر بن ذو المنار	۲۵ سال	ایضاً	
۲۰	شرجیل بن عمرو		ایضاً	حمزہ اصفہانی نی اسکا ذکر نہین کیا
۲۱	الہداد بن شرجیل	۷۵ سال	ایضاً	
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۲۰ سال	۱۶۶	
۲۳	ناشر النعم بن شرجیل	۸۵ سال	ایضاً	
۲۴	شمر مرعش	۳۷ سال	ایضاً	
۲۵	ابومالک بن شمر	۵۵ سال	ایضاً	
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۵۳ سال	۱۶۶	یہہ تبع ثانی کہلاتا ہی ابوالفدا کہتا ہی کہ عمران سے اور مزیقیا یہہ دو بادشاہ ابومالک کی بعد اور گذرے ہین
۲۷	ذوحشبان بن اقرن	۷ سال	ایضاً	
۲۸	تبع بن الاقرن بن شمر	۱۶۳ سال	۱۶۷	
۲۹	کلیکرب بن تبع	۳۵ سال	ایضاً	
۳۰	ابوکرب اسعد	۱۲۰ سال	ایضاً	
۳۱	حسان بن تبع	۷ سال	ایضاً	
۳۲	عمر بن تبع	۶۳ سال	ایضاً	
۳۳	عبد کلال	۷۴ سال	ایضاً	
۳۴	تبع بن حسان ابن کلیکرب	۷۸ سال	ایضاً	اسکو تبع اصغر بہی کہتی ہین
۳۵	حارث ابن عمر		ایضاً	
۳۶	مرثد بن عبد کلال	۴۱ سال	۱۶۷	

نمبر	نام بادشاہ	مدت	صفحہ	کیفیت
۳۷	ولیعہ بن مرثد	۳۷سال	ایضاً	
۳۸	ابرہہ بن الصباح		ایضاً	ستاپور کی وقت میں تہا
۳۹	صہبان ابن محرث	۱۵سال	ایضاً	
۴۰	عمرو بن تبع	۷۵سال	ایضاً	
۴۱	ذو شناتر	۲۷سال	ایضاً	
۴۲	ذو نواس	۲۰سال	ایضاً	
۴۳	ذو جدن	۲سال	ایضاً	وہ صبح ہوکر بعد ابا ان حمیر کر ۲۶ شخص و دو ہزار [illegible] برس کے عرصہ میں گذری تین شخص حبشہ کی بادشاہی اور [illegible] برس کے پہر اہل اسلام کی عمل میں آیا [illegible] حبشہ کے [illegible]
۴۴	ارباط		۱۶۸	
۴۵	ابرہہ الاشرم صاحب فیل	۲۳سال	ایضاً	
۴۶	یکسوم	۱۷سال	ایضاً	
۴۷	مسروق	۱۲سال	ایضاً	
۴۸	سیف بن ذی یزن			انکے بعد پہر قبیلہ حمیر کو سلطنت نصیب ہوئی

نقشہ اون بادشاہون کا جو جرہم کی اولاد سی مالک حجاز کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ	صفحہ
۱	جرہم	۱۸۰	۷	مضاض بن عبد المسیح	۱۸۰
۲	عبد یالیل بن جرہم	ایضاً	۸	عمرو بن مضاض	ایضاً
۳	جرشم ابن عبد یالیل	ایضاً	۹	حارث ابن مضاض	ایضاً
۴	عبد المدان بن جرشم	ایضاً	۱۰	عمرو بن الحارث	ایضاً
۵	ثعلبہ ابن عبد المدان	ایضاً	۱۱	بشر ابن الحارث	ایضاً
۶	عبد المسیح بن ثعلبہ	ایضاً	۱۲	مضاض بن عمرو بن مضاض	ایضاً

ملوک کندہ کا نقشہ

نام بادشاہ	صفحہ
حجر آکل المرار بن عمر	۱۸۰
عمرو بن حجر	۱۸۱
حارث ابن عمر	ایضاً
حجر ابن الحارث	۱۸۲
شراحیل بن الحارث	[illegible]
معدی کرب ابن الحارث	
امرؤ القیس شاعر	۱۸۲
حارث بن ابی شمر اور سموئل کا حال	۱۸۳
بادشاہان متفرقہ حجاز کی بھی گذری ہیں	
عمرو بن لحی ابن حارثہ	۱۸۳
زہیر ابن جناب بن ہبل	۱۸۴
کلیب بن ربیعہ ابن الحارث	۱۸۶
زہیر ابن جذیمہ بن رواد	۱۸۸
قیس ابن زہیر العبسی	۱۹۰

نقشہ لڑائیوں عرب کا جو دونوں کی نسبت مشہور ہیں

نام لڑائی کا	صفحہ
یوم خزار	۱۹۲
ایام بنی وائل	۱۹۳
یوم دارات	۱۹۳
یوم قضیة یوم التحالق	ایضاً
یوم عین اباغ	ایضاً
یوم مرج حلیمہ	ایضاً
یوم الکلاب الاول	۱۹۴
یوم اوارہ	ایضاً
یوم احرجان	۱۹۵
یوم شعب جبلہ	ایضاً
یوم ذی قار	۱۹۶

نقشہ تواریخ ملوک قریش کا معہ خاندان امویہ و عباسیہ و ملوک مصر و افریقیہ کی جو بعد انتقال و رحلت فرمانی رسول اللہ کی بادشاہ ہوئے

نمبر	نام بادشاہ	عدد ایام حکومت	سال جلوس	سال وفات	صفحہ کتاب ابوالفدا	حال ضروری
۱	ابوبکر الصدیق رض	۲ سال ۳ ماہ ۸ روز	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری ۱۲ جولائی سنہ ۶۳۲ ع	۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری ۲۲ جولائی سنہ ۶۳۴ ع	۳۰۴	عمر اونکی ترسیٹھ برس کی ہوئی ایام مرض [illegible] مدت ۱۵ دن رہی [illegible]
۲	عمر بن الخطاب رض	ا سال ۶ ماہ ۱۸ روز	سنہ ۱۳ ہجری سنہ ۶۳۴ ع	۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ ہجری ۴ نومبر سنہ ۶۴۴ عیسوی	۳۵۲	عمر تریسٹھ برس کی پاکے اول نام اونکا امیر المومنین ہوا
۳	عثمان بن عفان رض	ا سال ۱۱ ماہ ۲۲ روز	سنہ ۲۳ ہجری سنہ ۶۴۴ عیسوی	۱۸ ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری ۱۸ جون سنہ ۶۵۶ ع	۴۰	بیاسی برس کی عمر میں شہید ہوئے
۴	علی ابن ابی طالب رض	۵ سال ۴ ماہ ۳ روز	سنہ ۳۵ ہجری سنہ ۶۵۶ ع	۱۷ رمضان سنہ ۴۰ ہجری ۲۳ جنوری سنہ ۶۶۱	۴۱۱	تریسٹھ برس کی عمر ہوئے
۵	حسن بن علی رض	۶ ماہ	سنہ ۴۱ ہجری	سنہ ۵۶ ہجری	۴۱۴	سینتالیس برس کی عمر پائے

اب خاندان امویہ میں خلافت آئی پندرہ بادشاہ اس خاندان سے گذرے ہیں انکی

عمل مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب

اور اندلس اور تمام اطراف و اقطار میں پھیل گئی تھی اونکا نقشہ یہہ ہے

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابو الفدا	حال ضروری
۱	معاویہ بن ابی سفیان	۱۹ سال ۳ ماہ ۲۵ روز	سنہ ۵۶ ہجری	رجب سنہ ۶۰ [illegible] اپریل [illegible]	۴۴۶	اٹہتر برس کی عمر ہوئی اوسنی اول مسجدین حجرہ بنایا اور قاصد مقرر کئے
۲	یزید ابن معاویہ	۳ سال ۸ ماہ	ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری ۱۰ نومبر سنہ ۶۸۳ ع	۴۵۸	انتالیس برس کی عمر اوسکی ہوئی دمشق مین فوت ہوا یہی قاتل حسین ؓ ہے
۳	معاویہ ابن یزید	۳ ماہ ۲۲ یوم	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری	سنہ ۶۴ ہجری	۴۶۷	تیئیس ۲۳ برس کی عمر پائی اسنے آپ خلافت چہوڑ دے تہی
۴	عبد اللہ ابن زبیر رض	۹ سال ۱۱ ماہ ۳ روز	سنہ ۶۴	۱۳ جماد الآخر سنہ ۷۳ ہجری	۴۶۸	یوسف ابن حجاج نے اونکو قتل کیا تہا
۵	مروان ابن الحکم	۹ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۴ ہجری	رمضان سنہ ۶۵ ہجری اپریل [illegible] ۶۸۵ ع	۴۶۹	اسکی بیوی نے اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالا تہا بہت مفسد آدمی تہا
۶	عبد الملک ابن مروان	۲۱ سال ۴ ماہ ۷ یوم	۳ رمضان سنہ ۶۵ ہجری	شعبان سنہ ۸۶ ۹ اکتوبر سنہ ۷۰۵ ع	۴۷۱	نہایت مشہور ہوا اسکا ساٹہہ برس کی اوسکی عمر ہوئی
۷	ولید ابن عبد الملک	۹ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری	جماد الآخر سنہ ۹۶ ہجری فروری سنہ ۷۱۵ ع	۴۸۰	عمر اوسکی اٹہتالیس برس کی ہوئی
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۲ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	سنہ ۹۶ جماد الآخر	۲۱ صفر سنہ ۹۹ ہجری ۱۳ اکتوبر سنہ ۷۱۷ ع	۴۸۴	تینتالیس برس کی عمر ہوئی
۹	عمر بن عبد العزیز	۲ سال ۵ ماہ ۱۳ یوم	ماہ صفر سنہ ۹۹	۲۵ رجب سنہ ۱۰۱ فروری	۴۸۶	اس شخص نے برا کہنا اور گالیاں دینی علی رض کے خطبوں مین سے موقوف کروا دی تہے
۱۰	یزید ابن عبد الملک	۴ سال یوم	ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری	۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵ ۲۸ جون ۷۲۴ ع	۴۸۸	

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال مختصر
۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۹ سال ۸ ماہ ۲ یوم	سنہ ۱۰۶ ہجری	۶ ربیع الآخر سنہ ۱۲۵ ۶ فروری ۷۴۳	۴۹۱	ترپن برس کی عمر پائی
۱۲	ولید ثانی بن یزید بن عبد الملک	۱ سال ۲ ماہ ۲۱ یوم	۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۵ ہجری	۲۶ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ۱۶ اپریل ۷۴۴	۴۹۶	
۱۳	یزید ابن ولید بن عبد الملک	۶ ماہ ۶ یوم	۲۸ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری	۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶ ۱۳ اکتوبر ۷۴۴	۴۹۹	عمر اوسکی چالیس برس کی تھی
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۲ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۱۲۶	صفر سنہ ۱۲۷ نومبر ۷۴۴	۵	اسکو بادشاہ اکثر مورخ نہیں لکھتے بعض بادشاہ شمار کرتے تھے اسیواسطے ابو الفدا نے خلیفہ مقرر کیا
۱۵	مروان ابن محمد بن مروان	۵ سال ۱۰ ماہ	سنہ ۱۲۷ ہجری	۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۲ ہجری اپریل ۷۵۰	۵۱	اوسکی بہتر برس کی عمر تھی یہ آخر خلیفہ خاندان بنی امیہ کا تھا

بعد ان خلیفوں کے دورہ عباسیہ کا آیا اون میں سینتیس خلیفہ ہوئے جنکے نام یہ ہیں

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال مختصر
۱	سفاح	۴ سال ۸ ماہ ۱ یوم	سنہ ۱۳۲ ہجری	ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ ہجری جون ۷۵۴	۵۰۷	اسنے بنی امیہ کی خاندان کو برباد کیا اور ایک ایک کو ڈھونڈھ کی قتل کیا
۲	منصور ابو جعفر	۲۱ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	سنہ ۱۳۶ ہجری	ذی الحجہ سنہ ۱۵۸ ہجری ۷۷۵	۵۱۵	بانی بغداد
۳	مہدی ابن منصور	۱۰ سال ۱ ماہ ۱۲ یوم	سنہ ۱۵۸ ہجری	محرم سنہ ۱۶۹ ہجری ۷۸۵	۵۲۹	

۴	ہادی موسیٰ بن مہدی	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۱۶۹ ہجری	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۷۰ اکتوبر سنہ ۷۸۶	۵۳۴	
۵	ہارون رشید ابن مہدی	۲۳ سال ۲ ماہ ۱۸ یوم	سنہ ۱۷۰ ہجری	[illegible]	۵۳۶	طوس میں [illegible] پینتالیس برس کی عمر پائی
۶	امین محمد بن رشید	۴ سال ۵ ماہ ۲ یوم	سنہ ۱۹۳ ہجری	۲۵ محرم سنہ ۱۹۸ ۲۵ ستمبر سنہ ۸۱۳	۵۵۰	
۷	مامون عبداللہ بن رشید	۲۰ سال ۵ ماہ ۲۲ یوم	سنہ ۱۹۸ ہجری	[illegible]	۵۵۴	علم نجوم جانتا تھا
۸	معتصم باللہ ابن رشید	۸ سال ۸ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۱۸ ہجری	۱۸ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ ہجری ۵ جون سنہ ۸۴۲	۵۷۷	بانی شہر سامرا کا
۹	واثق باللہ بن معتصم		سنہ ۲۲۷ ہجری	[illegible]	۵۸۲	۳۶ برس کی عمر ہوئی
۱۰	متوکل علی اللہ	۱۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم	سنہ ۲۳۲ ہجری	۴ شوال سنہ ۲۴۷ ۱۱ دسمبر سنہ ۸۶۱	۵۸۵	۴۱ برس کی عمر ہوئی
۱۱	منتصر باللہ بن متوکل	۶ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۴۷ ہجری	۲۵ ربیع الاول سنہ ۲۴۸ ۲۹ مئی سنہ ۸۶۲	۵۹۴	
۱۲	مستعین باللہ بن محمد بن معتصم	۳ سال ۹ ماہ ۱ یوم	سنہ ۲۴۸ ہجری	۲ محرم ۲۵۲ ۲۴ جون سنہ ۸۶۶	۵۹۵	
۱۳	معتز باللہ بن متوکل	۳ سال ۶ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۲۵۱ ہجری	۲ رجب سنہ ۲۵۵ ۱۷ جون سنہ ۸۶۹	۵۹۸	

	۶۰۳	۱۸ رجب سنہ ۲۵۶ ۲۲ جولائی سنہ ۸۶۹	سنہ ۲۵۵ ہجری	۱۱ ماہ ۲ یوم	مہدی باللہ بن واثق	۱۴
	۶۷	۱۹ رجب سنہ ۲۷۹ ۱۵ اکتوبر سنہ ۸۹۲	سنہ ۲۵۶ ہجری	۲۳ سال ۴ ماہ	معتمد باللہ بن متوکل	۱۵
	۶۲۱	۲۲ ربیع الاول سنہ ۲۸۹ ۵ اپریل سنہ ۹۰۲	سنہ ۲۷۹ ہجری	۹ سال ۸ ماہ ۲۳ یوم	معتضد باللہ بن موفق بن متوکل	۱۶
	۶۲۸	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ ۱۱ اگست سنہ ۹۰۸	سنہ ۲۸۹ ہجری	۶ سال	مکتفی باللہ بن معتضد	۱۷
	۶۳۳	۲۸ شوال سنہ ۳۲۰ ۲ نومبر سنہ ۹۳۲	سنہ ۲۹۵ ہجری	۲۴ سال ۲ ماہ ۱ یوم	مقتدر باللہ بن معتضد	۱۸
	۶۶	۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۳۲۲ اکتوبر سنہ ۹۳۴	سنہ ۳۲۰ ہجری	۱ سال ۵ ماہ ۱۱ یوم	قاہر باللہ بن معتضد	۱۹
	۶۶۶	۱۶ ربیع الاول سنہ ۳۲۹ ۱۹ دسمبر سنہ ۹۴۰	سنہ ۳۲۲ ہجری	۶ سال	راضی باللہ بن مقتدر	۲۰
	۶۷۹	۲ صفر سنہ ۳۳۳ ۱۲ اکتوبر سنہ ۹۴۴	سنہ ۳۲۹ ہجری	۵ سال	متقی باللہ بن مقتدر	۲۱
	۶۸۷	سنہ ۳۳۸	سنہ ۳۳۳ ہجری	۱۶ ماہ	مستکفی باللہ بن مکتفی	۲۲
	۶۹۱	۲۰ جمادی الثانی سنہ ۳۵۷ ہجری	سنہ ۳۳۴ ہجری	۲۹ سال ۵ ماہ چند یوم	مطیع اللہ بن مقتدر	۲۳

۲۴	طایع للہ بن مطیع	۱۸ سال	۳۶۳ سنہ ہجری	۱۹ شوال ۳۸۱ سنہ ہجری کو معزول ہوا	۴۲۶	
۲۵	قادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر	۴۱ سال ۱ ماہ	۳۸۱ سنہ ہجری	۱۲ ذوالحجہ ۴۲۲ سنہ ۳۱ نومبر ۱۰۳۱ء	۴۵۱	
۲۶	قایم بامر اللہ بن القادر	۴۴ سال ۸ ماہ ۲۵ یوم	۴۲۲ سنہ ہجری	۱۰ شوال ۴۶۷ سنہ ہجری ۱۹ مئی ۱۰۷۵ سنہ	جلد ۲ ۴۸۰	
۲۷	مقتدی بامر اللہ بن محمد بن قایم	۱۹ سال ۸ ماہ	۴۶۷ سنہ	محرم ۴۸۷ سنہ ۴ فروری ۱۰۹۴ سنہ	۱۱۰	
۲۸	مستظہر باللہ بن مقتدی	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	۴۸۷ سنہ ہجری	۲۳ ربیع الاول ۵۱۲ سنہ ہجری ۱۴ جولائی ۱۱۱۸ سنہ	۱۳۵	
۲۹	مسترشد باللہ بن مستظہر	۱۷ سال ۶ ماہ ۲۰ یوم	۵۱۲ سنہ ہجری	۱۷ ذی الحجہ ۵۲۹ سنہ ہجری ۲۸ ستمبر ۱۱۳۵ سنہ	۱۹۵	
۳۰	راشد بن المسترشد	۱ سال	۵۲۹ سنہ	۴ ذوالحجہ ۵۳۰ سنہ ۳ ستمبر ۱۱۳۶ سنہ	۲۳۲	
۳۱	مقتفی امر اللہ بن مستظہر	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۶ یوم	۵۲۸ سنہ	۲ ربیع الاول ۵۵۵ سنہ ۱۳ مارچ ۱۱۶۰ سنہ	۲۳۴	۶۶ برس کی عمر ہوئی
۳۲	المستنجد باللہ بن المقتفی	۱۱ سال	۵۵۴ سنہ	۹ ربیع الاول ۵۶۶ سنہ ۲ نومبر ۱۱۷۰ سنہ	۲۹۱	
۳۳	المستضی بنور اللہ بن المستنجد	۹ سال ۷ ماہ	۵۶۶ سنہ	۲ ذی الحجہ ۵۷۵ سنہ ۲۹ اپریل ۱۱۸۰ سنہ	۳۱۳	

نمبر	نام	مدت	سنہ جلوس	تاریخ وفات	صفحہ	کیفیت
۲۴	الناصر لدین اللہ بن مستضی	۴۷ سال	سنہ ۵-۳	۲ شوال سنہ ۶۲۲ ۶ اکتوبر ۱۲۲۵	۳۳۰	وہ ستر برسکی عمر پائے
۲۵	طاہر باللہ بن ناصر	۹ ماہ	سنہ ۶۲۲	۱۴ رجب سنہ ۶۲۳ ۱۱ جولائی سنہ ۱۲۲۶	۴۷۹	
۲۶	مستنصر باللہ بن طاہر	۱۷ سال	سنہ ۶۲۳	۱۰ رجب سنہ ۶۴۰ ۲ جنوری سنہ ۱۲۴۳	۴۸۱	
۲۷	مستعصم باللہ بن مستنصر			۱۴ صفر سنہ ۶۵۶ ۲ فروری سنہ ۱۲۵۸	۴۸۱	

بیان اون خلفاء عباسیہ کا جو والی مصر گذرے ہیں یعنی جسکی بیعت خلافت کی مصر میں ہی ہوئے وہ ۱۷ نفر ہی جنکی یہہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام سلطنت	سنہ جلوس	صفحہ کتاب	
۱	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱ سال	سنہ ۶۵۹	۴۸۱	
۲	حاکم بامر اللہ	۴۱ سال	سنہ ۶۶۰	۶۷ ۱۳ سطر	یہہ ہارون رشید کی اولاد میں سی ہی سنہ ۷۰۱ ہجری میں فوت ہوا
۳	مستکفی باللہ بن حاکم	۳۹ سال	۷۰۱	۶۹۵	سنہ سات سو چالیس ہجری میں درمیان مصر کی الاوطن میں دریائے تعالی سنہ ۷۴۰ مطابق سنہ ۱۳۴۰ع کو فوت ہوا
۴	واثق باللہ بن محمد ابراہیم اور اسکا لقب مستکفی		سنہ ۷۴۰		اسکو بعضی مورخ خلیفہ میں لکھی بعض خلیفہ شمار کرتی ہیں امام مسعود میں اوسکی بیعت کا خلع ہوا دو سال جب سنہ ۱۳۴۲ع تھے اور سنہ ۷۴۲ ہجری
۵	حاکم بامر اللہ بن مستکفی	۱۴ سال	سنہ ۷۴۲		سنہ ۷۵۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۳ع میں فوت ہوا

۶	مستنجد بن مستکفی	۱۰ سال	سنہ ۷۵۴		سنہ ۷۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۶۱ع میں فوت ہوا
۷	متوکل علی اللہ بن معتضد	۴۵ سال	سنہ ۷۶۴		سنہ ۸۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۵ع میں فوت ہوا
۸	معتصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن حاکم	۲ سال	سنہ ۸۰۸		سنہ ۸۲۵ ہجری میں فوت ہوا
۹	واثق باللہ بن معتصم ابراہیم				سنہ ۷۸۸ میں فوت ہوا
۱۰	مستعین باللہ بن متوکل				سنہ ۸۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۹ع میں فوت ہوا
۱۱	معتضد باللہ بن متوکل	۲۹ سال			سنہ ۸۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۱ع میں فوت ہوا
۱۲	مستکفی باللہ بن متوکل	۱۰ سال			سنہ ۸۵۵ مطابق سنہ ۱۴۵۱ ہجری میں فوت ہوا
۱۳	قایم بامر اللہ بن متوکل	۴ سال			سنہ ۸۵۹ ہجری میں اوسکا خلع ہوا
۱۴	مستنجد باللہ بن متوکل	۲۵ سال			سنہ ۸۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۹ع میں فوت ہوا
۱۵	متوکل علی اللہ ابی العز عبد العزیز	۱۹ سال			سنہ ۹۰۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۷ میں فوت ہوا
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب بیٹی مستنصر				سنہ ۹۲۷ ہجری میں مطابق سنہ ۱۵۲۱ع کو فوت ہوا
۱۷	متوکل علی اللہ بن مستمسک یعقوب				سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۳ع کی فوت ہوا

بیان دولت غلامان فاطمہ کا یعنی ان سلاطین کے جنکو مصر میں بادشاہت تھی وہ گیارہ ہیں یہ لوگ بسبب تغلب کی بادشاہ ہوگئے تھے

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
۱	معز لدین اللہ ابی تمیم معد	۲۵ سال	سنہ ۳۴۱	۱۷ ربیع الاول سنہ ۳۶۵ ہجری	۷ ۲	شہر قاہرہ مصر اوسکا بسایا ہوا ہے
۲	العزیز باللہ ابو المنصور نزار بن معز	۲۱ سال ۵ ایام ۵	سنہ ۳۶۵	رمضان سنہ ۳۸۶	۷ ۳۱ جلد ۱	۴۲ سال ۹ ماہ کے عمر پائی
۳	حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن عزیز	۲۵ سال چند روز	سنہ ۳۸۶	۱۷ شوال سنہ ۴۱۱	۷ ۵۷	۳۶ سال ۹ ماہ کی عمر پائی
۴	ظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم	۱ سال	سنہ ۴۱۱	سنہ ۴۲۷ ہجری	۲۷ جلد	
۵	مستنصر باللہ ابو تمیم بن ظاہر	۶ سال ۴ ماہ	سنہ ۴۲۷	۱۸ ذوالحجہ سنہ ۴۸۵	۱ ۶	
۶	مستعلی باللہ ابو القاسم احمد ولد المستنصر	۷ سال ۲ ماہ	سنہ ۴۸۵	سنہ ۴۹۴	۱۴۲	سنہ ۴۶۷ ہجری میں پیدا ہوا اور سنہ ۴۹۴ ہجری میں فوت ہوا
۷	آمر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد مستعلی	۲۹ سال	سنہ ۴۹۴	سنہ ۵۲۴ ہجری	۱۶۰	
۸	حافظ لدین اللہ عبد المجید بن محمد بن مستنصر ولد عم آمر	۲ سال	سنہ ۵۲۴	سنہ ۵۴۴	۲۲۳ جلد ۲	
۹	الظافر باعداء اللہ اسمٰعیل بن حافظ	۵ سال	سنہ ۵۴۲	سنہ ۵۴۷	۲۵۷	

۱۰	فائز بنصر اللہ عیسی ولد ظافر	۶ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۵۴۹	رجب سنہ ۵۵۵	۲۸۱ ۲۹۰	
۱۱	عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ	۱۲ سال ۵ ماہ	سنہ ۵۵۴	سنہ ۵۶۷	۲۹۰	

بیان لست خاندان ایوبیہ جو بادشاہان گذرے ہین مصر و دمشق مین جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب	۲۳ سال	سنہ ۵۶۴	۱۸ صفر سنہ ۵۸۹ ہجری	۳۰۵ ۳۲۶ ۳۳۰ ۳۴۷ ۳۵۱ ۳۸۵	انگریزون سے بہت لڑا اور یہی بانی قلعہ الجبل کا ہے
۲	ملک عزیز عثمان بن صلاح الدین	۶ سال	سنہ ۵۸۹	محرم سنہ ۵۹۳	۳۸۹ ۴۰۳	۲۷ برس کی عمر پائی
۳	ملک منصور محمد بن عزیز بن عثمان	۱ سال چند ماہ	سنہ ۵۹۳	سنہ ۵۹۶	۴۰۴	
۴	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	۱۹ سال	سنہ ۵۹۶	جمادی الآخر سنہ ۶۱۵	۴۰۹ ۴۱۱ ۴۵۰	اسکی ایام مین بڑا قحط ہوا تھا یہانتک کہ ایک روٹی ہزار دینار کو بیع ہوئے
۵	ملک کامل محمد ولد عادل	۲۰ سال	سنہ ۶۱۵	رجب سنہ ۶۳۵	۴۵۱ ۵۲۱	۶۰ برس کی عمر پائی
۶	ملک عادل ابوبکر ولد کامل	۲ سال	سنہ ۶۳۵	سنہ ۶۳۷	۵۳۰	

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۷	ملک صالح ایوب نجم الدین ابن کامل	۹ سال ۵۱۹	سنہ ۶۳۷	۱۵ شعبان سنہ ۶۴۷	۵۲۵ ۵۴۲ ۵۴۴ ۵۵۳ ۵۵۴	فرنگیوں کے لڑائی میں مقتول ہوا
۸	ملک معظم توران شاہ ولد صالح	۲ ماہ چند روز	سنہ ۶۴۷	سنہ ۶۴۸	۵۵۷	
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	۳ ماہ	سنہ ۶۴۸	سنہ ۶۵۵ بحری بیگ مردل بحری	۵۵۸	سنہ ۶۵۵ بحری میں مارے گئے یہ ایک کنیز کہ ارمنی یا ترکی تھی
۱۰	ملک اشرف موسی بن یوسف	۵ سال	سنہ ۶۴۸		۵۶	سنہ ۶۵۲ میں اوسکی سلطنت سے خلع ہوا

بیان بادشاہان ترکیہ کا جو دولت کردیہ کی غلام تھے وہ اٹھالیس گذری ہیں جنکی بحریہ نام ہے

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک معز عز الدین ایبک ترکمانی صالحی	۷ سال	سنہ ۶۴۸	ربیع الاول سنہ ۶۵۵	۵۶ ۵۶۹ ۵۷۲	مقتول ہوکر مرا اسی ملکہ شجرۃ الدر سے ایبک نکاح کیا تھا
۲	ملک منصور علی بن معز	۲ سال	سنہ ۶۵۵		۵۷۳	آخر سنہ ۶۵۷ میں قطز نے اوسکو گرفتار کیا
۳	ملک مظفر قطز معزی	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	سنہ ۶۵۷	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۶۵۸	۵۵۲ ۵۹۵	
۴	ملک ظاہر رکن الدین بیبرس علائی بندقداری	۱۷ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۵۸	۲۸ محرم سنہ ۶۷۶	۵۵۸ ۵۹۵	

۵	ملک سعید محمد ناصر الدین برکت اللہ ولد ظاہر	۲ سال	سنہ ۶۷۶	سنہ ۶۷۸	۶۲۹ ۶۳۳	سنہ ۶۷۸ ہجری میں وہ بادشاہت سے معزول ہوا فوت بہی اسی سال میں ہوا
۶	ملک عادل بدر الدین سلامش	۴ ماہ	سنہ ۶۷۸		۶۳۴	اوسی سال میں وہ بہی برطرف کیا گیا بجای اوسکی قلاوون بیٹھا
۷	ملک منصور ابو المعالی قلاوون صالحی نجمی الفی	۱۱ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۶۷۸	۶ ذیقعدہ سنہ ۶۸۹	۶۳۴ ۶۵۱	
۸	ملک اشرف صلاح الدین خلیل	۴ سال	سنہ ۶۸۹	۲۳ محرم سنہ ۶۹۳	۶۵۶ ۶۶۶	
۹	ملک ناصر محمد بن قلاوون	۴۴ سال ۲۵ یوم	سنہ ۶۹۳	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۴۱	۶۶۸	
۱۰	ملک عادل کتبغا منصوری				۶۷۰ ۶۷۴	
۱۱	ملک منصور حسام الدین لاجین منصوری	۲ سال		۱۱ ربیع الآخر سنہ ۶۹۸	۶۷۴ ۶۸۴	
۱۲	ملک مظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر منصوری	۱ سال		سنہ ۷۰۹	۷۱۵	
۱۳	ملک منصور ابوبکر ولد ناصر محمد	۲ ماہ				
۱۴	ملک اشرف کجک ولد ناصر محمد	۸ ماہ				

نمبر	نام	مدت				کیفیت
۱۵	ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد			سنہ ۷۲۵	۲۶۸ ت	
۱۶	ملک صالح اسماعیل ابوالفدا بن الناصر محمد	۳ سال ۲ ماہ	سنہ ۷۲۵	۴ ربیع الآخر سنہ ۷۴۶	ایضاً ت	
۱۷	ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ ایام	سنہ ۷۴۶	سنہ ۷۴۷ گم ہو گیا	۲۶۹ ب	اور سکا سنہ وفات معلوم نہیں ہوا
۱۸	ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد	۱ سال ۸ ماہ ۱۲ ایام	سنہ ۷۴۷	۱۲ رمضان سنہ ۷۴۸	۲۶۹ ت	مقتول ہوا
۱۹	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	۳ سال ۹ ماہ چند روز	سنہ ۷۴۸	۱۷ جمادی الاول سنہ ۷۶۲	۲۶۹ ت	ایضاً
۲۰	ملک صالح ولد ناصر محمد	۳ سال ۸ ماہ	سنہ ۷۶۲	سنہ ۷۵۵ معزول ہوا	۲۷۰ ب	تاریخ وفات معلوم نہیں ہوسکے
۲۱	ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد	۲ سال ۳ ماہ	سنہ ۷۵۸	سنہ ۸۰۱	۲۷ ب	
۲۲	ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد	۱۴ سال ۲ ماہ		۵ ذیقعدہ سنہ ۷۷۸	ایضاً ت	
۲۳	ملک منصور علی بن اشرف شعبان	۵ سال ۴ ماہ		۱۰ صفر سنہ ۷۸۳	۲۷۱ ت	
۲۴	ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان	۴ سال			۲۷۱ ت	

۲۵	ملک ظاہر برقوق	۱۶ سال ۴ ماہ ۱۵ یوم		شوال سنہ ۸۰۱	ایضاً ت	
۲۶	ملک ناصر فرج ابو السعادات بن برقوق	۱۲ سال ۱۱ ماہ		۱۱ صفر سنہ ۸۱۵	۲۷۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبد العزیز بن برقوق			سنہ ۸۰۸	۲۷۲ ت	
۲۸	ملک مؤید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری	۸ سال ۵ ماہ		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید	۷ ماہ چند روز		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر ططر ابی الفتح	۹۳ یوم		۵ ذوالحجہ سنہ ۸۲۴	۲۷۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن ططر	۴ ماہ ۲ ماہ		سنہ ۸۲۵	۲۷۳ ت	
۳۲	ملک اشرف ابو النصر دقماقی	۱۶ سال چند روز		سنہ ۸۴۱	ایضاً ت	
۳۳	ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف	۱ سال چند ماہ		سنہ ۸۴۲	ایضاً ت	
۳۴	ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق ابن اینال	۱۴ سال ۶ ماہ	سنہ ۸۴۲	۳ صفر سنہ ۸۵۷	۲۷۴ ت	

۳۵	ملک منصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید	۴ روز	سنہ ۸۵۷		۲۷۴ ت	
۳۶	ملک اشرف ابو النصر اینال علائی ناصری سے	سال ۲ ماہ ۶ یوم		۱۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۷	ملک مؤید احمد ابو الفتح ولد اشرف ابو النصر	۵ ماہ ۴ یوم		ا رمضان سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۸	ملک الظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مؤیدی	۶ سال ۵ ماہ		ا ربیع الاول سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۳۹	ملک ظاہر ابو سعید بلبائی علائی سے	۵۶ یوم	سنہ ۸۷۲	سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۴۰	ملک ظاہر ابو سعید تمربغا	۲ ماہ			۲۷۵ ت	
۴۱	ملک اشرف ابو النصر قائتبای ظاہری سے	۲۹ سال ۴ ماہ		ذی قعدہ سنہ ۹۰۱	۲۷۶ ت	
۴۲	ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قائتبای	۲ سال ۴ ماہ		۲۵ ربیع سنہ ۹۰۳	۲۷۶ ت	
۴۳	ملک اشرف قانصوہ [illegible] قائتبای				۲۷۷ ت	
۴۴	ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ [illegible]	۱ سال ۸ ماہ			ایضاً	

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۴۵	ملک اشرف جنبلاط	۱ سال			۲۷۷ ص	
۴۶	ملک عادل سیف الدین طومان بائے	۴ ماہ			ایضاً	
۴۷	ملک اشرف ابوالنصر قانصوہ غوری			سنہ ۹۲۲	ایضاً	
۴۸	ملک اشرف طومان بائے بھتیجا غوری کا				۲۷۸ ص	

نقشہ خاندان عثمانیہ کا اس خاندان کے بادشاہ اکتیس ۳۱ گذرے ہیں جنکی یہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	عثمان	۲۷ سال	سنہ ۶۹۹	سنہ ۷۲۶	۲۷۸ ص	
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	سنہ ۷۲۶	سنہ ۷۶۱	۲۷۸ ص	
۳	مراد اول ابن اورخان	۳۰ سال	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۲۷۹ ص	
۴	سلطان بایزید اول	۲۵ سال	سنہ ۷۹۱	سنہ ۸۱۶	ایضاً	
۵	سلطان محمد اول	۹ سال	سنہ ۸۱۶	سنہ ۸۲۵	۲۸۰ ص	

۶	سلطان مراد ثانی	۳۰ سال	سنہ ۸۲۵	سنہ ۸۵۵	۲۸ ت	
۷	سلطان محمد ثانی	۳۱ سال	سنہ ۸۵۵	سنہ ۸۸۶	ایضاً	
۸	سلطان بایزید ثانی	۳۲ سال	سنہ ۸۸۶	سنہ ۹۱۸	۲۸۱ ت	
۹	سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی	۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۹۱۸	سنہ ۹۲۶	۲۸۱ ت	
۱۰	سلیمان ثانی بن سلیم	۴۶ سال	سنہ ۹۲۶	۱۲ صفر سنہ ۹۷۴	۲۸۲ ت	
۱۱	سلیم ثانی ولد سلیمان	۸ سال ۱ ماہ	سنہ ۹۷۴	۲۸ شوال سنہ ۹۸۲	۲۸۲ ت	
۱۲	مراد ثالث	۲۱ سال	سنہ ۹۸۲	۶ جمادالاول سنہ ۱۰۰۳ / ۱۶ جنوری سنہ ۱۵۹۵ع	۲۸۲ ت	
۱۳	محمد ثالث ولد مراد	۹ سال	سنہ ۱۵۹۵ع	۱۸ رجب سنہ ۱۰۱۲ / ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳	۲۸۳ ت	
۱۴	احمد بن محمد	۱۴ سال	سنہ ۱۶۰۳ع	۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۶ / ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ع	ایضاً ت	
۱۵	مصطفی برادر احمد مذکور	۲ سال	سنہ ۱۶۱۷ع	۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۲ / ۱ [illegible] سنہ ۱۶۲۳ع	ایضاً ت	

۱۶	عثمان ابن احمد	۴ سال ۴ ماہ		۸ رجب سنہ ۱۰۳۱ / ۱۹ مئی سنہ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۷	مراد رابع بن احمد	۱۴ سال	سنہ ۱۶۲۳ء	۱۵ شوال سنہ ۱۰۴۹ / ۷ فروری سنہ ۱۶۴۰	ایضاً	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۱۰ سال	سنہ ۱۶۴۰ء	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۹ / ۲۸ جولائی سنہ ۱۶۴۹	ایضاً	
۱۹	محمد رابع بن ابراہیم	۷ سال	سنہ ۱۶۵۵ء	جمادی الاولیٰ سنہ ۱۱۰۰ / جنوری سنہ ۱۶۸۷	۲۸۶ ت	
۲۰	سلیمان ثالث بن ابراہیم	۳ سال	سنہ ۱۶۸۷ء	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲ / ۲۳ جون سنہ ۱۶۹۱ء	ایضاً ت	
۲۱	احمد ثانی بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۶۰۳ء	۱۱ جمادی الآخر سنہ ۱۱۰۶ / ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفیٰ ثانی بن محمد	۹ سال	سنہ ۱۶۹۵ء	سنہ ۱۱۱۴ / سنہ ۱۷۰۳	ایضاً ت	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۲۷ سال	سنہ ۱۷۰۳	سنہ ۱۱۴۳ / سنہ ۱۷۳۰	ایضاً ت	
۲۴	محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی اسکو محمود بھی کہتے ہیں	۲۵ سال	سنہ ۱۷۰۳	۲۷ صفر سنہ ۱۱۶۸ / ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث ابن مصطفیٰ	۴ سال		۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ / ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۷۵۷	۲۸۸ ت	

نمبر	نام	عمر	ولادت	ایام سلطنت	صفحہ	کیفیت
۲۷	مصطفیٰ ثالث بن احمد	۴۲ سال	سنہ ۱۱۵۷	سنہ ۱۱۸۹ / سنہ ۱۱۸۷	ایضاً	
۲۶	عبدالحمید بن احمد	۵۰ سال	سنہ ۱۱۳۷	سنہ ۱۲۰۲ / سنہ ۱۱۸۹	ایضاً	
۲۸	سلیم ثالث بن مصطفیٰ	۱۹ سال	سنہ ۱۱۶۹	سنہ ۱۲۲۳ / سنہ ۱۲۰۳	۲۸۹ ت	
۲۹	مصطفیٰ رابع بن عبدالحمید	جیدادر	سنہ ۱۱۹۰	سنہ ۱۲۲۳ / سنہ ۱۲۰۰	۲۹ ب	
۳۰	محمود ثانی بن عبدالحمید	۲۴ سال		سنہ ۱۲۵۵ / سنہ ۱۲۳۹ ع	ایضاً پ	
۳۱	عبدالمجید بن محمود		سنہ ۱۲۳۷		۲۹۱ ب	یہ بادشاہ بالفعل حکومت کرتا ہی سنہ ۱۲۷۴ ہجری میں

حکام خراسان کا نقشہ

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ ولادت	سنہ وفات	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	ابومسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان سنہ ۱۲۹	سنہ ۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۶	سنہ ۱۳۰ ہجری مین درمیان مرو کی آکر اوترا ابوجعفر منصور نے اوسکو روز چارشنبہ چوتھی شعبان سنہ ۱۳۷ ہجری مین قتل کیا
۲	ابوداؤد خالد بن ابراہیم الذہلی	۷ شوال سنہ ۱۳۷	۷ ربیع الاول سنہ ۱[illegible]		اپنی موت سی مرا خلیفہ منصور نے اوسکو والی خراسان کا بعد قتل ابومسلم کی کیا تہا
۳	ابوعصام بن سلیم	سنہ ۱۴۰			ایک برس ایک مہینی اوسنی پہر حکومت کی
۴	عبدالجبار بن عبدالرحمن	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۴۲ ہجری			سنہ ۱۴۳ مین موقوف ہوا
۵	حازم ابن خزیمہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۳			سنہ ۱۴۹ موقوف پہر سنہ ۱۵۰ مین والی ہوا
۶	ابومالک اسید بن عبداللہ الخزاعی	رمضان سنہ ۱۴۹	ذوالحجہ سنہ ۱۵۰		منصور کی طرف سی حاکم ہوا اور مرو مین تا وفات مقیم رہا
۷	حمید ابن قحطبہ	۲ شعبان سنہ ۱۵۱	یکم شعبان سنہ ۱۵۹	۵۲۵	حالت حکومت مین فوت ہوا
۸	عبداللہ حمید	سنہ ۱۵۹			چہہ مہینی اوسنی بہی خراسان کی حکومت کی
۹	ابوعون عبدالملک بن یزید				دو دفعہ یہہ والی ہوا ایکدفعہ سنہ ۱۴۶ مین چہہ برس حکومت کی دوسری دفعہ سنہ ۱۵۹ مین

۱۰	معاذ ابن مسلم	سنہ ۱۶۱				جبکہ وہ مقنع خراسانی سے لڑنے گیا تھا اور وقت لڑنے کے اوسنے اپنی طرف سے ایک جلد سے مسلم بن سالم ... کو مرو میں بھیجا تھا
۱۱	زہیر ابن المسیب الضبی	۳ جمادی الآخر سنہ ۱۶۳				مشکل کی روز تیسری جمادی الآخر سنہ ۱۶۳ ... خراسان کا والی ہوکر مرو میں آیا
۱۲	الفضل بن سلیمان ابوالعباس الطوسی					سنہ ۱۶۶ میں موقوف ہوا اسکی عہد میں مہدی فوت ہوا
۱۳	جعفر ابن محمد الاشعث الخزاعی	۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۷۰				ہارون رشید کی طرف سے حاکم ہوا
۱۴	الحسن ابن قحطبہ					درمیان ماہ شوال سنہ ۱۷۳ کی بغداد کو چلا گیا
۱۵	غطریف بن عطا	۱ رمضان سنہ ۱۷۵				بہ خراسان اور جرجان اور سجستان میں کا حاکم ہوا
۱۶	حمزہ بن مالک الخزاعی	۵ محرم سنہ ۱۷۶				اوسنے اپنی بیٹی محمد کو روانہ کیا وہ مرو میں ... کی اور پانچویں محرم سنہ مذکور میں آیا پھر حمزہ [illegible] سے آپ سے آیا
۱۷	الفضل بن یحیی	۱۳ رمضان سنہ ۱۷۶				وہ حاکم خراسان اور سجستان اور جرجان اور کورالجبل کا تھا یحیی ابن خالد اوسکا خلیفہ تھا
۱۸	منصور ابن یزید بن منصور خالد المہدی	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۷۹				مشکل کے روز تاریخ مذکور سنہ مذکور میں وہ آیا
۱۹	جعفر بن یحیی بن خالد					اوسنے اپنا خلیفہ علی بن عیسی بن ماہان ... کو ... بھیجا پھر ہارون رشید نے اوسکو معزول کیا

		سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۲۰	علے ابن عیسی ابن ہامان	۲ جمادالاخر سنہ ۱۸۰			اوسنی بیٹی کی کو مرو مین پانچوین جمادالاخر سنہ ۱۸۰ مین بہیجا
۲۱	ہرثمہ ابن اعین	۹ ربیع الاخر سنہ ۱۹۲			وہ پیر کی روز ۹ ربیع الاخر سنہ ۱۹۲ مین آیا پہنچا الیس روز مرو مین رہا
۲۲	مامون	سنہ ۱۸۹			اس سنہ مین رشید نے مامون کو خراسان اور سجستان اور جرجان اور طبرستان اور رویان اور دنباوند اور ری کا حاکم کیا
۲۳	الفضل ابن سہل سلم	رجب سنہ ۱۹۶	سنہ ۲۰۲	۵۵۸	اسکو ذوالریاستین بہی کہتی ہین مقتول ہو کر مرا
۲۴	رجا بن ضحاک	سنہ ۲۰۳			۲ برس حکومت کی
۲۵	طاہر بن الحسین	رمضان سنہ ۲۰۵	سنہ ۲۰۷	۵۶۶ ۵۶۷	تمام ممالک مشرقیہ کا اوسکو حاکم مامون نے کر دیا تہا ذوالیمینین اوسکا لقب تہا
۲۶	طلحہ ابن طاہر بن الحسین	سنہ ۲۰۷	۳ ربیع الاول سنہ ۲۱۳		مامون نے طلحہ کی مرنی کی خبر سنکر عبداللہ ابن طاہر اوسکے بیٹی کو بحال کیا
۲۷	عبداللہ ابن طاہر	سنہ ۲۱۴	۱۱ ربیع الاخر سنہ ۲۳۰	۵۷۱ ۵۸۲	سنہ ۲۱۴ مین مصر اوسنی فتح کی ایام مامون اور ایام معتصم اوسنی دیکہی
۲۸	طاہر ابن عبداللہ	سنہ ۲۳۰	۷ رجب سنہ ۲۴۸	۵۸۳ ۵۹۵	خلافت مستعین مین فوت ہوا
۲۹	محمد بن طاہر	سنہ ۲۴۸		۵۹۵	سنہ ۲۵۹ مین یعقوب ابن لیث نی اوسکی ملک پر قبضہ کیا

نمبر	نام	ابتدا	انتہا	صفحہ	کیفیت
۳	یعقوب بن لیث صفار		سنہ ۲۶۵	۶۱۴ ۶۲	معتمد کی وقت میں حاکم ہوا
۳۱	عمرو بن لیث	سنہ ۲۶۵		۶۱۴	سنہ ۲۹۸ میں موقوف ہوا اور سنہ ۲۸۸ میں کال کے بیچ میں درمیان سنہ ۲۸۰ کی مسند ہوا
۳۲	رافع بن ہرثمہ	سنہ ۲۶۸			سنہ ۲۷۹ میں موقوف ہوا
۳۳	اسمعیل ابن احمد سامانی	سنہ ۲۸۰	صفر سنہ ۲۹۵	۶۲۱ ۶۳۲	معتضد باللہ کی عہد میں خراسان کا والی ہوا
۳۴	احمد ابن اسمعیل بن احمد	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱	۶۳۲ ۶۴۲	اسی سنہ میں مقتول ہوا المکتفی کی وقت میں تہا
۳۵	ابو الحسن نصر ابن احمد ابن اسمعیل	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱	۶۴۲ ۶۹۴	تیس برس حکومت کی آٹھ برس کی عمر میں حاکم ہوا
۳۶	نوح بن نصر لقب اوسکا امیر حمید	سنہ ۳۳۱	ربیع الآخر سنہ ۳۴۳	۶۸۵ ۷۰۲	بارہ برس حکومت کی کچھ اوپر
۳۷	عبد الملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰	۷۰۲ ۷۰۷	یہ شخص سنہ ۳۲۴ میں پیدا ہوا

چونکہ اولاد تیمور کا حال صفحہ (۷۵۴) سے (۸۵) صفحہ تک درمیان تتمہ کی تاریخ جہانگیر حال کی لکھہ چکا ہوں اسلئے اوسکی نقشہ کی کچھ ضرورت نہیں اب چنگیز خاں کے اولاد کا نقشہ لکھتا ہوں

نقشہ چنگیز خانی

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ وفات	سنہ جلوس	تعداد	
۱	چنگیز خان ابن بیسوکا بہادر	۸۶	سنہ ۶۲۴	سنہ ۵۹۹	۲۵ سال	سنہ ۵۴۹ ہجری مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا پچہتر برس کی عمر پائی (۲۵) برس بادشاہت کی
۲	اوکدا قاآن ابن چنگیز خان	۹۸	سنہ ۶۳۹	سنہ ۶۲۶	۱۴ سال	چودہ برس اوسنی بعد چنگیز خان کے بادشاہت کی
۳	کیوک خان ابن اوکدا قاآن	۹۹	سنہ ۶۴۵	سنہ ۶۴۴ ہجری	۱ سال	حدود سمرقند مین بعد ایکسال کی فوت ہوا
۴	منگو قاآن ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۵۵	سنہ ۶۴۸	۷ سال	
۵	قوبلا خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۹۳	سنہ ۶۵۵	۳۵ سال	
۶	تیمور قاآن یعنی اولجایتو بن حکیم ابن قوبلا قاآن ابن تولیخان	۱۰۱ رقعہ		سنہ ۷۰۵	۱۲ سال	اسیجا بھی ہی ایک فہرست اولاد چنگیز خان کے صفحہ (۱۰۱) سی (۱۰۴) تک چینی مو تمہ مین بحر او سکی الگ الگ ہونے کے خرد شہ ہین
۷	ہلاکو خان بن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۵	سنہ ۶۶۳	سنہ ۶۵۴	۹ سال	
۸	اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۰۷	سنہ ۶۸۱	سنہ ۶۶۳	۱۷ سال	
۹	تکودار ابن ہلاکو خان لقب اوسکا سلطان احمد	۱۰۹	سنہ ۶۸۳	سنہ ۶۸۱	۲ سال ۳ ماہ	
۱۰	ارغون خان ابن اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۱۱	سنہ ۶۹۰	سنہ ۶۸۳	۷ سال	

۱۱	سی تر خان ابن اباقا خان	۱۱۲	سنه ۶۹۴	سنه ۶۹	۴ سال	
۱۲	بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۴	سنه ۷۱۶	سنه ۶۹۴	۲۲ سال	
۱۳	ابو سعید بن اولجایتو	۱۱۶	سنه ۷۳۶	سنه ۷۱۶	۱۹ سال	
۱۴	اربہ خان اولاد ارتق بوکا بن تولیخان سے	۱۱۸	سنه ۷۳۶	سنه ۷۳۷	چند روز	
۱۵	موسی خان بن علی خان بن بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۹		سنه ۷۳۶	چند روز	
۱۶	محمد خان بن تقع بن ایس تیمور بن اسارحی مونکا تیمور بن ہلاکو خان	۱۱۹		سنه ۷۳۶	چند روز	
۱۷	طغار تیمور خان چنگیز خان کے بھائی کی نسل سے ہے	۱۲	سنه ۷۵۴	سنه ۷۳۷	چند روز	
۱۸	شیخ حسن بن تمور تاش	ایضاً		سنه ۷۳۸		
۱۹	جہان تیمور خان ابن فرنگ بن کیخاتو خان	۱۲۲				
۲۰	سلیمان خان یہ شخص تشوت ابن ہلاکو خان کے نواسوں میں سے تہا	۱۲۳		سنه ۷۳۹		
۲۱	ملک اشرف بن تمور تاش	۱۲۴		سنه ۷۴۴		

چینائی خان کی اولاد کا حال بہ صراحت نہیں معلوم ہوا مگر جہان تک ان بادشاہوں کی حکومت اور سلطنت اور اونکی اولاد کی بابت تحریر کیا جاتا ہے ... رکہتے ہیں تکمیل تمہ میں مذکور ہیں ان کا نقشہ لکہتا ہوں

نقشہ بادشاہان خراسان و سمرقند کا جو اولاد امیر تیمور میں گذری ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	
۱	امیر تیمور صاحبقران	۱۲۶ ت	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	۱۶۴ ت	۱۷ رمضان سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۷	ولایت رے میں فوت ہوا چند روز بادشاہت کی
۳	خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر	۱۶۳ ت	سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۰	بڑے شجاع دیندار بادشاہ تہا ۴۳ سال ۲ ماہ بادشاہت کی
۴	مرزا علاء الدولہ	۲۰۰ ت	سنہ ۸۵۱	سنہ ۸۶۵	سنہ ۸۵۲ میں مرزا الغ بیگ سے شکست کہا کر بہاگ گیا
۵	مرزا الغ بیگ	۲۰۴ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۵۳	ابہی وہ قیام نکرنے پایا تہا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابو القاسم بابر بادشاہ	۲۰۶ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۶۳	اسنی گیارہ برس بادشاہت کی مگر لڑتا پہرا کیا
۷	مرزا عبد اللطیف	۲۱۳ ت	سنہ ۸۵۳	سنہ ۸۵۴	بعد قتل کرنی اپنی باپ مرزا الغ بیگ کی وہ بادشاہ ہوا چھ مہینے بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳ ت	سنہ ۸۶۳		
۹	مرزا ابراہیم	۲۶۴	سنہ ۸۶۲	سنہ ۸۶۳	
۱۰	سلطان ابو سعید	۲۲۵	سنہ ۸۶۳	سنہ ۸۷۳	
۱۱	سلطان ابو سعید صاحبقران ثانی ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان	۲۳۲ ت	سنہ ۸۷۳	سنہ ۹۱۱	دو دفعہ جلوس ایکدفعہ بعد مرزا یادگار محمد کے
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸ ت	سنہ ۸۷۵	سنہ ۸۷۵	صاحبقران ثانی نی اوسکو قتل کیا

نقشہ خاندان تیموری کا جنہوں نے ہندوستان کی بادشاہت کی اور وہ
بادشاہ خراسان میں تیمور کی اولاد سے گذرے اور ملک کو چھوڑ نا ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ جلوس	سنہ وفات	تعداد ایام	
۱	امیر تیمور	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال	گرچہ ہندوستان میں بھی بادشاہ آیا مگر اس سلطنت کو چھوڑ کر چلا گیا تھا سنہ ۸۰۱ میں تیمور شاہ ہندوستان میں آیا اور لاکھ آدمی بے تیغ کرا کے تماشا [illegible]
۲	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن عمر شیخ مرزا ابن سلطان ابو سعید مرزا ابن سلطان محمد مرزا ابن میران شاہ مرزا ابن امیر تیمور صاحب قران	سنہ ۸۹۹ ہجری سنہ ۱۵۲۵ عیسوی	سنہ ۹۳۰ ہجری سنہ ۱۵۲۳ عیسوی	۳۸ سال	سنہ ۹۳۳ ہجری میں درمیان ہندوستان کے آیا سلطان ابراہیم لودھی کو اس نے قتل کیا ـ مرزا بابر کا لقب بعد وفات کے فردوس مکانی مشہور ہوا
۳	نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ سنہ ۱۵۶۳ ع	سنہ ۹۶۲	۲۵ سال تفصیل کہ ۱۰ سال حکومت ۱۵ سال حیران رہا	سنہ ۹۴۷ ہجری میں شیر شاہ سے شکست کھا کر ایران کو گیا سب مصیبت اٹھائے سنہ ۹۶۲ میں ہندوستان فتح کیا [illegible]
۴	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن ہمایوں	سنہ ۹۶۳ ہجری سنہ ۱۵۵۶ عیسوی	سنہ ۱۰۱۴ ہجری سنہ ۱۶۰۵	۵۱ سال ۲ ماہ ۹ یوم	
۵	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر یعنی شاہزادہ سلیم ابن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ ہجری سنہ ۱۶۰۵ عیسوی	سنہ ۱۰۳۶	۲۲ سال	

نمبر	نام	ابتدا	انتہا	مدت	کیفیت
۶	ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن اکبر	سنہ ۱۰۳۷ ہجری سنہ ۱۶۲۸	سنہ ۱۰۶۷ ہجری	۳۱ سال	
۷	محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان	سنہ ۱۰۶۸ ہجری سنہ ۱۶۵۵	سنہ ۱۱۱۸ ہجری	۵۱ سال	
۸	سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم ابن اورنگ زیب	سنہ ۱۱۱۹ ہجری سنہ ۱۷۰۷ ع	سنہ ۱۱۲۴ سنہ ۱۷۱۲ ع	۵ سال	
۹	محمد معزالدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ ع		۱۱ ماہ ۲۶ یوم	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ سے شکست کہا کر شاہی کی سنہ ۱۱۲۴ میں فوت ہوا
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ ع			
۱۱	ناصرالدین محمد شاہ بادشاہ یعنی مرزا خجستہ رزین اختر ابن جہاں شاہ ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۳۱ ہجری سنہ ۱۷۱۸ عیسوی	سنہ ۱۱۶۱ ہجری	۳۱ سال	نادر شاہ اسیکے عہد میں آیا تھا
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۷۴۸ عیسوی			سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوی کی عماد الملک وزیر نے قید کیا
۱۳	عزالدین ابن معزالدین جہاندار شاہ ملقب عالمگیر ثانی ملقب ہوا	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۷۵۶ میں قتل کیا		
۱۴	ابوالمظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر ثانی	۲۵ دسمبر سنہ ۱۷۶۲ ع	سنہ ۱۸۰۶ عیسوی		انکی آنکھیں غلام قادر بدذات نے درمیان سنہ ۱۷۸۸ ع کی نکالدین وہ آنکھوں سے نابینا تھے
۱۵	اکبر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۲۰ ہجری	سنہ ۱۲۵۲ ہجری		
۱۶	ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۵۲ ہجری			جوکہ اب مسند نشین اور مقیم اپنی آبا و اجداد کے تخت سے میں قلعہ معلی میں درمیان شاہجہان آباد کی تشریف رکھتی ہیں لفظ ابوظفر ہی

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ ہزار ہزار شکر ہی اوس خدا کا جسنی لکہا بادشاہ اس روی زمین ذرہ ذرہ شے
قدرت والی ناکر نیست و نابود کئی اور ہر ایک زمانہ کی مناسب و لائق جبار و قہار موجود کیے
اما بعد اوپر رائی مطالعہ فرمانی والوں اس تاریخ کی پوشیدہ نہ رہی کہ یہ تاریخ زبان
عربی میں تصنیف ابو الفدا کی ہی جو کہ ملک حمات کا حاکم تہا جیسا کہ دیباچہ میں بندہ بیان
کر چکا ہی اولاً اسکا ترجمہ زبان لیٹن میں پہر تالی زبان میں ہوکر زبان ولایت کی چہاپہ
گیا بعد اوں جناب ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ و سکرتری سوسایٹی
اردو تہا جہاں آباد کی حکم سی اس بندہ کمترین کریم الدین نی پانچ جلد کا ترجمہ اردو میں
باین تفصیل کیا کہ جلد اول — اور دویم — اور جلد چہارم — اور جلد پنجم اور
جلد ششم کا ترجمہ بندہ کا کیا ہوا ہی — اور جلد سویم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحب نی کیا
— اور تتمہ نقشہ جات یہہ بندہ کی تالیف سی ہی اس تتمہ میں بادشاہان دہلی کا حال
جو خاندان تیموری سی گذری ہیں باین لحاظ نہیں لکہا کہ تاریخ شمس التواریخ اور تاریخ
سلیم میں درمیان اردو زبان کی چہپ چکا ہی اسمیں لکہی گئی کچہہ ضرورت نہیں اور
علاوہ ازیں ایک تاریخ دہلی کی بندہ طیار کر رہا ہے بعد تمام ہو جانی کی اوسکا
علیحدہ چہاپنا بہت مناسب ہوگا انشاء اللہ تعالے واللہ الموفق والمعین

تمت تمام شد بعون اللہ تعالی

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابو الفدا مین ذکر واردات اور وقعات ہر ایکسال کا اوسی سال مین لکہا گیا ہی اسلئی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال اور سنون کا لکہا جای تا کہ ہر ایک سال کا حال بہت جلدی دیکہنی والی کو ملی وہ نقشہ یہہ ہی

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱ ہجری	۳۰۰	سنہ ۱۴	۳۸۳	سنہ ۲۸	۴۰۲	سنہ ۴۰	۴۳۵	سنہ ۵۲	۴۵۳
سنہ ۲ ہجری	۳۰۱	سنہ ۱۵	ایضاً	سنہ ۲۹	ایضاً	سنہ ۴۱	۴۴۲	سنہ ۵۳	ایضاً
سنہ ۳	۳۰۷	سنہ ۱۶	۳۸۷	سنہ ۳۰	۴۰۳	سنہ ۴۲	۴۴۶	سنہ ۵۴	ایضاً
سنہ ۴	۳۱۳	سنہ ۱۷	۳۸۹	سنہ ۳۱	۴۰۴	سنہ ۴۳	۴۴۶	سنہ ۵۵	ایضاً
سنہ ۵	۳۱۷	سنہ ۱۹ ہجری سنہ ۲۰	۳۹۳	سنہ ۳۲	ایضاً	سنہ ۴۴	۴۴۷	سنہ ۵۶	ایضاً
سنہ ۶	۳۲۳	سنہ ۲۱	۳۹۴	سنہ ۳۳	۴۰۵	سنہ ۴۵	۴۴۹	سنہ ۵۷	۴۵۵
سنہ ۷	۳۳۱	سنہ ۲۲	۳۹۵	سنہ ۳۴	۴۰۶	سنہ ۴۶	۴۵۱	سنہ ۵۸	ایضاً
سنہ ۸	۳۳۸	سنہ ۲۳	۳۹۶	سنہ ۳۵	۴۰۸	سنہ ۴۷	ایضاً	سنہ ۵۹	ایضاً
سنہ ۹	۳۵۲	سنہ ۲۴	۳۹۷	سنہ ۳۶	۴۱۶	سنہ ۴۸	۴۵۲	سنہ ۶۰	ایضاً
سنہ ۱۰	۳۵۷	سنہ ۲۵	۴۰۰	سنہ ۳۷	۴۲۴	سنہ ۴۹	ایضاً	سنہ ۶۱	۴۶۱
سنہ ۱۱	۳۶۰	سنہ ۲۶	۴۰۱	سنہ ۳۸	۴۳۳	سنہ ۵۰	ایضاً	سنہ ۶۲	۴۶۵
سنہ ۱۲ سنہ ۱۳ ہجری	۳۸۱	سنہ ۲۷	۴۰۲	سنہ ۳۹	۴۳۴	سنہ ۵۱	۴۵۴	سنہ ۶۳	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۶۴	۴۶۶	سنہ ۷۸	۴۷۸	سنہ ۹۲	۴۸۱	سنہ ۱۰۶	۴۹۲	سنہ ۱۲۱	۴۹۴
سنہ ۶۵	۴۷۰	سنہ ۷۹	ایضاً	سنہ ۹۳	ایضاً	سنہ ۱۰۷	ایضاً	سنہ ۱۲۲	۴۹۵
سنہ ۶۶	۴۷۱	سنہ ۸۰	ایضاً	سنہ ۹۴	۴۸۲	سنہ ۱۰۸ سنہ ۱۰۹	۴۹۳ ایضاً	سنہ ۱۲۳	ایضاً
سنہ ۶۷	۴۷۲	سنہ ۸۱	ایضاً	سنہ ۹۵	ایضاً	سنہ ۱۱۰	ایضاً	سنہ ۱۲۴	ایضاً
سنہ ۶۸	۴۷۵	سنہ ۸۲	۴۷۹	سنہ ۹۶	۴۸۳	سنہ ۱۱۱	ایضاً	سنہ ۱۲۵	ایضاً
سنہ ۶۹	ایضاً	سنہ ۸۳	ایضاً	سنہ ۹۷	۴۸۵	سنہ ۱۱۲	ایضاً	سنہ ۱۲۶	۴۹۷
سنہ ۷۰	ایضاً	سنہ ۸۴	ایضاً	سنہ ۹۸	ایضاً	سنہ ۱۱۳	ایضاً	سنہ ۱۲۷	۵۰۱
سنہ ۷۱	ایضاً	سنہ ۸۵	ایضاً	سنہ ۹۹	ایضاً	سنہ ۱۱۴	ایضاً	سنہ ۱۲۸	۵۰۳
سنہ ۷۲	۴۷۶	سنہ ۸۶	۴۸۰	سنہ ۱۰۰	۴۸۷	سنہ ۱۱۵	ایضاً	سنہ ۱۲۹	۵۰۴
سنہ ۷۳	۴۷۷	سنہ ۸۷	۴۸۱	سنہ ۱۰۱	ایضاً	سنہ ۱۱۶	ایضاً	سنہ ۱۳۰	۵۰۵
سنہ ۷۴	ایضاً	سنہ ۸۸	ایضاً	سنہ ۱۰۲	۴۸۹	سنہ ۱۱۷	۴۹۴	سنہ ۱۳۱	۵۰۶
سنہ ۷۵	۴۷۸	سنہ ۸۹	ایضاً	سنہ ۱۰۳	۴۹۰	سنہ ۱۱۸	ایضاً	سنہ ۱۳۲	ایضاً
سنہ ۷۶	ایضاً	سنہ ۹۰	ایضاً	سنہ ۱۰۴	ایضاً	سنہ ۱۱۹	ایضاً	سنہ ۱۳۳	۵۱۴
سنہ ۷۷	ایضاً	سنہ ۹۱	ایضاً	سنہ ۱۰۵	ایضاً	سنہ ۱۲۰	ایضاً	سنہ ۱۳۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱۳۵	۵۱۴	سنہ ۱۴۷	۵۲۱	سنہ ۱۵۹	۵۲۹	سنہ ۱۷۱	۵۳۷	سنہ ۱۸۳	۵۴۳
سنہ ۱۳۶	ایضاً	سنہ ۱۴۸	۵۲۲	سنہ ۱۶۰	ایضاً	سنہ ۱۷۲	ایضاً	سنہ ۱۸۴	۵۴۵
سنہ ۱۳۷	۵۱۵	سنہ ۱۴۹	ایضاً	سنہ ۱۶۱	ایضاً	سنہ ۱۷۳	۵۳۸	سنہ ۱۸۵	ایضاً
سنہ ۱۳۸	۵۱۶	سنہ ۱۵۰	۵۲۳	سنہ ۱۶۲	ایضاً	سنہ ۱۷۴	ایضاً	سنہ ۱۸۶	ایضاً
سنہ ۱۳۹	۵۱۷	سنہ ۱۵۱	۵۲۴	سنہ ۱۶۳	۵۳۰	سنہ ۱۷۵	ایضاً	سنہ ۱۸۷	ایضاً
سنہ ۱۴۰	ایضاً	سنہ ۱۵۲	۵۲۵	سنہ ۱۶۴	۵۳۲	سنہ ۱۷۶	ایضاً	سنہ ۱۸۸	۵۴۷
سنہ ۱۴۱	ایضاً	سنہ ۱۵۳	ایضاً	سنہ ۱۶۵	ایضاً	سنہ ۱۷۷	۵۴۰	سنہ ۱۸۹	ایضاً
سنہ ۱۴۲	۵۱۸	سنہ ۱۵۴	ایضاً	سنہ ۱۶۶	ایضاً	سنہ ۱۷۸	ایضاً	سنہ ۱۹۰	۵۴۸
سنہ ۱۴۳	ایضاً	سنہ ۱۵۵	ایضاً	سنہ ۱۶۷	۵۳۳	سنہ ۱۷۹	ایضاً	سنہ ۱۹۱	۵۴۹
سنہ ۱۴۴	ایضاً	سنہ ۱۵۶	۵۲۶	سنہ ۱۶۸	ایضاً	سنہ ۱۸۰	۵۴۱	سنہ ۱۹۲	ایضاً
سنہ ۱۴۵	ایضاً	سنہ ۱۵۷	ایضاً	سنہ ۱۶۹	ایضاً	سنہ ۱۸۱	۵۴۳	سنہ ۱۹۳	ایضاً
سنہ ۱۴۶	۵۲۱	سنہ ۱۵۸	ایضاً	سنہ ۱۷۰	۵۳۶	سنہ ۱۸۲	ایضاً	سنہ ۱۹۴	۵۵۰

سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ
سورہ ۱۹۵	۵۵۱	سورہ ۲۰۷	۵۶۷	سورہ ۲۱۹	۵۷۷	سورہ ۲۳۱	۵۸۳	سورہ ۲۴۳	۵۹۲
سورہ ۱۹۶	ایضاً	سورہ ۲۰۸	۵۶۸	سورہ ۲۲۰	۵۷۸	سورہ ۲۳۲	۵۸۴	سورہ ۲۴۴	ایضاً
سورہ ۱۹۷	۵۵۲	سورہ ۲۰۹	ایضاً	سورہ ۲۲۱	ایضاً	سورہ ۲۳۳	۵۸۶	سورہ ۲۴۵	۵۹۳
سورہ ۱۹۸	۵۵۳	سورہ ۲۱۰	۵۶۹	سورہ ۲۲۲	ایضاً	سورہ ۲۳۴	۵۸۷	سورہ ۲۴۶	ایضاً
سورہ ۱۹۹	۵۵۴	سورہ ۲۱۱	۵۷	سورہ ۲۲۳	ایضاً	سورہ ۲۳۵	ایضاً	سورہ ۲۴۷	ایضاً
سورہ ۲	۵۵۵	سورہ ۲۱۲	ایضاً	سورہ ۲۲۴	۵۸	سورہ ۲۳۶	ایضاً	سورہ ۲۴۸	۵۹۴
سورہ ۲۰۱	۵۵۶	سورہ ۲۱۳	۵۷۱	سورہ ۲۲۵	ایضاً	سورہ ۲۳۷	۵۸۸	سورہ ۲۴۹	۵۹۶
سورہ ۲۰۲	۵۵۸	سورہ ۲۱۴	ایضاً	سورہ ۲۲۶	ایضاً	سورہ ۲۳۸	۵۸۹	سورہ ۲۵	ایضاً
سورہ ۲۰۳	۵۵۹	سورہ ۲۱۵	۵۷۲	سورہ ۲۲۷	۵۸۱	سورہ ۲۳۹	ایضاً	سورہ ۲۵۱	ایضاً
سورہ ۲۰۴	۵۶۳	سورہ ۲۱۶	ایضاً	سورہ ۲۲۸	۵۸۲	سورہ ۲۴	ایضاً	سورہ ۲۵۲	۵۹۸
سورہ ۲۰۵	۵۶۶	سورہ ۲۱۷	۵۷۳	سورہ ۲۲۹	۵۸۳	سورہ ۲۴۱	۵۹	سورہ ۲۵۳	ایضاً
سورہ ۲۰۶	۵۶۷	سورہ ۲۱۸	ایضاً	سورہ ۲۳	ایضاً	سورہ ۲۴۲	ایضاً	سورہ ۲۵۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۲۵۵	۶۰۲	۲۷۱	۶۱۴	۲۸۷	۶۲۴	۳۰۴	۶۴۵	۳۲۰	۶۵۸
۲۵۶	۶۰۵	۲۷۲	۶۱۷	۲۸۸	۶۲۷	۳۰۵	ایضاً	۳۲۱	۶۶۰
۲۵۷	۶۰۷	۲۷۳	ایضاً	۲۸۹	ایضاً	۳۰۶	۶۴۶	۳۲۲	۶۶۵
۲۵۸	۶۰۸	۲۷۴	۶۱۸	۲۹۰	۶۲۸	۳۰۷	۶۴۷	۳۲۳	۶۶۹
۲۵۹	ایضاً	۲۷۵	ایضاً	۲۹۱	ایضاً	۳۰۸	۶۴۹	۳۲۴	۶۷۲
۲۶۰	۶۰۹	۲۷۶	ایضاً	۲۹۲	ایضاً	۳۰۹	ایضاً	۳۲۵	۶۷۴
۲۶۱	۶۱۰	۲۷۷	ایضاً	۲۹۳	۶۳۰	۳۱۰	۶۵۰	۳۲۶	۶۷۵
۲۶۲	۶۱۲	۲۷۸	۶۱۹	۲۹۴	۶۳۲	۳۱۱	۶۵۱	۳۲۷	۶۷۷
۲۶۳	ایضاً	۲۷۹	۶۲۰	۲۹۵	ایضاً	۳۱۲	۶۵۲	۳۲۸	۶۷۸
۲۶۴	ایضاً	۲۸۰	۶۲۲	۲۹۶	ایضاً	۳۱۳	۶۵۳	۳۲۹	۶۷۹
۲۶۵	۶۱۳	۲۸۱	ایضاً	۲۹۷	۶۴۰	۳۱۴	ایضاً	۳۳۰	۶۸۲
۲۶۶	۶۱۵	۲۸۲	ایضاً	۲۹۹	۶۴۱	۳۱۵	ایضاً	۳۳۱	۶۸۴
۲۶۷	ایضاً	۲۸۳	۶۲۳	۳۰۰	۶۴۱	۳۱۶	۶۵۴	۳۳۲	۶۸۵
۲۶۸	ایضاً	۲۸۴	۶۲۵	۳۰۱	۶۴۲	۳۱۷	۶۵۵	۳۳۳	۶۸۶
۲۶۹	ایضاً	۲۸۵	ایضاً	۳۰۲	۶۴۳	۳۱۸	۶۵۶	۳۳۴	۶۹۰
۲۷۰	۶۱۶	۲۸۶	۶۲۶	۳۰۳	۶۴۴	۳۱۹	۶۵۸	۳۳۵	۶۹۵

سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	
۳۳۶	۶۹۵	۳۵۶	۷۱۴	۳۷۵	۷۴۴	۳۹۴	۷۶۶	
۳۳۷	۶۹۸	۳۵۷	۷۱۷	۳۷۶	۷۴۵	۳۹۵	۷۶۷	
۳۳۸	ایضاً	۳۵۸	۷۱۸	۳۷۷	۷۴۶	۳۹۶	ایضاً	
۳۳۹	۶۹۹	۳۵۹	۷۲۱	۳۷۸	ایضاً	۳۹۷	۷۶۸	
۳۴۱	۷۰۱	۳۶۰	۷۲۳	۳۷۹	ایضاً	۳۹۸	۷۶۹	
۳۴۲	۷۰۲	۳۶۱	۷۲۴	۳۸۰	۷۴۸	۳۹۹	ایضاً	
۳۴۳	۷۰۲	۳۶۲	۷۲۵	۳۸۱	۷۵۰	۴۰۰	۷۷۰	
۳۴۴	۷۰۳	۳۶۳	۷۲۶	۳۸۲	۷۵۲	تمام سورے	فہرست سور	جلد اول ترجمہ
۳۴۵	۷۰۴	۳۶۴	۷۲۷	۳۸۳	۷۵۴	ابوالعدا	کے نقطہ	
۳۴۶	۷۰۴	۳۶۵	۷۳۱	۳۸۴	ایضاً			
۳۴۷	۷۰۴	۳۶۶	۷۳۲	۳۸۵	۷۵۵			
۳۴۸	۷۰۵	۳۶۷	۷۳۵	۳۸۶	۷۵۷			
۳۴۹	ایضاً	۳۶۸	۷۳۷	۳۸۷	۷۵۸			
۳۵۰	۷۰۷	۳۶۹	۷۳۸	۳۸۸	۷۶۱			
۳۵۱	۷۰۸	۳۷۰	۷۴	۳۸۹	۷۶۲			
۳۵۲	۷۱۰	۳۷۱	ایضاً	۳۹۰	۷۶۳			
۳۵۳	۷۱۱	۳۷۲	۷۴۱	۳۹۱	۷۶۴			
۳۵۴	ایضاً	۳۷۳	۷۴۲	۳۹۲	ایضاً			
۳۵۵	۷۱۳	۳۷۴	۷۴۴	۳۹۳	۷۶۵			

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۵۰۳	۱۸۴	سنہ ۵۲۴	۲۲۲	سنہ ۵۴۴	۲۵۹	سنہ ۵۶۴	۳۱۳	سنہ ۵۸۴	۳۴۱
سنہ ۵۰۴	۱۸۵	سنہ ۵۲۵	۲۲۶	سنہ ۵۴۵	۲۶	سنہ ۵۶۵	۳۱۵	سنہ ۵۸۵	۳۴۳
سنہ ۵۰۵	۱۸۶	سنہ ۵۲۶	۲۲۸	سنہ ۵۴۶	۲۶۷	سنہ ۵۶۶	۳۲۱	سنہ ۵۸۶	۳۴۹
سنہ ۵۰۶	۱۸۸	سنہ ۵۲۷	۲۲۹	سنہ ۵۴۷	۲۷۱	سنہ ۵۶۷	۳۲۳	سنہ ۵۸۷	۳۸۵
سنہ ۵۰۷	۱۹	سنہ ۵۲۸	۲۳۳	سنہ ۵۴۸	۲۷۴	سنہ ۵۶۸	۳۲۶	سنہ ۵۸۸	۳۹۲
سنہ ۵۰۸	۱۹۲	سنہ ۵۲۹	۲۳۶	سنہ ۵۴۹	۲۷۵	سنہ ۵۶۹	۳۳۰	سنہ ۵۸۹	۳۹۵
سنہ ۵۰۹	ایضاً	سنہ ۵۳۰	۲۳۸	سنہ ۵۵۰	۲۷۷	سنہ ۵۷۰	۳۳۲	سنہ ۵۹۰	۳۹۷
سنہ ۵۱۰	۱۹۴	سنہ ۵۳۱	۲۴۱	سنہ ۵۵۱	۲۸۳	سنہ ۵۷۱	۳۳۳	سنہ ۵۹۱	۳۹۹
سنہ ۵۱۱	۱۹۶	سنہ ۵۳۲	۲۴۳	سنہ ۵۵۲	ایضاً	سنہ ۵۷۲	۳۳۶	سنہ ۵۹۲	۴
سنہ ۵۱۲	۱۹۰	سنہ ۵۳۳	۲۴۴	سنہ ۵۵۳	۲۸۸	سنہ ۵۷۳	۳۳۶	سنہ ۵۹۳	۴۰۳
سنہ ۵۱۳	۲۰۴	سنہ ۵۳۴	۲۴۵	سنہ ۵۵۴	۲۹۲	سنہ ۵۷۴	۳۳۸	سنہ ۵۹۵	۴۰۸
سنہ ۵۱۴	۲۰۷	سنہ ۵۳۵	۲۴۵	سنہ ۵۵۵	۲۹۴	سنہ ۵۷۵	۳۴۰	سنہ ۵۹۷	۴۱۱
سنہ ۵۱۵	۲۰۸	سنہ ۵۳۶	۲۴۶	سنہ ۵۵۶	۲۹۵	سنہ ۵۷۶	۳۴۱	سنہ ۵۹۸	۴۱۶
سنہ ۵۱۶	۲۰۹	سنہ ۵۳۷	۲۴۷	سنہ ۵۵۷	۲۹۸	سنہ ۵۷۷	۳۴۷	سنہ ۵۹۹	۴۱۷
سنہ ۵۱۷	۲۱۱	سنہ ۵۳۸	۲۴۸	سنہ ۵۵۸	۳	سنہ ۵۷۸	۳۵	سنہ ۶۰۰	۴۲۲
سنہ ۵۱۸	۲۱۲	سنہ ۵۳۹	۲۴۹	سنہ ۵۵۹	۳۰۲	سنہ ۵۷۹	۳۵۳	سنہ ۶۰۱	۴۲۴
سنہ ۵۱۹	۲۱۳	سنہ ۵۴	۲۵۲	سنہ ۵۶۰	ایضاً	سنہ ۵۸	۳۵۶	سنہ ۶۰۲	۴۲۵
سنہ ۵۲۰	۲۱۵	سنہ ۵۴۱	ایضاً	سنہ ۵۶۱	۳۰۳	سنہ ۵۸۱	۳۵۰	سنہ ۶۰۳	۴۲۸
سنہ ۵۲۲	۲۱۸	سنہ ۵۴۲	۲۵۶	سنہ ۵۶۲	۳۰۴	سنہ ۵۸۲	۳۶۴	سنہ ۶۰۴	۴۲۹
سنہ ۵۲۳	۲۲	سنہ ۵۴۳	۲۵۸	سنہ ۵۶۳	۳۱۱	سنہ ۵۸۳	۳۶۸	سنہ ۶۰۵	۴۳۴

۶۰۶	۴۳۶	۶۲۵	۴۸۷	۶۴۳	۵۴۴	۶۶۲	۶۱۳	۶۸۱	۶۴۱
۶۰۷	۴۳۸	۶۲۶	۴۸۹	۶۴۴	۵۴۶	۶۶۳	۶۱۴	۶۸۲	۶۴۲
۶۰۸	۴۴۰	۶۲۷	۴۹۵	۶۴۵	۵۴۸	۶۶۴	۶۱۶	۶۸۳	۶۴۵
۶۰۹	۴۴۱	۶۲۸	۴۹۸	۶۴۶	۵۵۰	۶۶۵	۶۱۸	۶۸۴	۶۴۹
۶۱۰	۴۴۲	۶۲۹	۵۰۷	۶۴۷	۵۵۲	۶۶۶	۶۱۹	۶۸۵	۶۵۱
۶۱۱	۴۴۳	۶۳۰	۵۰۸	۶۴۸	۵۵۶	۶۶۷	۶۲۰	۶۸۶	۶۵۲
۶۱۲	۴۴۵	۶۳۱	۵۱۱	۶۴۹	۵۶۵	۶۶۸	۶۲۱	۶۸۷	۶۵۳
۶۱۳	۴۴۶	۶۳۲	۵۱۴	۶۵۱	ایضاً	۶۶۹	۶۲۲	۶۸۸	۶۵۴
۶۱۴	۴۴۷	۶۳۳	۵۱۵	۶۵۲	۵۶۷	۶۷۰	۶۲۳	۶۸۹	۶۵۵
۶۱۵	۴۴۸	۶۳۴	۵۱۷	۶۵۳	۵۷۰	۶۷۲	۶۲۴	۶۹۰	۶۵۶
۶۱۶	۴۵۳	۶۳۵	۵۱۹	۶۵۴	۵۷۱	۶۷۳	۶۲۶	۶۹۱	۶۶۰
۶۱۷	۴۵۹	۶۳۶	۵۲۵	۶۵۵	۵۷۲	۶۷۴	۶۲۷	۶۹۲	۶۶۳
۶۱۸	۴۶۶	۶۳۷	۵۲۷	۶۵۶	۵۷۵	۶۷۵	ایضاً	۶۹۳	۶۶۴
۶۱۹	۴۷۰	۶۳۸	۵۳۲	۶۵۷	۵۸۰	۶۷۶	۶۲۹	۶۹۴	۶۷۰
۶۲۱	۴۷۵	۶۳۹	۵۳۶	۶۵۸	۵۸۴	۶۷۷	۶۳۲	۶۹۵	۶۷۳
۶۲۲	۴۷۷	۶۴۰	۵۳۸	۶۵۹	۵۹۸	۶۷۸	۶۳۳	۶۹۶	۶۷۴
۶۲۳	۴۸۰	۶۴۱	۵۴۰	۶۶۰	۶۰۶	۶۷۹	۶۳۵	۶۹۷	۶۷۶
۶۲۴	۴۸۲	۶۴۲	۵۴۲	۶۶۱	۶۰۹	۶۸۰	۶۳۶	۶۹۸	۶۸۴

						۷۳۶	سنہ ۷۱۴	۶۹۸	سنہ ۶۹۹
						ایضاً	سنہ ۷۱۵	۶۹۳	سنہ ۷۰۰
						۷۴۲	سنہ ۷۱۶	۶۹۵	سنہ ۷۰۱
						۷۴۶	سنہ ۷۱۷	۶۹۶	سنہ ۷۰۲
						۷۴۸	سنہ ۷۱۸	۷۰۱	سنہ ۷۰۳
						۷۵۱	سنہ ۷۱۹	۷۰۳	سنہ ۷۰۴
						۷۵۳	سنہ ۷۲۰	ایضاً	سنہ ۷۰۵
						۷۵۸	سنہ ۷۲۱	۷۰۵	سنہ ۷۰۶
						۷۵۹	سنہ ۷۲۲	۷۰۶	سنہ ۷۰۷
						۷۶۰	سنہ ۷۲۳	۷۰۸	سنہ ۷۰۸
						۷۶۱	سنہ ۷۲۴	۷۱	سنہ ۷۰۹
						۷۶۲	سنہ ۷۲۵	۷۱۹	سنہ ۷۱۰
						۷۶۳	سنہ ۷۲۶	۷۲۲	سنہ ۷۱۱
						۷۶۴	سنہ ۷۲۷	۷۲۴	سنہ ۷۱۲
						الا انصاف کی اس سنہ تمام ہوئے	آگے کم ہے	۷۳۳	سنہ ۷۱۳

فہرست مطالب کتاب ابو الفدا اور تتمہ کی

دوسری جلد کی فہرست

حملہ کرنا عوام الناس کا (لشکر طغرل) پر اور پکڑا جانا ملک الرحیم کا	۶۸	صحبت کرنا طغرل کا بادشاہ بغداد کی بیٹی سے	۹۱
سال ابتدائے سلطنت ملکشاہ کے	۷۰	مقتول ہونا سلطان الپ ارسلان کا	۱۰۳
کوچ کرنا طغرلبک کا بغداد کی طرف نصیبین کی اور دیار بکر کی	۷۴	وفات پانا ابن عمار قاضی طرابلس کا	۱۰۴
مراجعت کرنا طغرلبک کا طرف بغداد کی اپنے بھائی ابراہیم کو موصل دینا	ایضاً	اختیار مستنصر علوی خلیفہ مصر کا اور مقتول ہونا ناصر الدولہ کا	۱۰۶
مراجعت کرنا بادشاہ قایم کا طرف بغداد کی اور مارا جانا بساسیری کا	۸۱	وفات پانا قایم کا	۱۰۹
وفات پانا فرخ زاد والی غزنہ کا	۸۴	خلافت مقتدر بامر اللہ کے	۱۱
وفات پانا داؤد کا اور بادشاہ ہونا اس کے بیٹے الپ ارسلان کا	ایضاً	استیلا پانا سلطان تتش کا دمشق پر	۱۱۵
فوت ہونا معز والی افریقہ کا	۸۵	مالک ہونا مسلم بن قریش کا شہر حلب پر	ایضاً
وفات قریش والی موصل	ایضاً	فتح کرنا سلیمان بن قطلومش کا انطاکیہ کو	۱۱۹
وفات نصر الدولہ بن مروان کا	۸۶	مقتول ہونا شرف الدولہ مسلم کا اور مالک ہونا اوسکے بھائی ابراہیم کا	ایضاً
اختیار تمیم کا	۸۷	بھیجنا سلطان ملکشاہ کا حلب کی طرف	۱۲۳

مقتول ہوا سلطان ملک اشرف کا	٦٦٦	بیان مقتول ہونی ملک منصور حسام الدین لاچین حاکم مصر و شام کا	٦٨٤
مقتول ہوا بیدرا کا	٦٦٧	بیان مراجعت کرنی سلطان ملک ناصر کا طرف سلطنت اپنی کے	٦٨٥
بادشاہ ہوا سلطان اعظم ملک ناصر کا	٦٦٨	جانا لشکر حموی کا طرف حلب کے	ایضاً
پکڑا جانا وزیر ابن سلعوس کا اور مقتول ہونا	ایضاً	بیان وفات ملک مظفر حاکم حماۃ اور خارج ہونا حماۃ کا خاندان ایوبیہ سے	٦٨٦
مقتول ہوا استجاعی کا	٦٦٩	بیان بھیجنے قراسنقر کو کا مدار کا طرف حماۃ کے	٦٨٧
غلبہ پانا زین الدین کتبغا کا سلطنت پر	٦٧	بیان اوس قحط عظیم کا جو دریا مسلمانوں کو بعد تاتاریوں کے ہوئی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور تاتاری شام پر غالب آگئے	٦٨٨
مقتول ہوا کیخو بادشاہ تاتار کا اور بادشاہ ہونا بیدو کا اور پھر اوسکا مارا جانا بعد ازان غازان کی حکومت	ایضاً	بیان اون حوادثات کا جو بعد شکست کے ہوئے	٦٨٩
مقتول ہوا بیدو کا اور بادشاہ ہونا غازان کا	٦٧١	بیان چڑھنے تاتاریوں کا طرف شام کی اور کوچ کرنا بادشاہ کا لشکر لیکر اونکی مقابلہ کو	٦٩٣
بیان چار سلاطین یمن کا اور وہاں کے حاکم کے مرنے کا حال	٦٧٢	وفات پانا خلیفہ اسود کا جسکے لقب میں اختلاف ہوا تہا	٦٩٥
بیان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی اور معزول ہونا اوسکا سلطنت سی اور غلبہ پانا لاجین کا سلطنت پر	٦٧٤	لٹ جانا بلاد سیس کا	ایضاً
روانہ کرنا لشکر کا طرف حلب کی اور جانا اوسکا طرف بلاد سیس کے پھرانا طرف حلب کے دوسری بار اور جو فتح ہوا	٦٧٦	بیان فتح ہونے جو بڑہ اور دار کا	٦٩٦
بیان فتح کرنے حموص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا	٦٧٨	بیان داخل ہونا تاتاروں کا طرف شام کی اور شکست کہانا اونکا	٦٩٧

پیچا مایئ کا طرف حلب کے	۷۲۸	آنا بادشاہ کا طرف واراسلطنت کی	۷۵۳
جانا ابوالفدا کا طرف مصر کے	۷۲۹	وہ عطیا جو ابوالفدا کو بادشاہی دیا	ایضاً
لشکر کشی حلب پر ہوے اور لڑائی رحبہ کے	۷۳	غارت ہونا ملاد سیس کا	۷۵۵
نکلنا اسرہ کا ملک حماۃ سے	۷۳۳	موقوف ہو جانا حاکم ... اہل عیسیٰ کا اور نکالا جانا اونکا شام سے	ایضاً
جانا ابوالفدا کا طرف حجاز تشریف کی	۷۳۴	ہلاک ہونا حاکم سیس کا	۷۵۶
سال فتح ہونی ملطیہ کا	۷۳۶	مقتول ہونا حمیصہ کا	ایضاً
اجار ابوسعید بادشاہ مصر کا	۷۴۱	وفات پانا حاکم یمن کا	۷۵۹
جانا ابوالفدا کا مصر میں اور سوری ہونا مصرہ کے	۷۴۳	فتح ہونا اناس کا	ایضاً
سال اوس ماجرہ کا جو حمصہ اور صدی پر گذرا	۷۴۵	بیان حوادثات ملاد روم کا جو ۷۲۴ میں گذرے	۷۶۱
سال اوس جنگ عظیم کا جو اندلس میں ہوئے	۷۵۱	اور حوادثات میں اوسی سال کے	ایضاً
جانا ابوالفدا کا طرف مصر کی پھر حجاز تشریف کے	۷۵۱	جانا لشکر کا طرف یمن کی	۷۶۲
جانا بادشاہ کا طرف حجاز کے	۷۵۲	وفات پانا صدرالدین برادر ابوالفدا کا	۷۶۴

فہرست تتمہ ابو الفدا کی

6494